MILTON'S PARADISE LOST IN URDU

فردوسِ گم شُدہ

از

عیسےٰ چرن صدا۔ قایم مقام ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ

سنہ ۱۹۱۴ء مین

باہتمام حکیم محمد سراج الحق منیجر و پرنٹر و پبلشر

دلگداز پریس لکھنؤ محلہ کٹرہ بزن بیگ خان مین چھپکر

شائع ہوا

فہرست مضامین

باب	مضامین	صفحہ
	دیباچہ	ب
	غلط نامہ	ص
اوّل	عالم شیاطین لعین پُر از بغض وکین۔	۱
دوم	مشورت وسفر بد تر از سقر۔	۲۹
سوم	سفر شیطان لعین بہ سمت روے زمین۔	۷۱
چہارم	عالم فردوس	۱۰۳
پنجم	ہدایت آدم بذریعۂ رفائیل و بیان بغاوت عزازیل	۱۴۲
ششم	عزازیل اور میکائیل کے درمیان جنگ عزازیل اور اُس کے ملایک کا شکست کھانا اور آخر کار خدا و تدمسیح ابن حق کا اُنہیں بسزاے کامل جہنم رسید فرمانا۔	۱۸۶
ہفتم	آسمان وزمین اور جملہ موجودات کا خلق ہونا۔	۲۱۷
ہشتم	آدم کی رفائیل کے ساتھ آخری گفتگو۔	۲۳۸
نہم	آدم وحوّا کا گناہ کرنا۔	۲۶۳
دہم	بیان آدم وحوّا بعد از گناہ	۳۰۹
یازدہم	حالات آیندہ تا طوفان نوح۔	۳۴۱
دوازدہم	حالات آیندہ بعد از طوفان نوح۔	۳۶۴

اُردو مین انگریزی کے بہت سے تاریخی ڈرامون ناولون اور مختلف نظمون کا ترجمہ شایع ہوگیا ہے۔ لیکن اس وقت تک کسی کو ملٹن شاعری معرکہ آرا تصنیف پیراڈائز لاسٹ "فردوس گم شدہ" اور پیراڈائز ریگینڈ "فردوس مفتوحہ" کی طرف توجہ کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔ جس کے دو سبب ہین۔ اوّل تو یہ کہ ملٹن کے خیالات اور محاسن شاعری کو اُردو کا لباس پہنانا اتنا مشکل کام ہے جس کے ترجمہ کا حوصلہ کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اور دوسرا سبب غالباً یہ ہو کہ مذکورہ مثنویان مسیحیت کے رنگ مین ڈوبی ہوئی ہین جس کی وجہ سے بہت سے تنگ خیال انھیں مذہبی کتابین خیال کرتے ہین۔ لیکن سچ یہ ہے کہ ایسی نیچرل نظم کو بے توجہی کی نظر سے دیکھنے کے لیے یہ دونون عذر کافی نہیں ہوسکتے۔

اہل ہند کو مسٹر ٹی جے ہران صاحب ایم اے ڈپٹی انسپکٹر مدارس لکھنؤ کا شکرگزار رہنا چاہیے کہ وہ انگریزی کی اس لاجواب نظم کو اُردو شاعری کا لباس پہنانے پر آمادہ ہوگئے۔

جان ملٹن جس کی یہ مثنویان ہین۔ اُن چند ادبی نامورون مین سے ہے جن پر انگلستان اور انگلش نیشن کو ہمیشہ ناز رہے گا۔ وہ سنہ ۱۶۰۸ء مین پیدا ہوا تھا۔ کیمبرج کے کرائسٹ کالج مین بی اے کی ڈگری حاصل کی نوعمری مین نہایت ہی خوبرو ہونے کے ساتھ اس مین

حسین عورتون کی سی نازکبدنی بھی تھی۔ اپنے حُسن کا اثر بڑھانے کے لیے اُس نے بال بھی عورتون کی طرح بڑھا لئے تھے اور کاکل پیچان دلکش چہرے پر اس طرح لہرایا کرتے کہ ساتھ والے لڑکون نے خاتونِ کرائسٹ کالج کہنا شروع کر دیا۔ یہ خطاب اُسے اس قدر عزیز تھا کہ زندگی بھر بال نہ کٹوائے اور اپنی زُلفون کی بہار مین فرق نہ آنے دیا

بعد فراغ ارادہ کیا کہ یا تو قانون کا پیشہ اختیار کرکے بیرسٹر بن جائے یا پادری بن کے مذہبی خدمت ادا کرے۔ مگر دونون کامون مین دل نہ لگا اور دولت مند باپ کے پاس دہاں انگلینڈ شائر مین خاموش بیٹھ رہا اس جسمانی سکون نے خیالات کو حرکت دی شاعری شروع کی اور چند نظمین کہہ کے لوگون کو سنائین جن کی یہ پہلی نظمین ہی ایسی دلچسپ دلکش تھین کہ جس سے سامعین خوش ہوگئے۔ اور لوگون کا خیال ہے کہ اگر وہ اور کچھ نہ کہتا تو یہی نظمین ہی اُس کے نام کو ابدالآباد تک زندہ رکھنے کے لیے کافی تھین ۱۶۳۸ء مین فرانس و اٹلی کا سفر کیا اور دیس آکے خاص لندن مین ٹھہر گیا۔ لندن مین ان دنون بادشاہ اور پارلیمنٹ مین مخالفت تھی رعایا کا جوش تاج کی عداوت مین بڑھا ہوا تھا۔ اس جوش کو ملٹن نے اپنی تحریرون سے بڑھانا شروع کر دیا۔ اس سلسلے مین اُسے پادریون اسقفون اور مقتدایان ملت سے بھی عداوت ہوگئی چنانچہ اپنے سحر آفرین قلم سے اُن کی بھی خبر لینے لگا۔

۱۶۴۳ء مین اکسفورڈ شائر کے ایک جسٹس آف دی پیس کی بیٹی سے شادی کر لی مگر ایسی مختلف المذاق بیوی ملی کہ اُس سے نباہ مشکل پڑ گیا وہ انھین چھوڑ کے چلی گئی اور یہ بھی چھوڑ دینے پر تیار تھے۔ مگر طلاق کی جرأت کرنے سے پہلے مسئلۂ طلاق پر ایک تحریر لکھ کے شائع کی جس مین طلاق کی برائیان دکھا کے کوشش کی تھی کہ اپنے آپ کو اس کے الزام سے بری کرین۔ اس کا یہ اثر ہوا کہ بیوی کے دوستون نے بیچ مین پڑ کے صُلح کرا دی مگر اب وہ نیکبخت وفاداری پر آمادہ ہوئی تو اُس کی زندگی نے وفا نہ کی نکاح کو نو ہی برس ہوئے تھے کہ اِن کے آغوش سے نکل کے آغوش لحد مین پہونچ گئی۔ دنیا کے کئی نامور شعرا اندھے ہوئے ہین جن کا سرتاج ہومر پہلا شاعر یونان تھا یہی فضیلت ملٹن کو بصارت کی کمزوری اور کثرت مطالعہ کی بدولت گو کہ بی بی کی ابدی جدائی سے پہلے ہی حاصل ہو چکی تھی لیکن اس نیکبخت کے مرنے پر چند

روز بھی صبر نہ کیا اور فوراً دوسرا نکاح کر لیا۔

اب وہ سکریٹری آف اسٹیٹ کے لاطینی سکرٹری تھے۔ لیکن اب بھی قومی آزادی کی ایسی دُھن تھی کہ تخت و تاج کے خلاف جو ہنگامہ بپا تھا اس کو رفع نہ ہونے دیتے۔ اور امن و امان قائم ہونے کے مزاحم تھے اور ان کی کوشش کے خلاف جب امن قائم ہو گیا تو سلطنت اِن کے اسقدر خلاف تھی کہ اپنی جان بچانے کے لیے اُنہیں روپوش ہو جانا پڑا۔ مگر قابلیت و جادو بیانی کام آئی اور سر ولیم ڈیونَنٹ کی سفارش سے قصور معاف ہو گیا۔ اس آزادی کے ساتھ ہی خانگی آزادی بھی حاصل ہو گئی کہ دوسری بی بی بھی داغ جدائی دے کے آخرت کو سدھاریں

چند روز بعد لنڈن کا مشہور طاعون شروع ہوا۔ اور خلقت بے موت مرنے لگی۔ اور شہر میں ایسی قیامت بپا ہوئی جو کبھی نہ بھولے گی۔ یہ اپنے بال بچوں کو لے کے بکنگھم شائر میں چلے گئے۔ یہاں خاموشی فراغت مذہبی عقیدت اور موت کے اندیشے نے اس مثنوی کے موزوں کرنے کی طرف متوجہ کیا۔ لنڈن کا چھوٹنا شاق تھا۔ دل کو تسلی دینے کے لیے اطالی زبان کا ایک ڈراما پڑھا جس کا پلاٹ انسان کے جنت سے نکلنے کے واقعہ سے لیا گیا تھا۔ ارادہ کیا کہ اسی واقعہ پر خود بھی ایک حسرتناک نظم لکھ ڈالیں لیکن جب اس کام کو شروع کیا تو طبع رسا اور ذہن ذکا نے ایسے نئے گل کھلائے کہ وہ اطالی ڈراما مٹ گیا اور اُن کے قلم سے ایک ایسی نادر و بے بہا مثنوی نکل گئی جس کا شاید ہی زبان میں جواب نہ ہوگا۔ جب یہ مثنوی تکمیل کو پہونچ گئی تو اُسی کے سلسلے میں ایک دوسری مثنوی لکھی جس میں یہ بتایا ہے کہ وہی جنت جسے انسان کھو بیٹھا تھا اُسے پھر کیونکر نصیب ہوئی۔

یہ دونوں نادر و بے نظیر مثنویاں جو انگریزی زبان کا اعلیٰ ترین زیور ہیں کتب آسمانی خصوصاً توریت و انجیل کے بے انتہا مطالعہ کا نتیجہ ہیں۔ بظاہر مذہبی نظمیں معلوم ہوتی ہیں لیکن خیال آفرینی و ادبی الہامات نے مذہبی لٹریچر پر تصرف کر کے ایک نیا اور دلچسپ ڈھانچہ قائم کیا ہے جس کو اعلیٰ شاعری و عالمانہ متانت نے اپنا لباس پہنا کے ایسا دلکش و دلفریب بنا دیا ہے کہ جس جگہ نظر پڑ جاتی ہے کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست۔ سچ پوچھیے تو پہلی مثنوی خدا اور شیطان یا حق و باطل کا رزم نامہ ہے جس میں معبودان باطل اقوام سلف کے دیوتاؤں کو جمع کر کے ایک عجیب باطل پرست اور پُر شور و شر لشکر بنایا گیا ہے۔ اور دوسری میں یہ ہے کہ حضرت مسیح کے ذریعہ سے انسان کو اپنی حقیقی معشوقہ نجات سے

کیونکہ ہم عموماً بسبب جہل کی سطحی نظر سے دیکھنے میں معلوم ہوتا ہے کہ مثنوی کا ہیرو شیطان ہے مگر نظر بصیرت رکھنے والے کو صاف نظر آجاتا ہے کہ اصلی ہیرو حضرت انسان ہیں۔ دوسری مثنوی میں شاعرانہ خوبیاں اگرچہ پہلی سے کم نہیں مگر سچ یہ ہے کہ وہ پہلی کو نہیں پہونچتی۔ اگرچہ خود مصنف کو وہی زیادہ پسند تھی۔

اُن دنوں انگلستان میں علم و فضل کی اس قدر کسادبازاری تھی کہ اعلیٰ مصنفین کو اپنی محنت و قابلیت کا معاوضہ بہت ہی کم ملتا تھا۔ اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ فردوس گم شدہ کی سی لاجواب مثنوی کا حق تصنیف ملٹن نے ایک کتب فروش کے ہاتھ صرف پانچ پونڈ یعنی پچھتر روپیہ میں بیچ ڈالا حالانکہ انگلستان کے مطابع اس وقت تک کروڑوں روپیہ پیدا کر چکے ہونگے لیکن اسوقت یہی غنیمت نظر آیا۔ یہ مثنوی خود مصنف کے سامنے سنہ ۱۶۶۷ء میں چھپ کے شائع ہوئی مگر اشاعت کے بعد نظر آیا کہ اُس تاجر نے پانچ پونڈ بھی کچھ کم نہیں لگائے تھے۔ اس لئے کہ پبلک نے بہت ہی کم توجہ کی۔ اور چھپنے پر بھی یہ مثنوی گمنامی و بے توجہی کے کونے میں پڑی رہی۔ مصنف کے مرنے کے ایک مدت بعد ایڈیسن نے رسالہ اسپکٹیٹر میں اُس پر ریویو کرنا شروع کیا۔ اور انگلش پبلک کو دکھایا کہ ہمارے ادبی خزانے میں کتنا بڑا بے بہا جوہر پڑا ہوا ہے جسے آج تک نہ کوئی جوہری پہچان سکا اور نہ کوئی اسکی قدر و قیمت کا اندازہ کر سکا۔ اس تنقید کے ساتھ ہی یہ مثنوی اور اس کے ساتھ ہی ملٹن کا سارا کلام اُفق کمال پر آفتاب بن کے چمکا اور سارے ملک میں کوئی نہ تھا جو نہ پچھتا رہا ہو کہ افسوس پہلے اس کی قدر نہ جانی۔

انگلستان کے نامور شاعر ڈرائڈن کو اس مثنوی کی خوبیوں کا اس قدر اعتراف تھا کہ اس نے دیباچہ کے عنوان سے اس پر ایک بیش بہا نظم لکھی جو معمولاً اس مثنوی کے آغاز میں چھاپی جاتی ہے اب انگریزی میں ملٹن کی شاعری کا پایہ اس قدر بلند سمجھا جاتا ہے کہ اُسے لوگ شکسپیر کا ہم پایہ تسلیم کرتے ہیں۔ انگریزی قوم عموماً شیکسپیر پرست ہے اور اُن کو قطعاً یقین ہے کہ شیکسپیر کے درجہ کا کوئی شاعر ہماری دنیا میں نہیں پیدا ہوا لیکن تاہم اگر کسی شاعر کو شیکسپیر کا ہم پلہ مانا جائے تو یقین کر لینا چاہیے کہ اس میں ایسی ہی خوبیاں ہیں۔ جو بہت ہی کم کسی میں ہو سکتی ہیں۔ مگر سچ یہ ہے کہ شیکسپیر میں بھی باوجود ہر دلعزیزی اور مقبولیت عامہ کے وہ عالمانہ وقار نہیں ہے جو ہمیں ملٹن کے کلام میں نظر آتا ہے۔

ان مثنویوں کے علاوہ ملٹن کے اور بھی بہت سی نظم و نثر تصانیف ہیں۔ جن پر تفصیلی بحث کرنا غالباً اسوقت بے موقع ہوگا۔

ملٹن کی پہلی بی بی سے تین بیٹیاں تھیں جنھیں اُس نے ایسی تعلیم دی تھی کہ اُس کے معذوری کے زمانے میں اُسے آٹھ زبانوں کی کتابیں پڑھ پڑھ کے سنایا کرتیں اگرچہ سمجھتی صرف اپنی مادری زبان تھیں اور غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورتوں کو زیادہ زبانوں کی تعلیم دلانے کے خلاف تھا اور کہا کرتا کہ ”عورت کے لیے ایک ہی زبان بہت ہے“

آخر ملٹن ۶۶ برس کا ہوکر ۱۶۷۴ء میں راہی عدم ہوا اور مقام کرپل گیٹ کے کنیسۂ سینٹ گائل کے قبرستان میں آغوش لحد کے سپرد کیا گیا اور ایک زمانے کے بعد اُسکی یادگار ویسٹ منسٹر ایبے میں بھی قائم کی گئی

ایسی اعلےٰ درجہ کی نظم کا اُردو نظم میں ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کسی زبان کی نظم کا ترجمہ دوسری زبان میں کرنا میرے خیال میں اگر غیر ممکن نہیں تو منجملہ محالات ہے۔ نہ ابھی ایسے شعرائے اُردو ہی ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں جو اس انگریزی مثنوی کی ایسی نظموں کا ترجمہ اُردو نظم میں کرسکیں اور نہ ابھی اُردو زبان ہی انگریزی زبان سے اس قدر قریب اور مانوس ہوئی ہے کہ اس میں انگریزی کے شاعرانہ محاسن دلچسپی کے ساتھ ادا ہوسکیں۔ جس طرح کہ اُردو شاعری کے محاسن انگریزی میں نہیں ادا ہوسکتے تاہم مسٹر صدا نے کوشش کی ہے کہ ملٹن کے خیالات اور مثنوی کے پلاٹ اور واقعات کو زبان اُردو جاننے والوں کے سامنے پیش کردیں جو دراصل ایک بڑا اور بڑی ہمت کا کام ہے

ہم اُنہیں ایسے اعلیٰ درجہ کے ادبی کام کی جرات کرنے پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور اس بات کو اپنا مایۂ ناز سمجھتے ہیں کہ ملٹن کی اس مشہور مثنوی کے ترجمے کے شائع کرنے کی عزت دلگداز پریس کو حاصل ہوئی۔

محمد عبدالحلیم شرر

مورخہ ۱۱- اکتوبر ۱۹۱۴ء

غلط نامہ کتاب فردوس گم شدہ

صفحہ	نمبر شعر	غلط	صحیح	صفحہ	نمبر شعر	غلط	صحیح
۴	۶۲	ہوس	ہوش	۷۴	۷۹۹	اسکے	اُس سے
۴	۲۹۷	یوسی بن	بوسی رس	۷۴	۶۹	دابستہ	دالستہ
۱۶	۳۲۳	اپنا اپنا	اپنا اتنا	۷۸	۱۵۳	میرا	مرا
۱۷	۳۷۰	اپنی اجرا	اپنی جوا اجرا	۸۰	حاشیہ مقابل	نظر تخشش فرمانا	نظر تجسس فرمانا
۱۷	۳۷۱	بعل الغفور	بعل العفور	۸۲	۳۳۴	میری	مری
۱۸	۳۸۷	عسریت	عسترییت	۸۶	۳۴۹	ہوشبا	ہوشنا
۱۹	۴۱۷	بناتے	بنائے	۸۶	۳۴۸	مسیح	مسح
۲۲	۴۰۶	اشکار	انکار	۸۷	۳۵۹	اُن کا سب	اُن سب کا
۲۷	۵۹۷	قسر	قعر	۹۰	۴۴	محبس	جفین
۲۷	۶۱۱	بزیان	نزیان	۱۰۵	۵۴	فرض	قرض
۳۰	۳۳	گام	کام	۱۲۷	۵۵۰	سے ڈھونڈھ کر	سے ڈھونڈ ڈھونڈھ کر
۳۳	۹۹	خداوندو اسے	خداوند واسے	۱۳۴	۷۱۸	دم کرچہ	دم گرچہ
۳۶	۱۲۸	شاہ	شام	۱۲۵	۷۳۸	ترا	تیرا
۴۳	۱۴۰	آسکے	اسے	۱۵۱	۱۲۱	جاکہ	جاکے
۴۵	۳۹۸	ذمہ داری نے	ذمہ داری لے	۱۵۷	۲۴۷	وگرنہ گرائےگی	وگرنہ کرائے گی
۴۵	۳۷۲	سڑان	سڑران	۱۶۹	۵۴۵	سمان	سما
۴۷	۴۱۱	شیطان تھا	شیطان عتھا	۱۰۶	۷۰۱	پہ منہ زور	وہ منہ زور
۴۷	۴۲۰	بچوئے	بچھوسے	۱۸۳	۸۲۸	اک	ایک
۵۳	۵۶۲	ان سے	ایسے	۱۸۷	۱۰	فلک سب خوش ہوئے	سب خوش ہولے
۶۲	۷۶۹	لقمہ بنالیتا	لقمہ کرلیتا	۱۸۷	۳۰	بڑی	بڑھی

صفحہ	نمبرِ شعر	غلط	صحیح	صفحہ	نمبر شعر	غلط	صحیح
۲۲	۳۰۴	ضفرمند	ظفرمند	۲۰۷	۱۰۲۵	بابند	پابند
۲۰۵	۴۲۴	وہ ھاتین	دہ وھاتین	۳۱۷	۱۸۲	تیسر	تیری
۲۰۵	۴۴۶	آکہ	آگہ	۳۱۹	۲۲۴	دیکھتے ہین	دیکھتے مین
۲۰۶	۴۶۵	شجاہو	شجاعو	۳۲۲	۴۰۵	جاپہ ہو	جا ہو
۲۱۳	۶۳۲	آک	اک	۳۳۰	۴۹۵	کردون	گردون
۲۲۵	۲۰۱	سمت	سمٹ	۳۳۱	۵۰۷	بیٹے	بنے
۲۴۱	۷۴	نبحیر	نبجر	۳۳۲	۵۲۸	سینے	اپنے
۲۴۸	۲۲۸	ساتھ اپنے کیا	ساتھ اپنے لیا	۳۳۲	۵۲۹	اتقاد	احقاد
۲۵۳	۲۶۰	علی	اعلی	۳۳۴	۱۲۳	یابندہ	یا بندہ
۲۶۰	۵۰۵	ربان	زمان	۳۴۶	۱۲۰	ردگار	ردگار
۲۶۵	۵۶	کیپ تلک	کیپ تک	۳۵۲	۲۵	واقفیت ہے	علم بھر گرہے
۲۶۸	۳۵۲	غارتگری ابیلو	غارتگری ب لو	۳۵۳	۲۰۳	میری ہمیری	میری یا نہ تیری
۲۶۹	۳۷۷	گنج	کنج	۳۶۴	۵۲۵	بر	بُرز
۲۹۸	۸۰۰	ترے	تیرے	۳۴۴	۵۸۵	کھلنے	کھلائے
۲۹۸	۸۱۰	اوھر	آدھر	۳۶۸	۶۱۹	دال	رال
۳۰۱	۸۶۹	باصدادا	باصداوا	۳۷۶	۶۱	پابند	پابندہ
۳۰۱	۸۸۲	[illegible]		۳۷۸	۱۰۷	ہے اسی	ہے اس
۳۰۲	۸۸۹	ہے حاسل تجھے	ہے حاصل تجھے	۳۸۳	۲۱۵	دیتی	دینی
۳۰۶	۹۸۱	مقہور ربرباد	مقہور دربرباد	۳۸۳	۲۱۷	وسے	ویسے

فردوس گم شدہ

جلد اوّل

عالم شیاطین لعین پر از بغض و کین

دیباچہ

بنام خدا خالق دو جہان — ہین قدرت سے جسکی عیان و نہان
یہوواہ وہ ہے وہ کسی سے نہین — اُسی سے زمان و مکان و مکین
وہ ہے حاضر و ناظر و غیب دان — وہ ہے داور و مالک دو جہان
محبت کا اظہار جید کیا — ہمین اُس نے اپنا ہی بیٹا دیا
جو ہے مثل اُسکے بغیر ابتدا — ہمیشہ سے وہ اُسکے ہی ساتھ تھا (۵)
کلامِ خدا مظہر کبریا — ہے اقنوم ثانی و برحق خدا
ہے وہ باعث و موجدِ کائنات — ہے وہ نور اور وہ ہے سب کی حیات
یہی نور دُنیا مین پیدا ہوا — خدا ہو کے یہ ایک انسان بنا
اُٹھائے ہماری سزاؤن کو وہ — مٹائے ہماری خطاؤن کو وہ
مرے وہ کہ تا زندگی پائین ہم — ہر اک دُکھ سے آزاد ہو جائین ہم (۱۰)
جیے اور وہ آسمان پر بھی جائے — سراسر ظفر اپنے اعدا پہ پائے
اُسی کی وساطت سے تو اے کریم — مدد کر کہ ہے پیش کارِ عظیم
اُسکی وساطت سے اے روح پاک — کرم کر کہ ہون مین تو ناچیز خاک
جو کچھ مجھ مین تاریکی ہو دور کر — تو آ دل مین اور اُس کو پُر نور کر

حاشیہ: یہوواہ وہ جو ہے — عبرانی میں خدا کا [illegible] مقدس نام ہے خروج ۳-۱۴

حاشیہ: [illegible] ا کرنتھیون ۳-۱۶

سبنے جو ... [illegible]
خیالات نادر خیالات پاک

دکھائیں ... [illegible] اپنا ظہور
تجلّی سے تیری ہو دل کو نور

[illegible]
ہوا اتنا ست وہ بزرگ آدم

ہوا ... [illegible] نام سے راز دان
ہوا راز خلقت بھی اُس پہ عیان

اُسی سے ... [illegible] راز
کیا باب قائیت ہم پہ باز

کمر کی حقیقت ... [illegible] عیان
بتایا ہو کیونکر نجات جہان ۲۰

ترا کوہ صیہون پہ تھی جلوہ تھا
تھا ظاہر وہان پہ جلال خدا

وہان انبیا پر تھا ... [illegible] الہام
ہوئے نور سے جنکے نورانی ہم

وہ تھے ... [illegible] عیان
تھا آیندہ کا حال اُن پہ عیان

ازل سے ہے تو ہے واقف راز حق
منور تجلی سے ہین جو ... طبق

کیا تو نے ... [illegible] پر جب قیام
تھا بیجان مین جان ڈالنا تیرا کام ۲۵

تجھے زندگی ایسی تو کر عطا
کہ ظاہر ہو تجھ سے جلال خدا

تو ہی ہو مرا ہادی و رہنما
کہ جس طرح ملٹن کا ہادی تو تھا

جو تھا واقعی شاعر نامور
تھا وہ عالم و فاضل و پُرہنر

خیالات مین بحر زخار تھا
مسیحا کی الفت سے سرشار تھا

تھا اعلیٰ وہ ہر اک سے پرواز مین
انوکھا تھا وہ اپنے انداز مین ۳۰

کیا اُس نے منظوم وہ ماجرا
کیا نظم جس کو کسی نے نہ تھا

کہ کیونکر گنہگار انسان ہوا
جو ممنوعہ پھل تھا اُسے کھا لیا

ہوئی اُس سے موت اور مصیبت عیان
ہوا ہر طرح سے ہمارا زیان

نہین ہان پہ فردوس اور اسکی خوشی
ہر اک طرح تغیر حالت ہوئی

کریگا مگر ابن حق پھر بحال
بہشت برین دیگا وہ پُرکمال ۳۵

یہ ہے مجھ سے ناچیز کا حوصلہ
لکھون وہ ہی جو کچھ کہ اُسنے لکھا

ہو جس سے خدا کی صداقت عیان
محبت عیان اور عدالت عیان

نہ ہوا تک کی [illegible] جھیل میں دیر تک — دکھانے کو تھا انکو اور کچھ فلک
عزازیل اب ہوش میں اپنے آ — رہائی کی تدبیریں کرنے لگا
پڑا تھا وہاں [illegible] قد دراز — تھا پستی میں بھی اوروں سے سرفراز
تھا قد اس کا [illegible] بھی بڑا — انھوں نے جزیرہ جسے سمجھا تھا
تھا سردار جن لوگوں کا [illegible] — تھا شوق سفر جس کو حد سے زیاد ۶۵
تھا شیطان کا از حد پریشان حال — نہ امید کا دل میں کچھ تھا خیال
تغیر سے حالت کے حیران وہ تھا — اسیر غم اور صید حرمان وہ تھا
مصیبت کا اس کو تھا ہر دم خیال — تھی وہ زندگی واقعی اک وبال
کہ تازہ تھی یاد بہشت بریں — تھے تازہ وہ نظارہ بہترین
اسے سرکشی اور حماقت کی یاد — ستاتی تھی ہر وقت حد سے زیاد ۷۰
نتیجہ کا افسوس تھا صرف اسے — نہ نادم تھا وہ اپنی بدذاتی سے
سوا اسکے بیرونی تکلیفیں تھیں — نہ آرام تھا اس کو واں کچھ کہیں
تھا دل میں مگر اسکے بغض و عناد — تھا معمور شر اور پر از فساد
خدا سے مسیحا سے تھی دشمنی — وہ کرتی تھی پیدا خیال بدی
مسیحا کی شاہی خدا کا جلال — تھا اسکے لیے باعث ہر ملال ۷۵
اسے بہتری کا تھا ہر دم خیال — تھا منظور ہر [illegible] کرے اپنا حال
خیال بدی اور خیال بھی — لگے پیدا کرنے عجب بیکلی
اٹھی بیکلی میں وہ سر کو اٹھا — لگا دیکھنے غور سے جا بجا
تھی تاریکی اتنی کہ آئے نظر — ہر اک چیز تاریک سی سر بسر
نہ [illegible] آگ تھی میں شعلہ زن — وہ جا ایک گلخن تھی پر از محن ۸۰
تھے اس آگ میں کیڑے بھی بیشمار — نہ ہی کاٹا کرتے تھے لیل و نہار
وہاں پر تھے آتش کے طوفان بپا — ہوا میں بھی آتش تھی ہر دم رواں
نہ [illegible] بہشت بریں — بہت دور تھی واں سے پر سرزمین ۸۵

مہم تھا جھیل سے ۱۰۵ ازیل کا حال ابلیس کا [illegible] ساتھ صورت [illegible]

ترٹپتے تھے سب اُسکے یار و معین
نہ آرام کی جا وہان تھی کہین

۸۵ نہ آرام دل کو بدن کو نہ چین
تھا یان شیون اور تھا بکا اور بین

تھا امید کا وان نہ نام و نشان
تھی یاس اور حسرت ہر اک سے عیان

پریشان تھے اور حیران تھے
نہ حرکت تھی گویا وہ بیجان تھے

پڑے تھے وہ سب بیکس و بیقرار
حقیقت مین اُن سب کا تھا حال زار

جہنم کی جھیل اُن سے معمور تھی
کہ جس طرح کثرت ہو جانداروں کی

۹۰ ترٹپتے تھے ماہیِ بے آب سان
نکلتی ہی ہرگز نہ تھی انکی جان

تھے ناچار و بدحال اور بے مدد
تھی دُکھ درد کی واقعی شدّ و مد

ہوا دیکھکر اُن کو اندوہگین
کہ پیارے ہین ہمجنس اُسے بالیقین

نظر آیا نزدیک بعل[۱] الزبول
تھا حد درجہ غمگین و از حد ملول

وہ رتبہ مین شیطان[۲] کے بعد تھا
تھا اوروں سے پر اُس کا رتبہ بڑا

۹۵ پکارا عزازیل اُسے دیکھ کر
بتا تو ہے بعل الزبول اچھا گر

نہین تجھ مین پہلا سا جاہ و جلال
تجھے ساتھیون پر تھا حاصل کمال

تو نورانیون سے بھی نورانی تھا
تو لاکھون ملائک مین لاثانی تھا

تو ہے کیا وہی جو مرا ساتھی تھا؟
اُسی جنگ مین جو ہوئی تھی بپا

فلک پر دکھایا تھا ہمنے کمال
تھا جسکے سبب باعثِ فخر حال

۱۰۰ تری رائے ہر دم تھی مجھکو عزیز
کہ ہے تجھ مین حد درجہ فہم و تمیز

تو پستی مین بھی اب ہے ساتھی مرا
رہے ہر حال مین ساتھ میرا ترا

گرے کیسی رفعت سے پاتال مین
تغیّر ہوا ایک بیک حال مین

ہوا اب تو ثابت بڑا زور مین
خدا پر نہین تھا یقین یہ ہمین

وہ غالب ہوا اپنے ہتھیاروں سے
وہی جنکی قدرت سے واقف نہ تھے

۱۰۵ اُنھین کام مین لائے جو کچھ کرے
نہ تبدیل وہ کر سکے گا سب

بظاہر ہوا کم ہے میرا جلال
مگر اب تلک ہے وہی دل کا حال

[۱] ۲ سلاطین ۱-۲، متی ۱۲-۲۴
[۲] بمعنے دشمنی بہ زبان عبرانی

خدا نے نہ کی قدر پوری مری
ملائک بہت میرے شامل ہوئے
مری بادشاہی انھین تھی پسند
تھا اس طرح کا اوّلاً حالِ جنگ
ہلا تو دیا ہم نے تختِ خدا
نہ ہونگے کبھی ہم تو اُسکے مطیع
بھلا کیسے سینہ سے کینہ ہو دور
ارادہ، مرضی ہین اپنے وہی
وہی جب ہین یہ سب تو نقصان کیا
نہ سجدہ کرینگے اُسے زینہار
ہمارے سبب اسقدر خوف تھا
خدا اپنے اور رتبہ مقابل تھے ہم
زیادہ جہنم سے ہے یہ عذاب
کہ طالب معافی کا حق سے مین بن
کرے گا وہ کیا غیر فانی ہین ہم
ہے حاصل ہمین اب نیا تجربہ
فنِ جنگ اور آلۂ جنگ بھی
ہزیمت نہین ہم کو ہوگی ظفر
کرینگے وہی جو ہو حق کے خلاف
کہ آمادہ کینہ خواہی ہین ہم
یہ سوچا کرین کس طرح بدلا لین
ہم اب کام مین لائین مکر و فریب
بدی سے وہ گر نیکی پیدا کرے

نہ برداشت یہ بات مجھسے ہوئی
نظامِ خدا سے وہ راضی نہ تھے
لڑے حق سے ہو جائین تا فتحمند
ہوا قافیہ جس سے دشمن کا تنگ ۱۱۰
ہزیمت اگر ہوگئی کیا ہوا
خیالات اپنے رہین گے رفیع
جو دل ہے وہی دل رہیگا ضرور
نہین حق کے تابع یہ ہونگے کبھی
انھین کیسے چھینے گا قہرِ خدا ۱۱۵
نہ مانین گے اُسکو کبھی کردگار
کہ شاہی کی نسبت وہ شک مین پڑا
سمجھتے نہ تھے اپنے کو ہم سے کم
نہین جسکی لا سکتا ہرگز میں تاب
ذرا بھی فضیلت اُسے اب نہین دن ۱۲۰
ہین ہم آتشی اور نوری ہین ہم
سکھائے گا ہر فن وہ کرتب نیا
غرض ایسے ہونگے کہ جن سے کبھی
ہے امید اس کی ہمین سربسر
خدا کو یہ معلوم ہو جائے صاف ۱۲۵
اُٹھایا بغاوت کا کیسے ہے علم
خلافِ خدا جو ہو وہی کرینگا
ہو پیشِ نظر ہر فراز و نشیب
ہرائے ہماری ہی تدبیرون سے

۱۳۰ ہو کوشش کہ نیکی بنے پھر بدی ــ مقاصد نہ ہوں حق کے پورے کبھی
رکھیں قایم اسطرح جنگ و جدال ــ کہ آخر کو اللہ ہو تنگ حال
ہمارے ستانے سے باز آئے وہ ــ وہ ہم سے پریشان ہو گھبرائے وہ
ہے ممکن کہ آخر ہو ہم کو ظفر ــ خدا کا جو ہے اپنا ہو سربسر
اگر سب نہ ہو تھوڑا گر اپنا ہو ــ کسی جا ہے بہتر مین گھر اپنا ہو
۱۳۵ جہان ہو کر آزاد شاہی کرین ــ مثالِ خدا ہم خدائی کرین
ابھی وہ ہی مالک ہے مختار ہے ــ ظفر کی خوشی سے وہ سرشار ہے
وہ جو چاہتا کرتا ہے بالیقین ــ ستمگر کی شاہی ہے اب ہر کہین"
دیا اُسنے تابع نے تب یہ جواب ــ شہنشاہ و سالار عالیجناب
سپہدار افواج کرو بیان ــ شجاعت تمھی میدانمین تیری عیان
۱۴۰ ہوسے تیری سرکردگی مین وہ کام ــ ہمارا رہے گا سدا جن سے نام
تھا بیباک و بیخوف ہر اک جری ــ تھی بیمثل ہر ایک کی صفدری
لیا قدرتِ حق کا تب امتحان ــ جو تابع رہے اور جو ہے شاہ شہان
نہ معلوم کیونکر ہے اُسکی شہی ــ ہے شاید وہ قدرت سے جو ہے بڑی
ہے شاید قیام اُسکا مقسوم ہے ــ نہ معلوم مقسوم اب کیا کرے
۱۴۵ تھا مقسوم شاید ہمارا خراب ــ اُٹھانا پڑا ہم کو از حد عذاب
ہوئی یک بیک ہمکو ایسی شکست ــ ہوئے یکقلم حوصلے سارے پست
گئی ہاتھ سے شاہئے آسمان ــ عجب یہ کہ وان سے گرے ہم یہان
یہ اندوہ و غم اور یہ سارا عذاب ــ یہ تبدیلیئے حال و حال خراب
ہلاکت ہے گو روح فانی نہین ــ یہی موت ہے روح کی بالیقین
۱۵۰ مسلم ہین گو روح و جان و دماغ ــ مگر ہمکو حاصل نہین کچھ فراغ
ہین سالم کہ تا دُکھ ہمیشہ سہین ــ ہے کیا فائدہ گر نہین ہم مرین
جو چاہے خدا اُسکی خدمت کرین ــ بمجبوری اِس جاے تاریک مین

غرض چارۂ ناچار ہو بندگی — خدا کی بصد عجز و بیچارگی
ہے کس کام کی پس یہ تاب و توان — یہ روح و دماغ اور یہ سخت جان
بجز اس کے ہم دکھ ہمیشہ سہین — عذاب اور مصیبت مین ہر دم رہین ۱۵۵
جو ہونا تھا قسمت سے اپنی ہوا — کسی کا ہے مقسوم سے چارہ کیا
نہ یان ہے کوئی صورتِ مخلصی — نہ ہوگی یہان سے رہائی کبھی
ہے کوشش بھی کرنی نہین خوف و خطر — مبادا اُٹھائین کہین ہم ضرر
دیا اسکو ابلیس نے تب جواب — نہین شک کہ ہے اپنی حالت خراب
نہ تیرا اگر سب کا ہے حال زار — مصیبت کے باعث ہر اک بیقرار ۱۶۰
مین ہون واقعی باعثِ رنج و غم — زیادہ ہے تم سب سے مجھ پر ستم
موافق ہے درجہ کے ہم پر عذاب — زیادہ ہے مجھ پر ہی حق کا عتاب
اگر ہے وہی اپنی تاب و توان — نہین اپنی طاقت مین کچھ بھی زیان
ہے بہتر کہ کمزوری اچھی نہین — سہے آرام کمزور کو بھی کہین
کہ کم بخت جسمین نہ تاب و توان — ہے بیچارگی جس سے بالکل عیان ۱۶۵
گیا ہاتھ سے گرچہ میدانِ جنگ — مصیبت سے اپنا ہوا حال تنگ
مگر وہ ہی دل ہے وہی ہے دماغ — نہین گرچہ حاصل ہمین یان فراغ
ہے ہمت وہی اور وہی حوصلہ — ارادہ وہی اپنی آزادی کا
نظر کو تو کر اپنی اب دوربین — ذرا دیکھ وہ سامنے سرزمین
جو سنسان ہے اور ویران ہے — ہے وحشت کدہ اور بیابان ہے ۱۷۰
ہے تاریک گو یا نہ روشن ہے وہ — اور اچھی بہت بہرِ ہر فن ہے وہ
دکھائین گے وان اپنا کسبِ کمال — کہ بہتر بنے ہر طرح اپنا حال
غرض ایسی تدبیرین سوچینگے ہم — کہ ہو دور تا اپنا رنج و الم
کرینگے وہی جو ہو حق کے خلاف — خدا سے رہیگا ہمین انحراف
ہمین ہوگی وان کامیابی ضرور — نہ تدبیرون مین ہم کرین کچھ قصور ۱۷۵

غرض چارہ ناچار ہو بندگی
ہے کس کام کی اپنی تاب و توان
بجز اس کے ہم دکھ ہمیشہ سہین
جو ہونا تھا قسمت سے اپنی ہوا
نہ یان ہے کوئی صورت مخلصی
ہے کوشش بھی کرنی نہین خوف و خطر
دیا اسکو ابلیس نے تب جواب
د تیرا اگر سب کا ہے حال زار
مین ہون واقعی باعث رنج و غم
موافق ہے درجہ کے ہم پر عذاب
اگر ہے وہی اپنی تاب و توان
ہے بہتر کہ کمزوری اچھی نہین
کہ کم بخت جسمین نہ تاب و توان
گیا ہاتھ سے گرچہ میدان جنگ
مگر وہ ہی دل ہے وہی ہے دماغ
ہے ہمت وہی اور وہی حوصلہ
نظر کو تو کر اپنی اب دور بین
جو سنسان ہے اور ویران ہے
ہے تاریک گویا نہ روشن ہے وہ
دکھائین گے وان اپنا کسب کمال
غرض ایسی تدبیرین سوچینگے ہم
کرینگے وہی جو ہو حق کے خلاف
ہمین ہوگی وان کامیابی ضرور

خدا کی بصد عجز و بیچارگی
یہ روح و دماغ اور یہ سخت جان
عذاب اور مصیبت مین ہر دم رہین ۱۵۵
کسی کا ہے مقسوم سے چارہ کیا
نہ ہوگی یہان سے رہائی کبھی
مبادا اُٹھائین کہین ہم ضرر
نہین شک کہ ہے اپنی حالت خراب
مصیبت کے باعث ہر اک بیقرار ۱۶۰
زیادہ ہے تم سب سے مجھ پر ستم
زیادہ ہے مجھ پر ہی حق کا عتاب
نہین اپنی طاقت مین کچھ بھی زیان
ہے آرام کمزور کو بھی کہین
ہے بیچارگی جس سے بالکل عیان ۱۶۵
مصیبت سے اپنا ہوا حال تنگ
نہین گرچہ حاصل ہمین یان فراغ
ارادہ وہی اپنی آزادی کا
ذرا دیکھو وہ سامنے سرزمین
ہے وحشت کدہ اور بیابان ہے ۱۷۰
اور اچھی بہت بہر ہر فن ہے وہ
کہ بہتر بنے ہر طرح اپنا حال
کرو ہو دور تا اپنا رنج و الم
خدا سے رہیگا ہمین انحراف
نہ تدبیرون مین ہم کرین کچھ قصور ۱۷۵

ہے موقع بھی اسوقت حاصل ہمین
ہین آزاد جو چاہین وہ ہم کرین

ہے آب جہنم مین ہر جا سکوت
ہے خاموش بالکل جہنم کا بھوت

نہین چلتے بجلی کے بان اور تیر
کڑک اور گرج کی صدائے نفیر

نہین سننے مین آتی اس جا کہین
وہ معدوم اب ہوگئی بالیقین

ہے قہر خدا کو اب آسودگی ۱۸۰
نہین وقت آئیگا ایسا کبھی

ہین مجبوری کے سارے سامان دور
ہے تاب و توان کا ہمین مین ظہور

ہو ممکن تو راحت بھی حاصل کرین
مصیبت سے جیسے بنے ہم بچین

کرے شاید امید بھی کچھ مدد
رہیگی نہ دکھ درد کی شد و مد

نہ تاخیر کو کام مین لائین ہم
بس اب اٹھین اور سامنے جائین ہم

ہوا جھیل مین یک بیک وہ کھڑا ۱۸۵
ہو ساحل پہ جو ان روشنی گھر بڑا

تھا قد مین وہ راون سے بھی چار چند
تھا وہ کوہ پیکر تھا از حد بلند

وہ تھین آنکھین یا چشمہ نار تھین
وہی آتشین دل کا اظہار تھین

ادھر اور ادھر شعلہ زن آگ تھی
سلگتی تھی نیچے بھی آتش بڑی

یکایک یہ پھر جد و جہد اسنے کی
کہ جلدی سے طے راہ دانگی ہوئی

اڑا دیکھکر اس کو بعل الزبول ۱۹۰
کہ تھی پیروی اس کی ہر دم قبول

ہوا بھی دبی جاتی تھی بوجھ سے
کہ وہ دونون حد درجہ کے بھاری تھے

کیا جلد اس سرزمین پر قرار
جو تھی بدنما اور تاریک و تار

وہ تھی کوہ آتش فشان کیطرح
صدائین تھین آہ و فغان کیطرح

ہوا مین بھی تھی آگ ہر دم رواں
گلو گیر و بو دار تھا وان دھوان

تھا لاوا وہان اور جلی سرزمین ۱۹۵
تھی آتش ہی آتش وہان ہر کہین

تھی ویران وہ اور سنسان تھی
وہ آتش کا الحق بیابان تھی

تھی بہتر وہ اس پہلی جا سے ضرور
تھی گو وہ بھی وہ فراغت سے دور

جہنم مین شامل تھی وہ سرزمین
مگر اس کا تھی حصہ بہترین

عزازیل اور بعل الزبول کا جہنم کی جھیل سے سرزمین جہنم مین وارد ہوا۔

وہ سمجھے کہ آزادی حاصل ہوئی — فقط اپنی تدبیر و کوشش سے ہی
مگر اب خدا کی یہی مرضی تھی — ہو حاصل اُنھین وان سے آزادگی ۲۰۰
وہ معلوم تا رحمت حق کرین — اور اس بات کو خوب وہ جان لین
خدا کو نہ ہے اُن سے بغض عناد — انھین دکھ پہ دکھ دیکے ہوگا نہ شاد
کرین رحمت حق کو معلوم اگر — خطاؤن کو معلوم کر سربسر
وہ چاہین تو بہتر کرین اپنا حال — سزا مین بھی بہتر بنے اُنکا حال
شرارت کرین اور اُٹھائین سزا — بہت اس سے بھی بڑھکے پائین سزا ۲۰۵
سراسر اُنھین کا ہی نقصان ہو — اور اُنکے لیے دکھ کا سامان ہو
نہین بعد کو جس سے ہو مخلصی — نہین اُنکو کچھ بھی ہو آزادگی
نہین بہتری کا ہو موقع نصیب — نہ یہ تاب ہو حق کے ہون وہ قریب
مقام اُنکا ہو اسفل السافلین — نہ کام آئے اُنکا وہان بغض و کین
سزا اُنکی ہو وان پہ حد سے زیاد — تڑپتے ہمیشہ رہین نامراد ۲۱۰
ہو اُنکی شرارت سے حق کا جلال — خدا وہ کہ جس مین ہے قدرت کمال
بدی کو بھی خدمتمین لا سکتا ہے — اور اس سے بھی نیکی بنا سکتا ہے
ہوئی گرچہ گمراہی انسان کی — حسد اور شرارت سے شیطان کی
مگر کس طرح رحم حق نے کیا — ہمین اپنا بیٹا ہی اُس نے دیا
کرے وہ ہی اپنے کو ہم پر نثار — عجب حق کی رحمت عجب حق کا پیار ۲۱۵
اُسی کے وسیلے سے ہو زندگی — ہو تسکین و آرام و خرسندگی
خدا کی ہو ہم سے پرستندگی — فقط اُس سے ہو ہم کو دلبستگی
محبت بھی ظاہر ہو اور منصفی — ہو واقع مین اظہار حکمت وہی
مسیحا سے ظاہر ہو قدرت کمال — بنا تا ہے بگڑے کو از حد محال
گنا ہونکے مردونکو دیدینا جان — ہے مشکل بہت بیشک و بیگمان ۲۲۰
ہے خلقت کے کامون سے بھی یہ عجیب — مسیحا گنہگارون کا ہو حبیب

یہان آئے عرشِ عُلا چھوڑ کر / وہ تاج اور تختِ خدا چھوڑ کر
وہ شاہی وہ شاہی کا از حد جلال / نہین جسکی عظمت کو پہنچے خیال
اور وہ ہائے مصائب اور تلخ کام / کرے دور جرم و خطائے تمام
۲۲۵ وہ شامل کرے اپنی میراث مین / جہان تا ابد شاد و خرم رہین
یہ بولا عزازیل آکر دہان / یہی سرزمین ہے رہین گے جہان؟
یہ آب وہوا اور یہ ہی مقام / سبے تاریک اور بدنما جو تمام
عوض مین ہے جنت کے ہمکو ملا؟ / ہے یہ دکھ کی جا اور پُر از بلا
ابھی تو خدا ہی کا ہے اختیار / ہے ہر بات کا اُس پہ دار و مدار
۲۳۰ سبے بہتر کہ ہم دور اُس سے رہین / کہ قہر و غضب سے سدا بچ سکین
حقیقت مین ہم سے نہین وہ بڑا / وہ حاکم مگر جبر سے ہو گیا
بہشتِ برین تجھکو ہے اب سلام / نہین تیرے آرام سے ہمکو کام
بہشتی خوشی تجھکو ہے اب سلام / ہو کب تیری آمد سے دل شادکام
وطن پیارے تجھ سے ہے ہجرت نصیب / ہے امکان کیا پھر ہو قربت نصیب
۲۳۵ تری یاد ہے محض خواب و خیال / خیالات تیرے ہین جانکا وبال
وہ پھل زندگی کے وہ آبِ حیات / فوائد نہین جنکے تھے بے ثبات
وہ فردوس انہارِ آبِ روان / ہمارے محل جو تھے عظمت نشان
کہان ہین یہان سب کو ہے اب سلام / غریب الوطن ہم ہین اور تلخ کام
صد افسوس اب ہم کہان تم کہان / کہان قعر دوزخ کہان آسمان
۲۴۰ مبارک مبارک تو اے سرزمین! / نہین جسمین آرام و راحت کہین
مبارک تو اے جائے تاریک و تار / ہین بے نور جسکے یہ لیل و نہار
مبارک تو سنسان وحشت بھرا / بھرا از درد و غم اور پُر از ہر بلا
تو اے سرزمین اب ہمین کر قبول / ہو ہم سے تجھے زیب و زینت حصول
طبیعت وہ اور دل وہ اور وہ دماغ / ہمارے ہین ان کو نہین گو فراغ

ملہ سرزمین جہنم کے بارہ مین عزازیل کی گفتگو

بہشت اور دوزخ ہیں یکساں انھیں) — نہیں ہمکو پروا کہیں ہم رہیں ۲۴۵
زمان و مکان میں یہ طاقت نہیں — اور اللہ میں بھی یہ قدرت نہیں
دلوں کو وہ تبدیل کچھ بھی کریں — ارادے سے اپنے ہٹا ہم کو دیں
ہر اک دل کو قدرت یہ ہے بالیقین — (الگ اُسکی جا ہے الگ سرزمین)
بنائے جہنم وہ فردوس کا — نہیں واں پہ راحت ہو دل کو ذرا
جہنم کو فردوس کر دے وہی — نظر آئیں آرام و راحت سبھی ۲۵۰
جو دل خوش ہو یاں تو یہی ہے بہشت — بنے خوب جا جو کہ ہے جائے زشت
یہاں میں رہوں یا کہیں میں رہوں — جو میں ہوں وہی بالیقین میں رہوں
کسی سے نہیں کم ہوا ہے جلال — ہے برتر فقط قادر ذوالکمال
میں ہوں جب وہی تب ہے نقصان کیا — ہے موقع یہاں بہتری کا بڑا
اِسے جائے راحت بنائینگے ہم — ہنر کام میں اپنے لائیں گے ہم ۲۵۵
ہے امید آزادیاں پر رہیں — یہاں پر جو چاہیں وہی ہم کریں
ہے بہنے سے یانکے نہ حق کا زیاں — ہمیں رہنے دیگا یہاں بیگماں
یہاں پادشاہی کرینگے ضرور — غلامی رہیگی سدا ہم سے دور
حکومت و شاہی میں ہے وہ مزہ — ہے مشتاق جس کا سدا حوصلہ
جہنم میں بھی گر وہ ہو خوب ہے — ہر اک حال میں ہم کو مرغوب ہے ۲۶۰
غلامی سے جنت کی بہتر ہے وہ — کہ کیچڑ میں مانند گوہر ہے وہ
ہماری ہو کوشش بھی بالاتفاق — ہمارے ہر اک کام میں ہو وفاق
ہے ممکن کہ ہو کامیابی ہمیں — جو دل چاہتا ہے وہی کر سکیں
نہ اب دیر کو کام میں لائیں ہم — اکیلے نہ آزادگی پائیں ہم
کریں اپنے ہمساتھیوں کا بھلا — کریں اُن کو آزادگی ہم عطا ۲۶۵
یہ سنتے ہی یوں بولا بعل الزبول — شہنشاہ ذیشان و شاہ عقول
سپہدار و سالار شیران جنگ — جنھیں لڑنے کی تھی ہمیشہ اُمنگ

بعل الزبول کا جواب۔

کسی سے نہین اُنکو ہوتی شکست
ملائک کے آگے ہوئے تھے نہ پست

خدا نے کیا زیر قادر ہے جو
قوی و توانا بظاہر ہے جو

تھا اُن سب کا تجھ ہی پہ دار و مدار
ہوا انکا جس وقت تھا حال زار

فقط تیری آواز موجودگی
تہور شجاعت و مردانگی

لگی پیدا کرنے بہ میدان جنگ
نہ ہونے دیا حال اُن سب کا تنگ

تجھے دیکھین آواز تیری سُنین
ہے ممکن شجاعت کا دم پھر بھرین

ہو ہمت وہی اور وہی حوصلہ
اُسی طرح آزادی کا ولولہ

دگر بار آجائے پھر جانمین جان
ہون پھر اُن سے کار نمایان عیان

پکارا اُنکو تا جھیل سے وہ اُٹھین
پڑے تا نہ مدہوش وان پر یہین

کہ جس طرح مدہوش پہلے تھے ہم
نہین گویا تھی جان اور تھا نہ دم

تعجب نہین کیونکہ وان سے گرے
دبڑے صدمے سے اور بڑے زور سے

جو ہے یان سے حد درجہ دور و دراز
نشیب ایسا یہ جیسا وہ ہے فراز

کنارے کی جانب زبان سے چلا
عزازیل نائب بھی ساتھ اسکے تھا

سپر اُس کی مہتاب کے مثل تھی
بڑی تھی وہ تھی سر بسر جسم کی

تھا تاج اسکے سر پر تھا زرّین لباس
تھے ہتھیار ہر طرح کے اُسکے پاس

نشان بزرگی عصا ساتھ تھا
عصا جو کہ مستول سے تھا بڑا

وہ مستول جو ہین بہت ہی بلند
جہاز اُن سے چلتے ہین مثل سمند

تھی تلوار اک کہکشان کیطرح
تھا اک نیزہ جو تھا نشان کیطرح

کمند و کمان اور گرز گران
تھے سب پاس چلتا تھا جون پہلوان

نشان شجاعت تھے اُس سے عیان
تھا شیطان نہین رستم داستان

کہ پڑ جاتے تھے پاؤن میں اُسکے غار
عصا سے سنبھل جاتا تھا بار بار

کہ جون چلنا دشوار ہے ریت پر
ہے دلدل یہ جس طرح مشکل گزر

اسی طرح مشکل سے وان تھا گزر
ہر اک جا نکلتے تھے از حد شرر

ساحل پر آکر عزازیل کا اندر دکھور شیاطین کو جانا۔
ا۔ سنسکرت لفظ ہے مراد ہے زیادہ سخت چیز ہے روایت ہے کہ یہ در دہیچ رشی کی ہڈیوں سے بنایا گیا تھا اور اسی سے اندر کا ہتھیار بنا جس سے وہ اپنے دشمنوں پر غالب آیا۔

غرض جلتی تھی اسقدر رودہ مین
کہ تھی آگ از حد وہان کی ہوا
تھی اب نیم غفلت مین اُنکی سپاہ
ہون جسطرح پت جھڑ مین پتے پڑے
ہو قلزم مین جس طرح طوفان بپا
کنارے کی سرعت سے بحر مین
بوسی رس کا کل لشکر مسفی
تعاقب کیا اہل گوشن کا جب
بکثرت بہین لاشین اس بحر مین
اسی طرح اسدم شیاطین تھے
غرض آکے ساحل پہ با کرّ و فر
پکارا عزازیل نے شور سے
"ہمارا جسے در راجہ نا مدار
وزیران و حکام ذی احتشام
سپہدار و سالار و جنگی جوان
جماعت کے میرے خواص و عوام
وہان پر تھی آزادی تمکو پسند
الٰہون کے مانند تھے پرجلال
وہی تم ہو گو وہ نہین ہے یہ جا
مگر کیسی غفلت مین سوتے ہو تم
کہان کی یہ غفلت کہان کا یہ خواب؟
ہے اس حال مین تمکو رہنا پسند
ملائک سے پھر پچھلے جانا پسند؟

بہشت برین سان تھی راحت نہین
یہ دکھ چار و ناچار برداشت تھا
پریشان تھی اور از حد تباہ
بکثرت بٹے وہ اسی طرح تھے
عمل جب کہ جوزا کا ہو جابجا
تھی تشبیہ کثرت مین اُس انھین
تھا اکدن ہو اندر اس بحر کی
چھپے اُسکے پانی مین وہ سب کے سب
نہ مطلب براری ہوئی پھر اُنھین
بہ کثرت اُسی جھیل مین تھے پڑے
ہر اک سمت پر غور سے کر نظر
وہ آواز جس سے جہنم ڈرے
رئیسان ذیشان و ذوالاقتدار
مشیران ذیعقل و ذوالاحترام
نبرد آزمایان و کل پہلوان
تھا فردوس پہلے تمہارا مقام
اولوالعزمی پر تھے سدا کاربند
ہر اک کو تھا حد درجہ حاصل کمال
بہشت برین گر نہین ہے تو کیا؟
عبث رایگان وقت کھوتے ہو تم
نہوا در غفلت سے حال خراب
عذاب اور آفت کا سہنا پسند؟
نہین کیا رہائی کا پانا پسند؟

۲۹۵
۳۰۰
۵
۱۰

ف یہ اُس بادشاہ کا نام گمان کیا جاتا ہے جو اپنے لشکر کے ساتھ بحر قلزم مین آخر ڈوب کر مر گیا جب وہ بنی اسرائیل کا تعاقب کیے اسی بحر کے درمیان آگیا تھا۔
ف مصر اُس کا دار السلطنت تھا جسکے قریب اب القاہرہ آباد ہے

بتاؤ کہ تم اس قدر تھک گئے
۳۱۵ کہ جنت میں جس طرح سے سوتے تھے
خدا کی اطاعت ہے تمکو پسند؟
رہو یاں پڑے ظلم سہتے رہو
نہ سمجھو کوئی چارہ جوئی نہیں
نہ ہو پست ہمت مگر اب اُٹھو
۳۲۲ اُٹھو اب تم اور جلد آزاد ہو
سُنی جب کہ آواز سردار کی
وہ گھبرائے جوں سوتا ہو پہرہ دار
یکایک وہ آواز مالک سُنے
وہ غفلت میں بھی تھے پریشاں حال
۳۳۲ کچھ امید کا دل میں آیا خیال
دگر بار کچھ جان میں جان آگئی
کھڑا ہو گیا لشکر بیشمار
عزازیل نے جب اُٹھایا علم
اسی وقت وہ لشکر بیشمار
۳۳۳ اُڑا جس طرح سے اُڑیں ٹڈیاں
شمار اُن کا اُس وقت افزوں ہوا
اُٹھایا تھا جب معجزہ کا عصا
جیسی ٹڈیوں سے وہ کل سرزمین
تھا را دن کا لشکر بیرون از گماں
۳۴۴ اسی طرح وہ تھے ہزاران ہزار
شمار شیاطین تھا اُن سے زیاد

رہو تم پڑے یاں پہ آرام سے؟
تھکا یا ہے کیا سر بسر جنگ نے؟
غلامی یقین اُس کی گر ہو پسند
وگرنہ ابھی یاں سے آزاد ہو
نہ بر آئیں گے اب مقاصد کہیں
ہے ممکن کہ آیندہ موقع نہ ہو
وگرنہ ہمیشہ کو برباد ہو"
پشیمان ہوئے اُنکی غفلت گئی
نہ کرتا ہو مالک کا کچھ انتظار
وہ گھبرائے اُس سے بنے جو کرے
ہر اک طرح تھی جان اُنکو وبال
بھر وسا تھا شیطان پہ اُنکا کمال
لگے کرنے معلوم آزادگی
سلامی کو ہر اک جھکا بار بار
اشارہ تھا واں سے چلیں ایکدم
یکایک ہوا ایسے طرح بیقرار
کریں مطلع نور کو جو نہاں
غضب مصر کے ملک پر جبکہ تھا
کلیم اللہ نے واں بحکم خدا
اندھیرا ہوا ملک میں ہر کہیں
وہ بندر جو تھے راجچندر کے پاس
بے حیرت فزا اُن کا از حد شمار
سے چلے آ سئے ساحل پہ سیدنا امرد

شیاطین کا فوراً غفلت سے بیدار ہو کر سرزمین جہنم میں نمودار ہونا

را حضرت موسےٰ
خروج ۱۰-۱۳

عزازیل کے پاس سردار سب
ملائک تھے وہ صاحبِ اختیار
وہ جنت مین سب نامور شاہ تھے
رہا وان نہین اُن کا نام و نشان
نہ اب تک ملے تھے یہان اُنکو نام
یہی خلق کے امتحان کے لیئے
کیا لوگونکو اُسنے اپنا مطیع
جو خالق ہے سب کا بھلایا اُسے
جلالِ خدا جو ہے نادیدنی
اُسے بدلا مورت سے حیوان کی
پرستش تھی واقع یہان باکروفر
شیاطین کے رکھے گئے یان پہ نام
بتا نام اُن کے تو پیرِ مغان!
جو فرد آگئے پیشِ شاہِ جہول
ہوئے جو قدم بوسِ پیشِ امام
مقرب تھے شیطان کے یہ ضرور
کرین تا کہ انسان کا یہ شکار
ہوئے قدس مین جا کے مسکن گزین
تھا اُس کی حضوری کا وان پر نشان
تجلی جو اک دم مین کر دے فنا
کہ یہ گندگی اور تاریکی سے
کر انکی بھی وان پرستش ہوئی
تھا اوّل ملک اِک شہِ ہولناک

بتدریج حاضر ہوئے با ادب
جلال اُنہین تھا اور عزّ و وقار
الٰہون کے مانند ذیجاہ تھے
مٹا دفترِ زندگی سے بیان ۳۴۰
بڑھا بعد کو رتبہ و عزّ و نام
پھرے جا بجا اور مکار بت
ہوئے اُنکے بس مین شریف و وضیع
نہ پھر اپنی کوشش سے پایا اُسے
شبیہ اور مثال اس کی بت کی گئی ۳۴۵
پرستش کی اس طرح شیطان کی
نثارِ شیاطین تھے لعل و گہر
جدا اُنکے عہدے ہوئے اور کام
شیاطین مین سردار تھے جو یہان
کہ تھا فوق اُنھین اور عظمت حصول ۳۵۰
کھڑے دور اُسوقت تھے سب عوام
نکل قعرِ دوزخ سے یہ بے شعور
ہوئے اتنے گستاخ اور بدشعار
جہان تھا جلالِ خدا ہر کہین
کروبیم پر تھا تجلی فشان ۳۵۵
جگر دیکھنا اِن شیاطین کا
عبادت مین حق کی مزاحم ہوئے
پرستش یہودا کی جس جا پہ تھی
ہوئے طفلِ معصوم جس سے ہلاک

۱۵ مکاشفات ۳-۵ و ۲۰-۱۲

۱۶ رومیون ۱-۲۳ زبور ۱۰۶ و ۱۹-۲۰ استثنا ۲۲-۱۸

خاص خاص شیاطین کے نام اور کیفیت

۱۸ ۲ سلاطین ۲۱-۲
۱۹ ۲ سلاطین ۱۹-۱۵ زبور ۸۰-۱

۲۰ ملک معنے بادشاہ ۱ سلاطین ۱۱

وہ تھا خون سے اُن کے آلودہ تن ٣٦٠
بہاتے تھے آنسو وہ زاری کو سُن
مگر ڈھول کا اور طنبورہ کا
سنائی نہین دیتی تھی زینہار
یہ تھا خاص معبودِ قومِ امون
سلیمانؑ سے دانا کو بہکا یا تھا ٣٦٥
مقابل مین ہیکل کے مندر بنا
گے ہنوم مین تھا پرستش کا باغ
جہنم ہوا نام دوزخ تب سے تھی
کموس اس سے رتبہ مین کچھ کم ہی تھا
پرستار تھے اس کے اہلِ مواب ٣٧٠
دگر نام تھا اسکا بعل الفغور
یہ چاہا ہو معبودِ قومِ خدا
زنا کار قوم خدا کو کہا
اور اسکی پرستش بیانتک بڑھی
جہان تھا ملک کی پرستش کا باغ ٣٧٥
تھا شہوت کا وان اور نفرت کا ساتھ
مگر یوسیاہ نے نکالا انھین
تھے بعد ان کے بعلیم اور عستارات
تھا بعلیم نر دیوتاؤن کا نام
وہ کہلاتی تھین بیگمان عستارات ٣٨٠
وہ کر سکتی ہر جسم کو اختیار
نہ ہین انہین اعضا نہ ہین استخوان

پدر اور مادر جو تھے خستہ تن
کہ جب بچے اس بت پہ جاتے تھے بھن
تھا شور ایسا جس سے کہ انکی صدا
اسی سے تھا کچھ دل کو اُنکے قرار
تھا دینداروں کا حال اس سے زبون
بالآخر فریب اسقدر کھایا تھا
وہ اس کی پرستش بھی کرنے لگا
نجاست کی جا ملک کا تھا وہ داغ
ہو جیسے یہی جس جا ہے دوزخ وہی
یہ تھا واقعی دیو شہوات کا
تھے بدکاری مین اپنے لاجواب
ہوا اسقدر اسمین پیدا غرور
حصول اس کا کچھ مطلب دل ہوا
ہلاکت کا یہ اُن کی باعث ہوا
وہان پر پرستش کی جا اسکی تھی
تھا دونون کو باہم گریبان فراغ
تھا وان عیش کا اور ہلاکت کا ساتھ
جہنم مین جائین نہ وان پر رہین
مجسم تھی ان دو مین شیطان کی ذات
مگر ان مین تھین دیویان لاکلام
بری جسم سے ہے شیاطین کی ذات
نر و مادہ وہ بن سکتے ہین نا بکار
نہین گوشت سے انکی تاب و توان

ملہ یرمیاہ ٣١،٧
ملہ معنے ہنوم کا وادی اسی سے لفظ جہنم بنا ہے
ملہ یہ اہلِ مواب کا دیوتا تھا۔ اسکی پرستش گاہ سلیمان نے کوہ زیتون پر بنوائی تھی۔ ١ سلاطین ١١۔٣٣
ملہ فغور پہاڑ کا یہ شرمناک دیوتا تھا کموس اور فغور ایک ہی ہین۔ دیکھو گنتی ٢٥ باب
ملہ ٢ سلاطین ٢٣۔١٣
ملہ سورج چاند اور ستارے دیوتا مراد ہے۔

وہ نورانی گہہ گاہ رہتے ہین
ہر اک طرح کرتے ہین ایذا وہ کام
انھین کی بدولت جو تھی قوم حق
ہوئی اس سے گمراہ ہوئی بت پرست
تھی اک دیوی اشترت[1] اسکا نام
تھے ہر دو طرف اسکے سر کے ہلال
شب ماہ مین پوجتی تھین اسے
ہوئی تھا صیہون مین اسکی بھی
تھی حد درجہ پر عشق زن کے سبب
نجس[2] کوہ پر اس کا مندر بنا
تموز[3] اس سے رتبہ مین چھوٹا ہی تھا
اڈونس کا جب پانی ہوتا تھا لال
تموز اب ہوا زخمی لبنان پر
خصوصاً زنان حسین شام کی
عجب یہ کہ صیہون کی بیٹیان
انھین قدس کے آستانہ پہ بھی
کہ تھا حال رویا[4] مین ظاہر ہوا
تھا بعد اسکے رتبہ مین [illegible] تیرہ بخت
گرا پیش[5] صندوق عہد خدا
ہوا وہ خجل ساجدون کے حضور
کٹا سر کٹے ہاتھ بھی اسکے تب
پرستش رہی اس کی تاہم بحال
رمون[6] بعد گو اس سے رتبہ مین تھا

وہ گاہے کثیف اور باریک ہین
بدی کے وہ کرتے نہین ہین شاد کام
خدا جس سے روشن ہین چودہ طبق ۳۸۵
ہوئی سامنے دشمنون کے وہ پست
فنیشیا کی دیوی تھی لاکلام
تھی وہ واقعی اک بت پر جمال
وہان کی زنان باکرہ شوق سے
سلیمان نے گو اس کی دانشوری ۳۹۰
کیا دور خوف خدا دل سے سب
پرستش وہان اسکی کرنے لگا
وہ تھا دیوتا واقعی شام کا
یہ ہوتا تھا لوگون کو اسدم خیال
گیا مر ہون بار دگر نوحہ گر ۳۹۵
کیا کرتین ماتم بہ آشفتگی
ہوئین عشق مین اسکی نوحہ کنان
تھا دیکھا نبی نے بہ آزردگی
اسیری مین بابل کی وہ جبکہ تھا
نہین جسکا قایم رہا تاج و تخت ۴۰۰
وہان پر کہ جو آستان اسکا تھا
ہوئی شکل انسان کی یک لخت دور
جو ماہی کی تھی شکل باقی تھی سب
فلسطین مین تھا اسکو حاصل کمال
وہ بن بیٹھا آرام کا تھا خدا ۴۰۵

[1] یرمیاہ ۷-۱۸ ۴۴ ۱۷و۱۸ اسلاطین ۱۱-۵ سے مراد چاند سے ہے یہ اہل فنیکیہ کی دیوی تھی۔

[2] بہ سبب بت پرستی مراد کوہ زیتون سے ہے

[3] یہ شام کا دیوتا تھا اسکے بارے مین خیال تھا کہ ہر سال مرتا اور زندہ ہوتا ہے۔

[4] حزقی ایل ۸-۱۴

[5] اسموئیل ۵-۴

[6] رمون ملک شام

ابانہ و فرفر یہ جو ہے دمشق
نہایت تھا گستاخ و مغرور یہ
مگر اس نے بھی ایک کوڑھی کو تھو
کہ جو تھا ظفر مند اُس پر ضرور
خدا کے نہ مذبح کی کچھ قدر کی ۴۱۰
دمشقی نمونہ کا مذبح بنا
خدا اُن کی جن پر ظفر سار تھا
وہ بھی جو کہ تھے مصر کے دیوتا
شیاطین تھے گو شکل حیوان کی تھی
کہ سونے کا بچھڑا لگے پوجنے ۴۱۵
اسی طرح اس شاہ باغی نے بھی
بناتے دو بچھڑے پرستش کرائے
صد افسوس از حد تھے وہ خراب
پرستش لگے کرنے وہ بیل کی
یہووہ وہی جس نے اک رات مین ۴۲۰
کیا ساتھ انسان کے یکسر ہلاک
تھا خاصان شیطان مین تعال بھی
بدی کی محبت بدی کے لیئے
نہ مندر تھا اس کا نہ مذبح کوئی
جہان دین کا خادم تھے بے خدا ۴۲۵
بجس شہوتون سے بہت ظلم سے
محلات شاہی مین دربارون مین
جہان شور وغل اور فغان دُبکا

وہان لوگ رکھتے تھے اس بت کا عشق
تھا فہم و فراست سے بھی دور یہ
عوض مین تھا قائل کیا شاہ کو [1]
مگر فہم سے تھا وہ حد درجہ دور
پرستش بھی اللہ کی چھوڑ دی
پرستش لگا کرنے وہ بت پرستا [2]
انھین کے لیے نذر گذرانتا
پرستش وہان جنکی تھی جابجا
سمجھ کیسی پر اہل ایمان کی تھی
بنایا تھا جسکو ہنر مندی سے [3]
خطا یہ دو بالا کی اور کجروی [4]
وہ اہل خدا کو خدا سے پھرا لئے
نہین تھی تمیز خطا و صواب
بجائے یہووہ جگہ اس کو دی
جو تھے دیوتا شکل حیوان انھین
کہ قادر ہے الحق خداوند پاک
تھا وہ واقعی روح شہوات کی [5]
اسے تھی وہ بد تھا اسی کے لیئے
مگر واقعی اسکی ہے وان نہی
یہی حال عیلی کے بیٹون کا تھا [6]
بھرا خانہ حق کو بے دینون نے
بڑی شان اور عیش کے شہر و نین
بہ کثرت ہین اور وان ہین جو بد تھا

[1] ۲ سلاطین ۵ - ۱۷
[2] ۲ سلاطین ۱۹ - ۱۰ سے ۱۳
[3] خروج ۳۲ - ۱ سے ۶
[4] یربعام بادشاہ نے دو بچھڑے بنوائے تھے تاکہ بنی اسرائیل انکی پرستش کریں اور بیت المقدس کو پرستش کرنے نہ جائیں۔
[5] یہ کوئی خاص دیوتا نہ تھا - بدچلنی سے مطلب ہے
[6] ۱ سموئیل ۲ - ۱۲

کہ جن کے سبب آسمان تک ہے شور — وہان عیش و عشرت کا ہر جا ہے زور
اسی کی ہے شاہی اسی کا ہے دور — اسی سے ہے بگڑا ہوا سب کا طور ۴۳۰
کہ جب رات تاریکی پھیلاتی ہے — تبھی اسکے بیٹون کی بن آتی ہے
وہ طوغانی بھرتے ہین حد رنجہ ست — بہت فیلسوفی مین ہین چیرہ دست
سدوم دشمورا مین اور جبعہ مین — تھی بدکاری منظور از حد انھین
تھانا پاکی اور جبر سے اُن کا کام — ہوئے آخرکار وہ سب تمام
یہ ملعون افضل شیاطین سے تھے — تھے قدرت مین اور مرتبہ مین بڑے ۴۳۵
وہ تھے جو کہ یونان کے دیوتا — تھے مشہور یونان سے کم رتبہ تھا
تھے آکاش اور پرتھوی دیوتا — انھین ورد کا ٹائٹن بڑا بیٹا تھا
مگر چھوٹا سیٹرن غالب ہوا — وہ بن بیٹھا یونانیون کا خدا
بدی کی مکافات اُس کو ملی — نہین رہ سکی اُس کی قایم شہی
اسی طرح حق اس کا چھینا گیا — پسر چھوٹا اس کا غالب ہوا ۴۴۰
ہوا باپ کی جا مین وہ بادشاہ — وہ یونانیون کا بڑا تھا اِلٰہ
تھا یونان سے مغرب تلک یہ اِلٰہ — تھا یہ اہل یورپ کی پشت و پناہ
شیاطین یہ تھے خاص تھے اور بھی — نہین تھی کسی مین حقیقی خوشی
نگاہون سے ظاہر تھا اندوہ و غم — تلف یاس و حرمان و رنج و الم
ہوے جمع پیش عزازیل سب — وہ تھا بادشاہ اُنکا اور اُنکا رب ۴۴۵
ہوا اُسکی قربت سے دل کو سرور — ہوئی ناامیدی بھی کچھ اُنکی دور
ہوئے یہ کہ خوش اپنے سردار کو — یہان آکے اور چھوڑ کے غار کو
تھی شیطان سے ظاہر خوشی و رنج — وہ رکھتا ہے فہم و فراست کا گنج
انھین اپنی باتون سے خوش کر لیا — جو ڈر دل مین تھا دور اُسکو کیا
گو باتو نہین اصلیت تھی نہین — بڑھی ان مین ہمت مگر بالیقین ۴۵۰
عزازیل نے حکم اب یہ دیا — کہ کرنا و نقارہ جب جا بجا

سنہ پیدایش ۱۹ م
۲۸ تا قبیرن ۱۹ اب

شیاطین کا پیش عزازیل جمع ہونا۔
۲۸ وہ بھیڑ جیسے بنی اسرائیل سے عہد لاد کر میدان کو یہان روانہ کر دیتا تھا مراد گناہ سے لدا ہوا اسی لیے یہ شیطان کا نام بزبان عبرانی ہوا۔

بجیں جب کھڑے ہون نشان اور علم
علم کی نہایت تھی جلوہ گری
وہ دُمدار تارے کے مانند تھا
تھا طغرا اور اُسپر نشانات خاص ۴۵۵
اُٹھا جبکہ ابلیس کا وان علم
ہزارون علم تھے ہزارون نشان
زرہ بکتر و خود سب پہنے تھے
سراسر تھا نیزون کا جنگل وہان
لٹکتی تھی اُن سب کے پیچھے سپر ۴۶۰
وہ سب صف بہ صف تھے وہ سب در قطار
وہ کل راکشش ہند مین جو لڑے
وہ دیو سفید اور دیو اُسکے ساتھ
شیاطین کی نسبت تھے بالشتیے
شجاعت کا اب باجا بجنے لگا ۴۶۵
وہ سب جوش سے نعرہ زن اب ہوئے
ہیولا و شب تک گیا ان کا شور
وہ باجے کے ساتھ اب روانہ ہوئے
وہ یہ چاہتے تھے لڑین اور مرین
کرین اپنے سلطان پر جان نثار ۴۷۰
تھا اُن سب مین پیدا یہ جوش و خروش
تپش اور گرمی کا تھا کم اثر
تھی تسکین پہلے کی نسبت انھین
شیاطین پہ ابلیس نے کی نظر ۱

کہ تھا شاہ اشرار وہ یک قلم
پھریرا تھا گویا معلق پری
تھا زر بفت کا اور جواہر جڑا
کہ تھا سلطنت سے اُسے اختصاص
علم اورون کے بھی اُٹھے ایکدم
تھے ہر طرح کے رنگ جنسے عیان
چمکتے تھے سب اُنمین چھوٹے بڑے
سلح تھا ہر طرح سے ہر جوان
شجاعت سے انکی کسی تھی کمر
تھا از حد جری لشکر جان نثار
بھیانک جو تھے اور نہایت بڑے
ہوئے قتل تھے جو کہ رستم کے ہاتھ
اسی طرح سب دیو اور گرد تھے
کیا جس نے پیدا نیا ولولہ
وہ نعرے جہنم کے باہر گئے
تھا حد درجہ اب جوش مین انکے زور
گئے اب عزازیل کے سامنے
ہراک حال مین اب نہ پیچھے ہٹین
دکھائین وہ کل جوہر کارزار
مصیبت کا انکو رہا کچھ نہ ہوش
خیالی خوشی انکو تھی سربسر
حقیقی خوشی تھی نہ اس حال مین
مثال سپہ دار انھین دیکھکر

کیا اُس نے معلوم ادن کا شمار　　اُنھین دیکھا پھر فخر سے بار بار　۴۷۵
تھا شیطان اُن مین بہ قد دراز　　تھا ہر ایک سے ہر طرح سرفراز
وہ تھا قطب مینار سے بھی بلند　　بلندی مین اس سے وہ تھا چار چند
بُرائی وہ شوکت بڑا نا جلال　　وہ زور اور تہوّر کا سارا کمال
دگر بار اس مین نمایان ہوا　　وہ شاہی کا ہر طرح شایان ہوا
تھا خورشید کے مثل جلوہ فشان　　تجلی کے جسمین نہ ہون سب نشان　۴۸۰
تجلی کو یک لختِ کھو دے کسوف　　ہون حیران جنکو نہین کچھ وقوف
وہ سمجھین مصیبت کا ہر یہ نشان　　خدا کا غضب اُس سے اب ہے عیان
وے جسطرح خورشید کم روشنی　　سبب گرد کا یا ہو بادل کا بھی
اسی طرح کم اس کا تھا اب جلال　　اُسے اب بھی سب پر تھا حاصل کمال
مگر چہرہ زخمون سے تھا داغدار　　تھے رخسار بھی مظہرِ حالِ زار　۴۸۵
ولے اسمین ہمت کے آثار تھے　　نمایان نشانات انکار تھے
تھا کینہ کا اظہار بدذات سے　　تھا ظاہر غرور اس کی ہر بات سے
تھا بیرحم آنکھون سے غم بھی عیان　　اُسی سے ہوا تھا ہر اک کا زیان
وہ لاکھون ملائک جو خوشحال تھے　　بغاوت سے اس کی وہ ملعون ہوئے
وہ اس حال مین بھی وفادار تھے　　اگرچہ بدی سے نگونسار تھے　۴۹۰
گری اُن پہ تھی برقِ قہرِ خدا　　جلال ان کا تھا جو وہ رخصت ہوا
بلوطونکو جسطرح بجلی جلائے　　کوئی پتہ پھر دیکھنے مین نہ آئے
تھا تیار اب بولنے پر شریر　　اُسی دم سفید و امیر و کبیر
مہ نو کے مانند حلقہ مین سب　　اکٹھے ہوئے اور تھے خاموش تب
ہمہ گوش تھے تاکہ فرمان سُنین　　جو سردار اُن کو کہے وہ کرین　۴۹۵
کی سہ بار کوشش کہ کچھ کہہ سکے　　مگر اشک چہرہ پہ بہنے لگے
وہ کمزوری سے اپنی شرمندہ تھا　　نہ مغلوب وہ رنج کو کر سکا

وہ سرد آہین بھر بھر کے کہنے لگا
بھلا کون تھا تمکو دیتا شکست ؟
مگر زیر قادر سے تم کو کیا ۵۰۰
ہزیمت نہ باعث ہوئی شرم کا
جو اس جا سے اس حال سے ہے عیان
فراست نہین اور نہین تجربہ
دلا سکتا تھا ہمکو ہرگز یقین
بھلا کس طرح پست ہو جائینگے ۵۰۵
کسی کو کہین ہوگا اب یہ یقین
مگر اب بھی قدرت ہے اتنی ہمین
ہے ممکن کہ جنّت کو حاصل کرین
ہو شاہد مرے تم ملائک تمام
ہر اک خطرے مین سامنے مین رہا ۵۱۰
نہین میرے باعث تھی کھائی شکست
خدا آسمان کا جو ہے بادشاہ
تھا مدت سے وہ صاحب تخت و تاج
تھا ہم سب پہ ظاہر خدا کا جلال
اسی سے ہمین آزمائش ہوئی ۵۱۵
ہزیمت مگر ہم کو حاصل ہوئی
خدا سے اور اپنے سے واقف ہین ہم
کرین اسطرح سے نہ جنگ و جدال
مگر کام مین لائین ایسا فریب
نہین اسمین ہرگز فریب و دغا ۵۲۰

عزازیل کا شیاطین کو خطاب کرنا۔

کروبیم کرار و جنگ آزما
ملائک نہ کر سکتے تھے تمکو پست
کیا تم نے جو کچھ کہ تم سے بنا
ہمارا زیان گرچہ از حد ہوا
مصیبت کا کیسے کرین ہم بیان
نہین علم ماضی کا اور حال کا
ملائک جو تھے عرش مین بہترین
عوض مین جہنم کو وہ پائینگے
اگرچہ جلال اپنا ویسا نہین
اگر اچھی تدبیرون سے کام لین
عوض ابھی تباہی کا ہم لے سکین
کہ تھا سب کی بہبودی سے مجھکو کام
نہ خود غرضی کو دل مین آنے دیا
نہ نافہمی میری تھی لائی شکست
ہے جو صاحب قدرت و عز و جاہ
اُسیکی تھی خدمت گزاری رواج
کھلا تھا نہین اُسکی قدرت کا حال
کہ حاصل کرین اپنی آزادگی
ہوئی قدرتِ حق سے اب آگہی
نہ فہم و فراست مین ہرگز ہین کم
کہ اس سے بھی بدتر ہو اپنا مآل
کرے حق کو حیران ہمارا فریب
کریگا ہمارا صداقت سے کیا

ہمارے فریبوں کو کیا جانے گا ۔ بالآخر وہ اس بات کو مانے گا
کیا جنکو مفتوح تھا اور زیر ۔ لگی انکو آزادگی مین نہ دیر
فقط جس کو شمشیر سے ہے ظفر ۔ اُسے وہ نہ سمجھے کہ ہے سربسر
ہے امید شاید تمھین یاد ہو ۔ نہ ہو یا وہ اب سُن کے تم شاد ہو
بہشتِ برین مین یہ مشہور تھا ۔ کہ اک جا جو ہے بے نہایت خلا ۵۲۵
نئی دنیا وان خلق ہو گی ضرور ۔ بہشتِ برین سے نہ ہو گی وہ دُور
یہی ہو گی مثلِ بہشتِ برین ۔ بہت پیارے ہونگے وہانکے مکین
خدا دے گا رتبہ ہمارا اُنھین ۔ کہ نزدیکیِ حق وہ حاصل کرین
اگر پونہچون اُس جا مین اک مرتبہ ۔ تو قبضہ مین لاؤن وہ عالم نیا
کرون بادشاہی وہان میرے ساتھ ۔ ہے امید سب کچھ تمھین آئے ہاتھ ۵۳۰
ہے ممکن کہ وہ اسفل السافلین ۔ ہماری یہ دوزخ نما سرزمین
مقید ہمیشہ یہان رکھ سکے ۔ نکلنے کبھی ہمکو یان سے نہ دے؟
مگر جلد بازی سے بہتر نہین ۔ مبادا نہ بر آئین مقصد کہین
ہو فرصت مین پوشیدہ ہر مشورت ۔ درست اپنی آخر مین ہو عاقبت
ہو پوشیدہ مین یا ہو ظاہر مین جنگ ۔ کوئی اُس کا انداز ہو کوئی ڈھنگ ۵۳۵
ہے بس جنگ ہی جنگ اور انتقام ۔ کبھی صلح کا ہم نہین لین گے نام
یہ سنتے ہی سب داد دینے لگے ۔ نہ نکلا زبان سے بجز کفر کے
وہ تکتے تھے کفر آسمان کیطرف ۔ نظر کر کے اپنا بنا کر ہدف
وہ کفتار تلوارونکو کھینچکر ۔ لگے مارنے زور سے ڈھالون پر
یہ تھا داد دینے کا اُن نشان ۔ رضامندی ہر ایک کی تھی عیان ۵۴۰
چمکتی تھین تلوارین جون صاعقہ ۔ جہنم تلک جن سے روشن ہوا
تھی آواز تلوارون کی ہولناک ۔ وہ تلوارین عالم ہو جنسے ہلاک
وہان پر تھا اک کوہِ آتش فشان ۔ جہان پر تھی آگ اور جہان پر دھوان

دوزخی سپاہیوں نے اپنے سپہ سالار کے کلام کی داد دی تھی۔

عزازیل پور کا میر ہونا۔

تھی قربت مین اسطرح کی سرزمین
کہ ظاہر تھا جس سے کہ ہے زر زمین

تھی ہر طرح کی دھات بھی وان نہان
تھی وہ زر کی اور تھی جواہر کی کان　　۵۴۵

بزودی گئے وان شیاطین بہت
لگے کھودنے اُسکو بیدین بہت

سفر مینا جیسے ہو مشغول کار
لگے کام مین ایسے وہ نابکار

تھا سردار اسوقت اُنکا ممونن
جسے زر کی الفت تھی حد سے فزون

اُسے عرش مین بھی تو تھا زر پسند
ہوا جب کہ اس بات پر کار بند

نہین زر سے بہتر کوئی اور شئے
خدا ہے وہ اور دین و ایمان بھی ہے　　۵۵۰

وہ زر کیلئے دین و ایمان کو کھو
وہ کل دولت فضل رحمان کو کھو

گیا مثل قارون کے پاتال مین
وہی زر کی الفت تھی اُس حال مین

بہت جلد کھودی گئی وہ زمین
نکلنے لگا زر وہان ہر کہین

تعجب نہین گو کہ زر تھا وہان
جواہر کا اک گویا گھر تھا وہان

کہ ہے زر نہین بہترین جہان
ہے اکثر حقیقت مین لعنت یہان　　۵۵۵

جو زر کا محب[۲] ہے خدا کا عدو
نہین زر کے باعث کوئی سرخرو

اسی زر سے اب بن گئے وہ مکان
نہین جنکا ہے مثل ہرگز یہان

عمارات بابل کی اور مصر کی
ہے اس دہر مین جنکی شہرت بڑی[۳]

ہے جنسے ہنرمندی ازحد عیان
ہین وہ عظمت و مقدرت کے نشان

مگر وہ مقابل مین ہرگز نہین
عمارات شیطانی کے بالیقین　　۵۶۰

وہ مدت مین یہ ایک دم بنگئین
یہ خوبی و عظمت مین بے مثل تھین

اُسی جا زمین مین تھی آتش روان
قریب اُسکے تھی کان زر کی وہان

اُسی آگ سے زر کو پگھلا دیا
اُسے بعد کو صاف بالکل کیا

جو خالی جگہ تھی اُسے وان بھرا
مکان ایک تیار اُس سے کیا

زمین سے اُٹھایا اُسے ایک دم
تھے حیرت مین سب دیکھ کر یکقلم　　۵۶۵

اُٹھا جب وہ آواز نغمہ ہوئی
عمارت مین آواز تھی ساز کی

---

[۱] مامن یعنے دولت — متی ۶-۲۴ — لوقا ۱۶-۹

[۲] ا طماتیس ۱۰-۶ — متی ۶-۲۴

[۳] تین لاکھ آدمی بیس برس تک ایک مینار کے بنانے مین مصروف تھے۔ بابل کا شہر اپنی عمارات کی خوبی اور شہر کی سدانی مین اپنا نظیر نہ رکھتا تھا۔

طلائی مناروں سے بہتر تھا وہ — صفائی میں مانندِ گوہر تھا وہ
ہے دہلی میں جسطرح دیوانِ خاص — جسے زیب و زینت میں ہے اختصاص
طلائی ہیں خوبی کے نقش و نگار — یہ تھا اُس سے بھی ہر طرح پُربہار
ستون اُس سے بھی اُسکے تھے خوبتر — جڑے تھے بہت اُنمیں لعل و گہر ۵۷۰
تھے چھت میں منبّت کے نقش و نگار — تھی ہر سمت نقّاشی باغ و بہار
نہ ہیں آگرہ میں یہ نقش و نگار — ہے مدفون جہاں پانچواں تاجدار
مغل خاندان کا معزز تھا جو — اُسی سے ہے عظمت عمارات کو
ہوئی جب کھڑی یہ عمارت بلند — تھی یہ کوہ البرز سے چارچند
تھے گنبد نمودار مثلِ شفق — تھے بعضے بلند اور طبق در طبق ۵۷۵
کھلے اُس کے دروازۂ زر تمام — دکھائی دیا فرشِ سنگِ رخام
تجلّی تھی مصنوعی جلوہ فروز — کبھی اُسمیں شب تھی کبھی اُسمیں روز
معلق تھا خورشید مصنوعی وان — نظر آتا تھا جس سے دن کا سمان
تھا حکمت سے اسکا طلوع و غروب — تھا الحق وہ شیطانی صنعت میں خوب
ستارے بھی تھے اور تھا ماہِ منیر — وہ تھا ماہِ نخشب سے بھی بینظیر ۵۸۰
یہ سب جادو سے سقف میں تھے نمود — تھی وہ چھت تھا یا آسمان کبود
ہوئے اُسمیں داخل شیاطین کبیر — تھی دلکش وہ صناعیِ بے نظیر
تھی صناعی ولکن[1] کی کل بیگمان — تھا سب سے ہنرمند وہ ہی وہان
عجب آسمان پر بھی تھے اُسکے کام — اسے اپنے کاموں سے حاصل تھا نام
تھا بیت المقدس میں بھی اُس کا کام — تھا خالق بھی اُس کام سے شادکام ۵۹۰
مرصع مکاناتِ حیرت فزا — مطلّا مرصع بھی اور خوش نما
ملائک جہاں پر ہیں مسکن گزین — نہیں جنکا مانند ہرگز کہیں
جواہر کی بنیاد موتی کے در — جہاں پر ہے سڑکوں[2] کا [illegible]
یہ کل کام واقع میں ولکن کے تھے — جو تھے کام عمدہ وہ اُس سے بنے

[1] یہ یونانیوں کے خیال کے بموجب آگ کا دیوتا تھا۔ اور دھات کی کاریگری کے لیے مشہور تھا۔

[2] مکاشفات ۲۱-۲۱

دربار کے لیے شیاطین کا جمع کیا جانا

۵۹۵ معرز نہ تھا فنِ عمارت سے وہ — تھا خرم خدا کی عنایت سے وہ
مگر جبکہ خالق سے کی سرکشی — نہ کام آ سکے فنِ عمارت کوئی
ہوا خارج اور آسمان سے گرا — مقام اُس کا قعرِ جہنم ہوا
تھے اُس کے پرستار یونان و روم — اُسے دیوتا کہتے تھے بالعموم
جہنم مین جانے کے قایل نہ تھے — زمین پر گرایا گیا مانتے
۶۰۰ اُسیوقت شاہی منادی تمام — لگے یہ خبر دینے سب خاص و عام
یہ دارالخلافت عزازیل پور — ہے دربارِ شاہی جہان اور قصور
یہان آؤ ہوتا کہ دربارِ عام — سرتا مشورت سے لیا جائے کام
یہ سنتے ہی سب وان فراہم ہوئے — مگر جو کہ سردار اُن سب مین تھے
ہزارون سے گئے وہ ہی دربار مین — کہ حاصل تھی کرسی وہان پر انھین
۶۰۵ وہ دربار ذیشان بھی بالکل بھرا — اگرچہ کئی میل وسعت مین تھا
تھا میدان حقیقت مین وہ سقفدار — مگر بس نہین سب کو تھا زینہار
ہوا پر وہان اور زمین پر وہان — شیاطین تھے جسطرح ہون ٹڈیان
تھے کثرت مین وہ شہد کی مکھیان — وہ جا مثل چھتے کی تھی بیگمان
جہان پر تھا اُن سب کا از حد ہجوم — تھی دربار کی اُنمین اُسوقت دھوم
۶۱۰ کہ تارہ سکین گرد دربار سب — نظر آیا یہ ماجرا تب عجب
سبنے فوری بالشتیئے سب عوام — تھا قد انکا ایسا نریمان و سام
تھے قامت مین ان کے برابر نہین — مگر اب یہ چھوٹے سے بنے بالیقین
تھے خاصانِ دربار سب ایک جا — تھا جسطرح ہر ایک کا مرتبہ
بٹھائے اسی طرح جاتے تھے وہ — مناسب جگہ اپنی پاتے تھے وہ
۶۱۵ تھین سب کے لیے کرسی زر وہان — سڈول اور مرصع تھین وہ بیگمان
ہر اک عظمت و شان سے بیٹھا وہان — کہ جون آسمان پر ہون کروبیان
حقیقت مین ہر شاہ تھا ذو وقار — عصا ہاتھ مین اور تھا تاجدار

غرض تھا وہ دربارِ شاہنشہی ۔۔۔ وہ سب بیٹھے جسطرح سے رسم تھی
سنایا گیا ان کو فرمانِ شاہ ۔۔۔ تھی در کیطرف سب کی اُسدم نگاہ
عزازیل آکر ہوا واں جلوہ گر ۔۔۔ صلاح اُس گھڑی واں ہوا باہمدگر ٦٢٠

جلد دوم

(مشورت و سفر بدتر از سقر)

اہرمن یعنی عزازیل

ہوا تخت پر جلوہ گر اہرمن عزازیل یا اژدہائے کہن

تھا تخت سلیمان سے بہتر وہ تخت غرض تھا جواہر سراسر وہ تخت

یہاں تخت ہندی میں طاؤس تھا شبیہ اس میں کتنی تھیں وان بہا

عزازیل پر تھے جواہر نثار تھے وزن اس کا اب گوہر بدلا

ہر اک اسکی بخشش سے تھا فیضیاب تھا تقسیم گنجینۂ بے حساب ۵

نہایت عزازیل کو فخر تھا کہ ہے سب سے بڑھ کر مرا مرتبا

میں ہوں بادشاہوں کا بھی بادشاہ میں ہوں سب سے اعلے مثال الٰہ

خلافت خدا باتیں کرنے لگا کہ تھا برتری کا اُسے حوصلہ

فخر سے عزازیل کا شیاطین کو خطاب کرنا ۱ قلسیون ۱۲-۱۴

سلاطین و سردار فردوس کے یہاں دیکھکر تمکو ہے غم مجھے

ہے افسوس فردوس سے دور ہیں فقط اپنی قسمت سے مجبور ہیں ۱۰

مگر عالی قوت ہماری ضرور کرے گی ہماری مصیبت کو دور

بلندی پہ پستی سے لیجائیگی بہشت بریں ہمکو دکھلائیگی

نہیں ہوگا پھر اسطرح حال زار نہیں دلمیں دیں یاس کو ہم قرار

میں تم سب میں اعلیٰ ہوں سردار ہوں وہ کرتے ہو تم تم سے جو میں کہوں

ہے سرداری میری نہایت قدیم مرا ابتدا سے ہے رتبہ عظیم ۱۵

وہی جو کہ قسمت سے حاصل ہوا لیاقت سے میری بہت وہ بڑھا

وہ حاصل کیا جان پر کھیل کر نہیں مجھ کو کچھ بھی خیال ضرر

کہ بالکل یہاں ہم تو مختار ہیں ہیں آزاد اور یاں کے سردار ہیں

ہے تم سب نے سردار مانا مجھے اور اپنا بھی خواہ جانا مجھے

بسٹا مرتبہ باعثِ فائدہ
ہو رشک و حسد وان تعجب ہے کیا
یہان جز خرابی کے حاصل نہین
خدا کا غضب اُنپہ ہے بیشتر
خدا کے غضب کا نشانہ میں ہون
ہے بیکار رتبہ کی یان جستجو
طلبگار ہوگا بھلا کون یان؟
اسے لیکے دکھ کو بڑھائیگا کون؟
بس اب اپنی ہمت کو ہم لائین کام
وفاداری جنت سے بڑھکر یہان
یہی گفتگو ہو یہی مشورہ
ہون میراث پاکر کے ہم کامیاب
فریب و دغا کام مین لائین ہم؟
ہون کس طرح سے کام حق کے خلاف

ملک کا تندی سے راے زن ہونا

ملک انمین اوّل ہوا راے زن
نہ تھے کچھ خیالاتِ نفع و ضرر
تنومند تھا اور تھا تندخو
کہ قدرت مین حق کے برابر ہو وہ
تھی جان بازی حاصل اسے یاس سے
سزا کا نہ دوزخ کا اور حق کا ڈر
معظم شہنشاہ و کل حاضرین
فریب و دغا مین نہ ماہر ہون مین
وہی کام مین لائین ماہر ہون جو

بہشت برین مین ہے تنک اسمین کیا ۲۰
ہے ممکن محرک ہو وان حوصلہ
ہے بیکار رشک و حسد بالیقین
جو اوّل ہین اعلےٰ ہین اور نامور
جو ہو قہر اُس کا بہانہ مین ہون
ہے بیکار اُس کے لیئے گفتگو ۲۵
ہے سرداری الحق یہان پر زیان
سزا مفت مین اور اُٹھائیگا کون؟
رہے میل اور صلح ہم مین مدام
کہ ہے ایک ہی سب کا سود و زیان
کہ بر آئے کس طرح سے مدعا ۳۰
بظاہر ہے ہم کو بہت اضطراب
و یا جنگ کے واسطے جائین ہم؟
نہون صرف باتین نہ لاف و گزاف
تھا تندی کے ساتھ اُسکا سارا سخن
گھمنڈ اُس کو بیحد ہوا زور پر ۳۵
یہی رکھتا تھا دل مین وہ آرزو
ہو نابود یا اور بدتر ہو وہ
نہین تھی کسی کی بھی پروا اُسے
رہا دل مین سبکنے لگا بے ہنر
مری راے ہے جنگ کی بالیقین ۴۰
نہین اسکے قابل بظاہر ہون مین
ضرورت اگر اسکی اسوقت ہو

رہین فکر مین تا کہ پھر لائین کام ۔ ہمارے وہ اور وقت پڑ آئین کام
اگر لاکھون جو ہین مسلح جوان ۔ نبرد آزمایان و شیر ژیان
جو ہین منتظر جنگ کے واسطے ۔ ہوس ہے کہ فردوس انکو ملے ۴۵
ہین نفرت کی جا مین نہایت وہ تنگ ۔ دہے واقع مین نقصان کا باعث و ننگ
جہان پر ہے خالق کا ظلم و ستم ۔ نہین ہے اذیت کسی طرح کم
چلین ایک حملہ ہو فردوس پر ۔ کرین سارے عالم کو زیر و زبر
چڑھائی وہان پر نہین ہے محال ۔ ذرا بزدلی کا نہ لائین خیال
ہے رہ ظاہرا وان کی دشوار تر ۔ سوا اسکے ہے اپنے دشمن سے ڈر ۵۰
مگر چڑھنا اوپر طبیعت سے ہے ۔ نہ رہیگی جا نیچے ان کو کوئی شئے
خلافِ طبیعت تھا آنا یہان ۔ تھی تکلیف ایسی کہ جسکا بیان
ذرا بھی نہین ہم سے ہو سکتا ہے ۔ ہوئی کیسی مشکل سے وہ راہ طے
کہ دشمن تھے پیچھے تعاقب کنان ۔ بہت دکھ ہمین دیتے تھے ہر زمان
یہان کی یہ آتش یہان کا دھوان ۔ اذیت کا سامان جو ہے یہان ۵۵
یہی اپنے ہتھیار ہونگے ضرور ۔ یہ کھوینگے جنت کا سارا سرور
جہنم کا ہو جائیگا وہ جواب ۔ کہ اسکو کرینگے وہ بیحد خراب
وہان جا کے برپا ئین خاک و غبار ۔ کہ جنت بھی ہو جائے تاریک و تار
وہان شعلہ زن آگ لیجائین ہم ۔ غضبناکی سے کام مین لائین ہم
کہ جنت مین تا یک بیک گھس سکین ۔ بہت جلد قلعون پہ قبضہ کرین ۶۰
جہنم کی شور و شغب کی کڑک ۔ (کہ جس سے خدا کی غضب کی کڑک
سنائی نہ دے) وان پہ لیجائین ہم ۔ عوض برق کے شعلے دکھلائین ہم
لگین مانگنے کل ملائک پناہ ۔ وہ سمجھین کہ ہم ہونگے یکدم تباہ
غرض آگ سے اور گندھک سے ہم ۔ کرین حق کو حیران بھی دمبدم
گھرے انسے اسکا بھی تختِ عظیم ۔ بنایا جو اُسنے عذابِ جحیم ۶۵

وہی اسکی حیرانی کا ہو سبب
ہے ممکن کہ حاصل ہو ہمکو ظفر
ہو نازل کہین اور قہر و غضب
اگر ہو جہنم مین اپنی سزا
یہان رہنا ہر حال مین ہے بُرا
سوا غم کے یان کچھ بھی حاصل نہین
یہان جلنا ہے آگ مین روز و شب
زیادہ اذیت ہے اپنی فنا
نہین ہے کسی کام کی یہ بقا
نہین ڈر کہ وہ اور لائے غضب
کہ قایم رہے پھر نہ نام و نشان
نہین دُکھ مین ہے زندگی کا مزا
اگر ہمکو ہرگز نہین ہے فنا
غرض جلد حملہ ہو فردوس پر
نہ لائین نتیجہ کا دل مین خیال
وہ عرش عُلا ہوگا اپنا مقام
اگر یہ نہین ہو یہ ہوگا ضرور
کرین گے پریشان حملون سے ہم
اگر کچھ نہین ہو یہ ہو انتقام
یہ تندی کیا ختم اس نے کلام
ہوا عالم اب سب یہ خاموشی کا
نہین چاہتے تھے کہ وہ پھر لڑین
مسیحا کی قدرت اُنھین یاد تھی

گرے اُلٹی اب اُسپہ برق غضب
ہزیمت کا ہے اب تو ہر اک کو ڈر
ہلاکت کا سامان ہو جسکے سبب
نہین ہمکو تکلیف کا ڈر ذرا
نہ نام و نشان یان ہے آرام کا ۷۰
کوئی جا بُری اس بھی ہے کہین؟
یہی ہم پہ ہر دم رہے گا غضب
ہے اس سے مصیبت کا کل خاتمہ
حقیقت مین اچھی ہے اُس سے فنا
ہمین اتنا آخر ستائے غضب ۷۵
مفاد اس سے بھی ہمکو ہے بیگمان
کہ ہے ایسے جینے سے مرنا بھلا
ہے اس حال مین بھی نہ نقصان ذرا
نہ دلمین ذرا بھی ہو خوف و خطر
کہ جانبازی سے ہوگی قدرت کمال ۸۰
رہین گے ہمیشہ وہان شاد کام
خلاف خدا جنگ دے گی مگر
کہ خالق بھی حیران ہو بیش و کم
اسی سے ہمارا ہے دل شاد کام"
تھا منشا کہ لین جنگ سے انتقام ۸۵
تھا سن کر کے ہر شخص حیرت زدہ
تھا شمشیر میکائل کا خوف اُنھین
وہ قدرت جو بربادی انکی ہوئی

متی ۲۶-۴۴
مرقس ۱۴-۲۱

بلعال کا بحکمت و دانشمندی حرف زن ہونا۔

ہوا اُنھین بلعال تب حرف زن — تھا حکمت سے معمور اُس کا سخن
۹۰ ادا خوب تھی اور شریفانہ تھی — نہ تھا خوب رو اُن مین ویسا کوئی
فلک پر بھی تھا خوبرو یہ جوان — بظاہر تھی عظمت سراسر عیان
نہ کام اس مین تھے خالی باتین ہی تھین — تھا ظاہر مین سب کچھ مگر کچھ نہین
بھری تھی زبان واقعی شہد سے — لبھانا تھا باتون سے آتا اُسے
تھا باتون سے اسکی دلائل کا خون — بُرے کو بھلا اور بھلے کو زبون
۹۵ کیا کرتا ثابت تھا گویائی سے — کہ اس بات کی تھی مہارت اُسے
خیالات مین اُسکے تھا سفلہ پن — برائی کے تھے یاد سب اُسکو فن
مگر اچھے کامون مین وحشت تھا — حقیقی شرافت نہین تھی ذرا
تھی شیرینی اب اُسکی گفتار سے — وہ بولا ہمہ گوش سب ہوگئے
خداوند والے صدر گروبیان — ہے دانش مین بڑھکر تو ہی بیگمان
۱۰۰ مین ہون تیرا اک بندہ کمترین — مین کچھ راے دون اسکے لائق نہین
مین ارشاد تیرا بجا لاتا ہون — زبان پر بصد عجز یہ لاتا ہون
نہین عرش سے کوئی بہتر مقام — یہ جی چاہتا ہے رہین وان مدام
ہے تدبیر اب جو کہ پیش نظر — وہ کافی نہین اور ہے پُرضرر
بہت اچھی ہے گو بظاہر جنگ — یہ ہے راے اسمین نہ کیجے درنگ
۱۰۵ مگر ہم مین سے جو ہے شمشیر زن — جسے یاد ہین جنگ کے سارے فن
نہین فتح کی جبکہ اُس کو امید — تو پھر جنگ کی کیون ہے گفت و شنید
وہی دیتا ہے جنگ کی جو کہ راے — اُسی سے اگر اسقدر پوچھا جائے
کہ کس بات پر جنگ کی ہے ہوس — فقط اپنی جانبازی پر ہے وہ بس
فنا ہون مگر حق سے لین انتقام — مگر کیسے بدلہ لین ہم تلخ کام؟
۱۱۰ حقیقت مین یہ سب ہے خواب و خیال — نہین ہوگی ہرگز ہماری مجال
کہ عرش علا تک پہنچ ہم سکین — کسی طرح سے دخل حاصل کرین

وہان کے بروج اور وہانکی فصیل
وہ اوپر سے پھینکینگے بان اور تیر
سوا اُسکے وہ ہر طرف ہین روان
کبھی ملک مین شب کے وہ آتے ہین
وہی رہ مین ہونگے مزاحم ضرور
اگر سارے دوزخ کو لیجائین ہم
یہان کا دھوان اور گرد و غبار
نہین ہوگا ان چیزون کا کچھ اثر
ہے ڈھال ایسی جنت مین حفظِ خدا
گو تاریکی کچھ دیر ہوجائے وان
اُسے صاف کر دے گا نورِ خدا
خدا اُنکو بھی کام مین لائے گا
دگر بار پھر ہوگا قہر شدید
اُسی اسفل السافلین مین مقام
ذرا بھی نہین وان سے ہم ہل سکین
ہے یہ بھی کہا جنگ سے کیا ہے ڈر
فنا گر کرے ہم کو قہر خدا
نہین شک کہ حالت ہے اپنی خراب
مگر جہیل مین اس سے بدتر تھا حال
ہے بہتر نہین کیا یہان آباد ہین
ہماری فقط سلطنت ہے یہان
کسی کا نہ کھٹکا کسی کا نہ ڈر
ہے آزادی کے ساتھ یان گفتگو

بھری ہین زکرّوبیان جلیل
پھنسین گے ہلاکت مین ہم ناگزیر
کبھی ہین یہان اور کبھی ہین وہان
جہنم تلک وہ کبھی جاتے ہین ۱۱۵
رکھین گے ہمین وہ ہے جنت سے دور
اگر آگ جنت مین برسائین ہم
اگر کر دین جنت کو تاریک و تار
کسی کو نہ ہوگا وہان پر ضرر
کہ دور اُس سے رہتی ہے ہر اک بلا ۱۲۰
کہ ہو وان پہ گرد و غبار اور دھوان
کہ دشمن ہے وہ نورِ ظلمات کا
بالآخر وہ ہم پر ہی برسائے گا
نہ ہوگی خلاصی کی جس سے امید
غرض ہوگا تا ہم رہین تلخ کام ۱۲۵
اسی آگ مین روز جلتے رہین
ہمارے لیئے ہوگا اور کیا ضرر
ہے اسمین سراسر ہمارا بھلا
مصیبت یہان پر ہے یان ہے عذاب
تھی وان زندگی ہم کو از حد وبال ۱۳۰
ہر اک طرح ہم خوب آزاد ہین
نہین غیر کا کچھ بھی نام و نشان
ہین بیباک و بیخوف اور ہین نڈر
ہو کس طرح سے اپنا حال نکو

۱۳۵ سبے دربار مین مشورت او صلاح — ہین وہ کام جن سے ہو حاصل فلاح

بتاؤ ہے بہتر نہین اپنا حال ؟ — نہین جان پہ اپنی لاؤ وبال

بھلا اس سے کس طرح بہتر فنا ؟ — بھلا ہے فنا مین بھی کوئی مزا

توانائی و علم و فن و کمال — اور ادراک و ذہن اور عالی خیال

یہ فہم اور عقل اور نطق و تمیز — غرض زندگی کی ہراک اچھی چیز

۱۴۰ فنا مین ہین برباد یہ سب ضرور — خیال فنا دے گا کسکو سرور

کیا فرض ہم نے ہے بہتر فنا — مگر اُسکے ملنے کی امید کیا ؟

طبیعت سے جب غیر فانی ہین ہم — اگرچہ نہایت ہو ہم پر ستم

نہ ہونگے کسی طرح سے ہم فنا — نہ ہوگی یہ ہرگز رضائے خدا

غضب اپنا یکبار نازل کرے — رہائی سزا پانے سے ہمکو دے

۱۴۵ غضب سخت کمزوری کا ہے نشان — کرے گا وہ کم سے فیصلے حق عیان

توانا فہیم اور قادر ہے وہ — ہراک بات مین خوب ماہر ہے وہ

ہماری بڑھائے گا وہ گو سزا — نہین ہونے دے گا وہ ہم کو فنا

غرض ہم سزا پائین گے اور اور — سزائین وہی جن کا بدتر ہو طور

سزا ایسی ہوگی برون از بیان — ضرر پر ضرر اور زیان پر زیان

۱۵۰ اُٹھائین گے تڑپین گے روئین گے ہم — جو کچھ رہ گیا ہے وہ کھوئین گے ہم

تمھین یاد بیشک ہے وہ وقت بھی — کسی طرح سے خیریت جب نہ تھی

رواں جب تھے بجلی کے بان اور تیر — غضب مین تھا ابن خدائے قدیر

یہی جھیل اپنی ہوئی تھی پناہ — نہین ویسی اسوقت حالت تباہ

مگر حق اسی جھیل کی آگ کو — بنا سکتا ایسا کہ صدگونہ ہو (ا یسعیا ۳۰-۳۳)

۱۵۵ حرارت مین تیزی مین اور قہر مین — ہمیشہ تلک اسمین دکھ ہم سہین

یہان کی زمین گر ہو آتش نشان — کرے دکھ کا سامان گر سب عیان

اگر آسمان یان کا بھی پھٹ پڑے — بہ شدت اگر آگ نازل کرے

ہو گر ثرالہ بار آسنے آتشی
ہے ممکن ہو تیار ہے جنگ جب
ہو طوفان آتش کا ہر جا بپا
یہان سے وہ لیجائے اُس کو یہ
رہین وان یہ طوفان کا ہم شکار
سمندر جہان پر کہ ہے آگ کا
نہ ہوگی وہان چارہ جوئی کوئی
رہین گے سدا مونس و یار غیار
کبھی جنگ کے مین مؤافق نہین
نہ کام آئے گا کچھ فریب و دغا
ہمارے ہر اک کام پر ہے نگاہ
ہماری وہ تدبیرون پر ہنستا ہے
ہے ہر بات مین اُنکو قدرت کمال
رہا کیا کرین اس طرح ہم ذلیل
مقید رہین با عذاب و سزا
ہین جس حال مین ہمین قانع ہون ہم
ہمارے مقدر مین جب ہے عذاب
کسی طرح آزادی حاصل کرین
ہے قدرت ہمین سخت برداشت کی
ہمین ہو گا برداشت سے فائدہ
نہین ہم کو ہرگز امید ظفر
ہین شک مین وہ سب جو ہین جنگ آزما
اُٹھائین گے اور قید و ذلت مدام

تو حد درجہ اس سے ہو حالت بُری
تبھی ہم پہ نازل ہو حق کا غضب
پر کاہ کے مثل ہم کو اُڑا
نہ ہرگز ہو حاصل جہان سے مفر
ڈبوئے وہان ہم کو یا کردگار
مقید وہان پر رہین ہم سدا
کہ اندوہ و غم حسرت اور یاس بھی
غرض ہو گا تب اس سے بھی حال زار
کسی طرح سے وہ ہو یا ہو کہین
ذرا حال یان کا نہ حق سے چھپا
خدا کی فلک پر سے شاہ و نگاہ
وہ برباد دم مین اُنھین کرتا ہے
وہ قادر ہے دانا ہے اور پر جلال
اٹھائین یہ دُکھ یان پہ بے قال و قیل
نہین تا ابد یان سے ہون ہم رہا؟
زیادہ نہ ہوتا کہ ہم پر ستم
نہین ہو گی ہرگز ہماری یہ تاب
جو ہم کو دیا حق نے وہ ہم نہ لین
ہے جس طرح سے ہم مین مردانگی
نہین لین کبھی نام ہم جنگ کا
حماقت خیال اُس کا ہے سر بسر
خیال اُنکو ہے خوب انجام کا
رہین گے سدا دکھ سے ہم تلخکام

١٦٠ ١٦٥ ١٧٠ ١٧٥ ١٨٠

مذ زبور ۲-۴

۲ میرے تئیں اسکو دلا کا فخر تھا کہ مین بہادری ہوا اور برداشت سخت اور کام کرنے کی برابر قابلیت رکھتا ہون—

ہی بہتر کہ برداشت دکھ ہم کرین
یہ صبر و قناعت ہو حق کو پسند
یہ تکلیفین بھی دوریان کی کرے
ہے ممکن زمانہ کا ردّ و بدل
ہے ممکن کہ آتش کی تیزی ہو دُور ۱۸۵
اسی جا کی بہتر ہو آب و ہوا
سوا اس کے عادت طبیعت سی ہے
بنا دیتی ہے تا کہ مرغوب ہو
ہے ممکن کہ جب عادی ہو جائین ہم
ہون قانع غرض اپنے مقسوم پر ۱۹۰
یہین پر یہ آرام ہو زندگی
ورا دیر تک اب رہا وان سکوت
بہت انکے ہم راے بلعال تھے
مگر دل کو کافی تشفی نہ تھی
ہے تعلیم صبر و قناعت کی خوب ۱۹۵
تو صبر و قناعت نہ آتے ہین کام
عدوا ورا میّد کام آتی ہین
ممون حال ان سب کا دریافت کر
لگا کہنے "اے حاضرین اوج شاہ!
مقاصد ہین دو ظاہرا جنگ کے ۲۰۰
یہ اوّل کہ ہم فتح حاصل کرین
ہمارا ہی ہو وان پہ تختِ خدا
سنا ہے کہ جس سے کرے گا وہ چور

نہ تدبیر معلوم اور کچھ ہمین
نہ پہنچائے بارِ دگر کچھ گزند
ہمین یان پہ آرام سے رہنے دے
یہان کے عذابون مین ڈالے خلل
نہ بھڑکائے اسکو خدائے غفور
رہے کم اثر یا کہ تاریکی کا
کہ وہ ہی بُری شے کو بھی اچھی شے
نگاہون مین اپنی بہت خوب ہو
تب آرام اس جا مین بھی پائین ہم
نہ اور آفتین لائین بارِ دگر
کرین کیا کہ ہے محض بیچارگی
دلائل یہ معلوم دین پُر ثبوت
تھی لڑنے کی ہمت رہان پر کسے
کرین وان پہ کیونکر بسر زندگی
ہون جس وقت رنجیدہ خاطر قلوب
نہین تلخکام اُن سے ہین شادکام
تسلی یہی دل مین کچھ لاتی ہین
سمجھکر کہ ہر اک ہے خستہ جگر
ہر اک کی ہے حالت نہایت تباہ
تفکر کرین ان پہ دانائی سے
ہون مالک فقط ہم ہی دو تین
ہو حاصل مسیحا کا ہم کو عصا
ہمین مشل برتن ہی کے بالضرور

ممون سرنگون
رائے زن ہم

مگر ہے یہ سب اپنا خواب و خیال — نہین ہے نہ ہوگی ہماری مجال
کہ ہم قبضہ مین لائین عرش علا — ہون مالک وہان کے بجائے خدا ۲۰۵
ہے ممکن یہ۔ مالک ہو جب اتفاق — مقدر کی ہو زندگی اُس پہ شاق
ہیولا کے ہو ہاتھ مین فیصلہ[۱] — ہو وہ واقعی نیستی پر تلا
دوم یہ کہ ہو پہلا رتبہ حصول — خیال اس کا ہے درحقیقت فضول
کیا فرض ہو یہ بھی انجام کار — کہ دے دخل جنت مین پروردگار
دگربار وہ ہم سے بیعت کرائے — غلامی مین اپنی ہمین پھر وہ لائے ۲۱۰
ہو وان صلح حق سے وہی حال ہو — وہی شان و شوکت ہو اقبال ہو
وہی مرتبہ ہو وہ مسکن بھی ہو — وہی مال و اسباب و مخزن بھی ہو
غرض ہر طرح ہو وہی زندگی — ہو کس دل سے پر حق کی وان بندگی؟
ہلیلویہ[۲] ہوشینا اور حق کی جے — ہمین کہنا کب دل سے مرغوب ہے
بھلا کیسے دشمن کو سجدہ کرین — لگیگی نہ حد درجہ غیرت ہمین؟ ۲۱۵
مسیحا کی خدمت ہمین زہر ہے — خدا کی پرستندگی قہر ہے
خلافِ طبیعت اگر کام ہو — ہے ممکن نہین نیک انجام ہو
ہو جنت وہ بدتر جہنم سے بھی — نہ ہو بندگی حق کی آزادگی
ہے بلعال کی گرچہ معقول رائے — پسندیدہ ہر ایک کو جلد آئے
مگر راے سے کچھ نہین چلتا کام — نہ بے کام کوئی ہوا نیک نام ۲۲۰
ہے صبر و قناعت کے یان پسند — ہے صبر و قناعت کی بیکار پند
ہے ہر حال مین ہمکو کوشش ضرور — کہ کوشش مصیبت کو کرتی ہے دور
ہم اپنا کرین اپنے سے فائدہ — ہو حاصل ہمین زندگی کا مزہ
کسی سے نہ ہو کام آزاد ہون — یہان پر بنے جیسے ہم شاد ہون
غلامی کی حشمت سے کیا فائدہ — یہان رہنا اس سے ہے بیشک بھلا ۲۲۵
انھین چیزون سے جو ہیا ہین یان — جو ظاہر مین ہین سخت نقصان رسان

[۱] یعنی خدا اور شیطان کے جھگڑے کا فیصلہ۔

[۲] لفظ عبرانی معنے یہوواہ کی حمد [illegible] دیکھیے

ہین ادنے جو اور ہین نہایت حقیر
ہو دکھ جنسے کم ہم کو آرام ہو
اگر یان یہ تاریکی بھی کچھ رہے
ہے تاریکی اللہ کو بھی پسند ۲۳۰
کبھی ہے وہی گرد تخت خدا
اُسی سے کڑک اور گرج کی صدا
وہان جیسے تاریکی یان نور ہو
ہے موجود یان گنج در گنج زر
ہنرمند ولکن سے بھی ساتھ ہین ۲۳۵
یہان شان و شوکت کا سامان ہو
نہ جنت سے کچھ کم ہو یہ سرزمین
موافق بھی ہوگی یہ آب و ہوا
طبیعت یہان یہ لگے گی ضرور
اگر دُکھ یہان پر برابر سہین ۲۴۰
موافق طبیعت کے ہو جائیگا
نہ جنگ و جدل سے ہے کچھ فائدہ
یہان پر ہے ہر طرح امن و امان
یہان ہی ہو سکھ دُکھ مین حاصل ہمین
مری راے پر اب کرو تم عمل
ہوا جیسے ہی ختم اُس کا کلام
ہو طوفان کے بعد جیسے سکون
اُنھین اپنی خوشنودی سے کام تھا
تھی شاہی اور آزادی انکو پسند

انھین سے بنائین وہ شے بےنظیر
ہو بہبودی جس سے وہی کام ہو
مخالف ہون اتنے تاریکی کے
کبھی تو ہے تاریکی بھی سودمند
ہے وہ پردہ اللہ کے نور کا
نکلتی ہے اظہار قہر خدا
کبھی یان کی تاریکی کافور ہو
سوا اس کے الماس لعل و گہر
وہ گویا ہمارے لیئے ہاتھ ہین
کہ تا پورا ہر دل کا ارمان ہو
بنے یہ مثال بہشت برین
رہے گا نہ ہر دم یہ قہر خدا
خلاف طبیعت جو ہے ہوگا دُور
نہین دُکھ وہ معلوم ہوگا ہمین
نہین ہوگا باعث وہ تکلیف کا
بجز اور کلفت کے حاصل ہے کیا
ہو کوشش ہماری یہی ہر زمان
مناسب جو ہو یان یہ وہ ہی کرین
نہ ہرگز لو تم نام جنگ و جدل
لگے مرحبا کہنے خاص و عوام
تھی کچھ بہتر اب حالت اندرون
پسندیدہ زر اور آرام تھا
سمجھتے نہ تھے جنگ کو سودمند

عہ زبور ۸ - ۱۱ تا ۱۲
" ۹۷ - ۲

وہ تھراتے تھے جنگ کے نام سے ۔۔۔ تھا واقع مین ڈرا انکو انجام سے ۲۵۰
زیادہ جہنم سے تھی ناپسند ۔۔۔ بدینوجہ مقبول تھی اُسکی پند
وہ جنت کا آرام تھے چاہتے ۔۔۔ وہان پر وہ عظمت کے طالب بھی تھے
کہ قایم کرین وان پہ وہ سلطنت ۔۔۔ وہ شاہنشہی اور وہ مملکت
مقابل ہو جنت کے ہر طرح سے ۔۔۔ بہت انکی حکمت بڑھاے اُسے
ہوا دیکھ غمگین یہ بعل الزبول ۔۔۔ معزز تھا سب سے یہ ہی بوالفضول ۲۵۵
تھا شیطان کو نہین اُس کا عالیمقام ۔۔۔ تھے تابع مین اُسکے گروہِ انام
عزازیل کا خاص نائب تھا وہ ۔۔۔ وزیر و جلیس و مصاحب تھا وہ
وہ تھا گویا اس سلطنت کا عمود ۔۔۔ اُسی پر تھا حصر زیان اور سود
بلندی کا اظہار پیشانی تھی ۔۔۔ وہ تھی مظہر اُس شہ کی دانائی کی
تھا ڈوبا ہوا غور اور فکر مین ۔۔۔ ہر اک ملکی اغراض کے ذکر مین ۲۶۰
مدبر تھا الحق وہ مانندِ شاہ ۔۔۔ اگرچہ تھی اُسوقت حالت تباہ
اُٹھا سکتا تھا سلطنت کا وہ کوہ ۔۔۔ کہ قایم رہے اُسکی شان و شکوہ
اُٹھا جب وہ خاموش سب ہو گئے ۔۔۔ شیاطین ہمہ گوش تب ہو گئے
کیا یون شروع اُس نے اپنا کلام ۔۔۔ جہنم کے سردارِ عالی مقام!
مناسب ہے ہم دین تمھین یہی نام ۔۔۔ کہ جنت سے اب تمکو ہے کون کام ۲۶۵
کہ ہے سب کو سرداری یان کی پسند ۔۔۔ یہان رہنا سمجھے ہین سب سودمند
نہین جانتا ہون ہے کیون سودمند ۔۔۔ سمجھتا نہین کیون یہ جا ہے پسند؟
یہ ہے واقعی سخت ملعون جا ۔۔۔ یہان پر رہے ہر وقت قہرِ خدا
ملے گا نہ آرام یان پر کبھی ۔۔۔ بُری شئے کبھی بھی بنی ہے بھلی
بھلا زہر امرت بنا ہے کبھی ۔۔۔ بنے نور کس طرح سے تیرگی ۲۷۰
جہنم نہ فردوس ہوگا کبھی ۔۔۔ نہین اسمین صورت ہے تبدیلی کی
اگر چاہے تبدیل قادر کرے ۔۔۔ کہ قدرت ہر اک طرح کی ہے اُسے

بعل الزبول بوالفضول کی رائے۔

وہ تبدیلی اُسمین کریگا نہین
نہین کرنے پائینگے شاہی یہان
اگرچہ ہم اُس سے بہت دُور ہین ۲۷۵
غلامی مین اپنی رکھیگا ہمین
بلندی و پستی کا مالک ہے وہ
ہے اول اور آخر اُسی کی شہی
ہماری بغاوت سے یا جنگ سے
عصا سے وہ لوہے کے یان پر الم ۲۸۰
مصیبت ہمیشہ اُٹھایا کرین
ہے کیون جنگ اور صلح کی گفتگو
ہے ظاہر کہ ہے جنگ بہتر نہین
ہمارا ہوا جنگ سے حال زار
ہلاکت ہے اب جنگ سے بالیقین ۲۸۵
بغاوت پہ دل پہ طبیعت پہ جب
ہو کس طرح سے صلح حاصل ہمین
ہمارے لیے قید ہے اور سزا
اگر دخل فردوس مین ہو کبھی
خلافِ خدا وان پہ سازش کرین ۲۹۰
نہ حاصل ظفر کے ہون کل فائدے
کہ جیسے مصیبت مین ہم خوش نہین
ضرورت نہ ہے جنگ اور صلح کی
ہین محکم وہان کے بروج و فصیل
ہے سوجھی یہ تدبیر آسان مجھے ۲۹۵

سزایان ہمیشہ کی ہے بالیقین
حکومت خدا کی ہے یان بیگمان
نگاہون سے اسکی نہ مستور ہین
خلافِ خدا تا نہ سازش کرین
حقیقت مین شاہِ ممالک ہے وہ
نہ ہرگز کبھی اس مین ہوگی کمی
نہین کچھ بھی پہونچیگا نقصان اسے
حکومت کریگا کہ ہم تلخ کام
یہان کام خدمت مین آیا کرین
ہے کیون تمکو فردوس کی آرزو؟
نہین اس کا امکان ہے بالیقین
کہ جس سے نہین دل کو اصلا قرار
اگر ہین گے نہین جنگ ہرگز نہین
گنہ پھر بنا پائیگی پُرغضب
ہو کس طرح سے دخل فردوس مین؟
ستم پہلے سے اور ہوگا سوا
رہیگی یہی آرزو وان پہ بھی
بہ آہستگی اُس سے پھر بدلہ لین
نہین اس سے حاصل خوشی ہوئے
نہ ملتا ہے آرام و راحت کہین
نہین جانے کی وان ہے حاجت کوئی
وہان حملہ ور ہوکے ہونگے ذلیل
نہ آیا نظر جسمین نقصان مجھے

تمھیں یاد ہو پیش خبری یہ تھی
فرشتہ سے کم ہوگا وان کا مکین
قسم سے خدا نے یہ ظاہر کیا
ہوئی خلق وہ وقت پورا ہوا
توجہ کو مائل کرین اُس طرف
کرین کیفیت وان کی معلوم ہم
ہو معلوم وان کا نشیب و فراز
ہے اسکے لیے کون چیز امتحان
گنہگار کس طرح اُس کو کرین
خدا کی جگہ کیسے ہون بادشاہ
فلک پر ہین گرچہ بروج رفیل
خدا وان یہ محفوظ ہے اور سب
ہے ممکن کہ وہ جا نہ محفوظ ہو
کہ جیسے وہ چاہے حفاظت کرے
ہے ممکن کہ دین داد مردانگی
ہو ممکن تو حملہ ہو یکدم وہان
جہنم کی آگ اس کو کردے بھسم
تصرف مین یا لائین ہم یکقلم
جو مالک ہے اس کا نکالین لئے
بنائین مطیع اپنا اُس شخص کو
خدا اپنی خلقت سے بیزار ہو
ہون بیجد تباہی کے باعث بھی ہم
خدا کا ہی کام اسکی ہونا خوشی

کہین خلق اک ہوگی دُنیا نئی
وہی ہوگا محبوب حق بالیقین
رہے شک کسی کو نہ تکمیل کا
نہ اس پیش خبری مین شک ہے ذرا
بنائین اُسی کو بدی کا ہدف ۳۵۰
کہ تا کرسکین اُس کو محکوم ہم
ہے مخلوق مین کون وان سرفراز
ہین کمزوری کے اسمین کیا کیا نشان
وہان کس طرح جا کے مالک بنین ؟
کرین کس طرح اسکو پامال تباہ ؟ ۳۵۵
جو مضبوطی مین اپنی ہین بیمثل
ہے حق یہ کہ ہے اسمین قدرت عجب
یہ مختاری ہو وان کے سردار کو
ہو غافل جہیا ہلاکت کرے
ہو بربادی ہم سے نئی دنیا کی ۳۶۰
ہے تا نہ اُس جا کا نام و نشان
اگر اُسکو اس جا سے لیجائین ہم
اسے اور وان جا کے مالک ہون ہم
دیا اپنے قبضہ مین لائین اُسے
ہماری طرح وہ گنہگار ہو ۳۶۵
کرے نیست وہ اپنے مخلوق کو
سنے یا وہ بگڑے ہمین کیا ہے غم
نہو اُسکی امید پوری کبھی

ہے مخلوقِ نو سے یہ حق کی مراد — وہ اس کی عبادت مین ہو ہو شاد

۳۲۰ غرض ہر طرح سے وہ ہو سربلند — ہمارے مقامون مین ہو ارجمند

جہنم مین ہم وہ ہو فردوس مین — نہ ہوگا یہ ہرگز گوارا ہمین

فقط اُسکی بربادی ہے انتقام — خدا ہوگا ہرگز نہین شادکام

کہ جب اُسکے محبوب گر جائین گے — جہنم مین حد درجہ دُکھ پائین گے

خدا پر کرین گے وہ لعنت مدام — کیا خلق تا وہ رہین تلخ کام

۳۲۵ بھلا کیا یہی ہے کہ ہم یان رہین — خیالات مین سلطنت بھی کرین؟

دیا جاکے وان خوب لین انتقام — اُسے پاکے ہر طرح ہون شادکام

غرض چاہو جس طرح سے زلے دو — بتایا وہی فائدہ جس سے ہو

یہ تدبیر شیطان کے نائب کی تھی — بظاہر مگر تھی یہ شیطان کی

بھلا کس کے دل مین یہ آتا کبھی — بجز اُسکے جو بانیٔ کُل بدی

بعل الزبول کی رائے و تدبیر کا پسند آنا

۳۳۰ خلافِ خدا وہ کرے یون بدی — کہ جس سے تباہی ہو انسان کی

وہ معصوم ہو جائے ناحق تباہ — کرے اپنے خالق کا بیحد گناہ

وہ اور اُسکی اولاد مقہور ہون — خدا کی حضوری سے وہ دور ہون

یہ دُنیا بالآخر جہنم سے بنے — بنایا تھا فردوس حق نے جسے

سراسر ہو برباد یہ سرزمین — ہمارا تھا بے وجہ دشمن لعین

۳۳۵ فقط کینہ خواہی کی خاطر یہ تھا — سراسر ہو نقصان اللہ کا

مگر اُس سے نقصان نہ حق کا ہوا — جو قادر ہے اس کا ہو نقصان کیا

اسی کینہ خواہی سے حق کا جلال — ہوا اور ظاہر بہ حدِ کمال

یہ تدبیر خوش آئی شیطانون کو — نہایت ہوئے شاد وہ کینہ جو

خوشی سے چمک آنکھون مین آگئی — یہان تک ہوئی اُنکو فرطِ خوشی

۳۴۰ لگے کہنے سب مرحبا واہ وا — تھا ہم رائے دل سے ہر اک کینہ خواہ

لگا کہنے خوش ہو کے بعل الزبول — سرافیم ذی رتبہ اور اے عقول!

بعل الزبول کا مشکلات سے آگاہی دینا

کیا خوب تم نے کیا ہے فیصلہ — بخوبی ہوا ختم یہ مشورہ
کہ جس کی بدولت ہوا اپنا بھلا — سراسیر ہو جس سے زیانِ عدا
یہ تدبیر ہے اس لیئے دوستو — رہائی جہنم سے ہم سب کی ہو
ہو پستی سے ہم کو بلندی نصیب — کہ جس سے ہون جنت کے ہم سب قریب ۲۴۵
نئی دنیا مین یا کہ اس کے قریب — یا آخر ہمین ہو سکونت نصیب
وہان سے کرین حملے جنت پہ ہم — کرین دخل پانے کی کوشش بہم
وہان نور جنت کا حاصل کرین — دگر بار جس سے ہو فرحت ہمین
ہو تاریکی کا جس سے بالکل زوال — بنین وان پہ حد درجہ فرخندہ حال
زمین آگ کے زخم بالکل نہین — ہو آب و ہوا اس قدر بہترین ۳۵
ہر اک طرح حاصل ہو صحت ہمین — غرض پہلے کے مثل ہم سب بنین
خلا سے بہت دور ہے وہ زمین — ہے نزدیکِ عرش علاوہ کہین
خلا سے گذرا در تاریکی سے — ہے مشکل ہے جانیکی ہمت کسے
نہین کوئی ہادی نہ ہے رہنما — ہے آفات کا ہر طرح سامنا
نہ ہے راہ کوئی نہ ہے نقش پا — ضرر ہے ہر اک طرح سے جان کا ۳۵۵
ہے یان سے رہائی بڑا سخت کام — ہے دربانون کا پہرا یان پر مدام
اگر راستہ مین یہ ہو راز فاش — نہین پوری ہو اُنہین کی تلاش
ہمین بالیقین ہوگا نقصان کثیر — کرے جانے کیا پھر خدائے قدیر
یہی آخری اپنی امید ہے — ہے بہتر کہ ہا رنج نہ ہو کوئی شے
جو جائے ہے اس پر ہے دارومدار — کہ ہون کام سے اسکے ہم کامگار ۳۶۰
غرض کون ہے جو کہ جائے وہان؟ — خبر وان کی جلدی سے لائے یہان
ہمین وان کا مالک کرائے ہے کون — نئی دنیا ہمکو دکھائے ہے کون؟
جو جائے وہ یان سامنے آئے اب — رہائی ملے تا کہ اُس کے سبب
مگر سوچکر اس کا بیڑا اُٹھائے — بخوبی وہ آخر تلک بھی نبھائے

یہ سُن کر کے خاموش وہ سب رہے
وہ غرقِ تفکر سراسر ہوئے

یقین پیش نظر انکو کل مشکلات
نہ سمجھے سفر وان کا از ممکنات

وہ اک دوسرے کو لگے تاکنے
پریشانی سے اور بڑی فکر سے

نہ اعلیٰ و ادنےٰ امین تھا وان کوئی
کہ خود ذمہ داری نے اس کام کی

یہ دیکھا تو وہ بانیِ کل فساد
دبے جسمین مجسم گناہ و عناد

زیادہ تھا ان سب سے جسمین جلال
تھا افضل جو ان سب مین بے قیل و قال

بڑے فخر سے اب لگا بولنے
کہ تھا ذات پر اپنے غرّہ اسے

گروہ قدیم اے سروران جلیل!
ہو بہتر ز میکائل اور جبرئیل

کسی کام سے تم تو رکتے نہین
ہو ہمت مین اعلیٰ مگر دور بین

بجا ہے تفکر بجا ہے سکوت
یہ سب دور اندیشی کے ہین ثبوت

یہان سے بھی آزادگی ہے محال
یہ آتش کا گولا ہے جان کا وبال

نہین زیر و بالا یہان کوئی راہ
جو اوپر اُٹھین کر دے آتش تباہ

ہر اک سمت آتش کی دیوارین ہین
اسی طرح مسدود کل راہین ہین

فقط ایک دروازہ ہے بند ہے
وہ قایم مثالِ تنومند ہے

وہ ہے جبر کا اور ہے آگ کا
ہے امکان سے باہر اُسے توڑنا

یہان سے بھی ہو جائے گر مخلصی
تو حاضر ہے ہر جا مصیبت نئی

ہے تاریکیِ شب بہت جا بجا
ہلاکت کا گھر ہے خلا کا گڑھا

وہان پر ہر اک طرح کے ہین ضرر
بمشکل اگر وان سے ہو بھی گزر

وہان سے کہان جائین معلوم کیا
نہین کوئی رہبر نہ ہے رہنما

جو جاسوسی کا حال حق جان جائے
مصیبت نئی جانے کیا ہم پہ لائے

غرض یہ سفر جان کا ہے وبال
اہم اتنا ہے کامیابی محال

نہیں لائق سلطنت مین کبھی
(جو ہے شان و شوکت کی اور رفعت کی)

نہ ہون مین تمھارے لیے جان نثار
کرون خوف کو دل مین مین استوار

عزازیل بانیِ کل فساد کا مشکلاتِ سفر بد تر از سقر اور تباہیِ عالم نو کی خود ذمہ داری اختیار کر کے آمادۂ سفر ہونا۔

معصیبت مین آڑے نہ آؤن اگر ‏ نہ جرأت کے جوہر دکھاؤن اگر
زیادہ ہے عزّت زیادہ ہو کام ‏ فقط کام سے مجھکو حاصل ہو نام
وہ تدبیرین جن سے ہو سب کا بھلا ‏ ہے ہر حال مین اُن کا کرنا بجا ۳۹۰
نہین جان کی پروا ہے ہرگز مجھے ‏ غرض مجھکو ہے سب کی بہبودی سے
مصیبت اُٹھانے کو تیار ہون ‏ کسی طرح سے مین نہ ناچار ہون
ہو جو کچھ اکیلا مین جاتا ہون وان ‏ رہو میرے آنے تلک تم یہان
مصیبت جہنم کی ہلکی کرو ‏ ہو ممکن نہ دو دخل تم رنج کو
فریب اپنے دل کو دو جیسے بنے ‏ کسی جادو سے یا کہ تدبیر سے ۳۹۵
رہو خوش یہان جب تلک آؤن مین ‏ خلاصی تمھارے لیے لاؤن مین
رہو اپنے دشمن سے تم ہوشیار ‏ مبادا نہ ہو تم بلا کا شکار
سفر مین نہ ہو کوئی میرا شریک ‏ مگر ہو ہر اک دوسرے کا شریک
تمھارا یہ کل وقت بہتر کٹے ‏ مین دیکھون تمھین آکے یان خیر سے
یہ کہکر بزودی اُٹھا وہ شریر ‏ تھے خاموش جب سب صغیر و کبیر ۴۰۰
جواب اُن سے ہرگز نہ اُسنے لیا ‏ سراسر تھا یہ کام دانائی کا
کسی کا مبادا بڑھے حوصلہ ‏ کہ ہو جائے ہمراہی شیطان کا
کرے خوف یکبارگی دل سے دور ‏ یہ بیخوفی ہے عارضی بالضرور
وہ رُوکے اگر ایسے کو جانے سے ‏ (مناسب یہی تھا کہ روکے اُسے)
وہ ہو جائے اسوقت اُس کا رقیب ‏ نفاق اصلیت مین ہے دشمن مہیب ۴۰۵
نفاق انمین ایسی جدائی کرے ‏ رقیب اس کا ناحق کو دشمن بنے
نگاہون مین سب کی وہ ممتاز ہو ‏ برا سمجھے ہر ایک شیطان کو
عزازیل خطرون مین جان کو کھپائے ‏ مصیبت اُٹھاکے عزّت کمائے
رقیب اس کا تعریف نے مفت مین ‏ نہ کچھ بن سکے محض جھگڑے مین
تھا شیطان کا اسقدر رعب و داب ‏ کسی مین نہ تھی تاب پھر دے جواب ۴۱۰

سفر سے نڈر جتنا شیطان تھا
تھا انکے کھڑے ہونے میں ایسا شور
بجا لائے آداب وہ سب شریر
مثالِ خدا کی پرستندگی
وہ کہتے تھے باہم گر بار بار ۴۱۵
وہ سب کے لیے بار اٹھاتا ہے اب
ہلاکت میں وہ خود کو لیجاتا ہے
تھا جسکے کا ہر سمت نعرہ بلند
ہر اک کو کہ کل نیکی کھودی تھی
ہے تعریف شیطانوں کی اسلیے ۴۲۰
شجاعت کے دکھوسے ہو شادمان
کرے بعض کارِ نمایاں بیان
مگر ملک گیری کے خاطر وہ تھے
شجاعت کا باعث تھی غارتگری
تعصب کی دینداری یا جوشِ دین ۴۲۵
ہوئی جس سے خونریزی ظلم و ستم
محبت ہے شیطانکو شیطان سے
نہیں اونہیں خونریزی بغض عناد
سمجھتے ہیں انسان انسان کو
مگر اُس سے غافل ہیں دشمن ہیں جو ۴۳۰
شب و روز کرتا ہے ہمکو شکار
وہ شیرِ ببر ہے وہ ہے بھیڑیا
وہ دشمن ہے ہم سے قوی بالضرور

اُٹھے سب اُسی دم وہ جس دم اُٹھا
کہ توپوں کے گرجنے میں ہو جیسا شور
جھکے سجدے میں سب صغیر و کبیر
شیاطین نے ملعون شیطان کی
ہمارا شہنشاہ ہے جاں نثار
کہ ہم مخلصی پائیں اُسکے سبب
وہی کام اس وقت میں آتا ہے
خود انکاری شیطان کی تھی پسند
رہی کچھ نہ کچھ قدر تھی نیکی کی
مبادا نہ بھولے کوئی فخر سے
خود انکاری کا بھی کرے کچھ بیان
کہ جن سے تھے اوصاف اچھے عیان
ہوئے قتل انسان انسان سے
بہت سخت خونریز جس سے ہوئی
شجاعت کا باعث ہوئے بالیقین
وہ خونریز گو دین کا بھرتے تھے دم
نہیں بیر ہے انسان کو انسان سے
ہیں سب ایکدل اور ہیں ایک مراد
یہ دشمن ہمارا ہے اور کینہ جو
جو خونخوار ہے سخت ہے تندخو
یہی اُس کا شیوہ ہے لیل و نہار
ہے دشمن وہی روح کا جسم کا
وہ دل میں ہے گو ہے نگاہوں سے دُور

صغیر و کبیر ارواح خبیث شیاطین شریر کا ۶۰۳ الزبیل کو سجدہ کرنا اور حمد و ثنا کے نعرے بلند کرنا۔

لافیون ۲-۸ وغیرہ

پیدائش ۲۹-۹

بگمر اک ہے جس نے کیا اُس کو زیر
وہی سب کی خاطر ہوا جان نثار
مسیحا نہین باعثِ قدر کیا ؟
ہوا وہ نہایت ذلیل اور خوار
تھا کانٹون کا تاج در صلیب اُسکا تخت
کیا موت سے اپنی شیطان کو زیر
ہے سب کے لیے اُسکی قوت ضرور
بس اب اُسکی قوت سے سب ہین قوی
مقابل ہون سب ملکے شیطان کے
یہ دنیا وگر بار فردوس ہو
غرض جلسہ ان کا ہوا اب تمام
تپش ہو کہ جیسے کڑی دھوپ ہو
اُسی وقت چھا جائے ابرِ مطیر
ہون سرسبز یکلخت سب مرغزار
لگین ناچنے مور بھی جابجا
چلے اب وہ دربار سے سب شریر
تھا ابلیس شیطانون کے درمیان
تھا وہ جوش مین مثلِ پیلِ دمان
گروہ سراسیمہ تھا ہر طرف
سلاح اور جوشن کی تھی وہ چمک
عزازیل سلطان کے حکم سے
روانہ ہوئے چار سو وہ شتاب
رعایا کو تبلائین اور دین خبر

مؤ صرف سے جلنا مراد معزز یہ جلانی فرشتے

ہے شیر بر وہ یہودا کا شیر
ہوا خستہ دل اور ہوا دل فگار ۴۳۵
خدا ہو کے وہ محض انسان بنا
ہے کفّارہ سب کا وہی غمگسار
تھا حصہ یہان اُس کا ایذائے سخت
ہوا زندہ مر کر وہ شیرِ دلیر
ہے اُس سے وہی یعنے شیطان دور ۴۴۰
محبّت ہو آپس مین اور دوستی
وہ بھاگے یہان سے نہ یکدم رہے
ہر اک پاک ہوا اور ہو نیک خو
شیاطین سے اِس طرح سے شاد کام
نہ راحت ملے جس سے جاندار کو ۴۴۵
ہون سرشار سوکھے ہوئے سب غدیر
بیابان ہون یکدم مین باغ و بہار
سنائی دے کویل کی دلکش صدا
تھے درجہ بدرجہ صغیر و کبیر
ہو جون فوج مین رستم پہلوان
تھا گویا وہ ہی دشمنِ آسمان
وہ تھے حلقہ مین اور تھے صف بہ صف
تھا اک آسمان اور زیرِ فلک
منادی جو تھے خاص دربار کے
کہ ارشادِ سلطانِ عالیجناب ۴۵۵
تمھارے لیے خسروِ نامور

لکھے گا بہت جلد حاصل نجات   جو دائم از دجانباز و نیکو صفات
ہلاکت مین اب خود کو لیجاتا ہے   تمھارے لیے مخلصی لاتا ہے
وہ نرسنگے یوبل کے جو ساتھ تھے   جو واقع مین تھے پہلے فردوس کے
مناوی وہی اب بجانے لگے   خوشی کی خبر وہ سنانے لگے ۴۶۰
بھرا شور سے انکے دوزخ تمام   لگے مرحبا کہنے اب خاص و عام
وہ کل مشورہ اُن پہ ظاہر کیا   خوشی سے اُنھین اس طرح بھر دیا
ہو جس طرح سے سخت طوفان بپا   بھیانک ہو ہر جا پہ کالی گھٹا
کڑک اور گرج کا ہو ہر سمت زور   بلا کی صدائین قیامت کا شور
کہ گویا فلک پر ہو جنگ شدید   گرین بجلیان ہو ہلاکت پدید ۴۶۵
ہو طوفان ساکت نظر آئے دھوپ   بہت خرمی ہمکیان لائے دھوپ
بہت خوش ہون وہ پہلے جو تھے حزین   غرض خوش تھا ہر وہ کل تھے لعین
عزازیل وان سے مرخص ہوا   شروع اب کیا وہ سفر دور کا
شاطین لگے اپنا بہلانے دل   ہوئے کار مرغوب مین مشتغل
بہت ان مین شاعر تھے جادو بیان   فصیح و بلیغ اور شستہ زبان ۴۷۰
تھا ناٹک کے لکھنے کا بیحد رواج   کہ وہ تھے پسندیدۂ ہر مزاج
تھی ایٹر مین کام آتے تھے بیشتر   تھی ایٹر وہ ثانی نہ جن کے دگر
تھا حاصل مذاق ان سے ہر طرح کا   جدا ڈھنگ کا وان ہر اک سین تھا
کبھی وان تھا جنت کا بھی کل سمان   تجلی جنت بھی تھی وان عیان
وہ کرتے تھے سب کچھ خلاف خدا   بناتے تھے سلطان فردوس کا ۴۷۵
عزازیل کو کفر وہ بکتے تھے   دکھاتے تھے حالات پھر جنگ کے
تھے ناٹک وہان پر بہت قسم کے   تھے ہر قسم کے جن سے حاصل مزے
خوشی دلگی اور رنج و الم   محبت کے جذبات ظلم و ستم
تھی مثل مہابھارت اک مثنوی   تھی اسمین ہر اک کیفیت جنگ کی

عزازیل کا مرخص ہو کر سفر دور دراز کرنا۔ اور شیاطین کا مختلف اشغال مین مشغول ہونا۔

کہ جس طرح راماینِ تلسی داس ہے مقبولیت جسکو ہر اک کے پاس ۴۸۰
پڑھی جاتی یا گائی جاتی ہے وہ کہ و مہ کا دل خوش کراتی ہے وہ
اسی طرح شیطانوں کی مثنوی حقیقت میں مقبول ہر اک کی تھی
تھا بیحد شجاعت کا انکی بیان اولوالعزمی انکی تھی اس سے عیان
بیان سارا وہ باعثِ فخر تھا اُسے سُن کے بڑھ جاتا تھا حوصلہ
شکست اپنی کو گنتے تھے اتفاق تھا اُس کا بیان سننا صد درجہ شاق ۴۸۵
امیروں نے مداح بعض انکے تھے قصائد تھے اُن کے بہت مدح کے
غلو سے وہ معمور تھے بیگمان غلو کو بلاغت کا سمجھے نشان
ہوا اُس سے بدنام ہے ایشیا سخن شیخ سعدی نے اچھا کہا
"چہ حاجت کہ نہ کرسیِ آسمان نہی زیرِ پائے قزل ارسلان"
دل اپنا وہ گانے سے بہلاتے تھے خوشی سننے والونمیں دوڑاتے تھے ۴۹۰
جہنم ہمہ گوش ہو جاتا تھا ہر اک سننے سے وجد میں آتا تھا
مراثی سے تھے انکے بہت دردناک تھا اظہار کیونکر ہوئے وہ ہلاک
ہر اک صدمہ و درد و رنج و الم ہر اک یاس و حرمان و اندوہ و غم
وہ رو رو کے ظاہر کیا کرتے تھے وہ سرد آہیں ہر دم بھرا کرتے تھے
وہ کرتے تھے اکثر گریبان چاک اور اپنے سروں پر اڑاتے تھے خاک ۴۹۵
بہاتے تھے رو رو کے خونِ جگر بیان تنگ تھا غم توڑدے جو کمر
وہ تھی سینہ کوبی کہ سینہ تھا داغ پریشان تھا دیوانگی سے دماغ
لبوں پر تھی ہر وقت آہ و فغان تھا ہر طرح اظہارِ دردِ نہان
وہ سارا جہنم تھا ماتم سرا تھا شیون وہان اور بین اور بکا
تھے انمیں فصیح اور شیرین بیان بیان اُن کا تھا راحتِ روح و جان ۵۰۰
حکایاتِ دلچسپ و افسانہ جات تواریخی اور قومی سب واقعات
سوا ان کے ہر قسم علمی بیان تھا تصنیفِ دانا دلِ نکتہ دان

تھا مرغوب دل بعضون کا فلسفہ
کبھی مادہ کا کبھی روح کا
تھی قسمت ہی سب کچھ کسی وقت پر
گنہ پر اور آزاد مرضی پہ بھی
سمجھتے تھے سب کچھ وہ خواب و خیال
خوشی اور مصیبت پہ بھی بحث تھی
تھی یکسان خوشی اور رنج و الم
کبھی جھوٹی امیدون سے شاد تھے ۵۱۰
بناتے تھے دل کو کبھی وہ کڑا
تھے خالق کے حق مین بھی یہ خیال
تھا موہوم گاہے سریع الزوال
غرض دہریون کی طرح گفتگو
تھے علم خدا پر وہ سب نکتہ چین ۵۱۵
تھا خلاقِ حق پہ بھی شک انھین
خدا سے بھی پہلے ہے سب سے قدیم
نہین اسکی قدرت کو ہرگز زوال
وہ دانائی سب انکی نادانی تھی
تھے مشغول یہ جب کہ اس کام مین ۵۲۰
تھے اور ان مین مشغول اور کام مین
وہان پر ہر اک فن کے استاد تھے
بنی اور عمارات عظمت نشان
بنین وان محلین اور چیزین نئی
لگے کھیلون مین بعض بہلانے دل ۵۲۱

ذریعہ تھا اک دل کے بہلانے کا
مدلل مشرح بہت ذکر تھا
تھی گویا وہی بانیِ خیر و شر
بہت بحث تھی ان مین بیکار کی
تھی شرمندگی یکسان اور تھا جلال
خیالون مین تھی انکے آوارگی
تھا کچھ دیر کو درد اسطرح غم
مگر ہر طرح سے وہ برباد تھے
اثر تا کہ اس پر نہ ہو رنج کا
خدا کی خدائی اور اسکا کمال
تھا پوشیدہ ان سے خدا کا جلال
کیا کرتے تھے وہ خدا کے عدو
خدا کو برا کہتے تھے وہ لعین
نہین چاہتے تھے کہ یہ مان لین
شریک اور ثانی ہے اسکا عدیم
نہین اسکی عظمت کو پہنچے خیال
ہر اک بات بے سود اور واہی تھی
نہین کچھ بھی حاصل تھا جس [illegible]
کہ تھین مختلف طرح کی بندشین
ہنرمندی اپنی دکھانے لگے
نئے طرز کے تھے سراسر مکان
عجب یہ تھین اور تھین [illegible]
کسی طرح سے تا خوشی پائے دل

تھے میدان کے کھیل اور گھر کے کھیل ۔ نوایجاد تھے اور تھے اچھے کھیل
تھے وہ کھیل شطرنج ہو جن سے مات ۔ نہ ہو دل کو سیری نہ ہو کچھ ثبات
یہی دل کی خواہش ہو کھیلا کریں ۔ انھیں کھیلوں میں وقت کھویا کریں
نوایجاد جتنے ہیں میدانی کھیل ۔ بہت جن کی ہے آجکل ریل پیل ۵۲۵
تھے کھیل ان کے ان سے بھی بہتر ضرور ۔ تھی تفریح بھی وہ تھا حاصل سرور
تھی فرحت بھی کسرت بھی پیرایہ میں ۔ سوا اسکے اور فائدے تھے انھیں
ہوا میں تھے کھیل اور میدان میں کھیل ۔ بظاہر لڑائی تھی گو دل میں میل
تھی دوڑ انمیں اور زمین پرواز بھی ۔ بہت چکروں کی خوش انداز بھی
تھے گھوڑوں پہ چوگان وہ کھیلتے ۔ جدھر چاہتے انکو لیجاتے تھے ۵۳۰
بمشکل کوئی گول ہوتا تھا وان ۔ تھا شاطر ہر اک کھیل میں یکسان
کبھی تھے یہان اور کبھی تھے وہان ۔ عجب پھرتی ہر ایک سے تھی عیان
قواعد بھی تھی اور مشقی جنگ وجدال ۔ کہ ہو جنگ میں تاکہ حاصل کمال
تھا اُس جنگ کا واقعی ایسا حال ۔ کیا آسمان پر ہو تم نے خیال
کہ ابر سیہ مثل زنگی سیاہ ۔ چلے آتے لڑ کر ہون باہم تباہ ۵۳۵
پیادہ کوئی اور کوئی ہے سوار ۔ ہے تنہا کوئی اور کوئی در قطار
ہے تلواروں سے انکی روشن فلک ۔ ہیں توپ انکی الحق گرج اور کڑک
تنومند بعض ایسے تھے اس قدر ۔ لگے کرنے عالم کو زیر و زبر
چٹان اور پہاڑوں کو ڈالا اکھاڑ ۔ ہوا میں تھے وہ جس طرح سے پہاڑ
جہنم پھٹا جاتا تھا شور سے ۔ تہ و بالا تھا اُسکے وہ زور سے ۵۴۰
تھا بعضوں کو سیر سیاحت کا شوق ۔ تھا دریافت ملکی کا بھی شوق و ذوق
روانہ ہوئے انکے کتنے گروہ ۔ تھی منظور انھیں سیر دریا و کوہ
کسی جا اگر پائیں بہتر مقام ۔ وہان پر کریں وہ حکومت مدام
یہی آرزو دور تک لے گئی ۔ اسی سے سفر کی مصیبت سہی

سفر مین سفر تھا مصیبت کا گھر ۵۴۵ تھا وہ چند ایذا رسان اب سفر
وہان پانچ دریا تھے اُنکے کنار جدا ہو روانہ ہوئے بدشعار
وہ گرتے تھے جا کر اُسی جھیل مین ہوئی سیر دریا کی مرغوب انھین

دریاے چرکین

تھا چرکین دریاے اوّل کا نام تھا ظلمت سے معمور تھا وہ تمام
یہ سیاح اُس مین ہوگئے تربتر تعفن کا اُن پر ہوا اتنا اثر
کہ ہوتی تھی ہر وقت انھین چھیپتے ۵۵۰ وہان پر تھی بو اور ہر ایک شے
بدن پر نجاست سے پھوڑے ہوئے کبھی زیست بھر جو نہ اچھے ہوئے

دریاے زہراب

تھا دریاے دوم کا زہراب نام جو زہریلے سانپون کا تھا اک مقام
تھے زہریلے کیڑے وہان بیشمار نہین جنکے کاٹے سے ملتا قرار
تھا پانی مین بھی سمیت کا اثر تھا زہر ایسا دکھ کو کرے اور بتر

دریاے فراموش

تھا دریاے سویم فراموش نام ۵۵۵ تھی تاثیر اُس کی عجب لاکلام
نہائے کوئی اس مین گر ایک بار فراموشی کا یک بیک ہو شکار
نہین جانتے مین کیا تھا اور کون ہون نہ خواہش ہو زندہ رہون یا مرون
خوشی کچھ نہ ہو اور نہ ہو کوئی غم نہ ہو صدمہ و درد و رنج و الم
نہین پہلی حالت کا کچھ ہو خیال نہ ہو دور اندیشی ہر مآل
نباتات کے مثل ہو زندگی ۵۶۰ ہو طاقت گو حرکات و سکنات کی
تھے دریاے آتش و ماتم وہان تھا جلنا وہان اور غم تھا وہان
ملے ان سے میدان جہان برف تھی تھی قطبین کے مثل سردی بڑی
تھے طوفان وہان ہر زمان برف کے وہان ڈھیر اس کے پگھلتے نہ تھے
سراسر وہان برف کی جھیل تھی خطرناک دلدل وہ تھی واقعی
جو اُسمین گھسے پھر نہ نکلے کبھی ۵۶۵ وہان پر ہر اک طرح بربادی تھی
ہوا مین تھا سردی سے حد درجہ کاٹ نہین آگ سے کم تھا سردی کا کاٹ
اگرچہ وہ میدان آتش مین تھے یہان پر وہ دیوون سے پھینکے گئے

پھنسین برف مین منجمد وان ذرین — اور اس بار سردی سے دکھ وہ سہین
یکایک تیز تر مصیبت ہی تھا — اثر سردی کا جب کہ ان پر ہوا
تڑپنے لگے ہائے کرنے لگے — وہ سمجھے کہ اب ہم تو مرنے لگے ۵۷۰
مصیبت مین بھی موت آئی نہین — رہائی وہ ایذا سے لائی نہین
یہان سے وہ پھینکے گئے آگ مین — کہ وہ یک بیک آگ مین پھر جلین
وہ کمبخت اب اسکے شایق ہوئے — پئین پانی جا کر فراموش سے
تھی دریا کنارے مڈوسہ چڑیل — محافظ تھی وان وہ عجوبہ چڑیل
کوئی دیکھے اس کو وہ پتھر بنے — نہین پانی اس جا کا وہ پی سکے ۵۷۵
طلسم اک عجب وان نمایان ہوا — شراب ایسا اک دم مین دریا بنا
وہ جون آگے بڑھتے تھے ہٹتا تھا وہ — عجب دشمن اسوقت ان کا تھا وہ
وہ تھے ٹنٹلس کی طرح بدحواس — نہین پی سکے گرچہ دریا تھا پاس
غرض مختلف جا وہ پھرتے رہے — جہان ہر طرح کے غم و ہم سے
تھا تنہائی کے ساتھ خوف و خطر — تھا موجود ہر اک قدم پہ ضرر ۵۸۰
تھے دکھ کے سبب سے وہ سب خشک لب و — مصیبت زدہ تھے خدا کے عدو
کسی جا نہ آرام ان کو ملا — وہ تھی درحقیقت مصیبت کی جا
ملے ان کو سر توڑ صدہا پہاڑ — جو آتش فشانی کے باعث تھے پہاڑ
تھے مثل ہمالیہ وان ایسے کوہ — تھے یخ بستہ اور برف کے وہ تھے کوہ
چٹانین ملین انکو غار اور جھیل — تھین وان دلدلین رہتین انکو ملین ۵۸۵
تھے ظاہر جہان وہ کبھی گم کبھی — بمشکل وہان سے رہائی ہوئی
وہان موت کے سایہ کا وادی تھا — حقیقت مین عالم تھا وہ موت کا
جسے حق نے ملعون پیدا کیا — وہ ملعونون کے واسطے اچھا تھا
جہان زندگی مردہ زندہ بصورت — ہر اک پر تسلط کنندہ ہے موت
عجب ہے تعالیٰ کی خلقت ہے لن — سراسر ہین کر وہ چیزین وہان ۵۹۰

مڈوسہ چڑیل انکے سر پر بال کے عوض سانپ تھے۔ اور اس کا چہرہ خوفناک تھا جو اُسے دیکھتا وہ پتھر ہو جاتا۔

ٹنٹلس شخص کو بھوک اور پیاس کی سزا دی گئی تھی انکے پاس ہمیشہ اچھا کھانا اور پانی آتا تھا۔ مگر جب وہ کھانا چاہتا وہ اسکے سامنے سے فوراً ہٹ جاتا تھا۔

نہین دیو بھوت اور ڈاین چڑیل نشاچر دیت اور جنون کے خیل
ہین ایسے کہ جیسی ہے خلقت وہان قصص مین بھی ایسے بیان ہین کہان
غرض وہم انسان نہ بیم و ہراس ہے جنمین عجائب کا دخل اور پاس
تصور مین لا سکتے ہرگز نہین نہین یہ سوائے جہنم کہین
٥٩٥ بالآخر وہ واپس وہان آگئے جہان سے وہ اوّل روانہ ہوئے
یہ انجام سیر و سیاحت ہوا مصیبت ہوا اور قباحت ہوا
نہ اورونکو حاصل ہوئی کچھ خوشی خوشی کے عوض اُن کی کلفت بڑھی
خوشی کب ہے حاصل بغیر خدا ہمیشہ یہی یاد رکھو اے صدا
خدا مین ہے سب کچھ اسی مین خوشی ہے تسکین و آرام و راحت وہی
٦٠٠ خدا اور انسان کا تب بدو وہ شیطان ملعون اور زشت خو
بڑے کامون پر اپنی باندھے کمر تھے اپنے خیال اور اونچی نظر
اُڑا تیز پروازی کرتا ہوا سفر سخت تھا پر اکیلا وہ تھا
تھا مقصد کہ دروازے تک جائے وہ گذر جانے کی راہ وان پائے وہ
کبھی آگ کے گولہ مین وہ اُڑا ملا پر نہین جانے کا راستہ
٦٠٥ کبھی سمت دہنی کبھی بائین تھا کبھی بحر کی سطح پر وہ چلا
کہ جس طرح برطانیہ کے جہاز ہین عظمت و شان یہ ہے جنکی ناز
لیے ساتھ مین توپ و جنگی جوان علم اور برطانیہ کے نشان
اڑاتے ہوئے یان چلے آتے ہین وہ سامانِ جنگی یہان لاتے ہین
اسی طرح وہ دیو ناپاک بھی مجسّم شرارت مجسّم بدی
٦١٠ جہنم کے دروازہ کو جاتا تھا بجز اس کے اور رہ نہین پاتا تھا
کہ آتش کے گنبد مین تھی اک وہ راہ تھا دروازہ اک اور اک شاہراہ
غرض حد پہ دروازہ اس کو ملا جو ہر طرح مضبوطی سے بند تھا
وہ تھا تین اشیا کا مضبوط تھا تھا پیتل کا لوہے کا اور پتھر کا

خدا اور انسان کے عدو یعنی شیطان ملعون اور زشت خو کا جہنم کے دروازہ پر پہنچنا اور وہان موت اور گناہ سے ملنا۔ موت اور شیطان کا باہم آمادہ جنگ ہونا آخر گناہ کا صلح کرا دینا اور اسکے لیے جہنم کا دروازہ کھولنا

ہر اک چیز کے پرت تھے تین تین — تھے مضبوط دلدار و بالیقین
تھی حد آگ کی ایسی دروازہ پر — نہ ہو سکتا تھا جسے ہرگز گذر ۶۱۵
تھے دربان دو دان کے دروازہ پر — تھیں شکلیں عجب اور تھیں چند
تھی دربان اک اُنمین اک دیوی — حقیقت مین حد درجہ بدشکل تھی
تھا عورت کے مانند بالائی تن — عجب تھا مگر اُس کا زیرین بدن
عوض ٹانگون کے نیچے اک سانپ تھا — وہ تھا قہر انگیز اک اژدہا
کئی ایک کتے قریب اُسکے تھے — جو چلاتے اور کاٹتے بھونکتے ۶۲۰
وہ حد درجہ اُن سے پریشان تھی — نہین ان سے اکدم بھی تھی مخلصی
تھا اُس زن کا رحم اُنکی آرام گاہ — تھا وہ سارے خطرون سے اُنکی پناہ
وہ جب چاہتے اسمین گھس جاتے تھے — پھر اپنی خوشی سے نکل آتے تھے
اُسے رحم مین بھی ستاتے تھے وہ — ہر اک وقت اُسے کاٹے کھاتے تھے وہ
دگر شکل سایہ کے مانند تھی — نہ تھا جسم کوئی نہ اعضا کوئی ۶۲۵
گمن مین جسے دیکھ کر ہو قمر — نہین اُس سا تھا دہر مین زشت تر
تھی وہ دیو کی شکل بیحد سیاہ — تھا واقع مین وہ ہی ہلاکت کا شاہ
تھا بیحد وہ بدہیت و بدنما — وہ تھا ہولناک اور بہت ہی بڑا
زیادہ جہنم سے تھا ہولناک — تھا البتہ قہر خداوند پاک
لیئے ہاتھ مین موت کا بھالا تھا — لگا جس کے ہرگز نہین وہ بچا ۶۳۰
تھا وہ بادشہ اسکے سر پہ تھا تاج — جہنم کے دخل پہ تھا اُس کا راج
بڑھا وہ قدم اُسکے تھے ہولناک — جہنم بھی کانپا ہوا سب کو باک
عزازیل کو بھی لگا خوفناک — کہ ہے موت ہی باعث خوف و باک
مگر اُس کی ہمت پہ ہے واہ واہ — نہ ڈر تھا کہ ہو جاؤنگا مین تباہ
نہین ڈرتا اصلا وہ مخلوق سے — خدا اسکے سیوائے ہے ڈر اُسے ۶۳۵
حقارت سے دیکھا اُسے یون کہا — تو بتا کون تجھ کو ابھی دے بتا

گناہ — دیکھو یعقوب ۱:۱۵ مندرجہ ذیل کی بنیاد ہے

ہلاکت کا شاہ یعنی موت

اری بجوندی صورت! یہ ہمت تری — او نفرت کے قابل! یہ جرأت تری
ہوا ہے مرے سامنے سدِ راہ — نہ سمجھا کہ کر دون گا تجھ کو تباہ
اسی راہ سے اور دروازہ سے — مین گزرونگا ہے کون روکے مجھے؟
جہنم کے فرزند! تو بھاگ جا — حماقت سے مت سامنے میرے آ ۶۴۰
دگرنہ مزہ تجھ کو دکھلاؤن گا — کہ اعلیٰ ملک مین ہون فردوس کا
ہوا خشم آلودہ وہ بد بلا — حکرناک کرکے اس طرح پاسخ دیا
میرے سامنے بک نہ تو واہیات — سراسر ہے جھوٹی تری ساری بات
تبا کیا وہ غدار تو ہی نہین؟ — ہے موجد جو غداری کا بالیقین
وفاداری اور صلح کا تجھ سے خون — ہوا ہے بس اور کیا مین تجھکو کہون ۶۴۵
تو ہی نے بغاوت مین شامل کیا — تہائی ملائک کو اے پُر ریا!
خدا سے لڑے اور ہوے تم تباہ — نہ تھی قہر سے اُسکے ہرگز پناہ
گرائے گئے پھر تو فردوس سے — کہ تا وقت دُکھ مین ہمیشہ کٹے
یہ حال اور اُس پر یہ غرہ ترا — سمجھتا ہے اپنے کو اتنا بڑا
ملائک مین کرتا ہے اپنا شمول — جہنم کے ملعون او بوالفضول! ۶۵۰
مقابل مین تو میرے آیا ہے یان — مین ہون بادشاہ اور حاکم جہان
خداوند تیرا ہون اور بادشاہ — مین کرسکتا ہون تجھکو دم مین تباہ!
چلا جا ابھی مین کرونگا ہلاک — بہت جلد ہو جائے گا قصہ پاک
یہ کوڑا جو ہے بچھوؤن سے بھرا — تجھے مار کر یان سے دیگا بھگا
اگر بجانے کی ضرب ہلکی لگے — عذاب ایسا معلوم ہوگا تجھے ۶۵۵
نہین خیریت جس سے ہوگی تری — نہین ہوگی ہرگز تری جانبری
یون جب بولتا تھا وہ دیو مہیب — بنی شکل اُس کی عجیب و غریب
بڑھا پہلے سے قد مین وہ دس گنا — مجسم غضبناک وہ بن گیا
غضبناک شیطان تھا سمت دگر — نہین جس کے دل مین تھا خوف و خطر

کھڑا تھا وہ اس طرح سے خوفناک ۔۔۔ زحل کو بھی ہو دیکھکر خوف وباک ۶۶۰
اُسے دیکھکر کانپا ترکِ فلک ۔۔۔ تھا چکر مین گردونِ گردان تلک
بڑھے دونون تلوارون کو کھینچکر ۔۔۔ لگائین وہ ضربین ایسی اب کارگر
ہو بس ایک ہی ضرب مین فیصلہ ۔۔۔ کسی کا نہین حملہ ہو دوسرا
وہ دونون کھڑے تھے جون کالی گھٹا ۔۔۔ نگاہین تھین تیز اُن کی جون صاعقہ
کڑک کی طرح نعرہء جنگ تھا ۔۔۔ سُنا جب کہ آندر نے وہ بھی ڈرا ۶۶۵
وہ دونون کھڑے تھے برابر کا جوڑ ۔۔۔ ہیبت اور دہشت کا تھا ایسا جوڑ
تھا حیران جہنم اُنھین دیکھکر ۔۔۔ پریشانی کا اس پہ تھا اور اثر
برابر کا جوڑا ایسا کوئی نہ تھا ۔۔۔ گیا ہار وہ موت سے جو لڑا
سوا اسکے غالث[1] جو ہے موت پر ۔۔۔ کیا دُور جس نے ہے اُس کا اثر
بہت سخت ہوتی یہ جنگ وجدال ۔۔۔ برا ایک کا بھی اگر ہوتا حال ۶۷۰
ہمارے لیے اچھا ہوتا ضرور ۔۔۔ بلا ایک تو ہوتی عالم سے دور
یکایک مگر جھپٹی وہ دیونی ۔۔۔ جہنم کے پھاٹک کی دربان جو تھی
جہنم کی کنجی کی مالک تھی جو ۔۔۔ یون چلائی وحشت سے وہ زشتخو
"کہ اب بس عزازیل میرے پدر! ۔۔۔ تو کرتا ہے کیا یہ ہے تیرا پسر؟
کرے گا تو کیا بیٹے ہی کو ہلاک ۔۔۔ نہ ہوگا یہ کیا سانحہ دردناک؟ ۶۷۵
ارے بیٹے! کیا تو غضب ڈھا رہا؟ ۔۔۔ ہے جانب پدر کے یہ بھالا ترا
پدر کی ہلاکت کا خواہان ہے تو ۔۔۔ بھلا کس کے خاطر یہ ہے آرزو؟
اسی کے لیئے جو ہے دشمن ترا ۔۔۔ نہین جس سے ہرگز ہے تیرا بھلا
تجھے یان بنایا ہے جس نے غلام ۔۔۔ کرے اُس کے قہر وغضب کا تو کام
نگاہون مین اُس کی ہر انصاف جو ۔۔۔ نہ کر حمق کا کام اے تندخو! ۶۸۰
کرے گا وہ تم دونون کو بھی ہلاک ۔۔۔ یہ جھگڑا تمھارا ہے اندوہ ناک"
وہ دونون لڑائی سے باز آگئے ۔۔۔ کہا دیونی سے عزازیل نے

[1] خداوند یسوع مسیح

عجب تری للکار باتین عجب — کی موقوف اب جنگ تیرے سبب
مجھے جنگ کے پہلے یہ اب بتا — کہ ہے کون تو اے زن بدبلا!
۶۸۰ جہنم مین یان پہلے دیکھا تجھے — کہا کس پیئے باپ تونے مجھے ؟
پسر اس کو تونے بتایا مرا — مین ہرگز نہ تم دونون کو جانتا
نہ دیکھین کبھی ایسی بدصورتین — ہے نفرت مجھے جن سے ہر حال مین
تعجب تو دختر یہ میرا پسر — نہ مشتاق ایسون کی جان پدر
بڑے غصہ سے بولی وہ دیونی — "بری اب تو لگتی ہے صورت مری
۶۹۰ مگر تجھ کو وہ دن نہین یاد ہے — نہین یاد سے اسکی دل شاد ہے
تھا فردوس جس وقت تیرا مقام — نہ تھا حق کی خدمت سے ان شادکام
ہوا سر مین اُس وقت پیدا جنون — ہوئین درد سے آنکھین بھی لالہ گون
ترے سر سے شعلے نکلنے لگے — نکل مین پڑی تب ترے سر مین سے
مین تھی خوبصورت مثال پری — ملیحہ تھی باشوخی و دلبری
۶۹۵ ہر اک دیکھ کر مجھ کو حیران ہوا — بدی اور گنہ کہہ کے چلا اُٹھا
بھی نام اس دم سے میرا ہوا — ملائک نے پرہیز مجھ سے کیا
مگر آئی تجھ کو مین از حد پسند — کہ ہے واقعی بد کو ہی بد پسند
تو شیدا مرا جان و دل سے ہوا — بالآخر تو خواہان ہوا وصل کا
ہوا وصل تھی عیش کی زندگی — عجب تجھ کو تھی مجھ سے وابستگی
۷۰۰ کیا اورون کو مین نے اپنا شکار — مزہ لوٹا ہر ایک سے بار بار
کیا اپنا اور تیرا اُن کو غلام — غرض ہم تھے ہر طرح سے شادکام
ہوئی تجھ کو فردوس مین جب شکست — ہوا ساتھ مین تیرے ہر ایک پست
مین یان آئی تم جھیل مین جب گرے — ملی یان کی اس وقت کنجی مجھے
مین دروازہ کو بند یان کے رکھون — نہ ہرگز کسی کو گزرنے مین دون
۷۰۵ مگر چونکہ تجھ سے مین تھی حاملہ — مرا پیٹ حد سے زیادہ بڑھا

ہوئی وہ درد مین حالت جان کنی — مری جان گویا نکلنے کو تھی
مرے سینے کے جسم کو پھاڑ کر — مجھے کر کے مجروح و خستہ جگر
ہوا پیدا یہ دیو خونخوار تب — کہ جس سے ہوا مجھکو رنج و تعب
لیئے ہاتھ مین نیزہ تھا موت کا — ہلاتا تھا ہر وقت یہ برملا
صدا اٹھی تھی جا بجا "موت موت" — جہنم بھی چلا اٹھا "موت موت" ۱۰
ہوا موت اس وقت سے اس کا نام — ہوئی مین اسی وقت سے تلخکام
میرے جسم زیرین کے ٹکڑے ہوئے — بنا سانپ زہریلا ان ٹکڑون سے
عجب میرے فرزند کی بھوک تھی — نہین ہوتی تھی اس کو سیری کبھی
جو اس کو ملا اس کو وہ کھا گیا — حرام و حلال اور برا اور بھلا
نظر بد تھی اک روز میری طرف — مین سمجھی کہ مین ہون گی اس کا ہدف ۱۵
مین بھاگی ہوا پیچھے میرے دوان — ہوا مجھ پہ اسوقت یہ بھی عیان
مرے وصل کا یہ طلبگار ہے — بچون کیسے یہ سخت جبار ہے
مرا بھاگنا کچھ نہ تھا سودمند — گئی بھاگ کر گرچہ فرسنگ چند
پکڑ کر نہ بردستی یہ پرجفا — مرے ساتھ ہم جفت بھی ہوگیا
ہوئی جب کہ اس دیو سے حاملہ — انھین دیو بچون کو مین نے جنا ۲۰
نظر آتے ہین جو مرے گرد و پیش — جو بیگانہ ہین اور نہین ہین خویش
مجھے کاٹا کرتے ہین لیل و نہار — نہین ایکدم ان سے مجھ کو قرار
ہین باہر کبھی اور کبھی رحم مین — وہان بھی مجھے تاکہ تکلیف دین
وہ بھونکین وہ کاٹین وہ نوچین مجھے — مری جان ہے تلخ تکلیفون سے
ہے انکے پدر کا بھی منشا یہی — کہ ہو تلخ ان سے مری زندگی ۲۵
یہی انکو اکساتا ہے روز روز — ہے اولاد میری مرے دلکو سوز
کسی وقت یہ مجھکو کھا جاتا بھی — نہین ہوتی مین اس سے جانبر کبھی
مگر اس کو یہ خوب معلوم تھا — ہے زہریلہ لقمہ مرے جسم کا

جسے کھاکے ہو جائیگا یہ ہلاک ہے اس کی ہلاکت فقط یہ خوراک

۳۰۔ پدر میرے اس بات کا کر یقین کہ پڑ جائے گر اُس کا بھالا کہین
بچے گا کسی طرح سے تو نہین نہین ہے زمانہ مین کوئی کہین
نہین ضرب سے جس کی ہو جو ہلاک سوا سے مسیح و خداوند پاک
یہ سُن کر بیان اس کا وہ پُر ہنر لگا کہنے بیٹے کیا تو لختِ جگر
وہی ہجر جس کا گوارا نہ تھا کبھی تجھ سا کوئی بھی پیارا نہ تھا

۳۵۔ تھا دل تجھ سے ہر وقت خُرم مرا تجھے دیکھکر دور تھا غم مرا
عجب تجھ مین تبدیلی واقع ہوئی نہ امید ایسی مجھے تھی کبھی
کہ پہچانی تک بھی نہ جائیگی تو عجب صورت اپنی دکھائیگی تو
وہی جب ہے تو میری الفت ہے وہ وہی عشق ہے اور محبت ہے وہ
ہے میرا پسر میرا لختِ جگر ہے بہبود دونون کی مدِ نظر

۴۰۔ ہماری محبت کا ہے وہ نشان ہے ہم دونون کی جان اسمین عیان
یہان مثلِ دشمن نہ آیا ہون مین یہان پر بھی خوش خبری لایا ہون مین
نئی دنیا کی پیش خبری جو تھی وہ اب غالباً پوری بھی ہو گئی
ہوئی خلق ہے بالیقین وہ زمین وہ ہو گی قریبِ بہشتِ برین
ہے ممتاز بیحد وہان کا مکین اکیلا رہ ہے مالکِ سرزمین

۴۵۔ ہماری جگہ ہو گا ممتاز وہ اور اب ہو گا بنیاد و آغاز وہ
نئی خلق کا ہو گی جو سر فراز کرے گا خدا جسکی نیکی پہ ناز
بھرے گا اسی سے بہشت برین مری ملک دیگا اُسے بالیقین
کہ وہ خوش ہے مخلوق کمزور سے مبادا کہ اس سے کوئی پھر لڑے
سبب یہ ہو یا اور سبب ہو کوئی ہوئی خلق ہے ابتو خلقت نئی

۵۰۔ نئی دنیا کو جلد جاتا ہون مین سفر کے لیے اب دکھ اُٹھاتا ہون مین
خلا اور مصیبت کا ہے سامنا اکیلا مین ہون پر نہین ڈر ذرا

یہ مقصد کہ آزادی حاصل کرون　اور اُن سب کو بھی اب مین آزادی دون
ہوئے جو کہ میرے سبب یان پہ قید　وہی جو کہ ظلم و ستم کے ہین صید
تجھے آکے لیجاؤنگا اپنے ساتھ　تو رہنا ہمیشہ مرے دہنے ہاتھ
وہان کرنا ہر وقت سیر و شکار　کہ ہوگی وہ جا واقعی پُر بہار　۴۵۵
وہان میرے فرزند چلنا تو بھی　خوراک ایسی جیسی نہ کھائی کبھی
شب و روز کھائیگا جانِ پدر　عجب لطف سے زیست ہوگی بسر
کسی کو نہ زنہار چھوڑیگا تو　نگلجائیگا اور بھنبھوڑیگا تو
وہ کل سرزمین ہوگی دار الفنا　رہیگا نہ نام و نشانِ بقا
ہماری ہی ہوگی وہ کل سرزمین　پسندیدہ ہوگی یقین بالیقین"　۴۶۰
ہوئی شاد سُن کرکے وہ دیونی　کہ ملکہ بنونگی مین اُس دُنیا کی
وہان ہوگا ہر ایک میرا غلام　دگر بار ہونگی بہت شادکام
نہایت ہوا دیو وہ شادکام　خوشی سے گئین باچھین کھل لاکلام
لگا کھل کھلانے نکال اپنے دانت　تھے خنجر سے بھی تیز تر اسکے دانت
خوشی تھی کہ سیری اور آسودگی　کسی وقت مین ہوگی اس پیٹ کی　۴۶۵
بہت ہوکے خوش بولی وہ دیونی　"حقیقت مین یان کی ہے کُنجی مری
ملی ہے مجھے اس سے قادر ہے جو　نہین مجھ سے لے سکتا جو کوئی ہو
یہ فرزند جس کا کہ ہے موت نام　شب و روز جس کا ہلاکت ہے کام
کسی کو نہین آنے یان دیتا ہے　اُسے پہلے ہی لقمہ بنالیتا ہے
نہ آسکتا ہے اُس پہ غالب کوئی　وہ خلقت مین ہر ایک سے ہے قوی　۴۷۰
غرض حکم حق کا بجا لاتی ہون　کہ طاعت نہین گر مین در کھولدون
اگر ہے اطاعت سے کیا فایدہ　ہون محکوم جس کی وہ دشمن مرا
ہے جنت اگرچہ مری زادبوم　مگر اس نے دی مجھ کو یہ بوم شوم
یہان قعرِ دوزخ کا دربان کیا　مجھے ہر طرح سے پریشان کیا

۷۷۵ دین اولاد دین کمبخت ہر طرح سے — وہی جو کہ ہر دم ستائین مجھے
مری انتڑیان ہاے کھائین تمام — کرین مجھکو ہر وقت وہ تلخ کام
غرض مین بیان ہر طرح کے عذاب — جو سچ پوچھو ہے میری مٹی خراب
خدا سے غرض کیا مگر تجھ سے ہے — مرے واسطے تو ہے ہر ایک شے
ہوا مجھکو حاصل تجھی سے وجود — تو ہے باپ اور باعث ہست بود
۷۸۰ مجھے تیری فرمانبری ہے ضرور — سبب تجھ سے اور تجھکو مجھ سے سرور
وہان مجھکو لیجائے گا تو ضرور — مبارک ہے جاور جائے سرور
کٹے گی وہان عیش سے زندگی — ترے ساتھ ہوگی حکومت مری
ہمیشہ رہونگی ترے دہنے ہاتھ — نہ چھوٹے گا ہرگز ترا میرا ساتھ
یہ شایان بھی ہے کیونکہ دختر ہون مین — مین محبوبہ ہون سب سے بہتر ہون مین
۷۸۵ غرض لے کے کنجی وہ وان سے چلی — وہ کنجی ہماری ہلاکت جو تھی
تھی واقع مین مفتاح رنج و الم — کلید در صدمہ و درد و غم
چلے ساتھ وہ دیو بچے تمام — جو کتون کے مانند تھے لاکلام
پہونچ کر غرض وان تے دروان پہ — لگی کھولنے وہ جہنم کا در
سلاخون کا جو پہلا دروازہ تھا — اُٹھانے سے اوپر جو اُٹھ جاتا تھا
۷۹۰ نہین کوئی اس کو اٹھا سکتا تھا — نہ اس کی جگہ سے ہلا سکتا تھا
نہ اک بلکہ دوزخ کے سارے لعین — اٹھا سکتے تھے اُسکی جا سے نہین
مگر دیونی نے بہ سرعت تمام — کہ حق سے مقرر تھا یہ اُس کا کام
جو کھینچا وہ دروازہ اُوپر اُٹھا — غرض ایک دروازہ یون کھل گیا
بس اب قفل مین کنجی کو ڈال کر — لگی کھولنے دیونی زود تر
۷۹۵ وہ کھٹکون کو اُسکے گھمانے لگی — وہ اُسکی جھڑون کو ہٹانے لگی
جو اڑبنگے تھے انکو کھولا تمام — تھے مضبوط لوہے کے وہ لاکلام
بالآخر دیا کھول دروازے کو — کسی سے نہ ہرگز تھا کھل سکتا جو

کھلا جب جہنم بھی تھرا گیا — بہت شور کھلنے مین اسکے ہوا
کشادہ وہ دروازہ تھا اسقدر — ہولا کھون کا ایک صف مین یکے گذر
وہ دروازہ بھٹہ کا دروازہ تھا — وہ گویا کہ تیر جہنم کا تھا ۸۰۰
لپک شعلہ کی اور بجید دھوان — نکلنے لگا مثل بھٹہ کے وان
وہ دروازہ وان کا کھلا کا کھلا — رہا بند کوئی نہین کر سکا
مقابل مین تھا اس کے بحر خلا — ہر اک جا نہین حد درجہ گہرا وہ تھا

عالم خلا شاہ ہیولا و ملکہ شب

سمندر وہ گویا تھا ظلمات کا — وہی ملک مقبوضہ تھا رات کا
نہ حد تھی کوئی اور نہ دوری وہان — نہین راستہ کا تھا نام ونشان ۸۰۵
نہ چوڑائی تھی اور نہ لمبائی تھی — نہ اونچائی تھی پر وان گہرائی تھی
نہین وقت تھا اور نہ تھا وان مقام — نہ ہوتی تھی وان پر کبھی صبح وشام
ہیولا تھا وان شاہ ملکہ تھی رات — تھی اول پراکرتی مین انکی ذات
خلا مین عجب طرح کا تھا سمان — تھا اربع عناصر مین جھگڑا وہان
کبھی سرد وگرم اور کبھی خشک وتر — لڑا کرتے تھے مثل شیر ببر ۸۱۰
کبھی اس کا غلبہ کبھی اس کا تھا — عناصر مین تھا روز جھگڑا نیا
مددگار تھے مادے وان کثیر — تھا ان سب کا خالق خدا سے قدیر
شمار ان کا تھا مثل ریگ عرب — غرض انتہا سے زیادہ تھے سب
جدا ان کی قسمین تھین فرقے جدا — ہر اک اپنے فرقہ ہی کے ساتھ تھا
ہر اک کے جداگانہ ہتھیار تھے — تھے ہلکے بھی بھاری بھی ہر طرح کے ۸۱۵
کوئی تیز تھا اور کوئی کند تھا — کوئی تیز رفتاری مین تھا بلا
عناصر مین رہتی تھی ہر روز جنگ — تھا عالم خلا کا بھی جس سے یہ تنگ
خلا کا تھا عالم تہ وبالا سب — تھا گویا خدا کا وہان پر غضب
فقط غلبۂ اتفاقی تھا وان — کبھی اس کا اور اس کا تھا وان نشان
ہیولا کا تھا قاعدہ یہ مدام — لڑا کر عناصر کو تھا شادکام ۸۲۰

عناصر کا جھگڑا اُسے تھا پسند اُنھیں اور لڑانا اُسے تھا پسند
اسی سے فقط اُن پہ تھا حکمران کہ تھا میل سے اُنکے اُس کا زیان
زمانہ مین ملکہ سے اندھیر تھا زمانہ کی قسمت کا یہ پھیر تھا
تھی وان گڑبڑی اور اندھیر کا دور عناصر پہ تھا اُس کا ہر وقت جور
نہین زندگی کا تھا نام و نشان کہ بے نور ہے زندگانی کہان
خلا گویا دریاے زخار تھا کنارے کا جس کے نہ تھا کچھ پتا
تھا وہ قعر دوزخ سے بھی پست تر سدا ان کا عالم تھا زیر و زبر
پراکرت کا رسم تھا اور تھی گور وہان رہتا ہر دم قیامت کا شور
نہ تھے آب و آتش نہ تھی خاک و باد مگر اِنکے عنصر تھے حد سے زیاد
وہ عنصر مگر تھے پراگندہ حال ہوا کرتی تھی اُنمین جنگ و جدال
رہے گا ہمیشہ وہان یہ ہی حال نہ جب تک کہ وہ قادر بے مثال
کرے خلق قدرت سے عالم نئے کہ قدرت ہر اک طرح کی ہے اُسے
وہی کام مین اُن کو لا سکتا ہے وہی اُن سے عالم بنا سکتا ہے
عزازیل دوزخ کے دروازہ پہ کھڑا ہو کے ہر سمت زیر و زبر
لگا غور سے دیکھنے بار بار خلا سے اُسے جلد ہونا تھا پار
تھا شور الیا وان پہ کہ جسکے سبب پھٹے جاتے تھے کان کے پردے سب
چلے جس طرح سے کہ توپون کی باڑ گرین یا اُکھڑ کر کہین پر پہاڑ
یہی ماجرا گویا تھا وان شور تھا جنگ عناصر سے یہ شور و زور
عزازیل اُس مین روانہ ہوا حوادث کی زد کا نشانہ ہوا
پر و بازو پھیلا کے جون بادبان بڑھا آگے وہ بانی ہر زیان
دھوئین اور بادل کے اندر وہ تھا جو بادل تھا غبارہ اُس کا ہوا
گیا بیٹھکر اُس پہ وہ دور تک نہین اپنی ہمت یہ تھا اُسکو شک
ملا آخر اُس کار بے جا خلا نہین اُس کا غبارہ کام آسکا

۸۲۵ ۸۳۰ ۸۳۵ ۸۴۰

عزازیل کا خلاے سخت گذار و راہ دشوار سے بمشکل گزرنا -

عناصر کے ایسے تھپیڑے لگے
کہ کچھ وقت کو ہوش جاتے رہے

گیا ایک عنصر کی زد سے وہ زیر
وہ سمجھا کہ ہے میری قسمت کا پھیر ۸۴۵

نہ ہو گی یہاں سے رہائی کبھی
ہے پاتال کی قید میں زندگی

حقیقت میں وہ قید رہتا یہاں
تھی یہ مرضیِ گردشِ آسمان

وہ مردود ہو جائے واں سے رہا
دیا ایک عنصر نے اُس کو اُٹھا

رہا جب نہ طوفان کا زور و شور
رہا کچھ نہ قہر عناصر کا زور

دگر بار اب وہ اُڑا شد پرا
کبھی چلتا تھا اور کبھی اُڑتا تھا ۸۵۰

کبھی جا کے دلدل میں پھنس کر وہ بیٹھا
زمین وہ نہ تھی اور سمندر نہ تھا

اُچھلتا کبھی اور گرتا کبھی
بمشکل وہاں سے رہائی ہوئی

مگر شوق سے آگے بڑھتا گیا
کہ وہ آنے کو یاں پہ مشتاق تھا

یہ دنیا اُسے گویا تھی زر کی کان
تھا منظور اُس کے لیے ہر زیان

بلندی تھی واں اور پستی کبھی
زمان میں تھی واں اس کی ہستی کبھی ۸۵۵

لطافت بھی تھی اور کثافت بھی تھی
وہ کل وہ تھی راہِ عدم واں تھی

کبھی سر کے اور دست و بازو کے بل
بڑھا اور گیا گرنے سے وہ سنبھل

گیا رینگتا ڈوبتا تیرتا
اُڑا اور کبھی دوڑتا وہ گیا

سنائی دیا اُس کو وحشت کا شور
تھا آواز و بھی گھڑگھڑاہٹ کا زور

اندھیرے گڑھوں سے تھی پیدا صدا
سُنے جو کہ اُس کو ہو وحشت زدہ ۸۶۰

عزازیل اُن سے نہ ہرگز ڈرا
اُسی سمت کو آگے بڑھتا گیا

ہو معلوم واں کس کا ہے اختیار
ہے واں کون سی روح کا اقتدار

اُسی سے وہ معلوم رستہ کرے
گزر جائے اس طرح تاریکی سے

غرض چلتے چلتے وہاں آ گیا
ہیولا کا خود جس جگہ تخت تھا

وہاں تخت ساتھ اُس کے تھا رات کا
سیہ بڑھیا نہایت یہی بد بلا ۸۶۵

تھا جراج بھی واں پہ مسند نشین
نہیں موت سے کم یہ تھا بالیقین

ہیولا کی تخت گاہ میں آنا اور شاہ ہیولا اور اس کے امرا سے دریافت راستے اس طرح سے کرنا

تھے عفریت دان دیو تھے بھوت تھے
تھے جھگڑے کے باعث وان فتنہ فساد
وہان کے بغرض یہی تھے سب امیر
دلیرانہ شیطان نے اُن سے کہا ۸۰۰
ہمیشہ تلک تم سلامت رہو
ہیولا رہے بول بالا ترا
ملک ہون عزازیل ہے میرا نام
مین جاسوس ہوکر نہ آیا یہان
نہ یان پر خلل ڈالنے آیا ہون ۸۰۵
بہ مجبوری یان پر مین وارد ہوا
یہان پر مین آوارہ پھرتا رہا
مرے اپنی حد تک ہو اب رہنما
سنا ہے کہ اک سمت اللہ نے
خلا مین سے پیدا کیا ہے جہان ۸۱۰
وہان جاتا ہون مجھ کو دو رستہ بتا
کسی طرح گردان ہو میرا گزر
مری ایسی تدبیرین ہون گی ضرور
تمھاری دگربار ہو سلطنت
خلا وان ہوا ور عہد ظلمات ہو ۸۱۵
مری کینہ خواہی تمھارا مفاد
ہیولا نے اس طرح پاسخ دیا
تجھے جانتا خوب ہون اے جناب!
ملائک کا اعلےٰ تو سردار ہے

مصاحب یہی شاہ کے تھے بڑے
تھا جھگڑا مجسم وہان اور عناد
تھے وحشت مجسم صغیر اور کبیر
امیران وشاہان قعر خلا
ہمیشہ تلک بادشاہت کرو
ہواے رات رتبہ دوبالا ترا
ہون مین نیستی سے بہت شادکام
نہ منظور مجھ کو تمھارا زیان
بدی دل مین کوئی نہین لایا ہون
اکیلا ہون کوئی نہین رہنما
مین گمراہ تاریکی مین ہوگیا
بہ آسانی وان سے چلا جاؤنگا
ہے منظور نقصان تمھارا جسے
کیا اس طرح سے تمھارا زیان
وہان جانے سے ہے تمھارا بھلا
تمھین نفع ہوگا خدا کو ضرر
کہ ہو نیست وہ عالم پر سرور
تمھارا ہو وہ عالم شش جہت
تو ہی ملکہ کا پھر وہان ہو اسے رات ہو
ہے ہر طرح سلطان فرخ نہاد
وہ پریشان تھا متغیر رنگ تھا چہرہ کا
کہ وہ دوزخ مین تو ہے بقید عذاب
خدا کا مگر تو خطا وار ہے

کہ باغی تو اللہ سے بھی ہوا　　جو قادر ہے اور مجھ سے مالک ترا ۸۹۰
مگر آخر کار کھائی شکست　　تجھے قعرِ دوزخ میں لائی شکست
تو اور تیرے ساتھی گرائے گئے　　بہشتِ بریں سے بڑے زور سے
ہوا گرنے سے یاں پہ صدمہ بڑا　　تھی ہلچل خلا بھی تہ و بالا تھا
تھا مغلوب اس شور سے یاں کا شور　　نہ یہ کیوں ہو قہرِ خدا تھا بزور
تمہارے سبب یاں پہ دوزخ بنا　　تمہارے سبب یہ خلا کم ہوا ۸۹۵
مری سلطنت اب بہت کم رہی　　ہے کمزور اب سلطنت رات کی
فقط تھوڑے حصہ پہ ہوں بادشاہ　　شب و روز رہتی ہے اسیرِ نگاہ
کہیں وہ نہ جاتا رہے ہاتھ سے　　ہے منظور اس کا بچانا مجھے
ہوا مجھ پہ ہے اور بھی یہ ستم　　رہے گا ہمیشہ مجھے جس کا غم
خدا نے نئے آسمان و زمین　　جو ہیں خوب مثلِ بہشتِ بریں ۹۰۰
کئی خلق ہیں مملکت میں مری　　ہوئی اس طرح ہے کمی پر کمی
جہاں سے کہ دوزخ میں تم سب گرے　　بہت پاس ہے وہ اسی سمت کے
جدھر ہے وہ نورِ بہشتِ بریں　　اُدھر ہیں وہی آسمان و زمین
یہاں سے بہت دور وہ اب نہیں　　ہے اب خاتمہ خطروں کا بالیقین
مجھے تیرا جانا وہاں ہے پسند　　کہ ہے تو مرے ساتھ اب دردمند ۹۰۵
بس اب جا تو واں اور ہو کامیاب　　ہو مقصد برآری تری واں شتاب
ہو برباد وہ عالمِ شش جہات　　کروں سلطنت میں وہاں اور رات
کہ بربادی ویرانی اور نیستی　　مرا حصہ ہوں اور غنیمت مری
یہ سن کر عزازیل راہی ہوا　　جواب اُسکو اس نے نہیں کچھ دیا
تھی امید طے رستہ ہو جائیگا　　سمندر کا ساحل نظر آئیگا ۹۱۰
اس امید سے دل میں جرأت بڑھی　　مصیبت کی پروا نہیں کچھ رہی
اٹھا واں سے وہ گویا فتنہ اٹھا　　ہوئی گویا اک دم قیامت بپا

عزازیل کا [illegible] ہیولا سے راہی ہونا اور جنت کے نزدیک پہونچنا

وہ بجلی کے مانند راہی ہوا
ہر اک سمت تھے خطرے حد سے زیاد
ہر اک سمت تھا اُس کے طوفان بپا ۹۱۵
کہ جیسے ہو خطرہ مین کوئی جہاز
مگر آخرِ کار طے کر لیا
عزازیل جب یون ہوا رہنما
عزازیل کے پیچھے پیچھے چلے
وہان پل بنایا بنائی تھی راہ ۹۲۰
جہنم سے ہے وہ تو دنیا تلک
کشادہ ہے وہ خوبصورت ہے، وہ
وہان فاصلہ پر کشادہ ہین در
کنارے کے منظر ہین باغ وبہار
مہیا ہر اک جا کباب وشراب ۹۲۵
وہان پر کہین چوک وبازار ہین
ہین غارتگرِ دین بتِ دلفریب
غرض ہر طرح راہ وہ خوب ہے
مگر ہے جہنم کی وہ شاہراہ
شیاطین کا اس پر ہے ہر دم گذر ۹۳۰
پھنسائین گناہون مین ہمکو سدا
نہین اُن سے محفوظ رہ سکتے ہم
بجز اسکے عیسیٰ بچائے ہمین
نظر آخرِ کار کچھ آیا نور
شعاعین مگر وان تلک آتی تھین ۹۳۵

سفر کر گیا سیکڑون کوس کا
ابھی تک سفر مین تھا وہ نامراد
عذاب ومصیبت کا تھا سامنا
ہو طوفان کا در جیسے شدت سے باز
خلا جو تھا وسعت مین حیرت فزا
گنہ کا بڑھا دل بڑھا موت کا
انھون نے بڑے حکمت وفہم سے
اسی کا ہے اب نام راہِ گناہ
وہ رہتی ہے پُر رہروون سے آجتک
سفر کرنے والونکو راحت ہے وہ
کھلے رہتے ہین جو کہ شام وسحر
درختون کی اُن پر دو رویہ قطار
ہین راحت کی چیزین وہان بے حساب
ہین بارونق اور خوش نمودار ہین
بھلا دین خیالِ فراز ونشیب
وہ دنیا کے لوگون کو مرغوب ہے
ہر اک راہی ہوتا ہے اسکا تباہ
جہنم سے آتے ہین وہ بے خطر
ہمین پونہچے اُن کے وسیلہ سزا
ہے اُن سے گنہ اور رنج والم
وہی گر بچائے ہمین تو بچین
بہشتِ برین گو کہ وان سے تھی دور
وہ تاریکی مین نور کچھ دکھاتی تھین

تھی سرحد خلا کی وہاں پر تمام — پر اکرتے کچھ نہ کچھ وان تھے کام
نہیں واں یہ دنیا تھا طوفاں بپا — نہ کچھ گرد بڑی تھی نہ کچھ شور تھا
عناصر میں تھی وہ نہ جنگ و جدال — نہ عالم وہاں کا پریشان حال
بہ آسانی اُس نور میں وہ چلا — بس اب حال شیطان کا اسطرح تھا
پہونچ جائے بندر پہ جیسے جہاز — بہت دیکھے جس نے نشیب و فراز ٩٤٠
نہ مستول ہوں اور نہوں بادبان — ہو برباد جس کی سر سرھیان
پر و بازو کو دے کے اپنے سکون — لگا دیکھنے وہ سیہ اندرون
نظر آیا جنت کا کچھ جلوہ اب — مکان نور کا تھا سراسر وہ سب
وہی جو کہ پہلے تھا اُس کا وطن — تھا نظارہ یہ دور کا دل شکن
وہ نیلم کے سارے بروج و فصیل — نظر آتے تھے شان میں بے عدیل ٩٤٥
نظر آیا پھر اُس کو عالم نیا — مقابل میں جنت کے وہ ایسا تھا
ہو نزد قمر چھوٹا تارہ کوئی — ذرا سا ہو جس کی ہو کم روشنی
غرض تھا معلق یہ عالم نیا — تھا نظارہ اُس کا عجب خوشنما
لگا وہ اُس کا جنت سے تھا اسطرح — بندھا ہو وہ زنجیر سے جس طرح
اُسی سمت وہ موذی و بد بلا — عداوت سے کینہ سے بیحد بھرا ٩٥٠
نئے شوق سے اب بزودی چلا — برائی کی جانب بہت دل بڑھا

جلد سوم

سفرِ شیطانِ لعین بہ سمتِ کرۂ زمین

تمہید

بنا مجھ کو نورانی اے روحِ نور — مرے دل سے تاریکی ہوجائے دور
ہو جوہر صداقت تجلی نشان — مرا دل بنے نور ہی کا مکان
مین تاریکی سے اب تو بیزار ہون — تجلیٔ حق کا طلبگار ہون
کہ تاریکی مین دیر تک مین رہا — وہان رہنا گرچہ گوارا نہ تھا
مگر ہمسفر مین تھا ابلیس کا — جہان وہ گیا مجھکو جانا پڑا ۵
بناچاری اُس کے رہا ساتھ ساتھ — تھا دامن مین اُسکے مرا گویا ہاتھ
کہ مکشوف ہوتا کر رازِ نہان — خلا کا ہو کل حال مجھ پر عیان
جہنم مین بھی دیر تک مین رہا — شیاطین کا کل حال ظاہر ہوا
بہت دیکھے ساتھ اسکے زیر وزبر — خلا کے اندھیرے مین تھا ہمسفر
ابھی اور بنا مجھ کو تو ہمسفر — نہ تاریکی سے میرا اب ہو گزر ۱۰
مگر نور تک میرا ہادی ہو تو — تو ہو رہنما اور حامی ہو تو
نہین نور سے بڑھ کے ہے کوئی شے — لطافت مین اپنی وہ بےمثل ہے
کہ ہے نور خود ذاتِ[۱] رب العلا — نہین سایہ تک جسمین تاریکی کا
ازل سے خدا اور ازل ہی سے نور — نہ اُس سے جدا اور اُس سے ہے دور
کہ الحق وہ ہے اوّل[۲] کائنات — ہے پہلے ہر اک چیز سے اُسکی ذات ۱۵
نہین اُس کا منبع نہ مخرج کوئی — ہے عرشِ علا کی وہی روشنی

[۱] یوحنا ۱-۵ / اطیطاؤس ۱۲-۶

[۲] پیدائش ۱-۳ سے ۵

نہ تھے آسمان اور نہ تھا آفتاب
ڈھکا نور سے عالم آب کو
ہوا جب تو اے نور جلوہ فروز
تو نورِ خدا مجھ کو نورانی کر
شب و روز میں نوری میں چلوں
نظر آئے مجھ کو جلالِ خدا
کمال اسکی الفت کا آئے نظر
ازل سے ابتک ہے جس کا قیام
تھی الفت رہی ساتھ آدم کے بھی
دگرگون مگر حال ہونے کو تھا
گرے جا کے برباد آدم کو وہ
نہیں حق سے پوشیدہ پوشیدہ کام
تھا عرشِ علا پر خدا اے قدیر
وہان سے تھی ہر جا پہ اسکی نظر
نظر آتے تھے اسکو کل اپنے کام
تھے کام ان کے بھی اسکے پیش نظر
تھے گرد اسکے کل قدسیانِ فلک
وہ سب فضل اور برکتیں پاتے تھے
بہ سمت یمین تخت پر جلوہ گر
تھی انسان پر پہلے حق کی نظر
فقط دو تھے انسان اسوقت مین
تھا فردوس مین انکو حاصل سرور
خوشی اور محبت سے تھے شادکام

کیا تجھ کو جسوقت حق نے خطاب
جو تاریک تھا اور گہرا تھا جو
تجلی سے تیری ہوا پہلا روز
کہ بن جاؤن مین نور ہی سربسر ۲۰
خدا کی حضوری مین ہر دم رہون
میرے دل کی یہ آرزو ہے سدا
وہ الفت کہ جس سے ہین ہم بہرہ ور
سدا کرتی رہتی ہے وہ شادکام
تھین اُس کے لیے بخششین بہت سی ۲۵
مصمم ارادہ تھا شیطان کا
ہمارے لیے سخت آفت ہو وہ
ہین معلوم اُسے کارہاے تمام
نہین جس کی نعمت کی کوئی نظیر
تھے یکسان اُسے سارے زیر و زبر ۳۰
تھی نظرون کے آگے خلائق تمام
غرض تھی ہر اک شے سے اُسکو خبر
تھے مثل کواکب تھے شانِ فلک
خوشی سے عجب طرح بھر جاتے تھے
شبیہہ[1] خدا تھا خدا کا پسر ۳۵
تھا اُسوقت وہ سب سے چھوٹا پسر
تھا سب کچھ مہیا یہان پر انھین
مصیبت سے ہر قسم کی تھے وہ دور
تھین بمثل جو اور تھا جنکو قیام

خدا کی محبت اور عالم الغیبی۔ اسکا عزازیل کو اسطرف دنیا جاتے دیکھکر اپنے بیٹے انسان کے بابت اپنے رحم کا ذکر کرنا اور اپنی صداقت اور انسان کی از خود گمراہی کا بیان فرمانا اور اسکی خودمختاری اور آزادی کا ذکر کرنا۔

[1] عبرانیون ۱۔۳

۴۰ مبارک تھی تنہائی اُن دونوں کو
جہنم تھا پیشِ نظر اور خلا
عزازیل بھی خود نظر آتا تھا
گزر کرکے وہ رات کے تلک سے
ہمارے جہان کو وہان سے تھی بلا
۴۵ نہایت بظاہر تھکا ماندہ تھا
پرو بازو مین اسکے طاقت نہ تھی
گھسیٹے لیے آپ کو جاتا تھا
نظر آتا تھا یہ جہان اِس طرح
تھی پانی کے مانند گھیرے ہوا
۵۰ خدا جانتے شیطان کو دیکھکر
عزازیل جاتا ہے فردوس کو
اُسے غصہ و قہر لیجاتا ہے
کرے وان پہ وہ کینہ خواہی کا کام
نہ دوزخ اُسے قید مین رکھ سکا
۵۵ خلا کی بھی کچھ اُس نے پروا نہ کی
بڑھا جاتا ہے اس طرح اپنی سزا
پہونچ کر وہان ہوگا وہ کامیاب
کہ انسان کھائے گا اُس سے فریب
خطا کرکے ممنوعہ پھل کھائیگا
۶۰ کرے گا وہ اس طرح میرا گناہ
وہ صورت ہماری ہے مختار ہے
وہ آزاد ہے تابہ رغبت تمام

تھے خود تم خدا کی حضوری سے جو
تھا روشن خدا پہ ہر اک ماجرا
تھا اُس وقت وہ نزدِ عرشِ علا
بڑھا اور نظر آیا کچھ نور اُسے
اُسی سمت جاتا تھا وہ کینہ خواہ
مگر شوق اُس کو لیے جاتا تھا
ذرا پیرون مین اسکے قوت نہ تھی
ذرا بھی نہ آرام وہ پاتا تھا
کسی چیز کا گولہ ہو جس طرح
مثالِ جزیرہ جہان اسمین تھا
لگا کہنے بیٹے سے "میرے پسر
ہلاکت کا باعث وہان تاکہ ہو
اُسے اسلیے دنیا مین لاتا ہے
کرے وان پہ بربادی کے انتظام
کہ اب وان سے آزاد وہ ہو گیا
میرے اِس جہان کیطرف راہ لی
اُٹھائے گا اِس کارِ بد کا مزا
اُسے ہو گی مطلب برآری شتاب
نہین سوچیگا وہ فراز و نشیب
ہلاکت وہ اپنے پہ خود لائے گا
وہ اور اُسکی اولاد ہوگی تباہ
وہ خلقت کا حاکم ہے سردار ہے
رضا جوئی حق مین ہو شاد کام

۲ بطرس ۲-۴

نہین اُسکی خدمت ہو مثل غلام — نہ اُس کا ہو مجبوری سے کوئی کام
محبت مین اُسکی ہو آزادگی — محبت نہین جبر سے ہو کبھی
جہان جبر ہے وان محبت نہین — بن آزادگی سچی خدمت نہین
صداقت کا ہرگز نہین امتحان — نہ نیکی کا کچھ اسمین نام و نشان ۶۵
ہے بیکار یان فہم و عقل و تمیز — بھلا ایسی خدمت سے ہو عزیز
نہین مجھکو اور انکو اُس سے خوشی — ہے بیکار اس طرح کی بندگی
ملک اور انسان کا ہے یہ شرف — گناہون سے وابستہ ہون ہر طرف
کرین میری خدمت بہ رغبت تمام — محبت مین میری رہین شادکام ۷۰
کیا خلق آزاد ان دونون کو — طبیعت مین مختاری دونونکی ہو
ملائک ہین مرضی سے کچھ گر گئے — خوشی سے مگر باقی قایم رہے
نہ حیوان کو یہ درجہ ہم نے دیا — اُسے ہم نے مجبور پیدا کیا
ہے دی ہم نے انسان کو اتنی تمیز — کہ نیکی کو ہر وقت رکھے عزیز
جو چاہے نہ شیطان کا کھائے فریب — جو شیطان کہے اُس کو جانے فریب ۷۵
ارادہ و مرضی و فہم و تمیز — دیا بس ہے آزادی اُسکو عزیز
یہی حق تھا اُس کا دیا بس اُسے — ہے ناشکرا الزام دے گر مجھے
نہ قسمت سے مجبور اُس کو کیا — نہین پیدا اس طرح اُسکو کیا
کہ مجبور ہو کر کرے وہ گناہ — کرے ترک وہ یک بیک حق کی راہ
دیے سخت احکام اُس کو نہین — کہ حکمون سے گھبرا نہ جائے کہین ۸۰
فقط ایک ہی حکم اُس کو دیا — نہ ہے ماننا جس کا مشکل ذرا
بتایا اسے ہم نے نفع و ضرر — بھلائی سے اپنی نہین بیخبر
یہ معلوم ہے وہ کرے گا گناہ — وہ آخر گنہ کر کے ہوگا تباہ
سرے علم کا ہے نہ اُس پر اثر — نہین علم ہے باعثِ خیر و شر
بھا ممکن کہ بے اُسکے کرتا گناہ — نہین علم میرا کراتا گناہ ۸۵

نہین اس لیے وہ کرے گا گناہ — نہین چھوڑیگا اس سبب حق کی راہ
کرتا علم کو میرے پورا کرے — مگر اس لیے فائدہ ہو اُسے
گنہ کے لیئے عذر کوئی نہین — کیا پیدا ایسا اُسے بالیقین
وہ ہر حال مین چاہے قایم رہے — ظفر موذی شیطان پہ حاصل کرے
مدد گار ہین تو ہمی روح پاک — ہین اُسکے نہ شیطان سے ہو وہ ہلاک ۹۰
ہماری مدد چھوڑ دیگا وہ جب — گنہ کر کے پائے گا رنج و تعب
بموجب وہ فتوے کے ہوگا ہلاک — وہ ہے خاک ہوجائیگا جلد خاک
ہے شیطان مین جیسے گنہ کا اثر — بغاوت ہے۔ بد ذاتی اور سخت شر
یہی حال انسان کا ہوجائیگا — سزا اپنے افعال کی پائیگا
مگر چونکہ کھائے گا انسان فریب — کہ دیگا اُسے سخت شیطان فریب ۹۵
اسی وجہ سے فضل وہ پائیگا — نہ خود مرتکب وہ گنہ کا ہوا
ہے شیطان معافی کے لائق نہین — گنہ کا ہے سرچشمۂ اولین
کہ وہ آزمایش مین خود ہی گرا — گنہ کا وہ خود مرتکب ہوگیا
معافی وہ ہرگز نہین پائیگا — کہ ہرگز نہ حقدار ہے فضل کا
عدالت مری اور رحمت مری — ہے جس سے جلال و فضیلت مری ۱۰۰
رہین گی ہر اک جا مین برقرار — مگر رحم وہ ہے کہ دارو مدار
بجات بشر کا ہے جس پر ضرور — کرے گا وہی قہر کو میرے دور

خدا کے اظہار رحمت سے بہشت برین کا بھر جانا

خدا نے جب اظہار رحمت کیا — خوشی سے بہشت برین بھر گیا
یکایک بہار دگر آگئی — زمین چمن گل کھلانے لگی
بھرا جن کی خوشبو سے جنت تمام — ملائک ہوئے سب بے طرح شاد کام ۱۰۵
جلال اور حشمت مین سب سے زیادہ — ہے ان انکی بہبودی مین جو کہ شاد
ہمارا مسیحا و نور خدا — جو ہے اسی جہان مین محمود خدا

عبرانیون ۱-۳

خدا کی شباہت ہے، اس کا جلال — اُسی مین ہے کل ذاتِ حق کا کمال
وہ بیٹا ہے تمثیل ہے باپ کا — سرِ مو نہین فرق اسمین ذرا
خدا باپ کے فضل کی باتون سے — ہوئی بیکران اب مسرت اُسے ۱۱۰
محبت ہوئی جوش زن اسقدر — محبت مجسم ہے حق کا پسر
کہ جس کی تھی وسعت بھی بے انتہا — اسی طرح رفعت تھی بے انتہا
عمق تھا نہین اُسکا اور عرض و طول — عجب رحم بھی ساتھ مین تھا شمول

پسرِ حق تعالی کا کلماتِ رحمت آمیز خدا کی درگاہ مین انسان کی خاطر عرض کرتا

وہ یون فضل کی باتین کرنے لگا — پدر اپنی رحمت سے تونے کہا
کہ انسان فضل و کرم پائیگا — نہ خود مرتکب وہ گنہ کا ہوا ۱۱۵
یہ کلماتِ رحمت ہین اسکی نجات — فنا ہونے والے کی خاطر حیات
انھین کے لیے ہوگی تیری ثنا — بشر اور ملائک سے رب العلا
ترے تخت کے گرد لاکھون ہام — کرینگے تیری حمد اے ذوالکرام
ہر اک جا پہ ہوگی صدائے ثنا — کہ گونج اُٹھیگا جس سے ارض و سما
ہے ممکن کہ انسان برباد ہو — کرے تو ہی برباد انسان کو؟ ۱۲۰
وہ انسان جو ہے پیارا بیٹا ترا — جسے حال مین خلق تونے کیا
جسے اپنی رحمت سے سب کچھ دیا — وہ ہے خلق مین چھوٹا بیٹا ترا
گنہ ہوگا انسان کا از خود نہین — فریبِ عزازیل سے بالیقین
گنہ مین گرفتار ہو جائے گا — وہ اپنی حماقت کا پھل پائے گا
گنہ کے لیے عذر کوئی نہین — خطا اُس کی ہوگی بہت بالیقین ۱۲۵
مگر پھر بھی تجھ سے ہے از حد بعید — رکھے پھر انسان نہ کوئی امید
ترے ہاتھ مین سب کا انصاف ہے — ترا دل ہر اک طرح سے صاف ہے
تجھی سے ہے روزِ سزا و جزا — ہے دروازہ وا تجھ سے امید کا

سوا اسکے تجھ کو نہ ہوگا پسند — ہو بربادی انسان کی سودمند
عزازیل کو فخر سے وہ کہے — ہوئی فتح دنیا مین حاصل مجھے
١٣٠ ہوا پورا اب کینہ خواہی کا کام — لیا مین نے دل کھول کر انتقام
کرے میرے کامون کو برباد وہ — ہو نا راستی سے بہت شاد وہ
جہنم کو وہ فتح کے ساتھ جاے — زیادہ اگرچہ سزا اور بھی پاے
ہوتا ہم شیاطین کو از حد سرور — بڑھے فخر ان کا ہو ان کو غرور
ہوا اولاد آدم کی یکسر تباہ — ہو شیطان انسان کا بادشاہ
١٣٥ ابد تک جہنم مین انسان رہے — وہان تلخکامی اٹھایا کرے
ہلاکت مین روح اسکی دائم رہے — عذاب و مصیبت مین قایم رہے
اس انسان کو گر اب کرے تو ہلاک — کہ وہ خاک ہے جلد ہو جاے خاک
ترے دشمنون مین ترا پاک نام — ہو بدنام اس سے وہ ہون شاد کام
کہین وہ کہ خالق کو الفت نہین — کہ کرتا ہے برباد خالق ہمین
١۴٠ ہے خلقت کی بربادی منظور اسے — کہ کرتا ہے ظلم اس کا مجبور اسے
کر انسان پہ رحمت کی اب تو نظر — کہ پُر ہے تو رحمت سے میرے پدر"

خدا باپ کا انسان کی شفاعت کا ذکر کرنا اور ملائک سے شافع انسان ہونے کے لیے دریافت کرنا

خدا باپ نے بیٹے سے یون کہا — "مرے بیٹے تجھ سے ہے دل خوش مرا (متی ۳-۱۷)
محبت کا میری تو ہی ہے ظہور — تو ہی میری حکمت تو ہی میرا نور
تو قدرت مری اور میرا کلام — تو اظہار فضل و کرم ہے مدام (یوحنا ۱-۱۰ ۳-۱۴)
١۴۵ تھا دل مین مرے جو کہ تو نے کہا — مرا مقصد ازلی بھی یہ ہی تھا
کہ انسان کو برباد ہونے نہ دین — بچانے کی تدبیر کچھ ہم کریں
فقط فضل سے میرے بچ جائیگا — نجات آپ سے وہ نہین پائیگا
گنہ کی غلامی سے آزادگی — اسے دونگا اور قوت تازگی

مقابل وہ شیطان کے تا ہو سکے　　نہ اس کو ظفر لینے پہ پانے دے
وہ اس بلت کو جانے گا بالضرور　　نجات اسکے امکان سے ہے بہت دور　۱۵۰
وہ کمزوری کو اپنی پہچانے گا　　وہ یہ بات اچھی طرح جانے گا
نہین قوتِ نیکی انمین رہی　　ضرورت ہے ہردم مدد کی مری
وہ بے فضل کے میرے نا چار ہے　　ہمیشہ میرا فضل درکار ہے
نہ افعال سے پائےگا وہ نجات　　نہ اپنے سے حاصل کریگا حیات
ہراک کے لیے ہوگی میری نجات　　معافی گنا ہونکی ابدی حیات　۱۵۵
مگر جو نہ اس کو کرے گا قبول　　رہے گا ہلاکت مین وہ بوالفضول
جہالت کسی کی کسی کا غرور　　رکھیگا اُسے فضل سے میرے دور
اسی طرح غفلت بھی ہٹ دھرمی بھی　　ہین انسان کے حق مین نہایت بری
اُسے فضل سے روکین کی بالضرور　　حیاتِ ابد سے رکھینگی وہ دور
ہلاکت سے آگاہی دونگا انھین　　مین نیکی پہ مایل کرون گا اُنھین　۱۶۰
کرونگا دلونکی مین تاریکی دور　　کہ تا جلوہ گر ان مین ہو میرا نور
کرون گا اُنھین موم جو سنگ ہون　　برائی سے جو باعثِ ننگ ہون
معافی کے تا وہ طلبگار ہون　　وہ شرمندہ ہون اور نگونسار ہون
وہ تایب ہون اور رہین خدمتگزار　　ہو شیوہ دعا مانگنا بار بار
بجا آوری میرے احکام کی　　ہو اُن کے لیے باعثِ خورمی　۱۶۵
مرا ایسون پر ہوگا لطف و کرم　　مدد ان کو پہنچاؤن گا دم بدم
رہے گی سدا ان پہ میری نگاہ　　سنون گا دعا اُن کی شام و پگاہ
عطا کی جو انسان کو مین نے تمیز　　رکھیگا اگر دل سے اسکو عزیز
تو وہ رہنما ہوگی ہر حال مین　　ممد ہوگی افعال و اقوال مین
پہونچ جائے تا نور سے نور تک　　رسائی ہو حاصل اُسے مجھ تلک　۱۷۰
نہین فضل کو جو کرینگے قبول　　نہین فائدہ انکو ہوگا حصول

اُنھین کو کرونگا مین و سخت دل
جو وانستہ اندھے نہین اندھے ہون
رہین رحم سے میرے خارج مدام
۱۷۵ ہے انصاف اس بات کا مقتضی
بدی وہ ہے جسکی ہے ابدی سزا
کہ طاعت سے میری وہ منھ موڑیگا
کر چاہے گا بن جائے مثل اللہ
نہین ہوگی اُسمین یہ تاب و توان
۱۸۰ کرے دور خود سے وہ اپنی بدی
دگر بار حاصل کرے زندگی
شفاعت ہے اسکی اگرچہ ضرور
مگر ہوگا اس کا وہی تو شفیع
عوض مین جو اُسکے اٹھائے سزا
۱۸۵ ہو اُسکے عوض مین ذلیل و خوار
وہ کل نسل آدم کا کفارہ ہو
ہر اک شخص پھر پاک محسوب ہو
کرون روح پاک اُسکو تب مین عطا
کہ انسان فرشتہ خصائل بنے
۱۹۰ بہشت برین ہو پھر اُسکا مقام
ملائک مرے میرے اے قدسیو!
بتاؤ کہ کوئی ہے ایسا یہان
عوض مین جو انسان کے محزون ہو
وہی راست نا راستون کیلئے

جو ہون ضد یہ گو ہون گدے سے خجل
نہ میرے رہ شیطان کے بندے ہون
ہمیشہ رہین وہ بدی کے غلام
سب انسان اُٹھائین سزائے بدی
رکھیگی نہ حقدار وہ فضل کا
ہمارا گنہ کر کے سب کھوئیگا
کرشمے اس طرح خاص حق کا گناہ
کہ روحانی مردہ مین قدرت کہان
تلافی کرے اپنی بدکاری کی
معافی گناہون کی پاکیزگی
معاف اُسکے تا ہون گناہ و قصور
کرے گا وہی صرف اُسکو رفیع
مرے تا کہ انسان پائے سزا
ہون دکھ اتنے اُس پر کہ ہو بیقرار
نجات ابد دے ہر اک شخص کو
دگر بار وہ حق کا محبوب ہو
مین نو زادگی بخشون اور دل نیا
نہ شیطان سے اسکو تعلق رہے
ابد تک جہان وہ رہے شادکام
جو رحم و محبت سے معمور ہو
بنے جا کے جو غیر فانی وہان
معذب بھی ہو اور ملعون ہو
جو کفارہ ان کیلیے وہ مرے

پیدائش ۳-۵

[illegible]

محبت کی جنت مین ہے کیا کمی — ملایک مین راضی نہین ایک بھی ۱۹۵
جو انسان کی خاطر اٹھائے سزا — کہ ہو ذات انسان کا جس سے بھلا
ملایک مین خاموشی پیدا ہوئی — نہین ان مین ہرگز تھا ایسا کوئی
جو انسان کا ہو شفیع و وکیل — نجات اور بخشش کا اسکی کفیل
عوض مین جو انسان کے خود کو رکھے — جو کفارہ انسان کا ہو سکے
اٹھائے جو انسان کی خود سزا — مرے تاکہ انسان پائے بقا ۲۰۰
اٹھائے جو اسکے گناہون کا بار — ہو جسکے سبب رحمتِ کردگار
تھا میکائل آدم کا جو خیر خواہ — جو آدم کی حالت پہ بھرتا تھا آہ
وہ سجدہ بجا لاکے کہنے لگا — خدایا تو آدم کو خود ہی بچا
یہ نزدیک اپنے ہے امر محال — ہین عاجز نہایت ہمارے خیال
نہین ہوتی ہرگز کسی کی نجات — نہین ملتی ہرگز کسی کو حیات ۲۰۵
جہنم تھا اور تھی ہلاکت ضرور — سدا رہتے ہم رحمتِ حق سے دور
خدا نے یہ دیکھا کہ واں پر کوئی — شفاعت کرے جو کہ انسان کی
نہین ایسا نہین نہین بالیقین — شفاعت کی قدرت کسی مین نہین
نہین کوئی کفارہ ہو سکتا ہے — گنہ کو نہین کوئی کھو سکتا ہے
بجائے اُسے کس مین مقدور ہے — زبردست بھی اسمین مجبور ہے ۲۱۰
نظر بعد کو اپنے بیٹے پہ کی — نظر وہ تھی جس مین محبت بھری
نظر وہ کہ جس مین تجسس بھی تھا — نظر وہ جو سب نظرون سے ہے جدا
خود ابن خدا جانتا ہے جسے — جو پنہان ہے ہر ایک مخلوق سے
محبت سے معمور ابنِ خدا — محبت سے مسرور ابن خدا
محبت مجسم سحابِ کرم — شریکِ غم و رنج و درد و الم ۲۱۵
اب انسان کی خاطر یہ کہنے لگا — محبت سے معمور ہر لفظ تھا
کہا تو نے جو کچھ وہ ہو جائیگا — اور انسان فضل و کرم پائیگا

ملایک کا خاموش ہو جانا اور اپنی تنگی کا اظہار و عاجزی کرنا۔

اور خدا کا انکی عاجزی دیکھکر اپنے بیٹے کی طرف نظر بخشش فرمانا۔ دانیل ۱۲ - ۱

یسعیاہ ۵۹ - ۱۶

ابن خدا مجسم و سحاب کرم کا شافع انسان ہونا اور انکے لیے کفارہ دینے کے لیے خود کو پیش کرنا۔

ترا فضل ہے مفت سب کے لیے
ترا فضل ہے پیک رحمت ضرور
ہے وہ زود رفتار ہر ایک سے ۲۲۰
وہ جاتا ہے جس جا نہ اسکی تلاش
وہ انسان کے پاس بھی جائیگا
کہ ہوگا اُس سے نہ کچھ فائدہ
نہ تدبیر وہ کر سکے گا کوئی
نہ وہ اپنا کفارہ ہو سکتا ہے ۲۲۵
نہیں اُس کا کفارہ کوئی یہان
مرے باپ اب تو ہے یہ آرزو
محبت کا تیری مین مظہر ہون
عوض مین مین انسان کے انسان بنون
اُٹھاؤن مین اسکے عوض مین سزا ۲۳۰
مرے باپ اُسکو نہ برباد کر
تو آغوش مین اپنے تو رہنے دے
سزا اسکی مجھ پر تو اے باپ ڈال
مجھے واسطے اسکے کفارہ کر
مجھے موت کے بھی حوالہ تو کر ۲۳۵
مجھے موت لیجائے زیر زمین
اسی وقت مین یہ کہا جائے گا
کہان اب ہے اے قبر تیری ظفر
سرا سر مرے تحت مین آئینگے
کرون نیست مین موت اور قبر کو ۲۴۰

حیات ابد ہے ترے فضل سے
ہر اک جا وہ جاتا ہے نزدیک و دور
محبت تری خلق سے ہے اُسے
نہیں انتظاری کہ وہ آئے کاش!
وہ رحمت کی خوشخبری بھی لائیگا
جب انسان گناہون مین مر جائیگا
کرے جس سے تا اپنی وہ مخلصی
نہ اپنے گناہون کو دھو سکتا ہے
ہے ناچاری انسان کی بالکل عیان
خوشی سے اجازت اگر دیجیے تو
مین اپنے کو انسان پہ قربان کرون
مین اپنے کو اسکی جگہ مین رکھون
تو اسکے عوض مجھ کو ملعون بنا
سزا سے بھی اُسکو تو آزاد کر
جلال اب مرا جو ہے تو اسکو لے
تو اپنی حضوری سے مجھکو نکال
محبت بھی انصاف بھی پورا کر
نہ کچھ دیر کر اسکی مجھ پر ظفر
ظفر مجھ کو حاصل ہو اُس پر وہین
کہان نیش اے موت اب ہے ترا
غرض موت اور قبر و قہر سقر
کہ ہوگی یہ اک طرح قدرت مجھے
کہ پھر اقتدار انکا کچھ بھی نہ ہو

نہ تو قبر مین رہنے دیگا مجھے | بچائے گا تو جسم کو سڑنے سے
غرض موت کو قبر مین دفن کر | شیاطین کو لا کر بقیدِ سقر
بالآخر لیے ناجیون کا گروہ | بجاہ وجلال وبہ شان وشکوہ
ترے پاس جنت مین مین آؤنگا | مین اعدا پہ بالکل ظفر پاؤنگا
مرے خون خریدے رہینگے یہان | رہینگے ہمیشہ تلک شادمان ۲۴۵
رہے گا ترا میل انسان سے | رہے گی رضا جو کی منظور اُسے
ہمیشہ تری میرے پیارے پدر | پدر ہوگا پھر تو وہ تیرا پسر
ہوا چپ یہ کہہ کرکے ابنِ خدا | محبت کا نور اسکے چہرہ پہ تھا
وہ قربان ہونے کو تیار تھا | تھا وہ منتظر باپ کے حکم کا
اُسی پر تھی ہر اک ملک کی نظر | تھے اسوقت حیرت زدہ سربسر ۲۵۰
کہ اسمین محبت تھی بے انتہا | نہین جسمین غرّہ نہ کچھ فخر تھا
ملایک کی فہمید سے تھی زیاد | تعجب تھا سب کو گئے تھے وہ شاد
نہین اُسکی رفعت کو پاسکتے تھے | نہ اس کا عمق وہ بتا سکتے تھے
نہین اُسکی وسعت سمجھ سکتے تھے | مگر سجدۂ شکر کرنے لگے
خدا باپ سن کر بہت خوش ہوا | اور اس طرح بیٹے سے اُسنے کہا ۲۵۵
زہے اے پسر مرحبا مرحبا! | تجھے نورِ ابصار نازم ترا!
محبت عجب حبذا حبذا! | ہے قربان جانِ پدر مرحبا!
ہے شاباش ای میرے جان وجگر | مرے راحتِ جان و نورِ بصر
محبت تری جان نثاری تری | یہ جان بازی تیری خود انکاری بھی
ہین اعلیٰ و برتر برون از قیاس | کرے گی سدا خلق تیری سپاس ۲۶۰
کہ تو ہی بنا رحمتِ کردگار | کرے دور تا قہر پروردگار
خدا اور انسان مین صلح ہو | وہ بنجائے بارِ دگر نیک خو
ہے تدبیر تیری نہایت درست | ہے انسان پر تیری رحمت درست

زبور ۱۶-۱۰
اعمال ۲-۲۴ و ۲۷
کلسیون ۲-۱۵

ابن خدا کی خودستائی و خود انکاری کو دیکھکر ملائک کا حیرت زدہ ہونا اور سجدۂ شکر بجالانا۔ خدا باپ کا خوش ہونا اور اسکی محبت بیرون از قیاس و جان نثاری اور شکر و سپاس کے لیے اپنے لخت جگر اور پیارے پسر کی توصیف کرنا

محبت بھی ہے عدل بھی اسمین ہے — غرض ہے مناسب ہر اک اسمین شے

۲۶۵ طریقہ نہین اور کوئی دوسرا — بجز اُسکے جو ہے طریقہ ترا

تو ابن خدا ہو کے انسان بنے — اور انسان خود ہی بتائے تجھے

سزا تیری حد سے گذر جائیگی — سزا مین نہ رحمت تجھے آئے گی

بھلا قہر کس طرح تجھ پر کرون — سزا دون تجھے اور اُسے چھوڑ دون

نکالون تجھے گود سے کس لیے — ذلیل اسقدر ہونے دون کیون تجھے

۲۷۰ بھلا کس لیے تجھ کو قربان کرون — مین کفارہ مین کس لیے تجھکو دون

بھلا کس طرح چاہے گا یہ پدر — معذب ہو سب کیلیے تو پسر

جلال اور حشمت کو تو چھوڑ کر — خوشی سے وہان جائے منھ موڑ کر

مرے ایک لکڑی پہ مثل غلام — ہو تو چھوڑے جانے سے بس تلخ کام

تجھے دیکھنا دکھ مین دشوار ہے — مگر جب کہ تو آپ تیار ہے

۲۷۵ رضا دیتا ہون مین کہ قربان ہو — تو انسان کے بدلے مین انسان ہو

ہو پیدایش انسانی تیری عجیب — تری زندگی ہو عجیب و غریب

جو کرنا تھا اس کو تو ہی آپ کر — کہ انسان ہون مقبول بار دگر

مجھے میرے سب کام مرغوب ہین — جو مخلوق ہین میرے محبوب ہین

نہین کم ہے انسان سے الفت مجھے — ہے حد درجہ اُس سے محبت مجھے

۲۸۰ تو میری محبت کا اظہار ہو — بچا اب فقط تو ہی انسان کو

ہے آدم سے ہی موت کی ابتدا[1] — ہر انسان دنیا مین مرجائے گا

فقط تجھ سے پائین گے سب زندگی[2] — معافی گناہون کی پاکیزگی

نہ اعمال سے پائینگے وہ نجات — تیری نیکی ہو گی نجات و حیات

ہے آدم کے باعث ہر اک پر خطا — ہے ناپاکی سے اُسکی از حد بُرا

۲۸۵ مگر واقعی راست بازی تری — کرے گی گناہون سے اُسکو بری

نئی زندگی تجھ سے جب پائے گا — بنا جب کہ مخلوق بن جائے گا

[1] ۱ قرنتھیون ۱۵-۲۲

[2] یوحنا ۵-۲۰

رہے گا نہ فخر اُس کو اعمال پر　　مگر تیری نیکی پہ ہی سر بسر
عدالت کو پورا کریگا تو ہی　　اُٹھائیگا سب کی سزا موت کی
مگر جلد تو زندہ ہو جائے گا　　نہ بوسیدگی قبر مین پائے گا
تری موت الحق ہے سب کی سزا　　ہے سب کے لیے زندہ ہونا ترا　۲۹۰
نئی زندگی اور ابدی حیات　　ہے انسان کو سب کچھ تری پاک ذات
عداوت یہ شیطان کی لعنت تری　　تری جان نثاری محبت تری
ظفریاب ہوگی ہر اک طرح سے　　کرے گی ہمیشہ کو برباد اُسے
بگاڑے کو اُس کے بنائیگا تو　　شکار اُسکے مُنہ سے چھوڑائیگا تو
قصور اُس کا ہے جو کہ برباد ہو　　گناہون سے غارت کرے آپ کو　۲۹۵
بلندی ہے سب کیا یہ پستی تری　　نہ پستی ہے یہ پر بلندی تری
کہ تو چھوڑ کر اپنا سارا جلال　　الٰہی بزرگی کا سارا کمال
یہ تخت اور یہ تاج اور سلطنت　　ہوا خالی اسمین ہی تھی مصلحت
بچاے تو دنیا کو بربادی سے　　بحال اب دگربار اس کو کرے
مرے بیٹے ہونے کے اوصاف سب　　ہین ظاہر یہ بھی جانین گے صاحب　۳۰۰
کہ نیکی سے از حد تو معمور ہے　　محبت سے ہر طرح بھرپور ہے
نہ ذلت تری ہوگی انسانیت　　بزرگی اُسے دیگی ربانیت
نہ انسانیت تجھ سے ہوگی جدا　　رہے گا تو انسان بھی اور خدا
تو ساتھ اُسکے یان تخت پر بیٹھے گا　　کہ افضل ہر اک سے ہے رتبہ ترا
ترا ہوگا ہر ایک پر اختیار　　ترا مرتبہ اور ترا اقتدار　۳۰۵
زیادہ وہ ہر اک سے رہیگا مدام　　کرے گا تجھے سجدہ ہر خاص و عام
جہنم بھی اور آسمان و زمین　　رہین گے ترے تحت مین بالیقین
مری خلق پر ہوگا تو بادشاہ　　جہان دادر و شاہ گیتی پناہ
ریاست ہر اک اور ہر اک اختیار　　ہر اک سلطنت اور ہر اک تاجدار

زبور ۱۶ [illegible]
اعمال ۲ [illegible]
افسیون ۱ [illegible]
فلپیون ۲ [illegible]
مکاشفات [illegible]
فلپیون ۲ [illegible]
فلپیون ۲ [illegible]
متی ۲۸ [illegible]

ترا ہوگا اور تیرے زیر نگین ۳۱۰
تجھے سلطنت دی عدالت بھی دی
ترا ہوگا جب آسمان پر ظہور
عدالت کا دن اُس زمان آئیگا
ترے حکم سے پھونکیگا تب وہ صور
اس آواز سے زندہ ہونگے تمام ۳۱۵
غرض سارے عالم کے انسان سب
عدالت ہر اک کی کریگا تو ہی
کرے گا فرشتوں کا انصاف تو
جہنم مین جا مین گے وہ سب ضرور
جہنم کیا جائے گا بند تب ۳۲۰
یہ مخلوق نو آسمان و زمین
کرونگا مین خلق آسمان و زمین
وہ ہونگے شامل بہشت برین
ترے خون خریدونکا ہونگے مقام
عبادت جہان وہ کرینگے مدام ۳۲۵
سکونت وہان انکی تیری ہوگی مدام
اُنھین آسمانی کھلائیگا من
نہ بھوکے نہ پیاسے وہ ہونگے کبھی
پریشان ان کو کرین گی نہین
تو پوچھا یگا زندہ سوتونکے پاس ۳۳۰
پلائےگا انکو تو آب حیات
کریگا ضرور ان کی مین دلدہی

تری شاہی ہوجائیگی ہر کہین
فضیلت تجھے دی ہے [illegible] بھی دی
ترا نور پھیلیگا نزدیک و دور
سرافیل سے جب تو فرمائےگا
قیامت بپا ہوگی [illegible] ضرور
نظر آئین گے پھر گروہ [illegible]
کھڑے تخت کے روبرو ہونگے سب
سزا و جزا سب کو دیگا تو ہی
وہ سب ہونگے حاضر ترے روبرو
شیاطین ہین [illegible] جو جہنم کے [illegible]
رہین گے [illegible] سب
اسی وقت [illegible]
نئے اور بہتر ہون [illegible]
غرض یہ نئے آسمان و زمین
جہان وہ رہین گے سدا شادکام
کرے گا حضوری سے تو شادکام
ہماری رضا جوئی سے ہوگا کام
کرے گا تو آسودہ اے ذوالمنن
تکالیف گرمی کی اور دھوپ کی
کہ ہوگا تو ہی گلہ بان بالیقین
جہان امن ہے اور نہین [illegible]
انھین خورش [illegible] کی ہر اک تری [illegible]
رہے تا نہ یا مصیبت کوئی

متی [illegible]
[illegible]
قرنتیون [illegible]
تھسلنیکیون [illegible]

پدر کی طرح آنسو پونچھونگا مین | اور آرام و راحت سدا دونگا مین
مین انکے لیے ہونگا سب کچھ ضرور | حضوری میری دے گی انکو سرور
صداقت خوشی محبت وہان | رہین گے ہمیشہ تلک حکمران ۳۳۵
ملائک کرو ابن حق کو سجود | اُسے بھیجو تم سچے دل سے درود
جو جان اپنی سب کے لیے دیتا ہے | وہ سب کے عذاب اپنے پر لیتا ہے
وہ سب برکتین تاکہ حاصل کرین | مرے فضل مین روز و شب وہ بڑھین

قدسیون کا شادکام ہوکر جے جے اور ہوشعنا اور ہلیلو یاہ کا نعرہ بلند کرنا اور سجدۂ شکر بجا لانا اور حمد خدا و مسیح کرنا

ہوا ختم جب یہ خدا کا کلام | ہوئے سن کے قدسی بہت شادکام
تھا جے جے کا نعرہ ہر اک جا بلند | کہ تھا حمد حق ان کو کرنا پسند
ہوشعنا ہلیلو یاہ گاتے تھے وہ | بہت بار سجدہ مین آتے تھے وہ ۳۴۰
مسیحا کے قدسون پہ رکھتے تھے تاج | کہ ہے تخت و تاج اس کا اور اسکا راج
مرصع ملائک کے تھے تاج زر | لگے تھے بہت ان مین لعل و گہر
تھا ان سب کا مثل کواکب جلال | ہر اک کا تھا اُسکے مناسب جلال
گلے مین ملایک کے تھے ایسے ہار | خراج ممالک ہون جن پر نثار ۳۴۵
وہ سب تھے جنتی پھولون کے ہار سب | معطر تھی کل جا وہ اُنکے سبب
وہ اس عطر کے مثل تھے بالیقین | مہک جسکی دنیا مین ہے ہر کہین
مسیح خود مسیحا بھی جب سے ہوا | محبت کے پھولونکا وہ عطر تھا
وہ گل وان کے مرجھاتے ہرگز نہین | ہمیشہ تر و تازہ ہین بالیقین
ہین سیراب از چشمۂ زندگی | نہین سوکھتا ہے وہ چشمہ کبھی ۳۵۰
یہان پہ بھی وہ نکلو رہی سے بہا | تو ای تشنۂ حق اسی پاس جا
یہ گل وان کے اور زندگی کا شجر | جو ہوتا ہے ہر ماہ مین بار ور
بہشت برین پر تھے اور یہان پہ تھے | بدی کے سبب دور یہان سے ہوئے

[1] اُتواریتون ۱۵-۲۸
[2] زبور ۲:۷ — عبرانیون ۱:۶
[3] متی ۲۱:۹ — مکاشفات ۴:۱۰
[4] مرقس ۱۴:۳
[5] اعمال ۵:۳۱ — مکاشفات ۲۲

وہان پر ہے دریاے آبِ حیات   کنارے پہ اسکے ہے ازحد نبات
وہ کرتا ہے سیراب جنت کے پھول   ملایک کو آسان ہے جنکا حصول ۵۵
انھین گیسوؤن مین لگاتے ہین وہ   شعاعون کو ڈورے بناتے ہین وہ
چمکدار جوڑے بناتے ہین وہ   عجب جلوہ اپنا دکھاتے ہین وہ
تھا کل نیلم شفاف کا فرش وان   منور تھا اور تھا تجلی فشان
وہ تھے پھول گیسوین جو شوخ رنگ   نرالا تھا خوبی مین اُن کا سب ڈھنگ
انھون نے انھین ڈالا جب فرش پر   عجب جلوہ اس جا کا آیا نظر ۶۰
تھا عکس اُن کا اس فرش پر پُربہار   حسین جس طرح ہو کہ ہو لالہ زار
کھلے ہون کنول جیسے تالاب مین   اور ان کا عجب عکس ہو آب مین
ملایک نے اپنے وہی تاجِ زر   کیے نذر سے اسلیے زیبِ سر
مسیحا کے قدمون نے برتر کیا   وہ جو مرتبہ تاج کا پایہ تھا
لگے گانے دل سے وہ حمدِ خدا   کہ خالق کی عظمت سے دل تھا بھرا ۶۵
عجب جوش و سرگرمی اُن سب مین تھی   یہان تک کہ حالت ہوئی وجد کی
تھی شیرینی اُن سب کی آواز مین   عجب لطف تھا اُنکے ہر ساز مین
ہزارون ملایک ہم آواز تھے   نہایت ہی ہمساز کل ساز تھے
کی اول تری حمد ای بے نیاز!   تری ذات ہے باعثِ فخر و ناز
ہے قدرت تری بیحد و بے زوال   ہے بےمثل لاریب تیرا کمال ۷۰
فقط تو ہی ہے خالقِ دوجہان   زمین تیری ہے اور ترا آسمان
تری ابتدا انتہا کچھ نہین   ہمیشہ رہے گا تو ہی بالیقین
ہے سب پر تری دایمی سلطنت   ہے مالک قوی ای شہ ابدیت
تو ہے نور و سرچشمۂ زندگی   ہے واجب تجھی کو پرستندگی
ترا نور نورانی ہے اس قدر   کسی کی نہین ٹھہرے جس پر نظر ۷۵
پہونچ ہے نہ ہرگز ترے نور تک   ترا جلوہ ہے عرش مین دور تک

شرح تعلقات ۲۳
مکاشفات ۴-۶

۴۰۰ وہ ملعون ہونے کو راضی ہوا　　اٹھانے کو انسان کی ہر اک سزا

عجب اسکی رحمت محبّت عجب　　نجاتِ بشر ہے اُسی کے سبب

تو کر ایسی رحمت بھی ابنِ خدا　　کرون تا ابد تیری حمد و ثنا

ستایش کرون باپ اور بیٹے کی　　ہمیشہ ہو یہ شیوۂ زندگی

اسی سے ہو معمور میرا سخن　　کہ ہو حمد کچھ تجھ سے ای ذوالمنن

۴۰۵ مین زندہ رہون یا نہ زندہ رہون　　محبّت کا دم تیری ہر دم بھرون

ہوئی لو اقع ایسی صدا یہ کلام　　محبت سے گونج اُٹھے عالم تمام

کہ جس وقت کرتے تھے حمد خدا　　ملایک کہ دل حمد سے تھا بھرا

اُسی وقت ابلیس سوے زمین　　روانہ تھا دل تھا پُر از بغض و کین

دکھائی دیا دور سے یہ جہان　　کوئی ہو کرہ جس طرح بگمان

۴۱۰ خلا کے تھا نزدیک تاریک تھا　　تھا بعد اس کے عالم یہ سیارونکا

مگر جب کہ نزدیک وہ آگیا　　تو میدان سان وہ نمایان ہوا

خلا سے تھا باہر مگر وان یہ تھا　　مقام ایک ہے جو کہ ہے بیچ کا

تھا اک سمت اسکے بہشتِ برین　　تھے سمتِ دگر آسمان و زمین

تھی تاریکی ویرانی سنسانی وان　　مگر جلوۂ نور کچھ تھا عیان

۴۱۵ کچھ آتی تھی جنت کی وان جھلک　　تھا اک سمت کو وان سے یا نکا فلک

تھا تاریکئ شب کا بھی کچھ اثر　　نہین نور ستیارون کا تھا ادھر

ہیولا تھا اس جا یہ طوفان خیز　　یہان رہتی تھی ہر زمان رستخیز

تھا بے کھٹکے شیطان کا یا سفر　　تھی امید اس کو کہ مین زود تر

نشانہ یہ اپنے پہونچ جاؤنگا　　مراد دلی اپنی وان پاؤن گا

۴۲۰ وہ پھرتا تھا وان بر مثالِ عقاب　　شکار اپنا پائے کہین دستیاب

وہ رہتا ہو جس جا نہین کچھ شکار　　نہ آبادی کچھ ہو نہ ہو کچھ بہار

برف کے بجز ہو وہان کچھ نہین　　نہ پاکر وہان کچھ ہوا از بس حزین

ابلیس کا روانہ ہو کر عالم بطالت سے گزرنا۔

اُتر آئے وہ ملک آباد مین
وہ کھا کر کے بترون کو آسودہ ہو
اتر نے کو شیطان بر وسے زمین
تھا آبادی سے خالی یہ کل مقام
مگر ہین وہان اب گروہ انام
ہین وان وہ کہ جنکے ہوائی تھے کام
ہے بیکار و فانی ہر اک وانپہ شے
جنھین دین و دنیا مین شہرت پسند
جنھین اجر دنیا مین پانا پسند
ہے جنت انھین کے لئے یہ مقام
یہ خالی ہے جا جیسے خالی تھے کام
وہ سب جھوٹی سرگرمی سے تھے ہوئے
جو خلقت مین ناقص ہے وہ وانپہ ہے
ہر اک چیز ہے یا نپہ از حد خراب
جو کچھ ہے دہان ناکمل وہ ہے
یہان پر ہے وہ قوم جبارونکی
ہوئے آخر کار غارت تمام
تھے تعمیر بابل مین جو سر غنہ
وہان ہین سوا ان کے اور بھی یہان
ہوسے ویسے بابل بہت سے تباہ
تھا دیسا ہی نادان وہ فیلسوف
اسے نام دنیا مین منظور تھا
بنا ہر وہ دنیا سے غایب ہوا

پیدائش ۶: ۴
پیدائش ۱۱: ۱ سے ۹

لیین وان جو مردار کھائے انہیں
خوشی اُس سے از حد ہو خونخوار کو
تھا رہ ڈھونڈھتا پھرتا وہ ہر کہین ۴۲۵
نہ زندہ و مردہ کا تھا وانپہ نام
بطالت کا عالم ہے وہ لاکلام
یہ جا ویسی ہے جیسے تھے اُنکے کام
گنہ کا اثر وان پہ ہر جا یہ ہے
ہے انسان کے نزدیک عزت پسند ۴۳۰
جنھین دین سے دنیا کی نا پسند
کہ لایق اسی جا کے تھے اُنکے کام
تھا مقصد یہی تا ہو دنیا مین نام
نتیجے وہ باطل پرستی کے تھے
نہین یانپہ بے عیب ہے کوئی شے ۴۳۵
ہے بد شکلی مین اپنی جو لاجواب
کریہ اور ہین بدنما جملہ شے
تھی دنیا وہ ناپاک جن سے ہوئی
مٹا ان کا طوفان کے باعث تھا نام
جنھین دہر مین نام منظور تھا ۴۴۰
مٹے دہر سے جن کا نام و نشان
کسی کی ہوئے وہ نہ لیشت و پناہ
جسے شاعری سے تھا حاصل و قوف
وہ دانائی سے ہر طرح دور تھا
مگر ایک جو الا کھی مین گرا ۴۴۵

کہ سمجھیں اُسے دیوتا خاص و عام ہمیشہ رہے دہر مین اُسکا نام
اسی طرح اک اور تھا بے شعور نہین اپنی حالت پہ تھا وہ صبور
سمندر مین اونچے سے وہ خود گرا کہ ہو جائے ساکن وہ فردوس کا
غرض ایسون کی ہے وہی جا مقام زمین وان وہ کہ شہرت ہے جنکو کام
۴۵۰ وہان وہ ہین جو دین کا بھرتے ہین دم بظاہر نہین زہد و تقویٰ مین کم
ہے پابندی رسم ہی اُن کا دین ہے ظاہر پرستی پہ اُن کو یقین
ہے شاہد لباس اُنکی دینداری کا ہے وہ پردہ پوش اُنکی مکاری کا
ہین ظاہر مین وہ بھیڑ پر بھیڑئے ہین ظاہر مین اچھے پہ دل کے بُرے
تھے اس طرح کے بعض اہل یہود مٹی جنکی اب دہر سے ہست و بود
۴۵۵ مسیحا نے افسوس اُن پر کیا کہ وہ انکی حالت سے رنجیدہ تھا
ثواب اور اعمال جنکو عزیز نہین جنکی روشن ہوئی ہے تمیز
نماز و زکوٰۃ اور روزہ کو بھی سمجھتے ہین بنیاد جو دین کی
ملایک پرستی سے ہے جنکو کام وہ جو وہم کے ہو گئے ہین غلام
شفاعت پہ انسان کی ہے آسرا اگرچہ وہ دم بھرتے ہین منجی کا
۴۶۰ مگر پاس اُسکے نہین جاتے ہین بطالت کے عالم مین وہ آتے ہین
جو بادی ہین اُنکے ہین دعوے عجب بڑا فخر ہے اور بڑے حوصلے
معافی گناہون کی دیتے ہین وہ نجات اپنے ہاتھون مین لیتے ہین وہ
نہین بت پرستی سے ہے انکو عار بطالت سے اپنے نہ ہین شرمسار
نہ کچھ ان مین قدر کلام خدا انھین سے ہے بدنام نام خدا
۴۶۵ یہ ہین وان ہین وان وہ جو ان سے خلاف ہے دعویٰ گنہ ہو گئے سب معاف
نہ مدت سے سرزد ہوا ہے گناہ خلاف شیاطین ہین یہ ہم فوج شاہ
بلند ان کا ہے نعرۂ جنگ بھی پکار اُن مین ہر دم ہے تطہیر کی
نجات گنہ گار زیر علم سمجھتے ہین ان مین بہت بعض ہم

ہے دعوی کہ اب ہم تو کامل ہوئے | ہر اک نیکی کے ہم تو عامل ہوئے
ہے روح خدا ہم مین از حد زیاد | بر آتی ہے اُس سے ہماری مراد ۴۷۰
ہے جوش و خروش انھین جلسے یاد | اگر فضل باطن سے ہین نامراد
سکھاتا ہے یہ ان کو انکا کمال | کہ دینداری مین ہم تو ہین بےمثال
نہین دین کے ہادیون سے ہے کام | کہ روحانی وہ بن گئے ہین تمام
نہ انکی عبادت نہ گرجے سے کام | سمجھتے ہین ان سب کو وہ ناتمام
نہ بپتسمہ کچھ اور نہ کچھ ہے عشا | انھین ظاہری باتون سے کام کیا ۴۷۵
سلیمان نے کیا خوب فرمایا ہے | جو صادق ہر اک وقت مین آیا ہے
انکو کار حد سے زیادہ نہ بن | کہ اپنا تو ہو جائے گا بیخ کن"
یہ جوش انکا ہے جوش دریا ضرور | کمال انکا ہے گویا شاخ غرور
ضرور انکو پستی مین لیجائے گا | نہین کام مین اُنکے وہ آئے گا
بہت بھاگی ہین اور اسی طرح کے | ضرور اب بیان کرنا کیا ہے مجھے ۴۸۰
یہ سب جنکا باطل پرستی ہے کام | ہین امید باطل سے جو شادکام
بامید جاتے ہین سوئے بہشت | سمجھتے ہین ہم مین نہین کار زشت
وہ جنت کے دروازہ تک جاتے ہین | بامید وہ تو چلے آتے ہین
نگہ اُن کی پطرس تلک جاتی ہے | اور امید یہ اُن کو دکھلاتی ہے
لیے ہاتھ مین وہ مقدس کلید | ہے تیار بر لائے انکی امید ۴۸۵
وہ جنت کے دروازہ کو کھولدے | بہ عزت وہان انکو داخل کرے
مگر زور کی آندھی چلتی ہے وان | بہت دور لیجاتی ہے بیگمان
بطالت کے عالم مین لے آتی ہے | اُسی وقت یہ اُن کو دکھلاتی ہے
کہ بیکار تھی ان کی کل راستی | نہ مقبول تھی حق کو وہ بندگی
نہین کام آتی ہے اُن کی ریا | دکھاوے کا کام انکا بیکار تھا ۴۹۰
وہ جو مورتین ہاتھو مین تھے لیے | مقدس نشانات بھی ساتھ تھے

۱۶-۱۷ مئی

وہ سب ٹوٹے پھوٹے نظر آتے ہین ۔۔۔ نجات اب نہین انکو دلواتے ہین

تناسخ سے اب نہین چلتا کام ۔۔۔ انھین دیکھکر کھرا ہین تلخکام

معانی کے پروانے ہین سب پھٹے ۔۔۔ ہوا مین نظر آتے اڑتے ہوئے

۴۹۰ نظر آتے ہین وان یہ ٹوٹے علم ۔۔۔ شکستہ لباس اُنکے زرین ہیش وکم

تھا قدوسی پر جنکی دعوے انھین ۔۔۔ تھے چیتھڑے وہ اور دکھاتا نہین

نہ جبے کا نعرہ نہ جوش وخروش ۔۔۔ نہین پاس سے انکے بہ جا ہین خروش

وہ عالم جو ہے جنتِ احمقان ۔۔۔ گرائے وہ جاتے ہین یکدم وہان

وہ عالم بہت اب تو آباد ہے ۔۔۔ جو آیا وہان بروہ برباد ہے

۵۰۰ بہشتِ برین اور معراجِ آسمانی کا نظر آنا اور عالم کواکب سے گذر کر خورشید مین پہنچنا

تھا پھرتا عزازیل اِدھر اور اُدھر ۔۔۔ اُسے آخرِ کار آیا نظر

ہے اک سمت کو جلوۂ روشنی ۔۔۔ اسی سمت کی اس نے بھی راہ لی

نظر آئی اس کو عمارت بلند ۔۔۔ تھا نظارہ جس کا بہت دل پسند

محل کی طرح وہ نمودار تھی ۔۔۔ زیادہ محل سے بھی شاندار تھی

۵۰۵ بروج اسکے تھے گوہر شاہوار ۔۔۔ خوش اسلوب تھے اُن مین نقش ونگار

وہ کل نور کی طرح تھے جلوہ گر ۔۔۔ نہین ٹھہرے جس پر کسی کی نظر

نہین جسکی دنیا مین ہرگز مثال ۔۔۔ نہین کھینچ سکتا کوئی باکمال

کوئی اس کا نقشہ نہ خاکہ کوئی ۔۔۔ ہے ناچارگی اسمین ہر شخص کی

تھا دروازہ اسکا بہت پُربہار ۔۔۔ جواہر کے تھے جسمین نقش ونگار

۵۱۰ تھی چڑھنے کو معراجِ زرین وہان ۔۔۔ جھلک مہر سے تھی سوا بیگمان

وہی جس کو یعقوب[1] نے دیکھا تھا ۔۔۔ وطن سے نکل کرکے جب جاتا تھا

پریشان ہو کرکے وہ سو رہا ۔۔۔ اسے خواب مین یہ نظر آگیا

کھڑا ہے خداوند معراج پر ۔۔۔ ملایک ہین اُسکے اِدھر اور اُدھر

اترتے ہین چڑھتے ہین معراج پر ۔۔۔ ہے کچھ کام دنیا مین مدِّ نظر

[1] پیدائش ۲۸ ۱۱ سے ۱۷

۵۱۵ اُٹھا جب کہ یعقوب اُس خواب سے — تعجب ہوا اور حیرت اُسے
وہ یون بول اٹھا کہ "یہ بیگمان — ہے فردوس کا در خدا کا مکان"
تھی دروازہ کے نیچے وان پر فضا — وہ تھی مثل بحر دریے بہا
وہ تھی جس طرح نیلم کا فرش ہو — ہو معلوم شفاف ہر شخص کو
اسی جا وہ معراج نورانی تھی — الگ کرلی جاتی تھی یان سے کبھی
۵۲۰ کبھی چلتی تھی آتشی رتھ وہان — ملایک کی یہ راہ تھی بیگمان
مقدس اسی راہ سے جاتے ہین — ملایک انھین یان سے لیجاتے ہین
ہے معراج اُسوقت انکے لیے — چڑھین تا کہ جنت پہ آسانی سے
تھی اک راہ فردوس یا عدن کو — کہ جس طرح کوئی رہِ نور ہو
وہ اس راہ سے تھی بڑی بالضرور — جو بیت المقدس کو تھی راہِ نور
۵۲۵ جہان صرف صیہون ہی پر نہین — جہان ملکِ موعود مین ہر کہین
ملائک کا تھا آنا جانا مدام — کہ تھا اُن کا خدمتگزاری کا کام
نہایت بڑھا راستہ کا شرف — ہوئی جلوہ گر راہ وہ ہر طرف
ہوا جبکہ ابنِ خدا کا صعود — بڑی فتح کے بعد وہ تھا صعود
کھڑا ہو کے ابلیس معراج پہ — لگا کرنے تب زیر و بالا نظر
۵۳۰ اسی جا سے آیا نظر یہ جہان — وہ موذی ہوا دیکھکر شادمان
کہ جس طرح سے خوش ہو جاسوس جو — جو دوری سے آیا ہو جاسوسی کو
بہت دیکھے جس نے نشیب و فراز — نہ آفت مین ظاہر کیا اپنا راز
تھکا ماندہ ہوا اور پریشان ہو — ہر اک طرح آفت سے حیران ہو
کسی کوہ پر سے نظر اس کی جائے — اُسے راجدھانی نظر وان کی آئے
۵۳۵ نظر آئین سب اسکے زرین منار — بروج فلک شان و محکم حصار
چمک اُن پہ خورشید کی پڑتی ہو — دکھائے منور جو ہر چیز کو
وہ سمجھے برآئے گی میری امید — نہین جائے مقصد یہان سے بعید

[illegible] ۱۱-۲
[illegible] ۲۲-۱۶

اسی طرح ابلیس جاسوس بھی — لگا کرنے معلوم دلمین خوشی
وہ میزان سے لے یہ برج حمل — لگا دیکھنے ہر طرف بے خلل
۵۴۰ اسی طرح سے قطب سے قطب تک — نظر آیا اس کو جہان یکبیک
نظر آیا خوبی سے پُر یہ جہان — اسے گرچہ دیکھا تھا بعد جنان
نہایت تھی حیرت اسے بالیقین — عجب شان کے ہین آسمان زمین
وہان دیر تک وہ نہ ٹھہرا رہا — ہمارے جہان کیطرف وہ بڑھا
کواکب بہت آئے اس کو نظر — جڑے تھے فلک مین مثال گہر
۵۴۵ قریب آکے دیکھا تو ظاہر ہوا — کہ دنیا ہین وہ اور ہین خوشنما
عجب اُن کی صورت دل آویز ہے — ہراک واقعی حیرت انگیز ہے
جزایر[1] مین افریقی جون خوشنما — ہراک انمین سیراب ہے باغ سا
نہ سیر کواکب تھی منظور اُسے — سمجھتا تھا مقصد سے وہ دور اسے
عزازیل جیسے تھا سرگرم کار — تھی فکر بدی اسکو لیل و نہار
۵۵۰ اسی طرح ہون کاش سرگرم ہم — رہ راستی پر ہون ثابت قدم
فقط نیکی اپنا رہے مدعا — بلاشک نہین درد ناکام کا
عزازیل کو روشن آیا نظر — یہ خورشید گویا کہ تھا طشت زر
وہ اچھا لگا اسطرف وہ بڑھا — کسی طرح سے اُسنے طے کی فضا
اُسے آئے سیارے بھی کچھ نظر — جو گردش مین رہتے ہین شام و سحر
۵۵۵ انھین سب سے ہین رات دن[2] ناچلے — کبھی بدر کامل کبھی ہے ہلال
ہے سیارہ روشنی مین نور خورشید سے — ہین پر نور خورشید کی دید سے
ہے خورشید کا اسقدر رعب و داب — نہین پاس آنے کی رکھتے ہین تاب
مگر زندگی تازگی روشنی — سوا اسکے تاثیرین اور قسم کی
کیا کرتے ہین اس سے حاصل تمام — اسی سے منور ہے ہراک مقام
۵۶۰ ہے تاثیر اُسکی بہت دور تک — منور ہے ہراک اس سے فلک

[1] جزایر کیپ ڈی ورڈی

[2] پیدائش ۱-۱۴ سے ۱۹

عالم خورشید

ہے زیرِ زمین اُسکی تاثیر بھی — ہین لعل و گہر اور جواہر سبھی
فقط فیضِ خورشید سے لاکلام — بیان پر ہین اُس سے عجائب تمام
تھا سورج تجلّی کا بالکل مقام — ہوا نور کی نور کے تھے غمام
اسی مین وہ اک جا پہ وارد ہوا — جہان پر کہ تھا صدر خورشید کا
زیادہ وہ ہر اک جا سے روشن وہ تھا — نہ اب تک کوئی دیکھ اُس کو سکا ٥٦٥
کوئی جو تشی بھی نہ ایسا ہوا — جو حال اس کا معلوم کچھ کر سکا
نہ آلات کوئی رصدخانہ کے — نہین اب تلک دیکھ اسکو سکے
نہین دوربین کوئی ایسی بنی — کہ ہو اس کے کچھ حال سے آگہی
نہ دھات ایسی کوئی نہ پتھر کوئی — نہین چیز یان کی کسی طرح کی
ہے روشن کہ جیسی ہین چیزین یہان — غرض وہ جگہ نور ہی کی ہے کان ٥٧٠
دھدھکتی ہو فولاد جون آگ سے — تھے روشن یون سب حصے خورشید کے
تھی خورشید کی دھات اگر سرزمین — طلا اور نقرہ وہ تھی بالیقین
تھی دونون کی اک سا تھا اُسمین چمک — عجب جلوۂ نور تھا دور تک
تھے لعل و عقیق و زمرّد وہان — تھی پکھراج اور لشیم کی اُسمین کان
جواہر وہان پر ہین سب بے بہا — ہین خوشرنگ و نورانی و خوشنما ٥٧٥
وہان واقعی سنگِ پارس بھی ہے — نہین کوئی دنیا مین ویسی ہے شے
تلاش اسکی بیکار دنیا مین تھی — نہین پا سکا اس کو یان پر کوئی
وہ مل جاتا گر سونا ہوتا زیاد — محبانِ زر کی بر آتی مراد
ہے اکسیر اعظم وہان بالضرور — جو ہے کیمیا والون سے بلکے دور
تلاش اس کی بیکار تھی ہر زمان — تھین اُن سب کی کل محنتین رائگان ٥٨٠
بہت اسمین مجنون بھی ہو گئے — نثار اپنا جو کچھ تھا وہ کر چکے
وہان بہتے دریا ہین سونے کے بھی — وہان ہین عجائب غرایب سبھی
نہ کیون اسطرح کی ہون چیزین وہان — نہ کیون وہ جگہ ہو جواہر کی کان

ہے خورشید وہ کیمیاگر ضرور — جواہر بنے جس سے اور زر ضرور
کہ پوشیدگی مین بزیر زمین — اندھیرے اُجالے مین وہ بہترین ۵۸۵
بناتا ہے چیزین عجب طرح کی — جو بمثل خوبی مین ہین واقعی
جدا انکی تاثیرین ہین اور رنگ — ہے جوہر نرالا نرالا ہے ڈھنگ
تھا خورشید مین ہر جگہ ایسا نور — کہ سایہ تلک بھی تھا اُس جا سے دور
وہ اک چشمۂ نور تھا بیکران — بلاشبہ تھا وہ تجلی کی کان
تھی جیسی تجلی طپش ویسی تھی — نہ وان زیست ممکن تھی حیوان کی ۵۹۰
نہ شیطان پہ اُس کا اثر کچھ ہوا — نہ وہ نور سے وان کے چوندھا گیا
ملایک پہ ان کا اثر کچھ نہین — کہ اجسام روحی وہ ہین بالیقین
وہان ہر جگہ سیر کرنے لگا — وہان قدرتِ حق تھی جلوہ نما
ہر اک جا ہے قدرت کا حق کی ظہور — اُسی کا ہی جلوہ ہے نزدیک و دور
وہان سے نگہ دور تک جاتی تھی — رکاوٹ نہ کچھ پیش وان آتی تھی ۵۹۵
ہوا تھی وہان کی نہایت لطیف — کوئی شے وہان پر نہین تھی کثیف
گیا دور تک جبکہ تارِ نگاہ — نظر آیا خورشید کا اسکو شاہ
وہ نورانی تھا نام تھا یوریئل — تھا کہلاتا چشم خدائے جلیل
کہ خاصانِ اللہ سے وہ بھی تھا — وہ ناظر ہماری ہی دنیا کا تھا
تھی سمتِ زمین اسکی ہر دم نگاہ — محافظ ہمارا تھا اور خیر خواہ ۶۰۰
اسی کا ابھی تک یہی کام ہے — اسی وجہ چشم خدا نام ہے
یہ وہ تھا یوحنا نے دیکھا جسے[1] — کھڑے مرکزِ مہر مین شان سے
کھڑا تھا وہ اسوقت بھی شان سے — جلال اور شوکت تھی حاصل اسے
عزازیل کی سمت پیٹھ اسکی تھی — تھی ظاہر مگر اسکی شان بہی
شعاعون کا سر تیج اور کلغی بھی — وہ گویا کہ اک چوٹی تھی طور کی ۶۰۵
پڑے پشت پر سر کے بال اسطرح — کوئی برف کی ندّی ہو جسطرح

[1] مکاشفات ۱۹-۱۷

عزازیل کا قدسی جنت بنکر یوریئیل کو دھوکھا دینا اور وہان سے رخصت ہوکر کوہ ارارات پر وارد ہونا

تھے گیسو کے پاس اسکے نورانی پر
وہ پر تھے کہ ہردو تھے گویا قمر

وہ تھا غور اور خوض مین مبتلا
بجا لانے کو تھا وہ حکم خدا

اسے دیکھا جس وقت ابلیس نے
ارادہ کیا عقل سے کام لے

یکایک وہ جنت کا قدسی بنا
نشانِ جوانی نمودار تھا ۶۱۰

تھا اظہارِ نوعمری و تازگی
وہ گویا تھا اک شکل معصومی کی

تھا نورانی چہرہ تھے خوشرنگ پر
پرون پر بہ اسلوبی افشان تھا زر

سڈول اور نازک تھے اعضا تمام
حسین اور پرنور تھے لاکلام

تھی رخسارون پر اسکے کاکل پڑی
نرالی ادا سے کھلی زلف تھی

مرصع مطلا تھا اک تاجِ زر
بہ اندازِ شاہانہ تھا زیبِ سر ۶۱۵

عصا زر کا وہ ہاتھ مین تھا لیے
چلا آتا تھا وہ بڑے شوق سے

ہے ابلیس مین ایسی قدرت ضرور
بنے شکل مین ایک قدسیِ نور

کوئی بھی نہ پہچان اسکو سکے
جسے چاہے اسطرح سے دھوکا دے

وہ اس طرح سے دھوکا دیتا رہا
وہ مشتاق اس کام مین ہوگیا

یہان تک اسے پھر تو جرات ہوئی
کرے آزمایش خداوند کی ۶۲۰

مقدس کی شکل اس نے کی اختیار
گیا تب وہ نزدِ خداوندگار

مسیحا نے ہرگز نہ کھایا فریب
اُسے اس نے اُسکا دکھایا فریب

سوائے خدا اور ابن خدا
بہت مشکل اس کا ہے پہچاننا

ملک سمجھا شیطان کو اوریئل[1]
کہ مثلِ ملک تھا وہ بے قال و قیل

بجا لایا آداب جو تھے ضرور
بجا آوری مین نہ تھا کچھ قصور ۶۲۵

چھوٹائی بڑائی ہے جنت مین بھی
نہین ایک درجہ کے وانپر سبھی

ہے تعظیم درجہ بدرجہ وہان
سعادت ہے چھوٹون کی اس سے عیان

بجا لا کے آداب یون عرض کی
ہین اسوجہ خدمت مین آیا ابھی

ہدات سے تیری مین ہون فیضیاب
مجھے شوق ہے سیر کا ای جناب

[1] معنے خدا میرا نور ۔ اسکے [illegible] بموجب یہ نیک فرشتہ ہے

۶۳۰ کہ ہے تو تو مشہور چشم خدا — ہے یان تو ہی مختار نور ضیا

تو ہے صفت خاصان ہین سے با نظر — جو اورونکی نسبت ہین نزدیک نور

تو خالق کی مرضی کا ہے ترجمان — ہین احکام اللہ تجھی سے عیان

ملایک کو رہتا ہے یہ انتظار — سنین تجھ سے احکام پروردگار

ہے تیری نظر ہر جگہ دور تک — نہ کچھ تجھ سے پوشیدہ زیر فلک

۶۳۵ سنا ہے بنے آسمان و زمین — جو کچھ دور پر ہین یہان سے کہین

عجایب غرایب سے معمور ہین — خدا ہی کی قدرت سے بھرپور ہین

وہ جنت کے مانند ہین خوشنما — بہت خوب ہے وانکی آب و ہوا

ہین منظر وہانکے عجیب و غریب — مجھے کاش ہو دید انکی نصیب

نباتات و جمادات دیکھون وہان — کہ ہو خوبی قدرت حق عیان

۶۴۰ وہان دیکھون حیوان ہر قسم کے — جنھین دیکھکر مجھ مین حکمت بڑھے

خصوصاً وہان دیکھون انسان کو — مجھے دید سے جسکی عرفان ہو

سراسر ہین عظمت کے جسمین نشان — ملایک سے کچھ کم وہ ہے بیگمان

ہے اس پر شب و روز حق کا کرم — ہے اسکے لیئے سب وہ شان و حشم

مجھے لایا یان پر مرا اشتیاق — کہ سننے سے مجھکو ہوا اشتیاق

۶۴۵ ہے خلقت خدا کی خدا کی کتاب — وہ عرفان کا ہے دفتر لاجواب

بزرگی خدا کی ہے اس سے عیان — نہین سیر خلقت کبھی رایگان

مین مشتاق ہون دید انسان کا بھی — تو بہر کرم کر مری رہبری

بتا دے کہ ہے اسکا مسکن کہان — اسے دیکھون تا مین نہان و عیان

اگر اس کا ہو ہر کرہ مین قیام — جہان چاہیے وان رہ کے ہو شاد کام

۶۵۰ جہان اب ہو اسکا دے تو نشان — بزودی بیان سے مین پہونچون وہان

اسے دیکھکر حمد خالق کرون — ثنا خوانی مین اسکی ہر دم رہون

ستایش کے لایق وہی ہے ضرور — نہین ذات مین اسکی کوئی قصور

لے ذکریا ۴-۱۰

کہ باغی ملایک کو خارج کیا ۔ اور ان کی عوض اُسکو پیدا کیا
انھیں اس نے قعر جہنم دیا ۔ اور اس کو یہ کل اچھا عالم دیا
وہی مرتبہ اس کا ہوگا ضرور ۔ شیاطین کا تھا جو ہین اب اس سے دور ۶۵۵
تلافی یون نقصان کی ہوجایگی ۔ خدا کی تبھی مرضی بر آئے گی
بڑھائے گا حق اس کی اولاد کو ۔ کہ آخر وہ جنت کی وارث بھی ہو
غرض وہ اور اولاد اسکی مدام ۔ رہین گے خدا مین سدا شادکام
یہ عالم بھی جنت بھی اب اسکا ہے ۔ خدانے ہے دی اسکو ہر اچھی شے
خدا کے ہر اک کام حکمت کے ہین ۔ ہر اک جا یہ سب جلوے قدرت کے ہین ۶۶۰
عجب اسکی حکمت عجب تھا فریب ۔ مَلک نے خدا کے بھی کھایا فریب
ریاکاری ہے اسطرح کی بدی ۔ کہ کھا جاتے ہین جس دھوکا سبھی
شک و شبہ جسوقت سوجاتا ہے ۔ نہ ہشیاری کو کام مین لاتا ہے
فقط سادگی ہوتی ہے رہنما ۔ تبھی دھوکا مین ڈالتی ہے ریا
اسی وجہ ابن خدا نے کہا ۔ کلام اس کا حکمت سے معمور تھا ۶۶۵
ہو بے بد کبوتر کے مانند تم ۔ مگر سادگی سے نہ ہو عقل گم
رہو سانپ کے مثل تم ہوشیار ۔ نہ دے دھوکا تمکو کوئی نابکار متی ۱۰-۱۶
مسیحی ممالک کے وہ اہل دین ۔ فدائی جو عیسےٰ کے ہین بالیقین
ہمارے لیے ہین وہی تو رسول ۔ ہمارے لیے انکو سب کچھ قبول
ہین بعض انمین ہوشیار بے بد ضرور ۔ فریبی سدا ان سے رہتے ہین دور ۶۷۰
زیادہ ہین بے بد ہین ہشیار کم ۔ ہین باتون سے یان کی خبردار کم
فریب و ریا مین وہ آجاتے ہین ۔ وہ بعضون سے دھوکے بہت کھاتے ہین
وہی بعض خادم ہین شیطان کے ۔ ہین دشمن وہی سچے ایمان کے
ہے ان سے بھی تکفیر دین مسیح ۔ ہے کم ان سے توقیر دین مسیح
ہین خادم کبھی ایسے ہی دین کے بھی ۔ وہ خادم ہین شیطان بیدین کے بھی ۶۷۵

ہے کل کام فرضی یہ دعوے کا کام — نہیں جانتے خوف حق کا وہ نام
بلاشبہ بدتر ہیں ان کے مرید — بہت جن سے کم بہتری کی امید
کیا اوریل نے عزازیل سے — ہوا تھا حقیقت میں دھوکا اُسے
تجھے لایا یاں دید قدرت کا شوق — حقیقت میں ہے تجھکو اور دید فوق
۶۸۰ قناعت جنھیں صرف سننے سے ہے — نہ خواہش کہ قدرت کی ہر ایک شے
ذرا دیکھیں اپنی نظر سے بغور — نظر آئیں تب حکمتِ حق کے طور
ہے قابل تو تعریف کے بالیقین — ترا شوق تجھکو لے آیا یہیں
ہیں بیحد یہ کل کارِ پروردگار — بھلا کر سکے کون انکا شمار؟
نہیں فہمِ مخلوق ہے اسقدر — کہ ہو ذرا زخلقت سے جو باخبر
۶۸۵ ہماری سمجھ سے ہیں بالکل بعید — نہیں علم کی اسکے رکھیں امید
مگر جس قدر جان سکتے ہیں ہم — اگرچہ ہمارے لیے ہے اہم
ہے اُس کا ہمیں جاننا پر ضرور — کہ اُس سے ہے حکمت بھی اور ہے سرور
ہمیشہ رہا مجھ پہ فضلِ خدا — ہوئی روحِ اقدس مری رہنما
ہوا کچھ نہ کچھ علم قدرت مجھے — ہوئی حق کی قدرت سے حکمت سمجھ
۶۹۰ عجب قدرتِ حق کا تب تھا ظہور — یہ عالم جو جنّت سے ہے تھوڑی دور
ہوا خلق حکمِ خدا کے سبب — کہ فرمانِ حق میں اثر تھا عجب
ہر اک جا حکومت ہیولا کی تھی — خلا اور تاریکی تھی رات کی
خدا کی طرف سے ہوا حکم جب — ہوا ڈھانچہ دنیا کا تیار تب
نہ کچھ شکل تھی ڈھیر ہی ڈھیر تھا — نہیں نور تھا شب کا اندھیر تھا
۶۹۵ اُسی نے کیا دور تاریکی کو — نظر آئے شکلِ جہان نور ہو
ملا جب عناصر کو حکمِ خدا — عجب اجرا تب ہویدا ہوا
لگے جوڑنے آتش و خاک باد — کہ بر آئے ہر اک خدا کی مراد
منقبض ہوا پھر تو آبِ روان — بنے اسمیں سے یہ زمین آسمان

تھا اک اور عنصر نہایت لطیف نہین خاکِ عالم سان تھا وہ کثیف
کواکب بنے اس سے اور مہر و ماہ جو گردش مین رہتے ہین شام و پگاہ ۷۰۰
نظر آتے ہین جو بہ شکلِ کرہ ہے عالم ہر اک انمین سے نور کا
یہان سے نظر آتی ہے وہ زمین جو سیّارہ کے مثل ہے بالیقین
ہے آدھے کرہ مین اُجالا تمام کہ اسوقت دن ہے وہان لاکلام
اگرچہ دگر سمت مین رات ہے مگر وہ نہین ملکِ ظلمات سے
ہے اسکے لیے دیکھ وہ ماہتاب کہ جس طرح دن کے لیے آفتاب ۷۰۵
نہ بالکل حکومت ہے وان راتکی کہ مہتاب کی رات مین ہے شہی
کبھی بدرِ کامل کبھی وہ ہلال نہین ایک سا رہتا ہے اسکا حال
وہ لیکرکے خورشید سے نور کو زمین پر بچھاتا ہے کافور کو
تو روشن کرہ کیطرف دیکھ اب مقام ایک جسکی ہے خوبی عجب
ہے مسکن وہ انسان کا واقعی نہین مثل اسکے جگہ ہے کوئی ۷۱۰
تو اب سیدھا اُس جا کو جا سکتا ہے بہ آسانی اب راہ پا سکتا ہے
یہ سنکر کیا شکر اس نے ادا تکلّف سے وہ لایا مجرا بجا
نہ ٹھہرا بزودی مرخص ہوا کہ موقع ذرا بھی نہ تھا دیر کا
بہت دیر تک وہ ہوا مین اُڑا وہ تھا تیز رفتار جون صاعقہ
اُسے کامیابی کی امیّد تھی نہ پیش نظر تھی رکاوٹ کوئی ۷۱۵
وہ اترا بالآخر اراراٹ پر تھا آتا وہ فردوس وان سے نظر

جلد چہارم

عالم فردوس

تمہید

شراب بہشتی پلا ساقیا!	تو فردوس کا مجھکو عالم دکھا
شراب مصفا ہو بے درد ہو	پسندیدہ ہو روح کو جان کو
وہ جان بخش ہو مثل آب حیات	کہ ہو جس کو پی کر نہ خوف ممات
اُسی مے سے حاصل ہو از حد سرور	کرے میرے ظلمتکدہ کو وہ نور
۵ یہ دنیا نظر آئے باغ بہشت	نحوست دکھائے نہین یہ سرشت
نظر آئین ہم پاک اور بے گناہ	نہون اپنے افعال بد سے تباہ
نہو موت ہم مین نہ دکھ درد ہو	نہین سرد مہری سے دل سرد ہو
کرین ہم خدا کی عبادت بشوق	کرین کار حق مین ریاضت بشوق
یہی ابتدا حال آدم کی تھی	بہار دگر سارے عالم کی تھی
۱۰ یہ ظلمتکدہ نور آگین بھی تھا	یہ رشک مہ و مہر و پروین بھی تھا
کہ تھا جلوہ گر یان پہ نور خدا	تھا بے پردہ ہر جا ظہور خدا
دگرگون گر حال ہونے کو تھا	کہ شیطان جو دشمن تھا انسان کا
کمربستہ بر کینہ خواہی جو تھا	وہ وارد ہوا جیسے آئے بلا
سفر واقعی اس کا تھا خطرہ کا	بمشکل جسے اس نے طے کر لیا
۱۵ سفر تھا حقیقت مین دور اور دراز	جہان دیکھئے اُس سفر نشیب و فراز
نہ کی اپنی ہمت پہ کچھ واہ واہ	کہ فکرون سے حالت تھی اسکی تباہ
وہ تدبیرین اور وہ ارادے تمام	جنھین چاہتا تھا کہ لائے وہ کام
وہ کرتے تھے پیدا عجب بیکلی	اُسے فکر تھی اپنے انجام کی

انسان کے دشمن شیطان کا دنیا مین وارد ہونا

ملاحظہ مکاشفات ۱۲-۱۲

کبھی ڈر کا اور شک کا تھا وہ شکار   خیال آتے تھے دل مین یہ بار بار
نتیجہ برا ہے برے کام کا   مجھے ڈر ہے ہر وقت انجام کا ۲۰
ستاتی تھی ہر وقت اسکی تمیز   وہ بد تھا مگر اسمین بھی تھی تمیز
بظاہر جہنم سے باہر تھا وہ   جہنم مین تو بھی سراسر تھا وہ
نہ تھا اک قدم وہ جہنم سے دور   جہنم تھا شیطان کا دل بطور
خیالات اسکے اسمین پیدا ہوئے   اور آثار غم کے ہویدا ہوئے
نگہ اپنی حالت پہ کرنے لگا   ہوا اسکو اب صدمۂ جان گزا ۲۵
اُسے پہلی حالت کا آیا خیال   ہوا حالتِ حال سے بھی ملال
لگا عدن کی سمت وہ دیکھنے   نظر آئی اس جا کی خوبی اُسے
بے خوشی
کبھی دیکھتا تھا وہ سوئے فلک   جہان پر سے خورشید کی تھی چمک
وہ تھا برج مین اپنے جلوہ فروز   نمودار سر پر تھا۔ تھا نصف روز
لگا دیکھنے اسکو حسرت سے وہ   کہ تھا جلوہ گر اب جلالت سے وہ ۳۰
خطاب اسکو کرکے یہ کہنے لگا   کہ دل حسرت و رنج سے تھا بھرا
آفتاب کو خطاب
زنا
تجلّی سے نورانی گھر آفتاب   مرے دل کو حسرت تری آب و تاب
تو پھیلاتا ہے سارے عالم مین نور   ہے جلوہ یہان تیرا نزدیک و دور
کہ گویا تو ہی یہان کا ہے بادشاہ   تو ہے سب سے اعلےٰ مثال اِلٰہ
تو تاریکی کو نور کر دیتا ہے   سیاہی کو کافور کر دیتا ہے ۳۵
کواکب ترے نور کے سامنے   نہین رہتے اک لمحہ بھر مین کھڑے
ترا نور ہے سخت دشمن مرا   کہ ہے کام اب میرا تاریکی کا
یہ ڈر ہے کہین تو کرے پردہ فاش   تو ظاہر کرے یان مری بود و باش
ترا نور اب مجھ کو شرماتا ہے   تجلی مری یاد مین لاتا ہے
کہ میرا تھا تجھ سے بھی اعلیٰ مقام   مین تھا صاحبِ شوکت و احتشام ۴۰
نہین مجھ سے اعلیٰ تھا کوئی ملک   مرے سامنے کیا تھی تیری چمک

مرے دل مین آیا یہ باطل خیال ۔ کہ آزادگی اب نہین ہے محال
اطاعت کرون حق کی کس واسطے ۔ نہین حق کی خدمت سے ، جب مجھے
فقط اک قدم اور آگے بڑھون ۔ مین اپنے کو حق کے برابر کرون
۴۵ مرا دل بنا کیسا ناحق شناس ۔ کیا رحمتِ حق کا کچھ بھی نہ پاس
یہ بھولا کہ مین اس کا مخلوق ہون ۔ بھلا کیسے خالق کا ہمسر بنون
کرم اسکے مجھ پر تھے حد سے زیاد ۔ وہ بر لاتا تھا زود میری مراد
مین تھا فضل سے اسکے جو کچھ مین تھا ۔ تھا لازم کہ مین کرتا شکرِ خدا
کہ مقبول ہے شکر اسکے حضور ۔ پرستش ہے اسکی ہمیشہ ضرور
۵۰ فقط اسکے احسانون کو ماننا ۔ کیا کرنا شکر اس کا ہر دم ادا
مرے واسطے کچھ بھی مشکل نہ تھا ۔ فقط یہی بدلا تھا احسانون کا
تھا احسانون کا قرض مجھپر زیاد ۔ مگر ہائے سمجھا یہ مین نامراد
مین اُس سے بھی اور حق سے نا آہون ۔ مین کاہیکو احسان اس کا سہون
کہ واقع مین احسان قرض لیا ہے ۔ بڑا کام جس کا ادا کرنا ہے
۵۵ کسی طرح سے وہ نہ ہوگا ادا ۔ نہ خدمت گزاری سے ہوگا بھلا
مگر ہائے سمجھا نہین مین لعین ۔ کہ احسان ہے قرض وہ بالیقین
ادا ہوتا ہے حق شناسی سے جو ۔ وہ گو مان لیتی ہے اس قرض کو
تھا لازم کیا کرتے ثنا خدا ۔ کیا کرتے اس کی عبادت سدا
خدا کی عبادت تھی مشکل نہین ۔ ہمارے لیے فرض تھی بالیقین
۶۰ مناسب نہین کیا خدا کو یہ تھا ۔ کہ ہم سے وہ حاصل کرے شکریہ
عبادت کا ہم سے وہ ہو خواستگار ۔ وہ خالق ہے اور وہ ہے پروردگار
مگر ہائے پیدا ہوا یہ غرور ۔ بڑا ہو نہین مجھ سے طاعت ہو دور
کیون احسان سے میری گردن جھکے ۔ کنونڈا بنائے خدا کا سب مجھے
جب آزاد ہو مین نہ احسان مون ۔ برابر ہون اسکے خدا مین بنون

اگر میرا رتبہ نہوتا بڑا　　نہین ہوتا مجھ مین بڑا حوصلہ　۶۵
اگر ہوتا ادنی تو بہتر ہی تھا　　نہین آزمایش مین گرتا ذرا
ہو ملعون وہ اُس کا لطف و کرم　　ہوا ہے مرے حق مین جو گویا ستم
کہ جس سے مین اوروں سے برتر بنا　　ہوا پیدا غرّہ بڑھا حوصلہ
نہ ملعون وہ پہر ہو ملعون تو　　ہو کاموں سے اب اپنے محزون تو
تھا ممکن کہ ہوتا تو ادنی ملک　　اُسی وقت مین کوئی اعلے ملک　۷۰
تیرے مثل کرتا گناہ خرا　　وہ بنجاتا یون دشمن اللہ کا
ہوئے جس طرح اور تیرے مرید　　اسی طرح یہ بھی نہ ہوتا بعید
اسی کا تو ادنی بھی ہوتا مرید　　تو ہو جاتا قہر خدا کا شہید
مگر یقین سے کوئی اب تک نہین　　بدی اور شر سے ہوا ہے لعین
وہ محفوظ ہر آزمایش سے ہین　　وہ معمور فضل اور دانش سے ہین　۷۵
نہ اندر نہ باہر کوئی امتحان　　ہر اک طرح سے انکو امن و امان
یہی ہوتا حال تیرا بھی صاف　　فقط اپنی بدذاتی سے تو گرا
وہ حال انکا اور تیرا حال زار　　ہے ہر وقت تجھ کو غم جان گداز
ہے غرّہ وہی اور وہی حوصلہ　　سمجھتا ہے اپنے کو سب سے بڑا
نہین کم ہوئین اب تلک شیخیان　　ترے ساتھیوں کو یہ بھی ہے گمان　۸۰
کہ اعلے و برتر تو ہے بالضرور　　کرے گا تو انکی مصیبت کو دور
اسی وجہ کرتے ہین تجھکو سجود　　سمجھتے ہین تیری اطاعت مین سود
مگر انکو معلوم یہ سب ہے نہین　　تو بدتر سراسر ہے اور ہے لعین
بلندی سمجھے جسقدر دیتے ہین　　تجھے اور وہ پست کر دیتے ہین
یہی پیدا ہوتا ہے مجھ مین خیال　　کہ ان سب سے بھی ہے برا میرا حال　۸۵
مین جتنا بڑا دکھ ہے اتنا بڑا　　ہے دکھ کا سبب میرا یہ مرتبہ
گنہ اور بغاوت کا ہادی ہون مین　　مصیبت اور آفت مین ہون کیا کرون

یہان پر بھی ہون پر جہنم مین ہون
خلاصی نہین گر مین اوپر اوڑون
۹۰ نہ پاتال مین کوئی مجھکو امید
مرے واسطے اور عذاب و سزا
ہے دوزخ مین اک قعر دوزخ عجیب
کھلا منہ ہے اس کا مرے واسطے
مقابل مین اسکے ہے دوزخ بہشت
۹۵ نجاست کا دان ہے کنوان بھی اتھاہ
ہے وہ چاہ زندان نہایت مہیب
گیا جو وہان زندہ در گور ہے
یہ سامان غرض ہین مرے واسطے
مین اب کیا کرون کیا مین توبہ کرون؟
۱۰۰ مین حاصل کرون صلح و امن و امان؟
خدا کی مین اب کیا اطاعت کرون؟
اگر آتی ہے شرم اس سے مجھے
ملایک پہ یہ مین نے ظاہر کیا
کہ قادر پہ غالب مین آسکتا ہون
۱۰۵ مین اظہار عجز اپنا کیونکر کرون؟
ملے گر مجھے حق سے امن و امان
ہون اس حال مین پھر خیال بلند
جہان دشمنی دلمین ہے جانشین
جہان زخم کاری عداوت کے ہین
۱۱۰ وہان صلح رہنا نہایت محال

سراسر مین گمرہ مین ہون اور غم مین ہون
نہین ہے یہ ممکن کہ آزاد ہون
مین خود ہون جہنم تو کیا ہو امید
ہین تیار وان جن سے ہے کانپتا
مصیبت کی جا اور نہایت مہیب
وہ موقع جو پائے نگل مجھکو لے
ہوا ای کاش نابود وہ جا بہشت
دھوئین اور تاریکی کا ہے وہ چاہ
عذاب اور مصیبت مین جسکے عجیب
نہین اُس سے بدتر کوئی اور شے
بھلا کون اُن سے بچائے مجھے
معافی کا حق سے طلبگار ہون؟
ملے بار دیگر مجھے آسمان؟
وہی جس سے مین سخت بیزار ہون
کہ کتنے مجھ مین از حد بڑے حوصلے
جنھین ہر طرح مین نے دھوکا دیا
سراسر ظفر انسے پا سکتا ہون
ہے بہتر مین جس حال مین ہون رہون
ہو جس سے فراغت مجھے بیگمان
بغاوت مرے دلکو ہے تب پسند
ہین انمین مسلط جہان بغض و کین
خیالات رنج و مضرت کے ہین
اگر وہ ہوا اس کا ہے جلدی زوال

سزا دینے والا ہے جانتا ۔ کہ دانش کی اسکی نہ ہے انتہا
معافی کے دینے سے وہ دور ہے ۔ اگرچہ کرم سے وہ معمور ہے
سوال معافی مین کیونکر کرون؟ ۔ کہ فضل خدا سے مین محروم ہون
مرے واسطے اب معافی نہین ۔ نہین کوئی امید ہے بالیقین
تو ہی پاس اب تو مری یار ہو ۔ تجھی سے مرا بیڑا ابھی پار ہو ۱۱۵
معافی نہین تو یہ پھر کس لیئے ۔ ہو کیون واسطے نیکی سے اب مجھے؟
ہون اب دور سب رنج و خوف و خطر ۔ مرے دل جو چاہے وہی اب تو کر
بدی اب مری تو ہی ہو رہنما ۔ ہے مقصود اب تجھ سے اپنا بھلا
وسیلہ سے تیرے ہو شاہی یہان ۔ ہو آیندہ دنیا پہ یہ بھی عیان
ہر اک جا ہے دنیا مین شاہی مری ۔ تسلط مرا حکمرانی مری ۱۲۰
خدا سے زیادہ ہے فرمان مرا ۔ جہنم کا ہون اور یہان کا خدا
وہ یون کرتا تھا جبکہ اظہار غم ۔ تغیر تھا حالت مین بھی دمبدم
کہ غصہ۔حسد۔حسرت و یاس نے ۔ کیا اسطرح اب پریشان اسے
ہوئی اسکی سہ بار صورت سیاہ ۔ ہوئی اسکی حد درجہ حالت تباہ
ہوا چہرہ اب مظہر حال دل ۔ کہ جس سے نہایت ہوا وہ خجل ۱۲۵
ملایک کا ہوتا نہین ہے یہ حال ۔ نہین زندگی انکی جان کا وبال
عزازیل کو گر کوئی دیکھتا ۔ نہ پوشیدہ حال اسکا رہتا ذرا
مگر اس نے اب بدلا جلد اپنا حال ۔ ہے اس بات مین اسکو حاصل کمال
ہے ایجاد اس سے فریب و دغا ۔ کہ ہے واقعی باپ وہ جھوٹھ کا
کیا دور چہرہ کا رنج و ملال ۔ بظاہر بنا پھر وہ فرخندہ حال ۱۳۰
یہ ہی پہلا دنیا مین ہے وہ وجود ۔ کہین جلد اسکی مٹے ہست و بود
بظاہر بنا جو تقدس مآب ۔ کہ تا معتقد اسکے ہون شیخ و شاب
کرے تا کہ پوشیدہ اپنی بدی ۔ عداوت نہ اسکی ہو ظاہر کبھی

فریب اس کا یہ یوریل پر کھلا — اُسے دیکھتا اب تلک وہ رہا

۱۳۵ اسے دیکھا کوہِ ارارات پر — کہ ہر جا پہ تھی یوریل کی نظر

وہی بگڑی ہی صورت بھی آئی نظر — نظر آیا وہ اس کا حال بتر

پریشانی اور اس کی دیوانگی — وہ صورت بھی حسرت کی اور یاسکی

تھی ایسی کہ جس کا نہ نام و نشان — نہیں قدسیون مین کبھی بیگمان

عزازیل کو تھا مگر یہ خیال — کسی پر نہ روشن ہوا میرا حال

۱۴۰ طرف عدن کی وان سے آگے بڑھا — جہان پر کہ اک باغ[1] تھا پُرفضا

تھا فردوس تمثیل فی الاصل باغ — جہان غنچۂ دل بھی ہو باغ باغ

وہ ہموار میدان سے[2] تھا بلند — تھا نظارہ اس کا بہت دلپسند

ہر اک سمت تھین جھاڑیان خاردار — تھی سد وہ ہر طرح راہِ گذار

کنارے تھے جسطرح ڈھالو پہاڑ — کہین دیودار اسپہ تھے اور تاڑ

۱۴۵ وہان پر تھے ان پر شجر پر شجر — درختون کے گویا وہ تھے تلے پر

بلندی پہ فردوس تھا اسقدر — کہ جاتی تھی ہر سمت وان سے نظر

ہر اک قسم کے وان پہ اشجار تھے — وہ نایاب تھے خوش نمودار تھے

زمین چومتے تھے شجر پُرثمر — جو تھے رنگ و شوخی مین مانندِ زر

تھے بعض انمین یاقوت و الماس سان — زمرد تھے گویا شجر مین عیان

۱۵۰ عجب لطف تھا اینہ خورشید کا — خوش اسلوبی سے انکو اس نے رنگا

شفق مین نہ قوس قزح مین کبھی — نہ یہ رنگ و روپ اور رعنائی تھی

انھین دیکھکر بھوک بڑھ جاتی تھی — زبان اُنسے لذت بہت پاتی تھی

مقوی تھے یا ہاضم تھے نعمت تھے وہ — ہر اک طرح سے حق کی رحمت تھے وہ

شجر وان پہ تھے ہفت اقلیم کے — قرینہ سے وہ باغ مین تھے لگے

۱۵۵ تھے جھونکے ہوا کے وہان عطر بیز — نہ ٹھنڈے بہت اور نہین تیز تیز

معطر تھا خوشبو سے جنکی دماغ — غرض شیشۂ عطر تھا سارا باغ

یوریل پر عزازیل کا فریب ظاہر ہونا۔

باغ عدن

[1] پیدائش ۲-۸

[2] حزقیل ۲۸ ۱۳-۱۴

یہی ہر زماں کستی تھی واں شمیم ۔ خدا کا ہے ہر جا پہ فیض عمیم
سبے اس فیض سے یانپہ باغ و بہار ۔ گل و غنچہ ہے اور ہے لالہ زار
ہوا میں یہ تاثیر تھی بالضرور ۔ اکرے دل سے ہر رنج و کلفت کو دور
مگر نا امیدی تو ہٹتی نہ تھی ۔ کہ ہو حسرت و یاس میں کیا خوشی ۱۶۰
بظاہر عزازیل کچھ خوش ہوا ۔ اگرچہ نہایت پریشان تھا
کہ جسطرح سے خوش ہوں اہل جہاز ۔ لیے ساتھ میں اپنے سامان و ساز
جو بحر عرب کی طرف آتے ہوں ۔ تجارت کا سامان جو لاتے ہوں
پہونچ جب نواح عرب میں وہ جائیں ۔ عجب لطف اس جا پہ جا کے پائیں
کریں سست رفتار اپنے جہاز ۔ سفر انکا ہے گرچہ دور و دراز ۶۵
مصالحہ کے پیڑ اس جگہ خوب ہیں ۔ وہ خوشبو کے باعث سے مرغوب ہیں
ہوا خوشبو ہر قسم کی لاتی ہے ۔ ہر اک راہرو کو پسند آتی ہے
مزے خوشبو کے لیتا تھا وہ لعین ۔ خوش آئی اسے اس جگہ کی زمین
تھا خوشحال اسموڈیس سے زیاد ۔ نہیں جس کی بو آئی ہرگز مراد
نہیں بو کو برداشت وہ کر سکا ۔ نہ ثابت قدم عشق میں وہ رہا ۷۰
وہ بعد اسکے بھیجا گیا مصر کو ۔ ہمیشہ رہیگا وہ زشت خو
نہ پھر عشق زن میں گرفتار ہو ۔ نہ پھر کوئی زن اس سے بیزار ہو
نہیں پایا فردوس کا رستہ ۔ عزازیل نے۔ ہر طرف وہ پھرا
تھیں پیوستہ ہر جا وہاں جھاڑیاں ۔ بظاہر نہیں راستہ تھا وہاں
تھا دروازہ اک تھا جہاں جبرئیل ۔ گذرنا اسے مشکل تھا بے قال و قیل ۷۵
نہ شیطان کو پروا تھی پھر راہ کی ۔ نہ پیش نظر تھی رکاوٹ کوئی
وہ دروازہ سے جانا سمجھا حقیر ۔ بڑا چور تھا واقعی وہ شریر
فقط ایک جست اسکی کافی ہوئی ۔ اسے صاف فردوس میں لے گئی
کسی سیٹھ کے گھر میں جوں چور آ کے ۔ کہ تا مال و دولت وہاں کا چرائے

رفائیل فرشتہ ٹوبیس پر ظاہر ہوا جبکہ وہ میڈیا (صوبہ ایران) کو جاتا تھا فرشتہ کا ہادی ہوا اور اسے صلاح دی کہ وہ یہودی لڑکی سے شادی کرے اسکے سات شوہر اسموڈیس نام ایک بد روح نے ہلاک کر ڈالے تھے کیونکہ وہ اس پر عاشق تھا اسنے ٹوبیس کو صلاح دی کہ مچھلی کا دل اور گردہ جلائے تاکہ اسکی بو سے اس عورت سے وہ ناپاک شخص نکل جائے چنانچہ اس نے ایسا کیا اور اسموڈیس مصر سفلی دور دراز حصہ میں چلا گیا ٹوبس کی کتاب از ۷۸ گرفتہ

۱۸۰ ہر اک در کو پائے مقفل وہان — نہین راہ کا پائے نام و نشان
وہ تب کام مین لائے اپنی کمند — مکان جو ہو مثل حصار بلند
وہ اس پر بھی چڑھ جائے آسانی سے — کہ ہے مال و دولت چرانا اُسے
اسی طرح وہ دزد آیا وہان — تھا منظور اسکو خدا کا زیان
وہ تھا بھیڑیے کیطرح بالضرور — ہے خونخواری سے جسکو ہر دم سرور
۱۸۵ نہین رحم گلہ پہ اُسکو ذرا — ہے کھانا شب و روز اور مارنا
کہین بھیڑ سالہ مین آجائے وہ — فقط بھاڑ کر راستہ پائے وہ
جہان تک بنے قتل و غارت کرے — پریشان گلہ کی حالت کرے
اسی طرح سے دزد و مزدور[۱] بھی — نہین جنکو گلہ سے الفت کوئی
گھس آتے ہین اللہ کے گلہ مین — ہے دل سے سراسر یہ منظور انہین
۱۹۰ وہ گلہ کو حق کے پریشان کرین — ستائین اسے اور حیران کرین
کیا کرتے ہین گلہ کو وہ ہلاک — ہے گلہ کا حال ان سے اندوہناک
ہمارا گڈریا جو داؤد[۲] سے — ہماری فقط جس سے بہبود ہے
ہمارے لیے جس نے دی اپنی جان — جو ہے روح اور جسم کا گلہ بان
بچاتا ہے موذی سے ہر دم وہی — کرم مین فقط اسکے ہے زندگی
۱۹۵ غرض دزد شیطان وہان آگیا — شجر زندگانی[۳] کا جس جا پہ تھا
حواصل کے مانند اس نے قیام — شجر پر کیا اور ہوا شاد کام
وہان سے لگا ہر طرف دیکھنے — وہان پر بھی یہ ہی تھا منظور اُسے
کرے وانپہ تدبیر وہ موت کی — تھی اچھی جگہ پر بھی نیت بُری
یہ سچ ہے بُرا ہر جگہ ہے بُرا[۴] — نہین ہوتا کوئی جگہ سے بھلا
۲۰۰ شجر کے نہ اوصاف کا تھا خیال — نہ مدنظر اسکو اس کا کمال
اسی طرح ہے حال انسان کا — صد افسوس وہ یہ نہین جانتا
بھلی چیز کو کام مین لائے وہ — اور اُس سے بہت منفعت پائے وہ

[۱] یوحنا ۱۰-۱ سے ۱۶ ا پطرس ۵-۸
[۲] مراد ابن داؤد یعنے مسیح سے ہے
[۳] پیدائش ۲-۹ و ۳-۱۰ اسو ۱۲
[۴] یسعیاہ ۵-۲۰

وہ برکت کو لعنت بنا لیتا ہے ۔۔۔ وہ افضال کو مفت کھو دیتا ہے
صلیب اب ہے یاں پر درختِ حیات ۔۔۔ نہ ہو اس سے بے بہرہ اے نیک ذات
ثمر اس کا ہے زندگی کے لیے ۔۔۔ ہمیشہ وہ رکھیگا زندہ تجھے ۲۰۵
اسے کھا لے اور زندگی مفت لے ۔۔۔ عجب کیا نہ پھر تجھ کو موقع ملے
عزازیل کی ہر طرف تھی نظر ۔۔۔ سے تھے نظارہ خوب ادھر اور اُدھر
کہ تھا عدن میں اسطرح کا وہ باغ ۔۔۔ جہاں دلکو حاصل ہو ہر دم فراغ
فضا کا چمن تھا چمن در چمن ۔۔۔ تھی نسرین کہیں واں کہیں نسترن
چمن وہ ہی تھا غیرتِ ہر چمن ۔۔۔ کہیں یاسمن تھی کہیں نارون ۲۱۰
مسی سے ملکے سوسن کھڑی تھی کہیں ۔۔۔ تھی نرگس مثالِ غزالِ حسین
حسینانِ عالم گل و لالہ سے تھے ۔۔۔ تھے رخسار سے یا وہ پری چہروں کے
کہیں وانکے تالاب میں تھے کنول ۔۔۔ وہ تالاب جن کا کہ نرمل تھا جل
منو کا منا تھی منو کا منسی ۔۔۔ تھی چینیا نرالی وا سے کھڑی
گل چاندنی مثل مہتاب سے تھے ۔۔۔ گل و غنچہ تھے مثل کمخواب کے ۲۱۵
زمین پھولوں سے فرشِ قالین کا تھی ۔۔۔ سوا اسکے تھا سبزہ مخملی
بہت خوشنما مرکز باغ تھا ۔۔۔ مگر سخت تھی آزمایش کی جا
وہاں نہر تھی بہتر از سلسبیل ۔۔۔ تھی آواز آب اسکی بحر طویل
کنارے پہ تھا علم کا اک شجر ۔۔۔ تھے تاثیر میں ایسے جسکے ثمر
بدی اور نیکی کی پہچان دین ۔۔۔ کرے موت حاصل جو کھائے انھین ۲۲۰
ہمارے لیے موت تھا یہ درخت ۔۔۔ یہ ہی آزمایش ہوا ہے سخت
قریب اسکے تھا زندگی کا شجر ۔۔۔ حیاتِ ابد موت باہم مگر
جو چاہے وہ لے وہ تو آزاد تھا ۔۔۔ اُسے ہر زمان حکم حق یاد تھا
کیا موت کو اُس نے جسدم پسند ۔۔۔ رہا حکمِ حق پر نہیں کار بند
رہا پھر نہ یاں پہ درختِ حیات ۔۔۔ ہمارے لیے یاں رہی ہے ممات ۲۲۵

مگر آسمان[1] پر ہے اب یہ درخت | جہان پر ہے برّہ کا اور حق کا تخت
نکلتی ہے اک ندی اس تخت سے | جو کر سکتی ہے صاف ہر دم تجھے
وہی اوّلاً کلوری[2] سے بہی | اسی سے فقط ملتی ہے زندگی
عجب طرح سیراب وہ باغ تھا | نمونہ تھا خالق کی صنّاعی کا
تھا اک دریا آتا بدیوار باغ | نہ لگتا مگر آگے اس کا سراغ ۲۳۰
وہ پوشیدہ بہتا بزیر زمین | نمودار ہوتا تھا وان ہر کہین
کہین جھرنا تھا اور کہین آبشار | تھا چشمے کہین جن پہ ہر دم بہار
کہین سانپ کے شکل لہراتے تھے | درختون کی جڑ پر لپٹ جاتے تھے
وہ شیشے کے مانند شفاف تھے | رُخ حور انور سان وہ صاف تھے
ہر اک جا پہ تھے درِ غلطان بہت | حصول انکا شبنم سان آسان بہت ۲۳۵
بہت سونا وان اور بلور تھا | جواہر سے وہ خطہ معمور تھا۔
وہ ملک کے بہتے تھے سوے نشیب | وہ دریا تھے اک ایسے تھی وان کی زیب
یہ دریا اب اُس آب سے ملتا تھا | کہ زیر زمین جس کا تھا راستہ
تھا دریا کا میدان مین پھر ظہور | تھا سیراب عدن[3] اُس سے نزدیک و دور
کہ ہوجاتی تھین اسکی وان شاخین چار | ہر اک جا پہ رہتی تھی اُن سے بہار ۲۴۰
یہین پر تھا بابل بھی اور نینوا | ہے یان شہر مشہور بغداد کا
تھا فردوس میدان مین پُربہار | تھے گل ایسے وان پر نہین جنمین خار
درختونکے وان کنج تھے بیشتر | نہ تھا دھوپ کا جنمین ہرگز گذر
لٹکتے تھے ثمر اور رسیلے وہان | گپھائین تھین وان پر مثال مکان
تھے دروازے آراستہ بیلون سے | منقش تھے انگورونکے گچھون سے ۲۴۵
تھے رمنے وہان اور وہان سبزہ زار | تھے سرسبز ٹیلے وہان پُربہار
شجر وان تھے اور قطعۂ گل تھے وان | تھا لاریب فردوس مثل جنان
مویشی کے گلے تھے اور تھے ہرن | وہان پر تھے ہر طرح وہ بھی مگن

[1] مکاشفات ۲۲-۱ و ۲

[2] مقام جہاں خداوند یسوع مسیح مصلوب ہوا

[3] پیدایش ۲-

وہاں پر تھا ہر طایر خوش نوا — اور اُسکا شب و روز تھا زمزمہ
کہیں چہچہے کرتی تھی عندلیب — تھی آواز دلکش عجیب و غریب ۲۵۰
تھی قمری کہیں سرو آزاد پر — کہیں فاختہ تھی بہ سمت دگر
کہیں جوڑا جوڑا کبوتر بھی تھے — نشان واقعی تھے جو معصومی کے
تھی بھولی ادا انکی مرغوب دل — بناتی تھی اُن کو وہ محبوب دل
تھی کویل وہاں اور پپیہا وہاں — تھی کوک اور پیہو وہاں ہر زمان
تھا دراج واں اور کہیں تال تھا — وہ تھا باغ یا خوشنما جال تھا ۲۵۵
تھے کبک دری واں کہیں ہنس تھے — خراماں نزاکت سے اور ناز سے
ہما تھا نہیں تھا وہاں بوم شوم — نسیم و صبا تھیں نہ باد سموم
کہ فردوس بہتر تھا کشمیر سے — کہیں سبزہ زار اور کہیں وادی تھے
وہاں جھیلیں بہتر تھیں اُسمیں بھی — کنارے پہ سبزہ کی سنجاف تھی
تھا آب ایسا جسطرح آئینہ ہو — دکھالے جو خوبی سے ہر چیز کو ۲۶۰
غرض تھی ہر اک جا پہ باغ و بہار — تھے نظارے دلکش وہاں بیشمار
ہر اک وقت اور ہر گھڑی تھی بہار — کہ تھے رقص میں گویا لیل و نہار
تھی ہر ہر قدم میں نرالی ادا — ہر اک اِنکا انداز تھا دلربا
نہ ایسی تھی باغ ارم میں بہار — وہ تھا جیسے گل کے مقابل ہو خار
نہ باغ سلیمان تھا ایسا کبھی — تھی واں گرچہ رعنائی و تازگی ۲۶۵
یہ فردوس ہی الاصل تھا ایسا باغ — ہو پژمردہ خاطر جہاں باغ باغ
عزازیل کو پر نہ واں تھی خوشی — تھے نظارے دلکش اگرچہ سبھی
تھے حیوان بھی سارے پیش نظر — عجائب سے معمور تھے سر بسر — آدم و حوا
قریب اُسکے آدم تھا حوا بھی تھی — تھی دونوں کی صورت عجب شان کی
تھا قد سیدھا جیسے ہو سرو سہی — تھا اِن دو سے اظہار شان شہی ۲۷۰
تھی ظاہر ہر اک سے الٰہی صفات — وہی دونوں تھے اکمل کائنات

ہر اک بات مین دونون یکسان نہ تھے
اور اک جنس کے دونون انسان تھے

تھا آدم مین زور اور مردانگی
کہ تا کر سکے سب پہ فرمان روی

بہت خوبصورت بھی تھا بوالبشر
تھا حسن اسمین یوسف سے بھی بیشتر

تھا چہرہ سے اظہارِ دانشوری
کہ الحق شبیہِ[1] خدا اسمین تھی　۲۷۵

کیا خلق تھا اُس کو اس واسطے
کہ حق کی ہمیشہ عبادت کرے

وہ کرتا رہے لو لگائے رہے
گیان اس کا ہر دم اسکے بڑھے

دھیان اس کا ہر وقت اسکو رہے
ہمیشہ وہ ایشور کی سیوا کرے

تھا چہرہ کتابی تھین آنکھین بڑی
بلند اور کشادہ بھی پیشانی تھی

فقط گیسوون کی تھی سر پر کلاہ
کہ جسطرح سے سر پہ ہو تاجِ شاہ　۲۸۰

نہ آرایشِ ظاہری اسمین تھی
تھین کل اسمین زیبایش قدرتی

وہ ہر طرح سے تھا وجیہہ حسین
اِسی طرح حوا بھی تھی مہ جبین

نہایت ہی دلکش تھا اسکا جمال
کہ تھا حسن مین اُسکو حاصل کمال

حسینونکی مان تھی یہی نازنین
زیادہ حسین سب سے تھی یہ حسین

نرالی تھی ہر اسکی شیرین ادا
وہ تھی مہ لقا دلبر و دلربا　۲۸۵

کھلے گیسو اسکی کمر تک پڑے
دوپٹہ وہی واقعی اُسکے تھے

وہ ریشم سے لچھے تھے سر پر لگے
ہر اک سمت منھ کے وہ اسطرح تھے

کہ ہون چاند کے گرد جیسے غمام
ہو گرد شفق ابر جون وقتِ شام

خدا کا تھا اِن مین ظہورِ جلال
کہ تھا انکو پاکیزگی مین کمال

نہایت ہی تھا اِنمین صدق و صفا
مگر اِنمین ہر ایک آزاد تھا　۲۹۰

محبت سے حق کی اطاعت کرے
ہو خود پسندگی جس سے ہر دم اُسے

تھی حوا کو مقصود فرمانبری
اطاعت سے آدم کی خورسند تھی

اطاعت کے تھا ساتھ نازو ادا
محبت کی ضد اور شرم و حیا

وہ ہمدم تھی اور راحتِ جان بھی تھی
دل و جان سے آدم پہ قربان بھی تھی

[1] پیدایش ۱-۲۶ و ۲۷

وہ تھی لالہ فام اور گل اندام بھی — وہ زہرہ جبین تھی دلآرام بھی ۲۹۵
خوشی سے تھا دونوں کا دل باغ باغ — ہر اک طرح تھا انکے دل کو فراغ
کروں عشق کا انکے میں کیا بیان — دو قالب تھے گویا تھی اک ہی جان
شب و روز آرام سے زندگی — بسر ہوتی تھی پہلے ماں باپ کی
تھی معصومی پاکیزگی اور پیار — نہایت تھا انہیں وہ تھے کامگار
تھے مشغول رہنے میں انکو خوشی — ہے بیکار دن کو کون سی خودی ۳۰۰
وہ ننگے تھے پر شرم انہیں نہ تھی — کہ معصوم دونوں کی تھی زندگی
وہ رکھتے تھے پاکیزگی کا لباس — حضوری سے حق کی نہ تھا کچھ ہراس
ضرورت نہ تھی شرم کی زینہار — نہ فعلوں سے اپنے وہ تھے شرمسار
ستاتی ہے کیوں ہمکو ای شرم تو — نہیں اچھے انسان کے روبرو
سجا دو اوہنا ذا اپنا ہو ظاہری — نہ پروا جو حالت ہو دل کی بری ۳۰۵
تو ہے ظاہری باتوں کی قدر داں — نہ یکساں ہے تجھکو عیاں و نہاں
ریاکار سب سے زیادہ ہے تو — ہے معصومی اور سادگی کی عدو
وہ گلگشت کرتے تھے شادی کناں — وہ معشوق و عاشق تھے تنہا وہاں
اور ان دونوں کا ہاتھ میں ہاتھ تھا — عجب لطف سے دونوں کا ساتھ تھا
گلے میں کبھی اور کمر میں کبھی — تھا ہاتھ انکا وہ جیسے سرو سہی ۳۱۰
تھے یکساں خدا اور ملک کے حضور — نہیں ننگے پن کو وہ سمجھے قصور
تھا پیار انہیں اور انہیں بوس و کنار — کہ تنہا تھے وہ نوجوان گلعذار
خدا سے انہیں عقد میں جوڑا تھا — ہو پیار انہیں جتنا وہ سب تھوڑا تھا
تھا اک جا پہ اک پرفضا سبزہ زار — جہاں پر تھا اک چشمہ اور آبشار
جہاں پیڑوں میں پھول نکلے تھے — وہیں پر وہ اسوقت دونوں گئے ۳۱۵
کیا چونکہ تھا باغبانی کا کام — کہ کرتا تھا کام انکو بھی شادکام
اسی کام اور سیر سے اشتہا — بڑھی خوان نعمت بھی موجود تھا

کہ چلتی تھین پنکھا نسیم و صبا
تھا قالین پھولونکا زیر شجر
۳۲۰ وہان سے وہ میوون کو کھانے لگے
پھلون کے جو تھے خوش مثل گلاس
تھا کھانے کے ساتھ انمین پیار اور مذاق
قریب انکے حیوان تھے ہر قسم کے
کسی کو نہ آزار دیتا کوئی
۳۲۵ تھا اک گھاٹ وان شیر اور بکریکا
وہان بھیڑیا بیرے کے ساتھ تھا
وہان چرتے اک جا پہ شیر اور بیل
ہرن چوکڑی بھرتے تھے جابجا
تماشا دکھاتا تھا پیل دمان
۳۳۰ عجب کھیل کرتا تھا وہ سونڈ سے
کبھی پانی اور خاک برساتا تھا
بڑی چھوٹی چیزین تھین یکسان اُسے
وہ تنکا تلک بھی اُٹھا لیتا تھا
وہان پر قریب انکے تھا سانپ بھی
۳۳۵ مگر اسمین ابتک نہین زہر تھا
وہ لے کھاتا رہتا تھا وہ پیچ و تاب
وہان چوپائے ہر قسم کے جیتے تھے
دن آخر تھا اسوقت تھا وقت شام
ہر اک چیز تھی خوشنما پر بہار
۳۴۰ عزازیل ہر چیز کو غور سے

اثر کچھ نہ گرمی کا اُن پر ہوا
گئے بیٹھ اُس پر وہ دونون قمر
مزے ہر طرح کے وہ پانے لگے
اُنھین مین پیا تا بجھے انکی پیاس
تھے خوش۔ زندگی انکی تھی بے فراق
وہ تھے مطمئن اور بیخوف سے
کسی کا نہ بیری کہین تھا کوئی
وہان ساتھ حلوان اور چیتا تھا
تھا خونریزی کا وان بھلا ذکر کیا
نہین کوئی تھا وان کسی کا دلیل
چھلاوا ہو جسطرح یا صاعقہ
کیا کرتا تھا کچھ نہ کچھ ہر زمان
ہلاتا جلاتا تھا ہر دم اوسے
کرشمے عجب اس سے دکھلاتا تھا
کہ انکا اُٹھانا تھا آسان اُسے
وہ تھی سونڈ یا ہاتھ تھا ہاتھی کا
جو ہشیار ان سب سے تھا اور ابھی
ابھی تک نہ اللہ کا قہر تھا
تھا خوشحالی کو دیکھ شاید کباب
اور آسودہ ہو کر کے کچھ بیٹھے تھے
ہوا اب تھا سورج کا دورہ تمام
شفق آسمان پر تھی جون لالہ زار
ہر اک جا وہان پہ لگا دیکھنے

عزازیل کا آدم و حوا کو دیکھکر حسد سے بھر جانا اور کہا تو ذیل زبان پر لانا

زبور ۵۰۸

حسد سے بھرا وہ انھین دیکھکر لگا اس طرح کہنے وہ بے ہنر
"ہماری جگہ مین یہ ہین ہائے ہائے! مرا دل بھلا صبر کس طرح پائے
خوشی جو ہماری تھی اب انکی ہے انھین کی ہے دنیا کی ہر ایک شے
نہ کوئی شریک انکا میراث مین نہ ڈر ہے کوئی اور نہ غم ہے انھین
جو چاہین کرین یہ تو مختار ہین حکومت کے یہ ہی سزاوار ہین ۳۴۵
یہ ہین خاک روحانی ہرگز نہین ملایک سے کچھ کم یہ ہین بالیقین
گر صورتِ حق کی جلوہ گری ہے انمین۔ ہے اِس سے انھین بہتری
ہے دونکی صورت بھی پیاری ضرور جسے دیکھ دل سے عداوت ہو دور
عجب انمین حسنِ خداداد ہے ہر اک انمین شاد اور آباد ہے
نہین تمکو معلوم! ہے کچھ خبر کہ ہو جائے گا جلد حال دگر ۳۵۰
یہ کل رنگ یان کا بدل جائیگا سمان پھر نہین یہ نظر آئے گا
رہیگی نہین یا یہ باغ و بہار کہ جب ہو گے تم دونون میر اشکار
ہو خوش یان یہ۔ ہے یہ خوشی چند روز اگرچہ یہ ہے واقعی جان فروز
خوشی کو کرو دونون اب تم سلام کہ رہ سکتے تم اب نہین شادکام
ہو تم غیر محفوظ و تنہا یہان بچوگے نہین مجھ سے تم بیگمان ۳۵۵
ہے فردوس مثلِ حصارِ حصین بھلا روک مجھ کو سکا وہ کہین
کسی طرح مجھ سے نہین ہے نجات تم آجاؤگے جلد زیرِ ممات
رہوگے مگر زندہ میری طرح بناؤنگا مین تمکو اپنی طرح
کرو میل اور مجھ سے تم دوستی تمھارے لیے بہتری ہے یہ ہی
مرے ساتھ تم یا تمھارے مین ساتھ رہونگا کہ ہو جس طرح دنیا ہاتھ ۳۶۰
مرے پاس جو ہے وہ دونگا تمھین ذرا بھی نا خوش کرونگا تمھین
یہ سچ ہے نہ تم کو پسند آئیگا مرا ملک جو ہے نہایت برا
مگر میرا اِسمین نہین کچھ قصور بنایا برا حق نے ہے بالضرور

کرو چار و ناچار اُسکو قبول　　نہ ضد سے تمھین ہوگا کچھ بھی حصول
۳۶۵　معزز تمھین جانون گا ہر طرح　　ہمیشہ تمھین مانون گا ہر طرح
مری مملکت مین در آؤ گے جب　　نہایت ہی اعزاز پاؤ گے تب
تمھین لینے آئین گے کل بادشاہ　　جہنم کے اور عزت و شان و جاہ
تمھین دینگے اور ہونگے وہ دوستدار　　ہمیشہ رہین گے وہی غمگسار
تھا ممکن کہ تم دونون پر رحم کر　　تمھارے ستانے سے کر در گذر
۳۷۰　یہان سے چلا جاتا مین بالضرور　　اگرچہ مین ہون رحمت حق سے دور
سبب تم سے ہرگز عداوت نہین　　مگر حق سے ہے بالیقین بغض و کین
تمھاری ہے بربادی حق کا ضرر　　کرون کس طرح اس سے مین در گذر
نہین اسمین میرا ذرا بھی قصور　　نہ دکھ سے تمھارے مجھے ہے سرور
قصور اس کا جو میرا دشمن ہوا　　جو خالق ہے اور جو تمھارا خدا
۳۷۵　فقط اُس نے مجبور مجھکو کیا　　کسی طرح بدلہ لون نقصان کا
غرض مصلحت کا یہ ہے اقتضا　　کسی طرح برآئے مقصد مرا
ہو قایم یہان پہ مری سلطنت　　مین لون انتقام اور بڑھے منزلت
عجب عذر کرتا تھا وہ کینہ خواہ　　مگر تھا پر الزام وہ رو سیاہ
وہ بیٹھا تھا اونچے شجر پر جہان　　اُتر آیا وان سے وہ بہر زیان
۳۸۰　کیا روپ حیوانون کا اختیار　　بنا چند حیوان وہ نابکار
کہ معلوم اُنکے خصائل کرے　　کسی کے وسیلہ سے کچھ کام لے
رہے اس طرح پاس انسانکے　　اُسے خوب وہ جان پہچان لے
در آیا کبھی بعض حیوانون مین　　اور اوزار اپنا بنایا اُنھین
ہر اک طرح مشتاقی کرتا رہا　　کیا اس نے حاصل وہان تجربہ
۳۸۵　گنہگار انسان کو کیونکر کرے　　وہ کس طرح سے عقل سے کام لے
بنا وہ کبھی وان پہ شیر ببر　　بنین آنکھین شعلہ سے بھی تیز تر

عزازیل کا حیوانکی صورت اختیار کرتا ہے

لگا گھومنے گویا بہر شکار جھپٹنے پہ مایل ہوا بار بار
کی چیتے کی صورت وہان اختیار جو بیٹھا ہو جھک کرکے بہر شکار
ہرن بچے اسکو نظر آکے وان بنایا انھین اس نے اپنا نشان
وہ انکے پکڑنے کو تیار تھا مگر تو لنے جب کہ آدم لگا ۳۹۰
توجہ سے یہ باتین سننے لگا کہ تھا چاہتا بھید کو جانتا

ابوالبشر اور ام البشر کے درمیان باہم گفتگو اور گذشتہ حالات کا بیان

مری سب سے پیاری تو ہے جانِ من نہ ہم دونون دو ہین مگر ایک تن
ہر اک وقت ہم دونون دلشاد ہین ہین مالک یہانکے اور آزاد ہین
خوشی مین ہماری نہ کوئی شریک مین تیرا ہون اور تو ہے میری شریک
تو ہے ساری خوشیون سے افضل خوشی مرا بہترین حصہ بس ہے تو ہی ۳۹۵
ہے مالک بھی اور خالق اپنا خدا کرم اسکے ہم پر ہین بے انتہا
ہے منظور اس کو ہمارا بھلا ہمین فیض سے اپنے سب کچھ دیا
کہ دین نعمتین ہم کو ہین بے شمار کہ فیاض ہے فیض پروردگار
ہمین خاک سے اس نے پیدا کیا شرف ہر طرح اس نے ہمکو دیا
نہ تھے اسکی رحمت کے حق دار ہم ہوا ہے ہر اک طرح ہم پر کرم ۴۰۰
نہین ہم سے بدلے کا وہ خواستگار کہ سب مفت ہے فضل پروردگار
بھلا دے سکین اسکو بدلے مین کیا؟ کہ سب کچھ ہمین اس سے ہی ہے ملا

اعمال ۱۷ع ۲۵

ہر اک بات مین ہم تو آزاد ہین بہ فضل خدا خرم و شاد ہین
ہماری حکومت ہر اک پر ہے یان ہے حاصل ہمین عظمت و عز و شان
ہے اک بات مین صرف فرمانبری کسی کی نہین پر خداوند کی ۴۰۵
نہ احکام کا بار ہم پر رکھا فقط ایک ہی حکم اس نے دیا
دیے جو کہ ہین باغ کے کل شجر مقوّی مفرّح ہین جنکے ثمر
مزے جنکے انواع و اقسام کے زبان کو عجب لطف ہے کھانے سے
وہ سب کھائین. کھائین نہ اک کا ثمر کہ ہے باغ کے بیچ جس کا شجر

۴۱۰ وہ پھل نیک اور بد کی پہچان کا ہے ۔ کبھی اسکو کھائین نہین اچھا ہے
قریب اُسکے ہے زندگی کا شجر ۔ جداگانہ اُن دونون کے ہین ثمر
ہے اِس کا اثر زندگی اُسکا موت ۔ کوئی بدبلا ہے بلا شبہہ موت
کہ خالق نے خود ایسا فرمادیا ۔ وہ پھل کھائیگا جو وہ مرجائیگا
ہے فرمانبری حق کی ہم کو ضرور ۔ نہین اسمین سرزد ہو کوئی قصور
۴۱۵ فقط ہے یہی اک نشان جانچ کا ۔ خدا نے نہ اور بوجھ ہم پر رکھا
یہان جبکہ ہر قسم کی ہے خوشی ۔ یہان واقعی نعمتین ہین سبھی
نہ مشکل رہین باز اک چیز سے ۔ نہ کھائین کبھی زندگی بھر اُسے
رہین بس وفادار و ثابت قدم ۔ خدا کے رہین تا کہ مقبول ہم
نہ مجبوری سے ہو یہ فرمانبری ۔ مگر وہ ہماری ہو دل کی خوشی
۴۲۰ کرین شکر ہم اس کا لیل و نہار ۔ کہ بیحد ہین افضال پروردگار
محبت مین اسکی ہمارا قیام ۔ لیے ہے تا ابد بانوے لالہ فام!
یہی فرض ہے اور ہے حق یہی ۔ فقط ہے یہی حاصل زندگی
رہین ہر طرح سے یہان شادکام ۔ اگر ہین مشغلہ کیلیے یان یہ کام
رہے باغ تا صاف و آراستہ ۔ لگین اسکے پھل پھول سب خوشنما
۴۲۵ ترے ساتھ ہر کام ہے جانفزا ۔ نہین لگتی محنت بھی ہے بے مزا"
یہ حوّا نے تب اُس کو پاسخ دیا ۔ "تو ہے جان اور تو ہے سب کچھ مرا
مین تجھ سے ہون اور واسطے تیرے ہون ۔ ہمیشہ تجھے دل سے راضی رکھون
ترا گوشت ہون اور تری ہڈ ہون جان ۔ ہوئی میری ہستی تجھی سے عیان
ترے ساتھ جبتک ہون سب کچھ ہون مین ۔ ابد تک ترے ساتھ ہر دم رہون
۴۳۰ مین بے تیرے واقع مین کچھ بھی نہین ۔ مین ہون نصف حصہ ترا بالیقین
تو سر[1] ہے تو ہے ہادی و رہنما ۔ ہے فرمانا تیرا سراسر بجا
کرم اُس کا ہم پر ہے حد سے زیاد ۔ بر آتی ہے ہر دم ہماری مراد

[1] زنو زنیتون ۱۱

یہ سب نعمتیں اسکی ہیں بیشمار — ہے لازم کریں اسکو ہر وقت پیار
ہمیشہ کریں دل سے شکر خدا — لبوں پہ رہے اس کا ہی تذکرہ
مجھے اور واجب ہے شکر خدا — کہ اُس نے مجھے تجھ سا پیارا دیا ۴۳۵
تو نعمت ہے سب نعمتوں سے بڑی — ہے آسودہ تجھ سے مری زندگی
تو بھی مجھ پہ دل دادہ ہے بالیقین — ملا مجھ سا ہمدم تجھے بھی نہیں
مجھے دن وہ اچھی طرح یاد ہے — ہمیشہ مرا اُس سے دل شاد ہے
ہوئی پیدا تب آنکھ میری کھلی — [illegible] خواب عدم سے یکایک اٹھی
دی معلوم ہر چیز اچھی مجھے — مر[illegible] شے نئی اور عجب تھی مجھے ۴۴۰
تھی حیرت کہاں میں ہوں اور کون ہوں؟ — یہاں [illegible]سے آئی ہوں [illegible]ور کیا کروں
قریب آب صافی تھا واں بہ رہا — [illegible]اس طرح میدان میں پھیلا تھا
کہ پھیلا ہے جس طرح یہ آسمان — کشش دل کی تھی اسطرف بیگمان
کنارے پہ سبزہ تھا جو دل لبھائے — [illegible]رت بہت جو کہ آنکھوں میں بائے
میں آگے بڑھی قطعہ آب تک — [illegible] آسمان [illegible] زیر فلک ۴۴۵
نظر اسمیں آئی مجھے اک [illegible] — [illegible] محبوبی و دلبری
میں پیچھے ہٹی وہ بھی پیچھے ہٹی — [illegible] آگے [illegible] وہ بھی آگے بڑھی
مجھے دیکھتی تھی محبت کے ساتھ — [illegible] نہیں آئی تھی میرے ہاتھ
اُسے کیسے ساتھی بنا سکتی تھی — [illegible]رح اُسکو نہ [illegible] سکتی تھی
لگی رہتی اُس پر ابھی تک نگاہ — [illegible] کرتی [illegible]لوسی [illegible] حد بتاہ ۴۵۰
اسی وقت میں ایک غیبی صدا — [illegible]سنائی دی جس نے مجھے یہ کہا
زن اولین اس سے دھوکا نہ کھا — [illegible] شکل یا عکس یہ سب ہے ترا
تو پا سکتی ہے اسکو ہرگز نہیں — [illegible]جی [illegible]کس ہمدم ہوا ہے کہیں
دکھاتا ہوں تجھ کو میں ساتھی ترا — [illegible] خلق جسکے لیے ہے کیا
اسی سے ہے تو اسکی صورت ہے تو — [illegible]ے چل کے تو دیکھ لے دربدر ۴۵۵

نقط تیرا وہ ہوگا اور اسکی تو　　بر آئیگی اُس سے تری آرزو
تو ہی ہوگی البتہ انسان کی ماں　　کرے وڑونکی ماں ہوگی تو بیگمان
یہ سنتے ہی تب مین تو آگے بڑھی　　یکایک نظر میری تجھ پر پڑی
خیابان ایک تھا جسکے نیچے کھڑا　　نظر آیا تو اور اچھا لگا
۴۶۰　مگر مین نے سوچا کہ تو بالیقین　　تھی پانی مین جو شکل اس سا نہین
ادا دل فریب اور وہ دلبری　　نظر مجھ کو تجھ مین نہین تب پڑی
نزاکت نہ تھی اور نہ تھا وہ جمال　　مگر تجھ مین تھا اور ہی کچھ کمال
مجھے دیکھکر مجھ پہ عاشق ہوا　　تو دل دے کے اب میرا شایق ہوا
خوشی سے ہوا تیرا دل باغ باغ　　ہوا تیری خاطر کو حاصل فراغ
۴۶۵　یہ چاہا کہ تو میرے نزدیک ہو　　ترے مجھ پہ قربان دل اور جان کو
تو آگے بڑھا تا مرے پاس آئے　　جگر سے لگا کر مجھے گھر پہ لائے
تو آگے بڑھا تب مین پیچھے ہٹی　　حیا مجھ کو تجھ سے چھپانے لگی
محبت سے تب تو بلانے لگا　　اور اسطرح سے تو نے مجھ سے کہا
نہ ہٹ پیچھے اب تو مرے پاس آ　　تو کر دور سب خوف شرم و حیا
۴۷۰　بتایا مجھے تو نے مین تجھ سے ہون　　اور اسواسطے تیری پیاری ہون
ترا گوشت ہون اور ہڈی تری[1]　　مین ہون جان تری بس مین جانی تری
ترے پہلو سے جو ہے دل کے قریب　　مین نکلی ہون بس مین ہون تیری حبیب
رہونگی ترے پہلو مین دل کے پاس　　ہمیشہ تو رہ میرے مین تیرے پاس
ترا نصف حصہ ہون تیری خوشی　　تسلی و تسکین و راحت سبھی
۴۷۵　اسی دن سے مین تیری ساتھی ہوئی　　ہوئی مجھکو حاصل تجھی سے خوشی
ترا زور اور تیری مردانگی　　تری عقل اور تری دانشوری
یہ سب حسن کا میرے سرتاج ہین　　مری خوبیان انکی محتاج ہین
مرے قدر دان خود مہاراج ہین　　مرے آپ مالک ہین سرتاج ہین

[1] پیدائش ۲ : ۲۳

یہ باتین تھین اور تھا ان پر راز و نیاز | در عشق بازی تھا ان دو پہ باز

تھا دونون مین اسوقت بوس و کنار | محبت کی باتونکے تھا ساتھ پیار ۴۸۰

مؤثر تھا ہر دل پہ تیر نگاہ | تھے سینہ بسینہ کبھی ہر دو ماہ

تھے کاکل وہ رخ پر مثال غمام | سحر کو تھی گھیرے ہوئے گویا شام

وہ بلبل تھا اور گل تھی یہ نازنین | ملاحت سے پر تھا رخ آتشین

دریدہ ان ظاہر تبسم مین تھے | شگفتہ انھین دیکھ غنچے ہوئے

خوشی سے غزلخوان عنادل ہوئے | لگے مور بھی جا بجا ناچنے ۴۸۵

جل بھن کے عزازیل کا کلام رشک آمیز بکنا

یہ دیکھا وہ ملعون ناخوش ہوا | حسد سے انھین دیکھنے وہ لگا

وہ جل بھن کے یون دلمین کہنے لگا | (وہ انکی خوشی سے ذرا خوش نہ تھا)

غضب ہاے ہین دونون یہ شادمان | یہ فردوس انکے لیے ہے جنان

ہین کس طرح سے دونون یان ہمکنار | ہے اسوقت دونون مین حد درجہ پیار

ہے انکی عجب لطف کی زندگی | ہے ہر حال مین انکو حاصل خوشی ۴۹۰

یہ خوشحال انکا مرا حال زار | ہو کس طرح سے میرے دلکو قرار

ہر اک آرزو انکی بر آتی ہے | اور امید دلمین خوشی لاتی ہے

مرے دلمین امید آتی نہین | کوئی آرزو بھی بر آتی نہین

مری خواہشین پوری ہوتی نہین | ہے اس سے مرے دلکو دکھ بالیقین

جہنم مین ہون درد اور غم مین ہون | عجب مخمصے مین ہون مین کیا کرون ۴۹۵

محو خوشی کا نہ الفت کا نام و نشان | ارمان ہے مین ہون کسطرح شادمان

مرا کوئی معشوق جانی نہین | کسی سے مجھے شادمانی نہین

مرا کوئی ہمدرد اصلا نہین | کہین دہر مین کوئی اپنا نہین

مگر محض غم سے نہ ہے فائدہ | کرون مین کسی طرح اپنا بھلا

نہ بھولون جو کچھ آج مین نے سنا | اسی سے بر آئیگا مطلب مرا ۵۰۰

اگرچہ یہ خوش ہین یہ آزاد ہین | مجسم [illegible] گر شاد ہین

یہ مالک ہین پر انکا سب کچھ نہین
وہ اس پیڑ کا پھل نہ کھا سکتے ہین
تمیز اور علم اور دانائی سے
۵۰۵ بھلا ہے گنہ اسکے کھانے مین کیا
وہ محروم رکھے انھین علم سے
بھلا کس طرح موت ہو یہ شجر
ہے بس یان یہی اک نشان جانچ کا
اسی پر ہے موقوف فرمانبری
۵۱۰ ہے نادان رہنے مین انکی خوشی
تباہی کی بنیاد ہو یہ شجر
خدا کی طرف انکے دل بدگمان
وہ سمجھین کہ یہ حکم ہے اسلیے
ہے حاصل مگر علم سے برتری
۵۱۵ یہ خواہش کرے دور خوف و خطر
ہو پھر موت انجام کار
مجھے اب نہ لازم کہ یان چپ رہون
کہ اور واقفیت ہو حاصل مجھے
ملائک یہان پر ہون پھر کہین
۵۲۰ چمن مین بآرام بیٹھے ہون
کہین ہون وہ مسکن گزین سایہ مین
کرون ان سے معلوم مین انکا حال
رہو دونون تم اب یہان شادمان
ہمیشہ کا ہے بعد کو رنج و غم

کہ ہے علم کا پیڑ جو اک کہین
نہین نفع اس سے اٹھا سکتے ہین
نہ کیون فائدہ کوئی حاصل کرے؟
خدا کو یہ منظور کیونکر ہوا؟
کسی طرح سے انکو پڑھنے نہ دے
نہین موت ہرگز ہے اسکا ثمر
اسی سے مین حاصل کرون فائدہ
وفاداری - خوشحالی و خرمی
ہے نادانی بنیاد خوشحالی کی
اسی سے ہو دنیا مین آغاز شر
انھین جانب علم مائل کرون
کہ ہر طرح سے انکو چھوڑ رکھے
کرے گا خدا اسکے برابر وہی
نڈر ہوکے کھائینگے وہ اسکا ثمر
نہ یہ انکی حالت رہے برقرار
مگر باغ مین ہر طرف مین پھرون
کہ تا کامیابی ہو کامل مجھے
کہ ہے قابل سیر یانکی زمین
فضا سے چمن کے مزے لیتے ہون
اگر اتفاقاً مین پاؤن انھین
نہ معلوم ہو پر انھین میرا حال
مگر تھوڑی مدت تلک [illegible]
غنیمت خوشی کے یہ ہین چند دم

عزازیل کی سیر

یہ کہکر وہ وان سے روانہ ہوا
بہت دور تک گھومتا وہ پھرا ۵۲۵

بہت دیکھے اُس نے نشیب و فراز
ہر اک جا پہ تھی قدرت کارساز

پہاڑ اور میدان و وادی ملے
نہایت جو تھے خوشنما سبزے سے

ہوئی شام خورشید چھپنے کو تھا
مقابل وہ دروازے کے اب ہوا

نمایاں تھی شان اسکی ہر چار سو
مگر جانب شرق تھا اُسکا رو

وہ کل سنگ مرمر کا تھا بیگمان
فلک سے وہ کرتا تھا سرگوشیان ۵۳

کہ جس جا تھا دروازہ فردوس کا
تھا باہر سے وہ آنے کا راستہ

درہ کی طرح اسکی کل ساخت تھی
چٹانین تھین ہر دو طرف نور کی

تھا باہر کو وہ سخت اور بیحد ار
تھا دروازہ تک چڑھنا دشوار کار

[illegible] دا [illegible] تھا

تھی جبرئیل کی چوکی ہر وقت ان
کہ فردوس کا وہ ہی تھا پاسبان

بہشتی ملایک تھے دروازہ پر
دکھاتا تھا ہر اک اپنا ہنر ۵۳۵

نہین ایمن تھا کوئی ہتھیار بند
نہتھے تھا کرتب دکھانا پسند

قریب انکے ہتھیار موجود تھے
تھے فولاد سے سخت اور بجر کے

چمک ایمن تھی زر کی اور ہیرے کی
تھے بجلی سے بھی بڑھ کے قاتل بھی

جبرئیل کا زمین پر اترنا اور عزازیل کے بارے مین آگاہی دینا

وہان پر تھی شمشیر و تیغ و تبر
زرہ بکتر و خود و زرین سپر

اسی وقت مین تراوان یوریل
شعاعون کا زینہ بنا بے خلل ۵۴۰

وہ اترا کہ جون ٹوٹ کر تارا آسمان سے
یکایک چمک اپنی ہمکو دکھا کے

ہوا جلوۂ نور ہر جا وہان
ہوئے شادمان سارے کروبیان

وہ یون جلدی سے آکے کہنے لگا
دکہ تھا خیر اندیش انسان کا

ملایک کے سردار ای جبرئیل
محافظ تو ہے یانکا بقال و قیل

بُری شے کوئی یانپہ آنے نہ دے
در آئے کوئی گر نکالے اُسے ۵۴۵

اسی دن کہ جب دوپہر یانیہ تھی
تجلی تھی ہر جا پہ خورشید کی

ملک آیا ظاہر مین سرگرم تھا
نہایت اسے شوق تھا سیر کا

تھا منظور انسان کا دیکھنا
زیادہ وہ عرفان حق مین بڑھے
لگا اسکو مین نے دیا راہ پر ۵۵۰
نگہ دور تک اس پہ میری رہی
وہ جب اترا کوہ ارارات پر
ملایک کا جو حال ہوتا نہین
جہنم کا بیشک یہ ہے اک لعین
نہین آیا پھر بعد کو وہ نظر ۵۵۵
ہے لاریب یان اس کا مقصد بُرا
نکال اسکو جلدی یان سے ڈھونڈھ کر
دیا اسکو جبریل نے یہ جواب
کہ تشریف اس جا پہ لائے ہین آپ
نظر تیز ہے آپ کی واقعی ۵۶۰
وہ اس راہ سے یان پہ آیا نہین
یہ فردوس ہے گرچہ مثل حصار
یہان پر ہر اک سمت ہے راہ بند
مگر روح کے واسطے ہین یہ کیا
رہونگا خبردار ہر طرح سے ۵۶۵
کرونگا ملایک کو بھی ہوشیار
کرونگا اسے مین کسی طرح دور
کسی شکل مین کیون نہ ہو وہ ملک
اگرچہ یہ تھی خواہش جبرئیل
مگر وہ وہان سے مرخص ہوا ۵۷۰

جو ہے صورت حق پہ پیدا ہوا
ہو حاصل بھی اس سے بے لطف اُسے
نہ سمجھا کہ اسمین ہے کچھ بھی ضرر
حقیقت بھی آخر مین اُسکی کھلی
ہوا اسکا اس وقت حال دگر
پر آشوب صورت ہوئی بالیقین
عزازیل خود ہو تو ہو شاید کہین
چھپا سایہ مین وہ کہین دور تر
مصیبت یہان بیگمان لائے گا
کہین ہو نہ اس سے یہان پر ضرر
مین ممنون ہون آپکا اے جناب
خبر دینے کو یان پہ آئے ہین آپ
اُسے دور تک جو یہان دیکھا کی
وہ آیا ہے چوری سے یا نہ کہین
فقط ایک یہ ہی ہے [illegible]
ہین دیوارین یا کہ نہایت بلند
یہان آیا ہو پھاند کر بد بلا
ملی ہے خبرداری یا نکی مجھے
کرین وہ تلاش اُسکی لیل و نہار
مین جو کر سکونگا کرونگا ضرور
کرینگے گرفتار اُسے کل تلک
رہے تھوڑی مدت وہان اوریئل
شعاعون کے رستے سیدھا گیا

وقتِ شام آدم اور حوا کے درمیان گفتگو

بہت جلد خورشید مین آگیا | جو اسوقت مغرب مین چھپنے کو تھا
عجب شان تھی اسوقت خورشید کی | تھی رونق عجب اور جلوہ گری
جہان وہ تھا وان زر تھا اور زعفران | مزین تھا مغرب کا کل آسمان
ہوئی شام اب دن نہ باقی رہا | لگی چلنے آہستہ ٹھنڈی ہوا
ہوا غنچے ہر جا کھلانے لگی | جو تھا عطر اُس مین بہلانے لگی ٥٧٥
برآئی ہر اک برگ و گل کی مراد | کہ تھا خنکی شب سے ہر ایک شاد
تھا جوبن عجب منظر باغ کا | بھلا روپ ہر چیز کا لگتا تھا
تھا وہ وقت ہر طرح آرام کا | پرندون نے بھی اب بسیرا لیا
درختون پہ وہ چہچہانے لگے | وہ آواز نغمہ سنانے لگے
گئے کرنے آرام کل جانور | نہ تھا کام کوئی انھین تا سحر ٥٨٠
سوا چند کے جو کہ سوتے نہین | کہین بولتے گھومتے ہین کہین
خموشی تھی۔ دور سلامت تھا وان | تھے آرام و راحت کے ہر جا نشان
زمین پر عجب لطف کا تھا سمان | نہ بے لطف تھا منظر آسمان
تھا زہرہ کا پچھم طرف کو ظہور | تھا وہ خوشنما اسکا دلکش تھا نور
ستارون کا وہ بھی تو ہادی ہوا | نکل آئے تارے جو تھے خوشنما ٥٨٥
ستارے تھے یا خوشنما قمقمے | منور تھے ارض وسمان نور سے
ہوا جلوہ گر بعد کو ماہتاب | نہین خوبروئی مین جسکا جواب
عجب ٹھنڈی تھی نور کی چاندنی | دوبالا تھی رونق ہر اک چیز کی
نہ تھی چاندنی نقرئی فرش تھا | اور اسپر تھا سایہ بہت خوشنما
نہ یون گرد تالابکے ہون شجر | ہون نور اور تاریکی باہم گر ٥٩٠
لگا کہنے حوا سے یون بوالبشر | ہوا کرتے ہین روز شام و سحر
سحر اسلیے تا کرین اپنے کام | کرے محنت اپنی ہمین شاد کام
عجب لطف محنت ہے دیتی ہمین | ہے بہلاؤ دل کا بہت کام مین

نہ بے کام ہے زندگی کا مزہ — ہمین کام کرنا ہے ہر طرح کا

۵۹۵ کرین کام جسم اور ہمارے دماغ — ہو حاصل ہمین ہر طرح سے فراغ

نہ حیوان کے مثل ہو جائین ہم — نہین سستی کو کام مین لائین ہم

نہ بیکار ادھر اور اودھر ہم پھرین — مگر کچھ نہ کچھ کام کرتے رہین

صفائی ہمین یان پہ منظور ہے — طبیعت سے یہ بات بھی دور ہے

کوئی چیز ہو بے قرینہ یہان — ہو جس سے کہ کم فہمی اپنی عیان

۶۰۰ ہمین کاٹنا چھانٹنا ہے ضرور — نہون شاخین تا خوشنمائی سے دور

اگر باغ مین کچھ کرین ہم نہ کام — نہ پھر رہ سکینگے یہان شادکام

روش ہوگی پتّون سے بالکل خراب — کہ ہو جائیگا کوڑا ان بےحساب

وہان ڈھیر پھولونکے لگ جائینگے — وہ چلنے مین زحمت بہت لائینگے

ہمارے کیے ختم ہو کیسے کام — کہ ہے کام یان پر بہت لاکلام

۶۰۵ بہت ہاتھون کا کام ہے یہ ضرور — خدا کے کرم سے نہین ہے یہ دور

بڑھائے وہ ہم دونونکو اسقدر — کہ ہو کام اس جا کا آسان تر

ہون اچھّی روشین اچھّی ہون کیاریان — ہنرمندی جس سے ہو اپنی عیان

سحر کام کو رات آرام کو — خدا نے بنائی ہے اری نیک خو

ہے اب آنکھون پر نیند کا سخت بار — ہون خاموش ہوجائین ای گلعذار!

۶۱۰ بس اب کل کرینگے یہان اپنا کام — کرین ہم اب آرام ہے وقت شام"

یہ حوّا نے تب اسکو پاسخ دیا — "مرے پیارے شوہر مرے دلربا!

مین ہون تجھ سے میرا ہے تجھ سے وجود — ہے گرچہ خدا مالک ہست و بود

ہوئی خلق مین ہون ترے واسطے — ہے لازم کہ خوش رکھون ہر دم تجھے

خدا تیرا آقا تو میرا ہے تو — مین بر لاؤن مرضی تری مو بمو

۶۱۵ خوشی ہے مری تیری فرمانبری — ہمیشہ یہ ہے چاہتی جان مری

تجھی کو ہر اک وقت مین خوش رکھون — ترے حکم مین مین ہمیشہ رہون

بلا شبہ یہی تو ہے فرض زن ۔ اسی سے ہے خوش خالق ذوالمنن
نہ مجھکو ہے کچھ بھی کسی سے خوشی ۔ کہ واقع مین تو ہی خوشی ہے مری
ترے ساتھ سب وقت ہین ایک سے ۔ نہ لگتے ہین تجھ بن بھلے وہ مجھے
سحر جبکہ چلتی ہو ٹھنڈی ہوا ۔ نرالا ہو جب جلوہ خورشید کا ۶۲۰
ہر اک جا پہ ہو منظر خوش نما ۔ پرندون کا ہو جا بجا زمزمہ
اگر تو نہ ہو سب ہے یہ بے مزہ ۔ ہے تجھ سے بہار اور تجھی سے ضیا
لگے جب کہ بارش کی پیاری جھڑی ۔ ہو ہر طرح گرمی کی حبس سے کمی
اٹھ آئے ہر سمت کالی گھٹا ۔ اور اسمین چمکنے لگے صاعقہ
ترے ساتھ اندھیرا اجالا لگے ۔ اگر مینہ بھی ہو دل کا پیارا لگے ۶۲۵
لگے گل سے خوشبو یہ سوندھی مین ۔ نظر آئے سبزی یہان ہر کہین
ہو جسوقت مین شام کا یان سمان ۔ ہو تب مہر انور سراسر نہان
نکل آئے مہتاب با آب و تاب ۔ نہ ہو جسکا بدلی مین جسکا جواب
ہو بعد اسکے شب جسمین خاموشی ہو ۔ ہو وہ وقت جبکہ ہوا ٹھنڈی ہو
ستارون سے ہو جلوہ گر آسمان ۔ بنے وہ جواہر کا یکسر مکان ۶۳۰
نہ ہو تو تو پھر نیند بھی بھاگ جائے ۔ مرے پیارے! پھر کسطرح چین آنے
ترے ساتھ سب چیزین ہین خوشنما ۔ ہے بن تیرے مجھکو مزہ انکے کیا؟
ترے ساتھ مہتاب اور تارے بھی ۔ بہت خوشنما لگتے ہین واقعی
ہے حیرت فزائی انھین دیکھکر ۔ کہ قدرت ہین پیدا یہ دل پر اثر
ہے قدرت خدا کی نہایت عجیب ۔ ہین کل کام اسکے عجیب و غریب ۶۳۵
مگر جبکہ ہم دونون سوجاتے ہین ۔ وہ ہم کو نظر تب نہین آتے ہین
کواکب کی اور مہ کی جلوہ گری ۔ ہے بے سود اسوقت مین واقعی
اب اسطرح آدم نے اسکو کہا ۔ مری پیاری حوا مری مہ لقا!
تم اور کواکب نہین ہین فضول ۔ بہت سے فوائد ہین انسے حصول

نہ یہ گر ہوں تاریکی ہر جا چھائے — کسی کو ذرا بھی نظر کچھ نہ آئے ۶۴۰
حکومت ہو تاریکی کی رات کی — اندھیرے میں دشوار ہو زندگی
ہمیں بھی تو ہے حاجت روشنی — اگر سو گئے سے جاگ اٹھیں کبھی
تو ہوں شاد ہم نور کو دیکھکر — نہو نور پھر کچھ نہ آئے نظر
کواکب کا دورہ رہا کرتا ہے — ہر اک ان میں چکر کیا کرتا ہے
نہ معلوم گردش کے ہیں کیا سبب — بلا شبہ کرتے ہیں گردش وہ سب ۶۴۵
کبھی یاں ہیں وہ اور کبھی ہیں وہاں — اسی سے ہے ان سب کی گردش عیاں
اگر انکی گردش رہے ناتمام — خلل پائے بیشک فلک کا نظام
جو پوچھا نے نقصان جہاں کو ضرور — کہ ان سے ہی ہے نور نزدیک و دور
ہے ہر نور کا زندگی پر اثر — نہیں نور بن ہے کسی کی گذر
کہ ہے نور سے زندگی کا قیام — اسی سے ہی نشو و نما ہے مدام ۶۵۰
نہیں جان میں لا ذرا یہ خیال — فقط ہم سے ہی ہے خدا کا جلال
ہمارا رہ محتاج ہرگز نہیں — کہ بیحد ملایک بھی ہیں بالیقین
جو کرتے ہیں حمد اسکی لیل و نہار — نہیں حمد بن انکو ہرگز قرار
کواکب سے بھی فیض وہ پاتے ہیں — انھیں دیکھکر دل میں یہ لاتے ہیں
خدا کے ہیں سب کام حیرت فزا — ہے ہر جا عجب قدرت کبریا ۶۵۵
یہ قدرت انھیں جوش میں لاتی ہے — زبان حمد میں انکی کھل جاتی ہے
عجب حمد کے گیت گاتے ہیں وہ — خوشی اس سے حد درجہ پاتے ہیں وہ
کبھی رات کو کیا سنا ہے نہیں — سرود ملایک ہیں بالیقیں
کبھی ساتھ ہیں یا رہی باری کبھی — وہ گاتے ہیں حمد خدا واقعی
وہ گاتے ہیں دلکش صداؤں کے ساتھ — عجب گت کے ساتھ اور سازوں کے ساتھ ۶۶۰
عجب ہوتی ہے سنکے دل کو خوشی — وہ نغمات ہیں روح کی تازگی
پھر جبکہ ہوتا ہے ہر اک اختر — وہ گاتے ہیں نغمے جو ہیں بےنظیر

انھین کی بدولت ہمارے خیال　　سمجھتے ہین کچھ کچھ خدا کا کمال
وہ کرتے ہین پیدا عجب جوش کو　　یہ دل چاہتا حمد حق ہم سے ہو
چلے باتین کرتے ہوئے ساتھ ساتھ　　محبت سے ڈالے گلے مین وہ ہاتھ　　٦٦٥
وہان آگئے جو تھا انکا مکان　　تھی صناعی خالق اس سے عیان

آدم و حوا کے مکان

گیہا اُن مین وان کمرے تھے ہشیار　　تھی رونق عجب اور عجب تھی بہار
درختون کے بھی کنج تھے بیشتر　　وہان جو رہے بھول جائے وہ گھر
وہ گویا سراسر زمرد کے تھے　　جواہر کے مانند گل بوٹے تھے
وہان سنج تھے اور آس سایہ فگن　　زمین تھی چمن اور چھت تھی چمن　　٦٧٠
شجر تھے وہان ہر طرح سایہ دار　　کہ جن سے تھی ہر وقت وان پر بہار
تھے جھاڑی کے دیوار و نیز ایسے پھول　　کھلے غنچہ کی طرح خاطر ملول
کہین اسمین گل تھے کہین یاسمن　　کہین یاسمین نرگس کہین نسترن
تھے پھول اسمین گویا جواہر کا کام　　تھی رنگینی دلکش عجب لا کلام
تھا کاشانہ عشق وہ بیگمان　　کہ کثرت سے تھا عشق پیچان وہان　　٦٧٥
بنفشہ و سنبل کا وان فرش تھا　　ملایم تھا اور تھا بہت خوشنما
تھا انسان کا اسطرح کا رعب و داب　　کہ ہرگز کسی مین نہین تھی یہ تاب
درآئے ہو چھوٹا وہ یا ہو بڑا　　ہو کیڑا کہ حیوان کسی طرح کا
یہان پر گلون کی تھی سیج اور پلنگ　　عجب خوشبو تھی انمین اور شوخ رنگ
اسی کو سجایا تھا حوا نے تب　　ملایک اُسے بیاہنے لائے تھے جب　　٦٨٠
وہ گاتے تھے شادی مبارک کا گیت　　ہے جسطرح شادی مین گانیکی ریت
تھی اب رات اسوقت سونے کو تھے　　دعا کے لیے سجدہ مین وہ جھکے
کی حمد اسکی ہے جو کہ یکتا خدا　　جو مالک ہے خالق ہے ہر چیز کا
زمین آسمان اس سے ہین اور ہوا　　ستارے بھی ہین اور مہ خوشنما
فلک پر تھے اسوقت وہ جلوہ گر　　عجب جنکے باعث تھا دل پر اثر　　٦٨٥

کہ وہ شکر سے بھر کے کہنے لگے ۔ ہو ان کے لیے حمد ہم سے تجھے
یہ تیرے ہین اور تیرا دن اور رات ۔ ہے اعلیٰ و برتر تری پاک ذات
بنائی ہے آرام کرنے کو رات ۔ نہ آرام پائین نہین ہو جو رات
ہے دن واسطے کام کے لاکلام ۔ نہین دن ہو مشکل سے ہو کوئی کام
۶۹۰ ہے ہر کام سے ہمکو حاصل مزہ ۔ ہمارا ہر اک طرح ہے فائدہ
مددگار اور ساتھی تو نے دیا ۔ مرے کامون کو تو نے آسان کیا
مدد اسکی ورمیل اور اُس کا پیار ۔ ہین میرے لیے رحمت کردگار
وہ سب نعمتون سے ہے نعمت عظیم ۔ یہان مثل و مانند اُس کا عدیم
ہے ہر وقت مین میری وہ ہی خوشی ۔ ہے میرے لیے وہ تو برکت بڑی
۶۹۵ دیا ہمکو یہ خوشنما ہے مقام ۔ مہیا جہان نعمتین ہین تمام
زیادہ ہماری ضرورت سے ہین ۔ ہم آسودگی اور فراغت سے ہین
کہ سب لے توڑے پھل روز گر ہمین مان ۔ ہے سب کچھ زیادہ یہان بیگمان
ہے اسکی ضرورت کہ اور ہون شریک ۔ رہین ہم اکیلے نہین ہے یہ ٹھیک
مگر تو نے ہم دو سے وعدہ کیا[1] ۔ بڑھائے گا از حد ہمین تو خدا
۷۰۰ جب انسان سے دنیا کو بھر دیگا تو ۔ خوش اولاد سے ہمکو دیگا تو
وہ اور ہم کرینگے عبادت مدام ۔ خدایا! تری تو ہی ہے ذوالکرام
ہے رحمت تری بیحد و بے قیاس ۔ ہے ہر وقت لازم تجھی کو سپاس
غرض جاگین یا سونیکو جبکہ جائین ۔ کرین حمد سجدہ مین سر کو جھکائین
دعا کرنے کے بعد سونے گئے ۔ کہ محتاج آرام سب وہ تھے
۷۰۵ ضرورت نہ تھی وہ اتارین لباس ۔ کہ وہ ابتلک تھا نہین انکے پاس
مگر تھا لباس انکا معصومی کا ۔ رہا کرتے تھے جسکو پہنے سدا
ہوا جبکہ دونون مین بوس و کنار ۔ گئے سو لپٹ کرکے وہ گلعذار
میان بی بی سے تھا یہی تو ضرور ۔ اسی سے تھا دونونکو از حد سرور

[1] پیدائش ۱ : ۲۸

نکاح کی پاکیزہ اور مبارک حالت

خدا کا[1] ہے واقع مین یہ انتظام کہ شادی سے ہون شاد خاص و عام
پڑھین چلین دنیا مین انسان سب ہو آبادی خلق جسکے سبب ۱۰
ہما یا جو دشمن ہے شیطان لعین نہین پڑھنے سے خوش وہ بے یالیقین
وہی ڈالتا دل مین ہے یہ خیال کہ شادی کا کرنا ہے از حد وبال
نہین کرنا ہے پارسائی ضرور ہے بہتر کہ دنیا سے ہو جائین دور
ریاضت بھی ہے جوگ بھی ہے یہی یہی کنجی ہے واقعی مکت کی
اگر ہے سراسر یہ باطل خیال نہین اس سے خوش خالق ذوالجلال ۱۵
نہ شادی کا ناپاک بستر کبھی بزرگون نے دیکھی نہ اسمین بدی
ہین غلطی پہ اسکو جو کہتے برا سمجھتے تجرد مین ہے فائدہ
ہزارونکو مجبور کرتے ہین وہ (ہدایت کا دم جو بھرتے ہین ہم)
کسی طرح شادی کرین وہ نہین (نہین ایسا حکم خدا سے نہین)
ہے سب کیلیے شادی کرنا بھلا بجز انکے ہے باز جن کو رکھا ۲۰
کسی مصلحت اور کسی وجہ سے خدا نے ۔ ہٹ ورنہ یہ سب کے لیے
مبارک ہو اے شادی ازدواج ہے خوشحالی کی دہر مین تو ہی تاج
تو ہی پاک اولاد کی ہے سبب کہ ملتے تجھی سے ہین آرام سب
تو دو کو ملا کر کے کرتی ہے ایک کہ وابستگی سے ہو انجام نیک
نہ ہو تیسرے کا تعلق ذرا محبت مین یا رنج ہو دوسرا ۲۵
ہے الفت کا تجھ سے جہان مین قیام تو رکھتی ہے ہر شخص کو شادکام
میان بی بی کی باپ کی بیٹے کی محبت ہے تیرے سبب واقعی
برادر کی الفت برادر سے ہے تجھی سے ہے الفت کی ہر اچھی شے
محبت کے رشتے ہین تجھ سے تمام جو پاکیزہ اور خوب ہین لاکلام
ہین تجھ سے عزیز و اقارب سبھی تجھی سے ہے بنیاد ہر قوم کی ۳۰
زناکاری کی تو ہے ہر دم عدو مخالف رہینگے ترے خشک رو

[1] طاوس ۱-۴ سے ۳
افسیون ۵ ۔ ۳۱ ، ۳۲
عبرانیون ۱۳-۴

ہیں شہواتِ حیوانی بھی تجھ سے دور　　جو انسان کے لایق نہیں بالضرور
جو حیوان ہیں بلا امتیاز　　تو رکھتی ہے انسانون کو ان سے باز
تجھی سے خوشی خاندانی تمام　　ہر اک شخص تیرے سبب شاد کام
تجھی سے محبت کی ہے آبرو　　ترا جلوہ ہے جا بجا کو بہ کو
ہے عشقِ حقیقی تجھی سے عیان　　تو عفت کی ہے ہر جگہ پاسبان
تو ہی ملک ہے عشق کی بیگمان　　تری خوبیان ہین ہر اک جا عیان
ہے اس دہر مین جا بجا تیرا نور　　تجھے سے ہے راحت تجھی سے سرور
تجھی سے ہر اک جا ہے راز و نیاز　　ورِ عشق بازی تجھی سے ہے باز
یہ عشقِ حقیقی ہے وان پر کبھی　　جہان پر محبت کہ ہے عارضی
جہان عاشقی ہے سراسر گناہ　　نہین ہوگا خوبی سے وان پر نباہ
کرا تید ہے فاحشہ سے نہین　　محبت حقیقی سے وہ کہین
وہ زر دوست ہے اور ہے مطلبی　　وہ ہرگز نہین ہے کبھی ایک کی
وہ رقص و سرود اور دلکش ادا　　اور اظہار کل ہجر کا وصل کا
کرشمہ و غمزہ و راز و نیاز　　وہ سب نازکی دلربائی و ناز
وہ سب عشقبازی و بوس و کنار　　وہ سب ہجر مین مرنا اور حال زار
ہین سب نفرت انگیز و بے فائدہ　　ہے اس عشق کا چھوڑنا ہی بھلا
غرض دونون کرتے تھے آرام ان　　جہان پھول اور پتے تھے سائبان
تھے پھولون کی چادر وہ اوڑھے ہوئے　　تھے خوشرنگ جو اور معطر جو تھے
نسیم و صبا ان کو تھین پنکھا قلی　　لگے تا نہ سوتے مین گرمی کبھی
رہو سوتے معصوم اب چین سے　　غنیمت یہ ہی دن ہین آرام کے
ہے بہتر رہو خوش اس آرام مین　　نہ حاجت کسی اور کی ہے کہین
نہین اور کا جاننا ہے بھلا　　ہے باعث سراسر وہ نقصان کا
گئی رات تھوڑی سی جبدم گذر　　بہم جس زمان سوتے تھے وہ قمر

کروبیم اس دم برآمد ہوئے | درخاص و پرنور فردوس سے ۷۵۵
مسلح تھے جانے کو وہ گشت پر | کھڑے تھے قواعد مین وہ شیر نر
تھا نائب بڑا جو کہ جبریل کا | اُسے اسطرح اس نے اُسدم کہا
ملک جو کہ ہین یا نیہ ای یوزئیل | تو جلدی اُنھین ساتھ لیکر کے چل
تلاش اسکی کر جا کے سمت جنوب | اُسے دیکھنا ہر طرف جا کے خوب
ملایک دگر جا ہین سمت شمال | کرین جا بجا وہ تلاش کمال ۷۶۰
اسے ڈھونڈھو مشرق سے مغرب تلک | چلے جاؤ یون ڈھونڈھتے دور تک
غرض جا کے مغرب مین تم سب ملو | اسے ڈھونڈھ لا کر کے جلدی پھرو
ملایک چلے دو طرف شعلہ سان | تھی شان اور عظمت ہر اک سے عیان
چلے جو کہ اس جا سے سمت شمال | ملک اُنہین دو تھے بہت باکمال
انھین حکم جبرئیل نے یہ دیا | اتھوریل و زیفن ہے فرمان مرا ۷۶۵
روانہ ہو اب تیز پروازی سے | اسے ڈھونڈھکر لاؤ جیسے بنے
نہ چھوڑو کوئی گوشہ تم بے تلاش | ملے جلد تم کو کہین یہ وہ کاش
جہان آدم و حوا سوتے ہین وہان | ہے ممکن کہ ہو وہ وہین پر نہان
جہنم کا وہ تو کوئی ہے لعین | کسی طرح سے آگیا ہے یہین
کسی کو نہین تھا یہ ہرگز گمان | جہنم سے بھی آئیگا کوئی یہان ۷۷۰
پکڑ کر بہ ہشیاری لاؤ اُسے | کسی طرح سے وہ نہ یان پر رہے
یہ کہہ کر کے سب کو مرخص کیا | تھا جبریل سردار کل فوج کا
تھا خیرہ جسے دیکھ نور قمر | عجب نور تھا رات مین جلوہ گر
اتھوریل و زیفن گئے سیدھے وہان | تھے انسان معصوم سوتے جہان
وہان دیکھی اک چھوٹی سی مینڈکی | جو حوا کے اک کان کے پاس تھی ۷۷۵
نہ تھی مینڈکی پر وہ شیطان تھا | تھا بھیس اپنا بدلے ہوئے پر دغا
کہ اُسکو نہ پہچان کوئی سکے | وہ بے کھٹکے وان پر جو چاہے کرے

پیدائش ۳-۲۴ حزقی ایل ۱-۱۰ ۱۴-۱

ملایک کا شیطان کی تلاش مین بھیجا جانا۔

قوت خدا خروج ۱۵-۶

حسد کا معلوم کرنا

تلاش کرنا

شیطان کا مینڈکی کی شکل مین حوا کے کان کے پاس بیٹھکر اسکے خیالات کو خواب کی صورت مین [illegible]

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۳)

اتھوریل کے عصا سے چھوا جانا

ملایک سے قیل وقال ہونا۔ آخر کار اسکا جبریل کے حضور حاضر کیا جانا۔

خیالات بد اسمین پیدا کرے
دکھائے اُسے وہ پراگندہ خواب
ہون مطلب کی کل باتین اور صورتین ۷۸۰
بطالت کا زہر اسمین پیدا کرین
طبیعت بُری اور ناقص خیال
رہین اپنی حالت مین وہ خوش نہین
امیدین بُری اور بڑے حوصلے
کرین پیدا ہوتا کہ انجام بد ۷۸۵
ملایک کو مینڈک پہ شبہہ ہوا
تھی تاثیر جسکی عجب طرح کی
کسی شکل اور بھیس مین کوئی ہو
ذرا نیزہ سے گر چھوا یا وجائے
اسی سے ذرا مینڈکی کو چھوا ۷۹۰
کہ جس طرح بارود کا ڈھیر ہو
وہ اکدم بھڑک اٹھے تو ردنکے ساتھ
نہایت تھا اسطرح وہ ہولناک
یکایک وہ تھوڑا سا پیچھے ہٹے
تو ہے کون اور کیونکر آیا یہان؟ ۷۹۵
جہنم سے تو بھاگ کر آیا ہے
ترا کام معصومونکے پاس کیا؟
یہان بیٹھا تھا اسلیے کہا تمہین
حقارت سے ابلیس نے یون کہا
کہ مین کون ہون کسلیے آیا یہان ۸۰۰

عجب وسوسے وہ ہویدا کرے
طبیعت شنجین دیکھکر ہو خراب
کہ وہ ڈالدین تا اسے دھوکہ مین
وہی خواہشین بد ہویدا کرین
کرے پیدا ہون جوکہ جاہکاہ ملال
نہ آرام انکو ملے یان کسین
غرور اور خیالات از حد بڑے
ہون مردود تا وہ حضور صمد
اتھوریل کے ہاتھ مین نیزہ تھا
کسوٹی ہر اک چیز کی تھی وہی
چھپا لے نہ کتنا ہی وہ اپنے کو
تو جلدی سے وہ شکل اصلی مین آئے
وہ ملعون اُچھل کر کھڑا ہوگیا۔
چھوآ لے کوئی اس سے گر آگ کو
کرے سوخت آ جائے جسکے ہاتھ
ہوئے اُس سے حیران وہ قدسی پاک
مگر پھر نڈر ہوکے پرسان ہوے
تو باغی ملایک سے ہے بیگمان
تجھے کون مقصد یہان لایا ہے؟
ترے دلمین لاریب ہے مدعا۔
کہ سوتے مین بھی تو ستائے انھین
سوال ایسا کیون مجھ سے تمنے کیا؟
نہین ذا تسے میری تم کیا بیان؟

جہان مین تھا پر مار سکتے نہ تھے — تھا اعلیٰ و برتر مین ہر ایک سے
تعجب مجھے جانتے تم نہین — ہوا دنیٰ ملایک سے تم بالیقین
جو ہوتے اگر صاحبِ مرتبہ — تو پہچان تم سے لیتے رتبہ مرا
جو پہچان کر کرتے ہو تم سوال — تو ملنا جواب اس کا بھی ہے محال
عجب انقلابِ زمانہ ہوا — مرا دربدر یہ اک فسانہ ہوا ۸۰۵
نہ تھی آسمان پر تمھاری مجال — کرو مجھ سے تم اسطرح کے سوال"
دیا اسکو زیفن نے تب یہ جواب — ہے ناحق ترا ہم پہ اتنا عتاب
تو سردار تھا آسمان مین ضرور — مگر تیری شوکت ہوئی تجھ سے دور
رہا اب نہ تیرا وہ جاہ و جلال — ہوا تیری حالت مین از حد زوال
کہ پاکیزگی اب نہ تجھ مین رہی — اسی سے ہے اب چھا گئی تیرگی ۸۱۰
گنہ نے کیا تجھ کو ہے روسیاہ — سیہ سر ہوئی تیری حالت تباہ
جہنم کے مانند تو خود ہوا — بھلا تجھکو پہچانتے کوئی کیا
ہمین یانیہ جبریل نے بھیجا ہے — محافظ بلاشک جو اس جا کا ہے
بلاؤن سے اسکو رکھے وہ دور — حفاظت ہے انسان کی یہ ضرور
نہ ہو صدمہ و رنج کا وہ شکار — رہے اپنی حالت مین وہ برقرار ۸۱۵
چلا چل خوشی سے بس اب یان سے تو — جو چاہے تو کر اسکے اب دوبدو
دیا اسکو زیفن نے جب یہ جواب — ہوا سنکے شرمندہ لاجواب
تھی زیفن کی باتین بہت پر اثر — لگا دل مین وہ سوچنے پر مہر
کہ کیا خوب ہے واقعی یہ جوان — سراسر ہے معصومی اس سے عیان
کہ ہے پاک اور اسلیے ہے دلیر — کہ نیکی بناتی ہے ہر اک کو شیر ۸۲۰
ہے صورت سے پیدا وہ جلالت عیان — ہے کی اسنے اب میری حالت عیان
کہ کھو بیٹھا کل اپنی مین منزلت — بغاوت سے حاصل کی کیا منفعت
نہین مجھ مین کچھ بھی رہا اب جلال — ہے اس حال سے مجھکو از حد ملال

نڈر ہو کے پھر اُسنے پاسخ دیا
توا ُس سے لڑون جسنے بھیجا تھین ۸۲۵
مگر تم سے ہرگز لڑونگا نہین
نہ ذلت ہے جبریل سے گر لڑون
دیا اسکو زیفن نے تب یہ جواب
ہوا ہے تو کمزور شر کے سبب
تو آمادہ جنگ جب سے نہین ۸۳۰
نہ شیطان نے اُسکو دیا کچھ جواب
وہ خاموشی سے وانسے لیے چلا
سے چلے قاپیزی جو چبا تا ہوا
غرض وہ چلا ساتھ بھاگا نہین
وہ مغرب مین اُسجا کے آئے قریب ۸۳۵
تھا دان یوزیل اور اُسکا گروہ
انھین حکم پانے کا تھا انتظار
اب ان سے یہ جبریل کہنے لگا
وہ دونون ملک اب چلے آتے ہین
وہ ہمکو مخالف نظر آتا ہے ۸۴۰
کہ ہے کوئی وہ شاہ عالی وقار
مگر وہ جلال اسمین ہرگز نہین
بناوٹ کا ہے اُسکا سارا جلال
عزازیل ہے یہ جو آیا یہان
غرض ای ملایک رہو ہوشیار ۸۴۵
نظر بگڑے تیور ہمین آتے ہین

"اگر آخر کار لڑنا پڑا
نہ مشکل ہے کچھ پست کرنا تمھین
ذلیل اپنے کو اب کرونگا نہین
ہے عزت اگر پست اسکو کرون"
"نہین جنگ مین ہوگا تو کامیاب
تو چل کر نہ تکرار اب بے سبب
لڑینگے نہین تجھ سے اب بالیقین"
کہ غصہ نے اسکو کیا تھا کباب
کہ ہو جیسے گھوڑا کوئی منچلا
اکڑ کر کے شیخی دکھاتا ہوا
کہ تھا کچھ نہ کچھ خوف حق دلنشین
جہان پر تھا جبریل اور انکے عجب
تجسس کے بعد آیا وان تھا گروہ
کرین جستجو ایکی اک اور بار
"چلے آتے یہ کون ہین دیکھنا؟
وہ اک اور کو ساتھ مین لاتے ہین
وہ صورت سے اپنی یہ دکھلاتا ہے
اولو العزم اور صاحب اقتدار
جو رکھتے ہین اہل بہشت برین
ہے تندی کا اظہار اُس سے کمال
کرے تا کہ یان کچھ نہ کچھ یہ زیان
یہ موذی ہے وہ اور دونی نابکار
بہت صاف یہ ہمکو دکھلاتے ہین

کرے گی بہ ترکی یہ ہو جائیگا
بس اتنے مین وہ دونون وہان آپہنچے
کر لائے کسے اور پایا کہان
وہ کیا کرتا تھا بیٹھا تھا کس طرح
عزازیل کو اس طرح دیکھکر
تو کیون قید سے اس جگہ آگیا
یہان کا محافظ مین بے شبہ ہون
تو نقصان پونہچانے کو آیا ہے
تو نیند اُسکی اب کر رہا تھا خراب
جسے اور شوہر کو اُسکے یہان
حقارت سے ابلیس نے یہ کہا
سمجھتا تھا مین بھی تو دانا تجھے
جو کرتا ہے اس طرح کا تو سوال
ہے خواہان ہر اک شخص آزادی کا
ہے منظور ہر شخص کو بہتری
خدا کو جو منظور تھی میری قید
تو آزاد کیون مجھکو ہونے دیا
رسائی کی راہین نہ کیون روکدین
کیا جب نہ اس طرح کا انتظام
مری طرح گر قید مین ہوتا تو
سدا رہتی- آزادی حاصل کرین
ہے واقف ذرا بھی تو دکھ سے نہین
مرے حال کو کیا سمجھ سکتا ہے

عزازیل اور جبرئیل کے درمیان گفتگو

مگر اس سے ہمکو نہین ڈر ذرا
کہا حال کل اپنا جبریل سے
تھا کس کس مین موذی وہان پر نہان
غرض سب کہا دیکھا تھا جسطرح ۸۵۰
لگا کہنے جبریل "ای بے ہنر
بلا حکم کیونکر تو داخل ہوا
مین کس واسطے تجھکو یان رہنے دون
ترا مکر و تزویر یان لایا ہے
دکھاتا تھا اُسکو پریشان خواب ۸۵۵
رکھا حق نے تا وہ رہین شادمان
ترا فہم مشہور جنت مین تھا
مگر ہو گیا اب بتا کیسے تجھے
ہے ناقص ترا فہم ناقص خیال
نہ خواہان کوئی اپنی بربادی کا ۸۶۰
ہے ایذا سے بچنا بھی دانشوری
رہون تاکہ ظلم و ستم کا مین صید
نہ کیون بند کو اُسنے راسخ کیا
نہ کیون عدن کی حدین مضبوط کین
نہ کیون ہوتا آزادی مین تحکام ۸۶۵
یہی آرزو اور یہی جستجو
ہے جسطرح خود کو آرام دون
ہمیشہ ملا تجھکو سکھ بالیقین
مجھے اسقدر اور اب کہنا ہے

۸۷۰ مین راحت کی خاطر اب آیا یہان — کیا ابتلک ہے نہین کچھ زیان
جہان کہتے ہین وان تجھے پایا تھا — نہین کوئی تھا واپنہ مطلب مرا"
سنا جبکہ جبریل نے یہ کلام — حقارت کی باتین تھین جسمین تمام
حقارت سے اور ہنسکے اُس سے کہا — "نہ جنت مین دانا کوئی اب رہا
جو کر سکتا دانائی کو ہے تمیز — تھی جنت مین تجھکو یہی تو عزیز
۸۷۵ اسی کی بدولت نکالا گیا — وہان سے جہنم مین ڈالا گیا
کسی طرح وان سے نکل آیا تو — ہوئی جبکہ یان پر تری جستجو
تو پکڑا گیا تجھ سے پوچھا گیا — بغیر از اجازت تو کیون آگیا
سمجھتا ہے نادانی کا یہ سوال — سمجھتا ہے ہر کام کو تو حلال
تو نادان اب مجھکو ٹھہرایا ہے — کہ بچنا سزا سے تجھے بھاتا ہے
۸۸۰ بڑھاتا ہے اس سے گنہ پر گناہ — نہ انجام اچھا ہے اے کج کلاہ
خدا کا غضب تجھ پہ ہوگا زیاد — نہ بر آئیگی تیری کوئی مراد
کرے گا تو کیا جب ہو تجدید غضب — عذاب اسطرح ہوگا حد درجہ تب
جہنم کو تو اور ترا نفس بھی — دگر بار جائے گا وان سے کبھی
نہین ہوگی ہرگز تجھے مخلصی — ہے بہتر چلا جا تو یا سنے ابھی
۸۸۵ ترا دکھ تجھے گر یہان لایا ہے — اکیلا یہان کس لیے آیا ہے؟
نہین ساتھیونکو یہان لایا تو — نہین اُنکو پروا تھی آئی زشت خو؟
تھا دکھ انکو کم تجھسے آی بدنہاد؟ — ترے ساتھ تھے بھاگنے مین نہ شاد؟
نہ برداشت دکھ تجھ سے ہی ہوتا تھا؟ — انھین چھوڑکر تو یہان آگیا
جو تبلاتا تو بھاگنے کا سبب — جہنم یہان پر چلا آتا سب
۸۹۰ دیا اسکو شیطان نے تب یہ جواب — "نہ لا اپنے اوپر مرا تو عتاب
نہ بھاگا ہون گو مین دکھ سے اب زینہار — ہین تکلیفین گرچہ وہان بیشمار
چھپاتا نہین اُن سے مین آپکو — مین حاضر ہون ہر وقت جو ہو سو ہو

ہے لازم کہ تو داد ہمت کی دے کہ وہ وقت بھی یاد ہوگا تجھے
مین جسوقت تجھسے مقابل ہوا تجھے کس طرح مین نے حیران کیا
اگرچہ ترا حملہ تھا خوفناک وہ باتین کرنیکی تھین جنسے تھا باک ۸۹۵
تو بے سوچے باتین کیا کرتا ہے زبان پر جو آتا وہ بک اٹھتا ہے
کہ حاصل نہین تجھکو کچھ تجربہ نہ ناکامیابی کا پایا مزہ
مرا تجربہ تجھسے ہے بیشتر ہوئی میری ہر حال مین ہے گزر
ہے سردار ہشیار وہ بھی ضرور جو رکھتا ہے خود کو نہ آفت سے دور
وہ خود پہلے دریافت کرتا ہے حال ہر اک بات کا سوچتا ہے مآل ۹۰۰
مین کسطرح سب کو یہان لا سکتا تھا پھنساتا مصیبت مین انکو مین کیا؟

یہان پہلے مین خود چلا آیا ہون کسی کو نہین ساتھ مین لایا ہون
کرون پہلے دریافت مین یہانکا حال مجھے جب کہ دریافت ہو پورا حال
مین لے آؤن اسوقت یان پر انھین زمین پر رہین یا ہوا مین رہین
روکین گے نہ روکے تمھارے کبھی ہے منظور تم سے ہمین جنگ بھی ۹۰۵
ہمارے مقابل مین تم کچھ نہین نہ لڑ سکتے تم ہم سے ہو بالیقین
کہ جنت مین تھے تمکو گانیکے کام ثنا آپ کی اور انکی صبح و شام
کیا کرتے ہو تم مثال غلام کرو گے بھلا کیا دلیری مین نام
دیا جلد جبریل نے یہ جواب "کہ ہین لغو باتین تری بیحساب
تو کہکر یہ باتونکو جھٹلاتا ہے دروغ اپنا اس طرح دکھلاتا ہے ۹۱۰
کہا پہلے بھاگا ہون دکھ کے سبب خلاف اسکے کہتا ہے اب بے سبب
وفادار سردار بتلاتا ہے زبان پر تو یہ نام کیون لاتا ہے
کہ تجھ مین وفاداری ہرگز نہین تو جھوٹا ہے جاسوس ہے بالیقین
تو ہی بیوفا پہلا ہے لاکلام ترا بیوفائی مین مشہور نام
تو خالق سے بھی اپنے باغی ہوا جو رزاق ہے اور تیرا خدا ۹۱۵

جو تھا تجھ پہ حد درجہ تک مہربان — ملا جس سے سب کچھ تجھے بیگمان
تو سردار ہے باغیون کا ضرور — جو ہین بیوفا اور رحمت سے دور
ہوئے بادشہ سے جو اپنے خلاف — مسیحا سے جن کو ہوا انحراف
کیا واقعی تو نے اُن کو تباہ — عجب ان کا سردار اور خیرخواہ
۹۲۰ مبارک تجھے اُن کی سرداری ہو — ہو مقبول تو سارے شیطانونکو
مین وہ بیوفا تو بھی ہے بیوفا — وفاداری کی تم سے امید کیا
تو دم بھرتا آزادگی کا ہے اب — گیا بھول اُسدن کو تو ہے عجب
کہ سب سے زیادہ مثال غلام — خوشامد مین حق کی رہا تو مدام
کہ ہوجائے اسکی جگہ بادشاہ — خدا کی کرے سلطنت کو تباہ
۹۲۵ چلا جا جہان سے تو آیا۔ یہان — اگر بعد کو تجھکو دیکھون یہان
تجھے باندھ کر یان دیے جاونگا — مین قید جہنم مین پھر لاؤنگا
کرونگا مین مضبوطی سے بند اُسے — کہ دروازہ وا ہوکہ نہ کھولے کھلے
کہ اس پر لگاؤنگا مُہر خدا — کوئی توڑ سکتا نہ جسکو ذرا
سوا خدا و نہ ابن خدا — خدا ہے جو تیرا جو مالک ترا
۹۳۰ عزازیل سنکر ہوا خشمناک — نہ تھا دل مین اسکے کوئی خوف تاک
غضبناک ہوکر کے پاسخ دیا — نہ آیا وہ دھمکی مین اس کی ذرا
مجھے باندھنے کا تو کر حوصلہ — مین جسوقت ہوجاؤن قیدی ترا
اگر چلے اپنی سنا خیریت — نہین میرے ہاتھون تری عافیت
مسیحا مدد کو تری آئے گر — رتھین جنگ کی ساتھ مین لائے گر
۹۳۵ مسیحا کے رتھ کھینچین مثل غلام — تو اور یہ جو ہین تیرے ساتھی تمام
سڑک پر کواکب کی۔ پر کامیاب — نہین ہوگے اور ہوگی حالت خراب
دیا جبکہ شیطان نے یہ جواب — ملایک کو سنکر رہی کچھ نہ تاب
ہوئے لال ان سب کو آیا جلال — لیے اپنے ہتھیار انھون نے سنبھال

ملک شرارات ۳۰

جبریل اور عزازیل کا آمادہ جنگ ہونا۔ آخرکار عزازیل کا نشان بد دیکھکر بھاگ جانا۔

اُسے ہر طرف گھیر اُنھون نے لیا … لیے ہاتھ مین نیزہ ہر ایک تھا
عزازیل کی سمت ہر نیزہ تھا … کوئی کھیت ہو جسطرح غلّہ کا ۹۴۰
ہوا سے ہلین جسکی کل بالیان … تھے خم نیزے اُنکی طرح بیگمان
یہ دیکھا وہ آمادۂ جنگ ہو … بڑھانے لگا یکبیک آپ کو
ہمالہ کے مانند اونچا بنا … بلند اتنا تھا آسمان کو چھوا
تھا کلغی کے بدلے مجسّم غضب … کہ خود وہ مجسّم بنا قہر آب
سلح بھی اسوقت وہ ہو گیا … لیے ہاتھ مین ڈھال اور نیزہ تھا ۹۴۵
تھا آمادۂ جنگ جبریل بھی … جو تھا بے نہایت شجاع و جری
وہان ہوتی حد درجہ جنگ شدید … نہین جنگ مین یہ بھی تھا کچھ بعید
تہ و بالا ہوتا ہمارا جہان … نہین رہتے تب یہ زمین آسمان
اگر تھی نہین مرضیٔ آسمان … کہ نقصان پاتے ہمارا جہان
ضرر دیکھکر خوش بہت ہو لعین … ہو مطلب بر آری اسے بالیقین ۹۵۰
تھے آمادۂ جنگ وہ پہلوان … نظر آیا اُن دونون کو اک نشان
ہے میزان فلک پر عجب طرح کی … نشان ظفر اور ہزیمت وہی
اِدھر اور اُدھر عقرب و سنبلہ … ہین میزان کے اُسکی فلک پر سے جا
زمین کا بھی وزن حق نے اس سے لیا … وہ کرتا ہے وزن اُس سے ہر چیز کا
ہر اک مملکت اور ہر اک قوم بھی … سدا اور زن کی جاتی ہے واقعی ۹۵۵
تھے دو پلڑے جو تھے اِدھر اور اُدھر … کی جبریل نے جبکہ اُن پر نظر
تو دیکھا کہ اک پلڑا اونچے اُٹھا … عزازیل کا لڑنا جس پر لکھا
دگر جھکا گیا اس کا جس پر لکھا … وہ نیچا ہوا اور زمین سے لگا
یہ دیکھا تو جبریل نے یون کہا … "نہین زور تیرا ہے مجھ سے چھپا
تو واقف مرے زور سے ہے فرد … جو ہر جا ہے مشہور نزدیک و دور ۹۶۰
تجھے جو کہ پامال کر سکتا ہے … مگر یہ نہ میرا نہ وہ تیرا ہے

دانیئل ۵ ۲۷
یسعیاہ ۴۰ ۱۲
ایوب ۲۸ ۲۵
۳۷ ۱۶

تجھے اور مجھے زور حق نے دیا — ہمارے لیے ہے بھلا فخر کیا
ذرا کر تو اب آسمان پر نگاہ — نہ ہونے دے اب حال اپنا تباہ
تو تولا گیا ہلکا اترا ہے اب — تو کمزور البتہ کتنا ہے اب
ترے واسطے بھاگنا ہے بھلا — لڑیگا اگر تو زیان پائے گا ٩٦٥
ہزیمت ہے تجھکو مجھے ہے ظفر — تو لے جلد اب یان سے راہ سفر"
عزازیل نے دیکھا جب وہ نشان — تو سمجھا ہزیمت ہے اب بیگمان
وہ غایب ہوا بڑبڑاتا ہوا — اندھیرا گیا ساتھ مین رات کا

جلد پنجم

ہدایتِ آدم بذریعۂ رفائیل و بیانِ بغاوتِ عزازیل

اندھیرا گیا نور آیا نظر ہوئی عدن میں خوشنما اب سحر
تھا مطلع کہ جیسے کھلے ہوں گلاب عجب جنکی رنگینی اور آب وتاب
تھا اُن نور پاشوں سے اب آب وتاب دُرِ نور سے تھا جہان فیضیاب
تھے ٹپکا رہے گویا ہر برگ و شاخ ہوا دیتے وقتِ سحر برگ و شاخ
تھا آبِ روان مطربِ نغمہ زن کرے دور جو دل سے رنج و محن
پرندون کا تھا جا بجا چہچہا یہانتک کہ کل باغ وہ گونج اُٹھا
اُٹھا شور سے اُنکے ابو البشر سہانا لگا اس کو وقتِ سحر
وہ سوتا نتھا دیر تک بیخبر نہین لیٹا رہتا تھا وہ تا سحر
کبھی تھا نہ بیچینی کا اُسکا خواب نہ تھا ہاضمہ اُس کا ہرگز خراب
نہ بیچین کرتا۔ سلاتا تھا وہ سحر جلد اسکو اٹھاتا تھا وہ
وجو دیکھا کہ حوا پڑی سوتی تھی نہایت اُسے تب تو حیرت ہوئی
کھلے تھے عجب طرح سے سر کے بال پریشان تھے مثلِ پریشان حال
پریشانی کا چہرہ پر تھا ظہور تھی چہرہ پہ کچھ کچھ گھبراہٹ ضرور
تھا ظاہر کہ کچھ اُسکو بےچینی تھی ہوئی خواب مین اسکو یا بیکلی
محبت سے جھک کر لگا دیکھنے تب آئی نظر خوبیِ حسن اسے
تھا حسن ایک سا سوتے اور جاگتے گھٹاتا بڑھاتا نہ تھا وقت اسے

تھی اسوقت مین بھی ادا دلفریب — ہمہ تن وہ تھی مہ لقا دلفریب
چھوئے پھولونکو جیسطرح سے نسیم — معطر کرن باغ جنکی شمیم
اسی طرح اُس گل کو چھو کر کہا — "تو اُو اُٹھ نیند سے لے مری دلربا!
نہ جانی مجھے اب دکھا انتظار — تو کھول آنکھ اب آ مری گلعذار! ۲۰
خدا کی تو ہے بخشش آخری — ہے اول مگر بخششین تو ہی
مجھے بن ترے کچھ بھی راحت نہین — کسی کی بجز تیرے چاہت نہین
ذرا دیکھ اب تو سحر کا سمان — عجب قدرتِ حق ہے ہر جا عیان
کرین پیاری اب جا کے سیر چمن — شگفتہ جہان ہین گل و یاسمن
ذرا دیکھین ہم لیمونکے باغ کو — ہین وان پھول وہ تازگی جنسے ہو ۲۵
ذرا دیکھین کسطرح پودے بڑھے — وہی اپنے ہاتھون لگائے جو تھے
کہین مُر ہے یان اور بلسان یہان — یہ گل باغ خوشبو کا ہے اک مکان
یہ ہے سیر کا وقت اور کام کا — نہین وقت ہے پیاری آرام کا
ہے مشغول مکھی تلک کام مین — نہین اپنے چھتے مین آرام مین
کہ پھولون سے شیرینی کو کھینچکر — بناتی ہے شہد اُس کا وہ پُر ہنر" ۳۰
سُنی جبکہ آواز محبوب کی — تو سوتے سے حوا یکایک اُٹھی

بیان خواب

وہ چونک اٹھی اور اسطرح سے کہا — مگر پیشتر اسکو بوسہ دیا
"مرے پیارے! اب تجھکو مین دیکھکر — ترے ساتھ مین دیکھ نور سحر
نہایت ہوئی خورم و شادمان — کہ تو ہی تو ہے راحتِ جسم و جان
مرا تاج سر اور میرا کمال — ہے تو، تجھ سے پایندہ میرا جمال ۳۵
مری رات گذری عجب طرح سے — دکھائی دیا خواب طرفہ مجھے
نہ جیسا کہ مین دیکھتی تھی مدام — فقط جسمین تھا روز مرہ کا کام
تھین تدبیرین آئیندہ کیواسطے — کہ تا کام ہر اک بخوبی چلے
سراسر وہ تھا ناپسندیدہ خواب — تھا میرے لیے جو سراسر عذاب

یہ دیکھا کوئی کان کے پاس آ
"ہے کیون سوتی اے ملکۂ مہ جبین!
منور ہے ہر جا پہ اب ماہتاب
ہر اک چیز کا عکس ہے خوشنما
ہے خاموشی ہر جا ہے ٹھنڈی ہوا
ہے آنکھون سے معمور یہ آسمان

ترا حسن محبوبی و دلبری
فلک کو تجھے دیکھکر ہے سرور
یہ آواز سنکر مین گویا اٹھی
نہ پایا تجھے ڈھونڈھنے مین چلی

یکایک وہان پر مین تب آگئی
جہان علم ممنوعہ کا ہے شجر
مجھے اب تو وہ پیڑ اچھا لگا

وہان آیا اک قدسی مجھکو نظر
ٹپکتا تھا کاکل سے آب حیات
اسی پیڑ کے پاس تھا وہ کھڑا
"نہایت تو ہے خوشنما اے شجر!
مگر تیرے پھل کوئی کھاتا نہین
بُری کیسے ہے نیک و بد کی تمیز؟
سبب کیا کہ وہ باعث موت ہو؟
ہے کیا علم بھی ایسی نقصان کی چیز؟
حسد یا کوئی اور مقصد برا
کسی کے نہ روکے رکونگا کبھی

۴۰ محبت کے لہجہ مین ہے کہہ رہا
کہ یہ وقت ہے سیر کا بالیقین
جو ہے ماہ کامل بصد آب و تاب
ہے منظر مین پیاری نرالی ادا
ہر اک جا ہے نظارۂ دلکشا

۴۵ تیری دید کا شوق ہے ہر زمان
کشش ہے فلک کے ستارونکو بھی
تیری دید ہے اسکی آنکھونکا نور"
مین سمجھی کہ یہ تیری آواز تھی
مین اسطرح سے آگے بڑھتی گئی

۵۰ جہان کی نہین سیر منظور تھی
ہمین منع ہے جسکا کھانا ثمر
اُسے اسقدر اچھا دیکھا نہ تھا

جو تھا نور پیکر مثال سحر
تھا ظاہر مین مثل ملک پاکذات

۵۵ اسے دیکھکر یون وہ کہنے لگا
"لگے تجھ مین ہین اچھے اچھے ثمر

سمجھ مین ہماری یہ آتا نہین
بھلا علم کسکو نہ ہوگا عزیز؟
ضرر پوچھئے کیون اسے ہر ایک کو؟

۶۰ کسی کو نہ ہو اس جہان مین عزیز؟
رکاوٹ ہے کھانے مین اسکے ہوا
بلا کھٹکے پھل کھاؤنگا مین ابھی"

یہ کہکر اُسے توڑ کر کھا لیا　　نہین خوف کو دل مین لایا ذرا
اِسے دیکھکر مین نہایت ڈری　　مین ڈر کے سبب سرد بھی پڑگئی
۶۵　وہ خوش ہوکے اسطرح کہنے لگا　　بلا شک یہ پھل ہے بہت خوشنما
یہ لاریب ہے قدسیونکی خوراک　　بلا شبہ حد درجہ یہ پھل ہے پاک
مزہ توڑنے مین ہے اسکے ضرور　　فقط دیکھنے سے ملے کیا سرور
یہ انسان کو قدسی بنا سکتا ہے　　یہ حد درجہ اُس کو بڑھا سکتا ہے
نئی طاقتین پیدا کرتا ہے یہ　　خوشی سے عجب طرح بھرتا ہے یہ
۷۰　نہ نقصان اس کا نہ خالق کا ہے　　کہ پھل کھانے سے اور بھی بڑھتا ہے
یہی خاصّہ ہر بھلائی کا ہے　　کرم اور فضلِ الٰہی کا ہے
وہ گر خرچ ہون اور ونکے واسطے　　بلا شبہ بڑھتے ہین ہر طرح سے
بھلا کرنے والے کا ہے فائدہ　　نہین نیکی کرنے سے نقصان ذرا
سوا اسکے ہوتی ہے حمدِ خدا　　کہ کیا اچھا پھل اُس نے پیدا کیا
۷۵　فرشتہ صفت ملکۂ مہ لقا!　　خوشی گرچہ تیری ہے بے انتہا
اسے کھا کے حاصل کر از حد خوشی　　ملایک کے مانند ہوجا ابھی
نہ محدود رکھ آپ کو تو یہان　　تو جانا وہان پر بھی چاہے جہان
ہوا مین ہماری طرح اُڑنا تو　　ہماری طرح بننا تو ہو بہ ہو
یہان سے تو چڑھ جانا جنّت تلک　　کہ ہوگا بلا شبہ تیرا فلک
۸۰　ملایک کے حالات کو دیکھنا　　اور انکی طرح بنتا آئی مہ لقا!"
لیا پھل اک اور توڑ اُس پیڑ سے　　لگا وہ بس اب تو کھلانے مجھے
مرے منھ کے بھی پاس وہ لیگیا　　مجھے مست خوشبو نے اُسکی کیا
مرے دلمین آیا کہ کھا لون　　نہین تاب تھی ضبط مین کر سکون
اسے دیکھکر اشتہا بڑھ گئی　　مین اس آزمائش سے ناچار تھی
۸۵　یکایک ہوا مین مجھے لے اڑا　　مجھے آسمان تک بھی وہ لیگیا

وہان سے نظر آئی کل کائنات   تھا زیر زمین یہ کل عالم شش جہات
نظر آئے کل بحر و دریا و جھیل   نظر آئے میدان جو تھے بے عدیل
مین اس حال سے جبکہ حیران تھی   مین یہ سوچتی تھی کہان آگئی
یکایک مرا ہادی غایب ہوا   تبھی مجھکو معلوم یہ ہوگیا
کہ گویا وہان سے مین نیچے گری   مجھے نیند تب آگئی بیہوشی کی ۹۰
مین اب جاگ کر خوش نہایت ہوئی   کہ سمجھی کہ وہ حالت خواب تھی"
کیا جبکہ اس نے بیان رات کا   اُسے سنکے آدم نے تب یہ کہا
"مری پیاری حوا مری دلربا!   تو ہی بہترین حصہ ہے بس مرا
ہے جلوہ نما تجھ مین صورت مری   طبیعت مری اور سیرت مری
کیا جو کہ تو نے بیان خواب کا   مرا اسکو سنکر بہت دل دُکھا ۹۵
برائی کی ہے اسمین کچھ تو جھلک   بدی سے یہ ہے کچھ نہین اسمین شک
بدی کا نہین تجھ مین نام و نشان   بدی سے مبرا تو ہے بیگمان
ہے ممکن ہو کچھ اور اسکا سبب   سوا اسکے ہوگا بھلا کیا سبب
ہین کم درجہ کی بھی بہت قوتین   کہ جس طرح اعلی ہین انسان مین
ہے ان سب کا ادراک ہی بادشاہ   بغیر اُسکے کل مصلحت ہے تباہ ۱۰۰
خیال اُس کا ہے اک مدار المہام   شب و روز اسکا یہی تو ہے کام
وہ کرتا ہے وہم و تصوّر کوشش   مجازی خوشی اور تفکر کوشش
یہ ادراک کرتا ہے اُن سب پہ غور   یہ دریافت کرتا ہے اُن سبکا طور
فقط عقل سے کام لیتا ہے یہ   تبھی راے صایب بھی دیتا ہے یہ
پراکرت کرتی ہے آرام جب   یہ ادراک سوجاتا ہے جلد تب ۱۰۵
عوض اسکے کرتا ہے شاہی خیال   دکھاتا ہے اسوقت اپنا کمال
دکھاتا ہے چیزین عجب و غریب   جو ملکر کے ہون ایک خواب عجیب
یہی گذرے کامونکو اور باتون کو   دکھاتا ہے تا ان سے حیرانی ہو

خیالات آدم دربارہ خواب

سنسکرت لفظ معنی نیچر یا قدرت

تعلّق عجب اُنھین دکھلاتا ہے — نئی صورتو نہین انھین لاتا ہے
۱۱۰ ہوئی شام کو ہم مین جو گفتگو — اثر اس کا یہ ہی ہے اَی ماہ رو!
بڑھا اور گھٹا کرکے اُسکو خیال — ترے سامنے لایا اَی خوش جمال
ہے ممکن بُرا آئے دل مین خیال — مگر یہ نہین اسکی ہرگز مجال
ذرا دیر کو دل مین وہ رہ سکے — ہے امید دل پاک اپنا رہے
بلاشک ہے اُمّید تجھ سے یہی — کرے گی نہ وہ کام ہرگز کبھی
۱۱۵ ہے نفرت جسے دیکھکر خواب مین — بس اب فکر ان باتون کی چھوڑ دین
اُداسی کو کر چہرہ سے اب جدا — ہے کیون ابرِ غم چہرہ پر مہ لقا
یہ چہرہ سحر سے جو پُر نور تھا — مرے دل کی راحت مرا نور تھا

طلوع آفتاب

گہن سے نکال اسکو اَی مہروش — کہ تا نور اب وہ ہو اَی مہروش
کرین روز مرّہ کے ہم اپنے کام — کرین کام ہم دو کو اب شادکام
۱۲۰ پھرین کنجون مین چشمون کے پاس پاس — جہان پائین راحت ہمارے حواس
کرین جاکے کچھ دیر سیر چمن — ہوا وان معطّر ہے اَی گلبدن
وہ خوشبو گلون نے جو رکھ چھوڑی تھی — نہین رات مین ہاتھون سے لینے دی
کرین گی تری قدر اَی گلعذار! — تجھے چاہتے ہین مثال بہار
یہ کہکے اس کو دلاسا دیا — ہوئی مطمئن جس سے وہ مہ لقا
۱۲۵ مگر ڈبڈبا آئی آنکھ اُسکی اب — یہ تھا کچھ نہ کچھ رنج دل کا سبب
اک آنسو گرا اور گرنے کو تھے — کہ جسطرح نکلین گہر سیپ سے
لیا چوم آنکھون کو آدم نے تب — کہ آنسو یہ پچھتاوے کے تھے سبب
ہوا دل سے اندیشۂ و فکر دور — ہوا جلد دونون کو حاصل سرور

وقت صبح آدم و حوّا کا حمد خدا کرنا

ہر اک جا پہ تھی قدرتِ کارساز — وہ تھی مظہر خالق بے نیاز
۱۳۰ تھا مشرق مین خورشید جلوہ نما — بشکل زمین سے وہ اک نیزہ تھا
محاذی درِ باغ کے اب وہ تھا — ہر اک جا پہ تھا منظر خوشنما

زمین کے تھین ہموازی انکی کرن
تھی شبنم کی جن سے انوکھی پھبن

بلندی پہ چڑھتا تھا وہ دم بدم
دکھائی نہ دیتے تھے اسکے قدم

وہ سونے کے غبارے کے مثل تھا
تھا گرد اسکے کل آسمان سونے کا

تھی تازہ ہوا اور سہانا سماں
تھے نورانی کل یہ زمین آسمان ۱۳۵

چمن مین تھی ہر جا پہ تازہ بہار
کہین گل پہ نغمہ سرا تھی ہزار

تھا ہر جا جلال خدا کا ظہور
یہی دل مین ہر اک کے آتا ضرور

کہ ہو دل سے حمد و ثناے خدا
کہ ہین خوب کل کارہاے خدا

اثر تھا عجب پہلے مان باپ پر
بھرے جوش مین دونون وہ پر ہنر

کہ دل صاف تھا اور زبان پاک تھی
نہ جوش محبت کی تھی کچھ کمی ۱۴۰

وہ حمد و ثنا کرتے تھے دم بدم
فرشتونکی حمد و ثنا سے نہ کم

فصاحت بلاغت مین کامل تھے وہ
وہ ذی علم تھے اور عاقل تھے وہ

تھے گانے مین استاد داؤد کے
نہ محتاج بین اور بربط کے تھے

بالحان شیرین ستایش گری
وہ کرتے تھے انکی یہ تھی بندگی

سرود ان کے مثل مزامیر تھے
خدا ہی کی حمد و ثنا سے بھرے ۱۴۵

دعائین تھین انکی پر از اعتقاد
کہ کرتا تھا حق پوری انکی مراد

دعاے خداوندسان خوب تھین
نہ کیون خوب ہون حق کو مرغوب تھین

کی یون جوش کیساتھ حمد خدا
کہ "ای خالق و مالک و کبریا!

تو ہے نیک ہے تیری رحمت عظیم
ترا ہے ہر اک جا پہ فیض عمیم

تری کارسازی ہے تیرا جلال
ہے خلقت تری قدرت بیمثال ۱۵۰

ہے کیا خوبصورت یہ کل کائنات
ہے اس سے بھی ظاہر تری پاک ذات

تو ہی خوبصورت ہے سب سے ضرور
ترا جلوہ ہر جا ہے نزدیک و دور

ہر اک مین ہے تیری ہی جلوہ گری
کہ ہر چیز ہے تیری کاریگری

تو ہر جا مین ہے پر ہے نادیدنی
عجائب سے پر ذات الحق تری

ترے وصفون کا ہو سکے کیا بیان　　نہایت ہے عاجز ہماری زبان ۱۵۵
پہونچ بھی نہین سکتے وان تک خیال　　جہان پر تو ہے خالق بیہمال
تری قدرت اور تری اچھائی کو　　تری کارسازی کو خلاقی کو
ترے کام کرتے ہین ظاہر مدام　　رحیم و کریم اور آی ذوالاکرام!
مقدس ملایک وآی قدسیو!　　ہو فرزند تم نور کے نور ہو
کرو وصف خالق کا کچھ تو بیان　　کہ ہین کشف تم پر ہی راز نہان ۱۶۰
کہ خالق کے تم ہو مقرب ضرور　　نہین تم ہو تخت معلی سے دور
ہو وان کرتے نغمہ سرائی مدام　　تمھین کرتی ہے حمد حق شادکام
ہے عرفان حق ہم سے بہتر تمھین　　کرو بہرہ ور معرفت سے ہمین
فلک پرورہ اور پایۂ آی کائنات!　　تو کر کچھ تو اظہار ذات و صفات
ہر اک وقت ہو تجھ سے حمد خدا　　ابد تک رہے نغمہ سنجی سدا ۱۶۵
سحر کے ستارے! تو ہے خوشنما　　خبر دینے والا تو ہے صبح کا
سحر کا تو سرتاج ہے اور نور　　تو کرتا ہے تاریکی شب کو دور
اسی وقت اول مین حمد خدا　　تو کر کیونکہ یہ وقت ہے حمد کا
تجلیٔ عالم تو اے آفتاب!　　نہین نور مین کوئی تیرا جواب
تو ہے چشم عالم تو دنیا کی جان　　ہے روشن تجھی سے ہمارا جہان ۱۷۰
تو کر حمد وقت طلوع و غروب　　کہ ہین تیرے خالق کے کل کام خوب
ہمیشہ کیا کر تو حمد خدا　　ملا ہے تجھے حق سے نور ضیا
اسی طرح سے تو بھی آی ماہتاب!　　دکھا حمد خالق مین کچھ آب و تاب
تو کر حمد حق وقت شام و سحر　　تو ہو ہادی حمد حق اے قمر!
ستارے ترے ساتھ ہون نغمہ سنج　　فلک پر جو ہین اک جواہر کا گنج ۱۷۵
تم اے پنج سیارۂ پر ضیا!　　کرو اپنے خالق کی حمد و ثنا
اسی سے ہے قایم تمھارا نظام　　غروب و طلوع اس سے ہے صبح و شام

ہو ہر دور مین اُسکے نغمہ سرا — کہ گونج اُٹھے یہ عالم پُرضیا
کرو جوش مین آکے تم رقص اب — بزرگ اور برتر تمھارا ہے رب
وہی جس نے پیدا کیا پہلے نور — وہی جو کہ کرتا ہے ظلمت کو دور ۱۸۰
تم اَی خاک و باد آب و آتش ہم — تمھین سے ہے سارے جہانکا قیام
تمھارا اقدامت سے ہے یان وجود — ہے خلقت مین سب کچھ تمھاری نمود
کرو اپنے خالق کی حمد و ثنا — تمھین اُس نے کین صورتین کیا عطا
بخارات کُہرہ اور ابر سیاہ — ہے دی حق نے تمکو عجب دستگاہ
زمین پر سے تم آسمان پر چڑھو — عجب صورتین اپنی ظاہر کرو ۱۸۵
کبھی ہو شفق مین نمودار تم — کرو آسمان کو کبھی گلزار تم
لگا دو کبھی تم زمین پر جھڑی — جو دے سب کو سیرابی و تازگی
زمین پر سے اور آسمان پر سے بھی — کرو حمد تم اپنے اللہ کی
ہراک دریا اور بحر اور چشمے سب — کرو شوق سے تم بھی اب حمد رب
ہو سینے کی آواز مین نغمہ زن — ہو شامل ملایک تمھارا سخن ۱۹۰
کرو حمد تم اے نسیم و صبا! — ہراک جا ہو بس تم ہی نغمہ سرا
کرو اپنے نغموں سے تم تازہ دم — کہ ہو خلق سے حمد حق دمبدم
دکھا زور اَی باد صرصر بھی تو — کہ ہو زور کے ساتھ مین حمد ہو
گل و برگ و شاخ اب تمکو سجدہ ہین — خدا نے وہ خلعت دیے ہین تمھین
جو ہین خوشنما بید و بقیا سن — کرو حق کا اُن کے لیے تم سپاس ۱۹۵
نہ خاموش رہ اب تو اَی عندلیب! — ملایک کی بن حمد حق مین رقیب
غرض طایرو اُنکے ہو زمزمہ — ملایک کہین مرحبا مرحبا!
بس اب بحری اور بری کل جانور — کرو حمد خالق کی شام و سحر
یہ خاموش ہون احمد حق مین کرون — ترا اَی خدا! دمبدم دم بھرون
ہراک کوہ و میدان صحرا تمام — سمندر ہر اک جھیل و دریا تمام ۲۰۰

تری حمد سے گونجین ای ذوالکرام ثنا تری ہر ایک سے ہو مدام
ہماری تو کر حمد ای حق قبول نہ ہونے دی ہرگز ہمین تو ملول
رہا گر ہو اُس خواب کا کچھ اثر تو کر دور اُسے مالکِ دادگر!
ہے تاریکی خورشید سے جیسے دور اسی طرح ہو دور وہ ای غفور!
۲۰۵ رہے سارے دن ہمہ رحمت تری تسلی ہو ہم کو محبت تری
وہ معصومی سے جب دعا کر چکے خوشی کے تب آثار پیدا ہوئے
انھین شانتی من مین حاصل ہوئی وہی شانتی جو کہ پہلے بھی تھی
گئے باغ مین کام کرنے کو اب دلون مین وہ لیکر حضوری رب
جہان پھول پھل تھے ہوا وان گذر تھا شبنم سے سیراب ہر اک شجر
۲۱۰ کہین چھانٹے جا کر انھون نے گلاب کہ بڑھنے سے تھا راہرو کو عذاب
وہ کرتے تھے ساری روش کو خراب وہ بڑھ جانے سے دیتے تھے لم لاب
اسی طرح انگور کی بیلون کو لگے چھانٹنے دونون وہ نیک خو
زیادہ بھی اور اچھے وہ میوے لائین ملک اور انسان کے دلکو لبھائین
چڑھایا کسی تاغ[1] پر بیل کو کہ وہ ساتھ مین اسکے منکوحہ ہو
۲۱۵ جہیز اپنا وہ پھول اور پھل کا لائے وہ سرسبز تتون سے اسکو بنائے
غرض اسطرح کام کرتے تھے جب نظر رحمتِ حق کی تھی اُن پہ تب
ترس باپ کیطرح آیا اُسے تھی الفت بہت اسکو انسان سے
معزز ملک اک رفائیل تھا بہت دوستدار اور بہت ہی بھلا
وہی ٹوبیس[2] کا جو ہمرہ ہوا ہر اک طرح احسان اُسپر کیا
۲۲۰ وہی جو ہوئی کتخدا سات بار ہوئے ساتون شوہر اُسی پر نثار
بنایا اسے زوجۂ ٹوبیس نہ بر آئی اسموڈلیس کی ہوس
رفائیل سے اب خدا نے کہا رفائیل سوے زمین اب تو جا
کیا جا کے شیطان نے ہے وان خلل ہے منظور انسان کی اسکو اجل

آدم و حوا کو خوشی اور شانتی حاصل ہوتا اور انکا پھر باغبانی کے کام مین مشغول ہو جانا

[1] ایک درخت کا نام ہے

معزز ملک رفائیل کا ہدایت آدم کے لیے بھیجا جانا اور حق تعالیٰ کا پھر انسان اسے ہدایت فرمانا—

[2] ٹوبٹ کی کتاب ازا پوکرفا

کہ آدم کو اور اسکی اولاد کو　　ہے کرنے کو برباد وہ کینہ جو
اور اسمین گنہ کرکے پیدا وہ بد　　یہ ہے چاہتا سارے انسان ہون رد　۲۲۵
وہ حوا کے بھی کان کے پاس تھا　　بدی کی وہ بنیاد تھا ڈالتا
کی اُن دونون مین پیدا کچھ بیکلی　　مگر فضل سے اب وہ جاتی رہی
تھا آمادۂ جنگ جبریل سے　　ہے منظور ہر طرح سے شر اُسے
فرستادۂ حجت کردگار　　تو جا عدن کو وقت نصف النہار
کسی کنج مین یا گپھا مین کہین　　تو پائے گا آدم کو مسکن گزین　۲۳۰
یہی وقت فرصت کا ہے لاکلام　　نہین اسمین کرتا ہے وہ کوئی کام
کہ ہے وقت کھانے کا آرام کا　　نہ گرمی کے باعث یہ ہے کام کا
تو کر دوست کے مثل اس سے کلام　　تو کر ظاہر اب اُس پہ خطرہ تمام
عزازیل کی بھی سنا داستان　　تو کر حال اُس کا سراسر عیان
بتا دے ہوا اُس کا انجام کیا　　وہ جنت سے کیونکر نکالا گیا　۲۳۵
وہ اب کس طرح سے یہان آگیا　　یہان پر ہے اب اس کا منصوبہ کیا
سراسر وہ کھو بیٹھا اپنی خوشی　　نہین اُسکی پہلی وہ حالت رہی
ہے وہ باغی شر گنہگار ہے　　وہ اپنے سے اوروں کا سردار ہے
وہ سب اب سزا مین گرفتار ہین　　تکالیف سے اپنی بیزار ہین
ہے شیطان کی تو یہی آرزو　　ہے کوشش یہ اُسکی یہی جستجو　۲۴۰
کہ انسان کا حال میرا سا ہو　　بنے وہ گنہگار اور زشت خو
نہ لا سکتا ہے جبر وہ کام مین　　یہی چاہتا لائے وہ دام مین
فریب و دغا سے گنہگار ہون　　وہ قہر خدا مین گرفتار ہون
تو سمجھا دے ہر طرح انسان کو　　بہت اپنے سے وہ خبردار ہو
ہے آزاد وہ پر نہ آزادگی　　گناہ ہو نہین اُسکو پھنسائے کبھی　۲۴۵
ہے مرضی مین مختاری حاصل اسے　　اسے کام مین لائے دانائی سے

وگرنہ گرائے گی مرضی گناہ ‌ ‌ کرے گی اُسے یک قلم وہ تباہ
سمجھا دے اسے تو نشیب و فراز ‌ ‌ کہ اُسکو ہی خالق ہے بے نیاز
کہ دی جس نے ہے ہر طرح کی خوشی ‌ ‌ ہر اک طرح کا امن نعمت سبھی
کرے گا تب اپنی حضوری سے دور ‌ ‌ یہی روح کی موت ہے بالضرور ۲۵۰
غرض تو سمجھا دے ہر اک بات کو ‌ ‌ کہ اُسکو نہ یہ بات کہنے کو ہو
کہ مین تو اچانک گنہ مین گرا ‌ ‌ کسی نے نہ سمجھایا مجھکو ذرا
نہ آگاہی پہلے سے کچھ مجھکو دی ‌ ‌ ہوئین سہو سے یہ خطائین مری
ہوا ختم جب یہ خدا کا کلام ‌ ‌ ملی جسمین تھی منصفی لا کلام
گروہ ملایک وہان پر جو تھا ‌ ‌ وہ تھا حلقہ مین گرد تخت خدا ۲۵۵
رفائیل بھی اُن مین سے ایک تھا ‌ ‌ کہ وہ بھی مقرّب تھا اللہ کا
پرون سے چھپائے تھا اپنا جلال ‌ ‌ چھپین تارے جون پیش بدر کمال
ہوا برق کے مثل وانسے روان ‌ ‌ بجا لایا حکم خدا وہ جوان
ملایک ہٹے رہ سے ہر دو طرف ‌ ‌ وہ تھے جیسے فانوس مین صف بہ صف
سڑک زر کی تھی اور پُر نور تھی ‌ ‌ نہ ہے کہکشان مین یہ جلوہ گری ۲۶۰
وہان سے گذر کرکے دروازہ پر ‌ ‌ پہونچ اب گیا وہ مَلک زود تر
وہ دروازہ موتی کے مانند تھا ‌ ‌ تھا یکتا تک بھی اسکا عجب ساخت کا
لگے اسمین قلابے سونے کے تھے ‌ ‌ تھے زنجیرین اڑبنگے بھی سونے کے
وہ بے کھولے اُسکے لیے اب کھلا ‌ ‌ کہ بمثل صانع سے تھا وہ بنا
وہ بے کھولے کھل جاتا تھا آپ سے ‌ ‌ تھی منظور حق کی اطاعت اُسے ۲۶۵
وہان سے نظر جب کہ کی دور تک ‌ ‌ (دکھا اسطرح سے صاف سارا فلک
رکاوٹ نظر کے لیے کچھ نہ تھی ‌ ‌ نظر آتی تھین چیزین سب دور کی)
یہ دنیا نظر آئی چھوٹی اُسے ‌ ‌ تھی مانند سیّارہ ہر طور سے
نظر اُسکی فردوس تک بھی گئی ‌ ‌ جہان کی زمین سر بسر سبز تھی

فلک کو جہان چھوتے تھے دیودار
نظر اُسکی تھی واقعی دوربین
دکھاتی تھی کی زمین اور پہاڑ
ملک وہ وہان سے اڑا اسطرح
مقدس نبی نے تھا دیکھا جسے
پرندے کے مانند وان سے اُڑا
ہوا مین ہر اک جا پہ تھا وہ روان
چلے بحر مین جیسے کوئی جہاز
نہ پر مار سکتے تھے وان پر عقاب
ہما ز سے جون ہنس کوئی اُڑے
اور وہ کا اُسے ملک آئے نظر
جو ہے واقعی باغ ہندوستان
وہ پر خوش ہوکے ہویان اقامت گزین
رفائیل بھی ختم کرکے سفر
وہ خوش ہوکے مشرق کے دروازہ پہ
دکھائی دیا اصلی صورتین اب
تھے کندھون پہ پر اُسکے دونور کے
وہ تھے برقع نور با عزوشان
تھے دو پر بھی اسکی کمر کے قریب
انھین سے تھا اپنی کمر کو کسے
تھے وہ رنگ قوس قزح جنسے مات
تھے پر پنڈلیون بھی اُسکے دو پر لگے
عجب رنگ تھے آسمان کیطرح

۲۷۰ زیادہ ہر اک جا سے تھی وان بہار
ہے ایجاد حیرت فزا بالیقین
جو ہے غالباً ہر جگہ پر اُجاڑ
کہ تھا لگہ ابر وہ جس طرح
اور آتا رہا بارش تھا سمجھا جسے
۲۷۵ گیندرا اُس کا ستیارہ زمین سے ہوا
تھی ہر طرح جسمین لطافت عیان
ہوا مین چلا قدسیئے سرفراز
جو جائے وہان زندگی دے جواب
یہان آئے وان کی کسی جھیل سے
۲۸۰ ہین سر سبز جنگل جہان سر بسر
یہ ہے ہند مین ملک جنت نشان
پسند آئے اُس کو یہی سرزمین
ہوا عدن کے اب تو نزدیک تر
اُتر آیا آئے نظر جون ثمر
۲۸۵ عجب نور تھا شان تھی اسکی عجب
کہ چہرہ چھپے جنسے سینہ چھپے
تھا حسن اُن سے اسکا سراسر عیان
ہو جسطرح زرین پٹکا عجیب
وہ گویا جڑاؤ ستاؤن سے تھے
۲۹۰ پرون مین نہ طاؤس کے ہے یہ بات
وہ اچھی طرح پرونکو ڈھکتے تھے
تھا یہ زیب تنہ شہانہ طرح

سلاطین

جب آیا وہ دروازۂ باغ پر
معطر سراسر ہوا وہ مکان
ملایک نے پہچان اسکو لیا ۲۹۵
سلام اسکو کرنے ادب سے جھکے
کہ اللہ کا تھا وہ پیغامبر
ملایک کے تھے وان جو زرین خیلم
وہان سے گذر کر روانہ ہوا
درختان صندل تھے وان راہ مین ۳۰۰
وہان پر کہین لیمون کے باغ تھے
تھا بلسان تج اور مُر بھی وہان
پر اکرت کی تھی وان جلوہ گری
کرشمہ دکھاتی تھی لیل و نہار
وہ ہنستی تھی جب پھول جھڑتے تھے تب ۳۰۵
کہ جب کاکل و گیسوے مشکبو
ہوا چلتی ہر جا پہ تھی عطر بیز
تھے لب انکے قند مکرر سے خوب
نظر آیا اِس باغ مین بوالبشر
وہ دروازہ پر کنج کے بیٹھا تھا ۳۱۰
وہان حوا اندر تھی مشغول کار
لگاتی تھی پھولونکی چادر پہ پھیل
وہ پھل جو مزیدار اور تازہ تھے
عرق سے تھے پھلونکے اور انگوروں کے
وہ رس محض حوا کی ایجاد سے تھے ۳۱۵

ملائکہ اس نے جب اپنے پر
بھرا خوشبو سے وہ مثال جنان
ہر ایک انمین فوراً کھڑا ہو گیا
نہایت معزز وہ سمجھے اُسے
تھا اسوقت عزت مین وہ مشتہر
جہان تھا شب و روز اُنکا قیام
سوے درگہ بوالبشر وہ چلا
ہر اک جا تھی وان زعفران راہ مین
کہین پھولونکے خوشنما راغ تھے
وہ تھا باغ یا عطر کی تھا دکان
وہ تھی باغ مین اپسرا یا پری
اسی سے تھی ہر جا پہ باغ و بہار
گلستان اسی سے تھا وہ باغ سب
ذرا کھولدیتی بہت ما ہرو
ہو زحمت نہین انکی خوشبو تھی تیز
تھی شیرینی جس سے ہر اک جا پے خوب
دکھائی دے پیڑونسے جیسے قمر
وہان سایہ تھا وقت تھا دھوپ کا
کہ اس جا پہ وہ بانوے گلعذار
(اُسی کنج مین اُس کا جو تھا محل)
جنھین دیکھکر بھوک اور بھی بڑھے
پھلونکے جو تھے پرستان مین سے
جنھین پی کے دونون تھے شاد تھے

رفائیل کو دیکھکر بوالبشر
یہان جلدی آ دیکھ پورب طرف
نظر آتا ہے ایک قدسی وہان
کہ نکلا ہے بارِ دگر آفتاب
مقرر یہ فرمانِ حق لایا ہے
ہمارا ہے اس روز یہ میہمان
بس اب جا کے خوش ذائقہ میوے لا
یہی خاص خادم ہین رزّاق کے
ہین دیتے خدا کو جو دیتے انھین
ہے برکت اسی طور کے دینے سے
نباتات کا ہے عجب قاعدہ
ہین کثرت سے یان اسقدر میوہ جات
کفایت شعاری ہے یان کیا ضرور
جواب اسطرح بوالبشر کو دیا
جو پھل خوب ہون انکو لاتی ہون اب
پھلون کے ذخیرے ہین شاخون پہ وان
بفضلِ خدا اے زمین و زمان
مین لاتی ہون چن چن کے وہ میوہ جات
خدا نے ہمین اچھی دین نعمتین
یہ کہکر وہ جلدی روانہ ہوئی
ہر اک شاخ پر میوہ کے پاس جا
جو سب تھے خوشنما اور بہت قسم کے
ہر اک رنگ کے اور خوشبو کے تھے

پکارا یہ حوا کو "تو آ ای قمر!
بہت سے جہان پڑ رہین سب طرف
جسے دیکھکر ہوتا ہے یہ گمان
کہ جون نکلے وقتِ سحر آفتاب
ہمارے لیے یہ یہان آیا ہے ٣٢٠
اسے روک لین شام تک ہم یہان
لگین جو ملا یک کو بھی خوش مزہ
خوشی ہے ہمین انکی مہمانی سے
خدا دیتا ان کے وسیلہ ہمین
جو دیتا ہے ہمکو غرض دین اُسے ٣٢٥
جو توڑین تو پھل دیتی ہین وہ سوا
کہ ڈھیہ ان کا کر دینا ہے چھوٹی بات
زیادہ ہے ہر شے بفضل شکور"
"بجا لاتی ہون جلد فرمان ترا
مین بس باغ کی سمت جاتی ہون اب ٣٣٠
ہے ہر وقت و ہر حال سب کچھ وہان
زمین دیتی ہے ہمکو سب کچھ یہان
فرشتون کو بھی ہو یہ معلوم بات
کہ دین جسطرح انکو فردوس بین"
اُسے فکر مہمان نوازی کی تھی ٣٣٥
پھلون کو لگی توڑنے مہ لقا
ہر اک طرح کے ذائقہ سے بھرے
تھے سخت اور ملایم ہر اک طرح کے

ہر اک طرح کے چھلکے اور خول کے
۳۴۰ سے تھے پھل وان یہ ہندوستان کے تمام
تھے یورپ کے اور ایشیا کے ثمر
انھین لائی تھا اسکا ساکن جہان
قرینہ سے ان سب کو اُسنے چنا
نہ اک چیز کو کھا کے اکتائے جی
۳۴۵ پھلون کا وہان اسطرح جوڑ تھا
زیادہ مزے پائے جس سے زبان
تھا رس اور پھلون کا بھی انگور کا
نہین نشہ تھا انمین ہرگز ذرا
پھلون کے وہان قدرتی خول سے
۳۵۰ تھے پتون کے وان طشت و طشتری
گلون کا تھا سبزہ پہ دستارخوان
اسی وقت مین تب ہمارا پدر
مَلَک کی ملاقات کیوا سطے
اکیلا تھا ہمراہی کوئی نہ تھا
۳۵۵ مگر اسکی وہ کامل انسانیت
تجمل تھی اسکے لیے اور جلال
روان تھا وہ جسپ قدرتی شان سے
اگرچہ ہین ساتھ اُسکے جاہ و حشم
سواران جنگی بہ زرین لباس
۳۶۰ نہین خوف کھایا ملک سے ذرا
بڑا جانکر وہ ادب سے جھکا

کوئی اُن مین سے تھے لٹا مین چھپے
ہے لنڈن تلک جنکا مشہور نام
جو ہے واقعی سارے میوونکا گھر
کرے تاکہ وہ خاطر میہمان
رہین تا مزے ہر طرح کے جُدا
مگر ہر طرح کے مزے پائے جی
کہ تھا ایک کے بعد وہ دوسرا
جنھین کھا کے ہرگز نہو کچھ زبان
جو تھا تازگی بخش اور خوش مزہ
شراب نخس سامنے اُسکے کیا
انھین کے گلاس اور پیالے بنے
نہین تھی کسی چیز کی بھی کمی
معطر ہوا جس سے وہ کل مکان
جو ہے قبلہ و کعبہ اور بوالبشر
بڑھا آگے صد درجہ کے شوق سے
حشم اور خدم بھی نہین تھے ذرا
جو کرتی تھی اظہار ربانیت
وہ تھا واقعی صورت ذوالجلال
میسر ہے شاہون مین سے وہ کسے
سپرہائے زرین و زرین علم
ہو حیرت جنھین دیکھکر اور اس
کوئی خوف آدم کے دلمین نہ تھا
اور اس طرح سے اُس نے کہا

قبلہ و کعبہ بوالبشر مَلَک کی ملاقات کے لیے آگے بڑھا اور اُسے اپنا میہمان بنایا

مقرر فلک ہی سے آئے ہین آپ — اکرم کرکے تشریف لائے ہین آپ
برستا ہے چہرہ سے جنت کا نور — غرض جنتی آپ ہین بالضرور
نہین آسمان کیطرح یہ مقام — وہ کاشانۂ نور ہے لا کلام
تمھارے لیے ہے وہان تخت و تاج — ہمارا ہے شکر خدا اپنا راج ۳۶۵
یہان بھی ہے قدرت کی جلوہ گری — نہین نور حق سے یہ جا بے تہی
ہمین نعمتین اس نے دین بیشمار — ہے ہمپر بہت فضل پروردگار
بہت دھوپ ہے کیونکہ ہے دوپہر — یہان سے بھلا جائیگا کدھر
بس اب کیجیے میری عزت قبول — نہ انکار سے دل کو کیجیے ملول
یہان اندر اب آئیے مہربان — یہان کے بھی پھل کھائیے مہربان ۳۷۰
نہین ایسے ہین جیسے جنت کے پھل — ہمارے لیے ہین یہی اچھے پھل
جو انکا ہے ہے انکا صانع وہی — بُری کیسے ہو اسکی کاریگری
رفائیل نے تب یہ پاسخ دیا — ہے منظور ہر طرح تیرا کہا
مین آیا ہون تیری ملاقات کو — تو لیچل جہان چاہے اے نیک خو
یہ فردوس ہے واقعی وہ مقام — ہے ظاہر جہان قدرت ذوالکرام ۳۷۵
ملایک کو بھی شوق ہے دید کا — ملک آئین اکثر تعجب ہے کیا
ہے اب شام تک آج فرصت مجھے — نہین جاؤنگا پاس سے اب ترے
غرض ساتھ دونون وہان سے چلے — جہان گھر تھا آدم کا وان آگئے
وہ تھا کنج پرسایہ و خوشنما — وہ مانند تہ خانہ کے ٹھنڈا تھا
تھین پھولونکی ہر جا کھلی شیشیان — معطر تھا خوشبو سے سارا مکان ۳۸۰
ہر اک جا وہان پر تھا پھولونکا فرش — نہین ہوگا قالین کا بھی ایسا فرش
تھا وہ واقعی خوبصورت مکان — تھا بیشک لاریب مثل جنان
تھی حوّا مگر اس سے بھی خوبتر — اجالا تھی اس گھر کا مثل قمر
وہان یہ تھی وہ گویا جنت کی حور — تھی فردوس مین مثل تابندہ نور

۳۸۵ پرستان وہ تھا وہ انکی تھی وہ پری
نہین شاردا گورا اور ریشمی
بناو اور سنگار اسمین تھا کچھ نہین
تھا عصمت کا وہ خوشبودار لباس
تھا حُسن خداداد جس سے زیاد
۳۹۰ تلک سے حجاب اسکو آیا نہین
رفائیل نے اب کیا وہ سلام
حقیقت مین تھا وہ ستو پیلام
مبارک خداوند کی ماں کے پاس
کیا تب پسندیدہ کہہ کر سلام
۳۹۵ کہا یہ کہ "انسان کی ماں کو سلام
بکثرت جہان مین نظر آئینگے
خدا کے درختونکے یہ میوہ جات
نہین اتنی ہو گی تیرے جتنے پھل
تھا پھولونکا وان پر جو دستارخوان
۴۰۰ تھا ہر قسم کے پھل سے آراستہ
وہ باتین لگے کرنے آپس مین جب
کہا دل انھین سے سمجھے مہربان
ہین جنت مین پھل جسطرح آ کے
مگر انکا اور اُن کا خالق ہے ایک
۴۰۵ ہمارے لیے حق کی نعمت ہین یہ
رفائیل نے تب یہ پاسخ دیا
مجھے میہمانی تری ہے قبول

اُسے الیسا پہ بھی تھی برتری
لعین مثل اُم البشر تھین کبھی
برہنہ تھی وہ مادرِ اولین
تھا عفت کا ہر طرح سے جسکو پاس
تھی ہر وقت پوشاک سے اپنی شاد
نہ ناقص خیال آیا کچھ بالیقین
نہین واقعی عام تھا جو سلام
دہی جبکہ جبریل لایا پیام
ہے جس کیلیے دل سے ہر دم سپاس
ہے اسوقت سے سب کا اسپر سلام
کہ جسکے وسیلے گروہ انام
مقام ان سے دنیا کے بھر جائینگے
سوا ان کے اسپر بانکی کل نبات
کہ بیحد ہی ہو جائینگے تیرے پھل
مزین معطر عظمت نشان
تھا سب کچھ ہا انا پرنہ تھا وہ نہ کیا
لگا بو بشر کہنے اسطرح تب
یہ پھل اسطرح کے ہین یکسان
وہ ہین فیض سے سب خدا پاک کے
جو ہے مہربان اور نہایت نیک
اُسی کی علامات شفقت ہین یہ
ہو موں ممنون اے بوالبشر امین ترا
بہت ہو گا انکار سے تو ملول

نہین شک کہ اچھی ہے تیری خوراک | کہ رازق ہے تیرا خداوند پاک
مجھے دیتا ہے نعمتین بیشمار | کہ تجھ پر ہے فضل اسکا لیل و نہار
پسند آئین گی وہ ملایک کو بھی | بظاہر ہین از حد وہ جسمی سبھی ۴۱۰
خورش لطف تو فرشتونکو بھی چاہیے[1] | ہے اسکی ضرورت ہراک کے لیے
ہے مخلوق کا تو اسی سے قیام | خورش سب کو ہے بخشش ذوالکرام
ہر اک کے مناسب ہے اسکی غذا | کہ اجسام مخلوق کے ہین جدا
کم و بیش آپس مین سب ملتے ہین | حواس اور ہوش انمین سب کے ہین
غذائین بھی آپسمین سب ملتی ہین | جو انسانکی ہین بعض حیوانکی ہین ۴۱۵
اسی طرح سے بھی ہماری غذا | یہان پر جو ہے یہ تمھاری غذا
لگے تم کو وہ ہم کو یہ خوش مزہ | سنو تم ہماری غذائین ہین کیا
ہمارے ہین پھل سارے امرت بھرے[2] | ہین ہم زندہ ان زندگی کھائیے
مے زیست دیتے ہین انگور وان | ہین انگور کچھ یانکے اُن کا نشان
نئی نعمتیں پاتے ہین ہر سحر | ہے اک چیز خوش رنگ مثل گہر ۴۲۰
اُسے ساتھ شبنم کے[3] پاتے ہین ہم | بہت طرح سے اسکو کھاتے ہین ہم
یہ انواع و اقسام کے میوہ جات | یہان پر کی ہر ایک اچھی نبات
ہے امید دیگی یہ سبزہ بالضرور | نئی چیزون سے ہوتا ہے اک سرور
وہ بعد اسکے برکت کے خواہان ہوئے | بڑے ذوق سے اُن کو کھانے لگے
تھی حوا وہان اُنکی خدمتگزار | وہ ننگی تھی پر تھی نہین شرمسار ۴۲۵
وہ دیتی تھی بھر بھر انھین جام مَی | وہ مَی جسکا ثانی نہین یاتیہ ہے
خیالات ناقص نہین تھے وہان | کہ تھا عدن معصومیت کا مکان
محبت مین شامل تھی پاکیزگی | ہوا آی کاش غارت جس عاشقی
ہے غارت جہان ہر طرح امتیاز | ہے بیہودہ ہر طرح راز و نیاز
حسد ہے جہان اور رقابت جہان | وفا کا نہین جسمین نام و نشان ۴۳۰

[1] زبور ۷۸-۲۵
[2] مکاشفات ۲۲-۲ بھی ۲۱-۹
[3] زبور ۱۰۵-۴۰ خروج ۱۶-۱۴ و ۳۱

وہان پر کہ جو وقت تھا نا و نوش ۔ ہر اک سمت سے تھا محبت کا جوش
یکایک یہ آدم کو آیا خیال ۔ کہ یہ وقت ہاتھ آنا از حد محال
فرشتہ کی صحبت سے ہون مستفید ۔ نہین لطف سے اسکے ہرگز بعید
کہ کچھ اس سے ظاہر ہو سر نہان ۔ ہو جنت کا بھی حال مجھ پر عیان
۴۳۵ ہوا سر ابد خلقت سے بھی آگہی ۔ ہین میرے لیے یان عجائب سبھی
بنے کیسے ہین یہ زمین آسمان ۔ ہے ممکن کرم سے ہو انکے عیان
ہو کچھ علم ذات ملایک سے بھی ۔ ہے نورانی خلقت وہی واقعی
زیادہ ہے ہم و وے انہین جلال ۔ ہے اوصاف سے انکے ظاہر کمال
وہ سب فضل و قدرت سے معمور ہین ۔ حضوری حق سے نہین دور ہین
۴۴۰ ہو اوصاف خالق سے بھی ہدایت ۔ کہ تا فیض عرفان ربانیت
میرے تیرہ باطن کو روشن کرے ۔ جلال خدا سے سراسر بھرے
کرے نور بچھ خاک ناچیز کو ۔ کہ تا حق کی عظمت مرے دلمین جمے
زیادہ ہو پھر مجھ سے حمد خدا ۔ ہے رب العلا مستحق حمد کا
یہی سوچکر ساتھ ہشیاری کے ۔ لگا عرض کرنے رفائیل سے
۴۴۵ "مین مشکور ہون تیرا اے مہربان! ۔ عنایت یہ کی تونے ہے بیگمان
قدم رنجہ فرمایا تونے یہان ۔ مرے گھر کو عزت دی بنکے مہمان
ضیافت کو میری کیا ہے قبول ۔ ہر اک پھل یہانکا ہوا ہے قبول
انھین کھایا ہے شوق اور ذوق سے ۔ کہ گویا وہ جنت ہی کے میوے تھے
ملایک کی گرچہ نہین یہ خوراک ۔ ملایک ہین روحانی ہم ہین خاک
۴۵۰ پھلونکو یہانکے ہے نسبت ہی کیا ۔ پھل ان سے جو جنت مین ہین خوش مزہ"
جواب اسکو قدسی نے تب یہ دیا ۔ "ہمارا تمھارا ہے خالق خدا
ہر اک کی غرض ایک ہے اصلیت ۔ مباہات اور فخر ہے بے جہت
ہر اک کا خدا کیطرف ہے رجوع ۔ وہی اصل ہے اور ہم سب فروع

ہراک کام کاہل ہے اللہ کا — خدا کا نہ مخلوق کوئی بڑا
ہراک کے جدا مادّے اور جان — جدا شکل و صورت ہے جیسے عیان ۴۵۵
ہین اجسام بیشک کثیف و لطیف — جو ہین ظاہرا ہین وضیع و شریف
جو ہین قربت حق مین وہ ہین لطیف — ہین کہلاتے وہ قدسیان شریف
وہ سب پاک ہین اور روحانی ہین — خدا کی تجلی سے نورانی ہین
جدا ان کے عہدے جدا کام ہین — نہین ایک سے اُنکے اجسام ہین
غذا انکی ہر طور ہے حسب حال — لطافت مین لاریب ہے بیمثال ۴۶۰
ہے ادنی سے اعلی کا ہر دم ظہور — مثال اسکی یان دیکھو ین جاؤ دور
زمین مین ہے جڑ ہے اعمی سے تنا — تنا واقعی باپ ہے شاخون کا
ہین شاخون سے پتے ہین پھر اُنسے پھل — ہے پھول اُنسے خوشبو جو سب کو قبول
انھین سے ہین پھل جو ہین تیری غذا — ترے جسم کو اُن سے ہے فائدہ
درست انسے ہین عقل ہوش و حواس — انھین سے غرض زندگی کا ہے پاس ۴۶۵
انھین سے ہین ادراک و نطق و شعور — ہے ساتھ اُن کے روحانیت کا ظہور
اسیطرح سے پھل ہین جنت مین بھی — ہین ذات ملایک سے ادنی سبھی
مگر اُنسے حاصل ہے ہم کو غذا — لطافت بہت انمین ہے اور مزہ
ہماری طبیعت کے ہین حسب حال — فوائد مین بھی اپنے ہین بیمثال
یہان جسطرح مین نے اب کھائے پھل — سمجھے واقعی پانے خوش آئے پھل ۴۷۰
کبھی تو بھی جنت کے پھل کھائیگا — وہان فضل حق پا کے جب آئیگا
ہے امید خالق جو ہے مہربان — رکھا فضل سے جس نے تجھکو یہان
کرے وہ تجھے اپنے اور بھی قریب — بنائے تجھے ابن حق کا حبیب
مگر شرط ہے صرف فرمانبری — ہے فرمانبری مین تری بہتری
محبت مین رہ اسکی قایم مدام — رہین حق کے تجھپر مکارم مدام ۴۷۵
تمھین جسم روحانی دے کیا عجب — خدا جو ترا باپ ہے اور رب

اعمال ۱۷: ۲۸

جلالی ہو جو اور نہایت لطیف
بدل جائے یا پھر یہ جسم کثیف

کبھی یان رہے اور جنت کو جائے
تو از حد مزہ زندگانی سے پائے

یہان پر تو فی الحال خوشحال رہ
ہر اک طرح سے فارغ البال رہ

کرے گا خدا وقت پر اپنا کام ۴۸۰
تو خالق کی مرضی مین رہ شادکام"

پدر اولین نے دیا یہ جواب
"فلک بارگاہا تقدس مآب!

نہایت ہوا مجھ پہ تو مہربان
کیا رازِ مخفی کو مجھ پر عیان

بڑھی جس سے امید دلمین مرے
ہوئی خورّمی اور زیادہ مجھے

کہ ممکن ہے ہو قربتِ حق نصیب
خدا کی ہے قربت عجیب و غریب

ہر اک چیز سے وہ مجھے ہے عزیز ۴۸۵
یہی ولولہ دل کا اور شوق تیز

حضوری مین حق کی مین رہتا مدام
مین دیدار پاتا خدا کا مدام

مین اڑ سکتا وان تک تو جاتا ابھی
اسے چھوڑ کر پھر نہ آتا کبھی

وہ خلقت کا مرکز ہے اور اصل ہے
اسی سے ہے موجود ہر ایک شے

ہر اک شے کو گر دیکھین ہم غور سے
نئے ڈھنگ سے اور نئے طور سے

خدا کیطرف ہوگا اپنا خیال ۴۹۰
نہین قربِ حق ہوگا ہرگز محال

ہر اک چیز سے ہے وہ پیارا مجھے
بتا دے مگر یہ خدا را مجھے

کہا کیون کہ ہے شرط فرمانبری
تجھے شک ہے فرمانبری پر مری؟

ہے آسان بہت اسکی فرمانبری
نہین مجھ سے الحق یہ ہوگا کبھی

کسی طرح سے حکم حق ٹالدون
گنہگار اسطرح حق کا بنون

خدا کے لیے ہے مری جان تک ۴۹۵
تو فرمانبری پر نہ لا میری شک

نہ الفت مین کیون اسکی قایم رہون
مین جو کچھ ہون اسکے وسیلے سے ہون

مجھے خاک سے اس نے پیدا کیا
مجھے اپنی رحمت سے سب کچھ دیا

مری خواہشین پوری ہوتی ہین سب
خوشی مجھکو ہر وقت دیتا ہے رب"

رفائیل نے تب یہ پاسخ دیا
"مری بات پر بو البشر شک نہ لا

بلاشک تو کامل ہے ہر بات مین ہین اوصاف عالی تری ذات مین ۵۰۰
تری مرضی بھی پاک و آزاد ہے فقط مرضیٔ حق مین تو شاد ہے
ہے امکان مگر تجھ مین تبدیلی کا ہے ممکن بدل جانا بالکل ترا
ہے خوشحال تو فضلِ حق کے سبب تو اسکے لیے مان احسانِ رب
قیام اسمین ہے تیرے ہی ہاتھ مین رہے تیری فرمانبری ساتھ مین
مقدر کا کچھ دخل اسمین نہین ہے سب کچھ ترے ہاتھ مین بالیقین ۵۰۵
خوشی کا ذریعہ ہے فرمانبری نہ فرمانبری جو کہ ہو جبر کی
ہو خدمت خدا کی ہماری خوشی ہے آزادی اللہ کی بندگی
خوشی کی اطاعت سے وہ شاد ہے اسی وجہ ہر بندہ آزاد ہے
بغیر اسکے معلوم ہو سکتا کیا خوشی کا ہے کل کام یا جبر کا
اطاعت مقدر کی کچھ بھی نہین ہے مختاری اسمین نہین بالیقین ۵۱۰
ہے فرمانبری سے ہمارا قیام ہے اسکے سبب فضل ہم پر مدام
ہے آزاد مرضی ملایک کی بھی ترے مثل ہے ہمکو آزادگی
ہماری اطاعت نہین جبر سے بھلا جبر لگتا ہے اچھا کسے
غرض اپنی مرضی سے اور دکسے ہم اطاعت مین رہتے ہین مثل خدام
اسے پیار کرتے ہین دل سے مدام اسی سے سدا رہتے ہین شادکام ۵۱۵
مگر ہم مین بھی جو نہ قایم رہے اطاعت نہ کی فضلِ حق سے گرے
ہوسے باعث اپنے یہ ادبار کے جہنم کے آخر مین وارث ہوئے
ہے ناگفتہ بہ انکا وہ حالِ زار کسی کا نہ ہو حال وہ زینہار
وہ پستی وہ ذلت خدا کی پناہ! اطاعت نہ کی تھا یہ انکا گناہ"
دیا مورثِ اولین نے جواب "یہ باتین تری ای تقدس مآب! ۵۲۰
خوش آتی ہین حد درجہ دلکو مرے وہ لگتی ہین نغمون سے اچھی مجھے
وہ نغمے ملایک سناتے ہین جو بہت تازگی دیتے ہین روح کو

جسمین [illegible] صحبت تھا [illegible] شب — کہ گو گنج اشتہا ہے انسے میان سب
یہ معلوم تھا مجھ مین مختاری ہے — ہر اک طرح مرضی مین آزادی ہے
مگر دل مین آیا نہین یہ گمان — ہمارا جو ہے خالق جسم و جان ۵۲۵
دیے حکم اس کا اک اور وہ ٹھیک ہے — بہت خوب وہ میرے نزدیک ہے
نہین ہم سے ہو اس کی فرمانبری — ہے فرمانبری گرچہ دل کی خوشی
محبت کبھی اسکی جاتی رہے — کبھی ہو خدا سے جدائی مجھے
مگر سن کے تشویش مجھ کو ہوئی — ملایک سے کیسے ہوئی سرکشی
کرم کرکے مجھ سے بیان کیجیے — جو راز نہان ہین عیان کیجیے ۵۳۰
ہے ممکن ہو اُس سے مجھے فایدہ — ہو تشویش و شک دور اُس سے مرا
سبب ہے باقی ابھی نصف دن کے قریب — ٹھہریے کرم کرکے یان اَی حبیب!
رفائیل یہ سُنکے راضی ہوا — پس و پیش کے بعد کہنے لگا
سُن ہے درخواست تیری جو ابو البشر! — بیان اسکا مشکل ہے اَی پُر ہنر
کرون مین بیان کیسے وہ داستان — دکھاؤن تجھے کسطرح وہ سمان ۵۳۵
ہوئی کسطرح جب ملایک مین جنگ — ہوے سرکش و باغی حد درجہ تنگ
عجب وان پہ کار نمایان ہوئے — جو مرتد تھے وہ سب پریشان ہوئے
نہین ہوگا کیا رنج دل کو مرے — بیان دل افگار و دل سوز سے
ملایک کی پستی اور اُن کا زوال — جو تھے کامل و پاک او ذو الجلال
ہے عبرت کے قابل برون از بیان — مین کس دل سے تجھ پر کرون اب بیان ۵۴۰
مگر تیری خاطر ہے یہ بھی پسند — ہے تیرے لیے یہ بیان سودمند
وہان کی سی یان چیزین ہرگز نہین — فقط سایہ وان کا ہین یہ بالیقین
کرونگا مین اسطرح اُن کا بیان — سمجھ مین تری آئے وہ داستان
کہ گویا بیان کا وہ ہے ماجرا — ہے دنیا کا کوئی بیان جنگ کا
تھا ارض و سمان کی جگہ جب خلا — جو ہے ہست یان پہلے وہ نیست تھا ۵۴۵

یہوداکی تھی سلطنت جابجا
تھا اُسوقت خالق کی خلقت بھی تھی
تھا عرش علا اور ملایک بھی تھے
رضا جو سے حق مین خوش تھے مدام
وہ نورانی و پاک تھے اور قوی
تھے اُنمین بھی سردار اور بادشاہ
رئیس اور مختار ذی جاہ تھے
وہ حاکم تھے والی تھے نوّاب تھے
سرافیم تھا اُن کا عزت کا نام
تھے کروبی جو صاحب زور تھے
تھے ان مین بھی سرلشکر اور لشکری
تھین تلوارین بجلی سے بھی تیز تر
تھے آلات جنگی بھی اُنکے عجب
عجب توڑ تھا اور غضب اُنکا زور
محبت مین رہتے تھے وہ شادکام
ملائک کو بعضون مین تھا اختصاص
بزرگ اور نورانی اوروں سے تھے
کبھی حق کی درگاہ مین رہتے تھے
کبھی ملک مین اپنے تھے حکمران
بزرگ ان مین جبرئیل و میکائیل تھے
اسی مرتبہ کا عزازیل تھا
جلال اور حشمت سے معمور تھا
وہ آزاد تھا اور مختار تھا

بجا کرتا تھا ڈنکا ویرانی کا
خدا کا جلال اور عظمت بھی تھی
تری طرح خادم تھے مالک بھی تھے
وہ خالق کی الفت مین تھے شادکام
بہت اُن پہ تھی رحمت ایزدی ۵۵۰
جہان داور و شاہ گیتی پناہ
وہ خلق خدا کے ہوا خواہ تھے
وہ درگاہ حق مین شرف یاب تھے
معزز تھے وہ ہر طرح سے تمام
وہ تھے لشکری ربّ افواج کے ۵۵۵
کہ بعضونکو اوروں پہ تھی برتری
کرین ایک عالم کو زیر و زبر
کہین تے کڑک اور گرج انکی تاب
چمک تھی عجب اور قیامت کا شور
تھا رشک و حسد کا وہان پر نہ نام ۵۶۰
وہ رب العلا کے مقرب تھے خاص
وہ قدرت مین اور منزلت مین بڑے
فراغت نہ پاتے تھے وہ حمد سے
کبھی تھے یہان اور کبھی تھے وہان
ہر اک طرح اوروں سے خوشحال تھے ۵۶۵
گو وہ صاحب تخت و اکلیل تھا
خدا کی محبت سے مسرور تھا
گنہ سے مبرّا تھا ابرار تھا

ملایک کا درگاہ رب العالمین مین حاضر ہونا

بجا لاتا تھا دل سے حکم خدا — تھی منظور دل سے اسی کی رضا
فرشتے بہت زیر فرمان بھی تھے — مطیع اسکے تھے اسپہ قربان بھی تھے ۵۰۰
کرے جو کوئی انکی تھی منظور اسے — حکومت تھی ہمدردی سے عقل سے
جو ماتحت تھے انھین سردار تھے — وہ بھی صاحب جاہ و مختار تھے
خدا نے اس ایام مین ایک روز — تھی جب سبھ گھڑی اور تھا نیک روز
نہ وہ روز تھا جیسے ہین یانکے دن — جو ہین فی الحقیقت بہت چھوٹے دن
نہین اتنے ہین سالہا سے ہزار — ہے جتنا بڑا وان کا لیل و نہار ۵۰۵
ہے دن جبکہ ہے نور حق کا ظہور — ہو بادل سے پوشیدہ جب حق کا نور
اسی وقت ہوجاتی ہے وانپہ رات — مگر رات وہ جیسے دن یان کا مات
دیا حکم حاضر ملایک ہون سب — سنین آکے اسوقت ارشاد رب
ہوئے سن کے دعوت کو سب شاد کام — تھے چھوٹے بڑے جو ملایک تمام
ہر اک جا سے جنت کی آکے یہان — جہان پر کہ تھا خالق دو جہان ۵۱۰
تھین واقع مین وہ پیشین نور کی — تھی نام خدا ایسی جلوہ گری
ہو شرمندہ اس نور سے آفتاب — کبھی آنکھ ایسی نہین آب و تاب
تھے سردار انکے عجب ذی وقار — ہر اک کی جداگانہ تھی وان بہار
ہزارون علم لگے تھے اور نشان — جڑاؤ جواہر سے تھے بیگمان
ہر اک کے جداگانہ تھے وہ نشان — ہر اک کی تھی عظمت یقین سے عیان ۵۱۵
درفش ان کے تھے یکقلم زرنگار — تھی تحریر کل باعث افتخار
تھا جوش اور محبت کا انپر بیان — خدا کے لیے جو ہوئے تھے عیان
تھے سب حلقہ زن گرد کوہ خدا — تھا اک دایرہ مین وہان دایرہ
اسی طرح حلقے بہت وانپہ تھے — ستارے ہون جون ہر طرف چاند کے
وہ کوہ مقدس سراسر تھا نور — کہ تھا جلوہ گر اس پہ رب غفور
کوئی نور کو دیکھ سکتا نہ تھا — ملائے کوئی آنکھ مقدور کیا

ملایک کو ارشاد ہوتا کہ مسیحا کو سجدہ کریں

خدا باپ کے ساتھ ابن خدا
تھا اک ساتھ اسوقت جلوہ نما

ہوا اسطرح سب کو ارشاد رب
دمہ تن ہوئے گوش کل قدسی تب

سپہ افگنو! جو ہے سردار ہو
جو حاکم ہو والی ہو مختار ہو

تم ای قدسیو! جو ہو فرزند نور
ہو جو صاحب فہم اور ذی شعور ۵۹۵

وہ جو تم مین ہین صاحب اقتدار
مہاراجہ و راجۂ نامدار

رئیسان و نواب والا مقام
امیران ذی رتبہ و احتشام

ہمارا ہے فرمان سب کیلیے
کہ دمہ ہر اک غور سے یہ سنے

نہ ہوگا کبھی اس مین رد و بدل
نہ ہرگز ہو فرمانبری مین خلل

ہے اقنوم ثانی جو ابن خدا
جو خالق ہے اور مظہر کبریا ۶۰۰

زبور ۲-۶ عبر
فلپیون ۲-۱۰

ہوا مجھ سے پیدا وہ فرزند ہے
جگر گوشہ ہے میرا دلبند ہے

ازل سے ہے وہ میرا جو ہے وہ
تمھارا ہے وہ شاہ اور سر ہے وہ

مسح کرکے اسکو مسیحا کیا
ہر اک اقتدار اسکو ہی دیدیا

بٹھایا فقط اسکو ہی دہنے ہاتھ
کرے بادشاہت سدا میرے ساتھ

کرے میرا اظہار خوبی کے ساتھ
ہے تقدیس نام خدا اسکے ہاتھ ۶۰۵

کرین اسکو سجدہ ملایک تمام
جھکین آگے اسکے گروہ انام

اسے اپنا معبود جانین سبھی
خدا اور خداوند مانین سبھی

ہو ہر درجہ تم سے محبت اسے
بنا وہ مسیحا تمھارے لیے

کرے گا سرافراز وہ پر جلال
کرے گا وہی سب کو خوش اور نہال

اسی کی ہے فرمانبری زندگی
اطاعت مین اسکی ہے خورسندگی ۶۱۰

اطاعت ہے اسکی اطاعت مری
عبادت ہے اسکی مری بندگی

رہو خوش غرض اور با اتفاق
ہو ماتحتی مین اسکی قایم وفاق

نہین زندگی کا جو ہو قدردان
سراسر ہو منظور جسکو زیان

نہ قایم رہے تا کہ یان اتحاد
نہین رہ سکین ہمدگر تا کہ شاد

۶۱۵ وہی تو اطاعت نہ اسکی کرے　　ابد تک گنا ہو نہیں اپنے مرے
نہ اسکو خوشی ہو نہ امن و امان　　مٹے میرے دفتر سے نام و نشان
رہے تحت دوزخ میں اسکا قیام　　تڑپتا رہے بسطرح وہ مدام
نہ کفارہ اس کا نہ ہو مغفرت　　شفاعت ہو اسکے لیے بے جہت
یہ سنکر ہر اک بہت خوش ہوئے　　اسی دم وہ سجدہ کی خاطر جھکے
۶۲۰ تھے سب خوش مگر انمیں اک خوش نہ تھا　　وہی جو کہ برباد آخر ہوا
فرشتوں کا جلسہ خوشی کا ہوا　　تھا گانا بجانا بڑی دھوم کا
عیان جوش تھا اور خوشی تھی عیان　　کر آئے وہ کل رقص میں اس زمان
ہر اک گت میں شائستگی تھی ملی　　جو دیکھے کرے قدر وہ رقص کی
ہو جسطرح سے رقص سیارگان　　ہر اک سے ہو نور اور جلوہ عیان
۶۲۵ اسی طرح انکی تھی جلوہ گری　　جو گت تھی وہ تھی خوش ادا سے بھری
کبھی وجد تھا اور کبھی حال و قال　　تھی با قاعدہ پر انوکھی تھی چال
سرود اور غزلیں بھی حقانی تھین　　وہ اظہار افضال ربانی تھین
جو تھے ساز گانے کے ہم ساز تھے　　وہ سب خوش صدا اور خوش آواز تھے
تھے وہ نور کے راگ اور راگنی　　کہ تھی جنسے اللہ کو بھی خوشی
۶۳۰ بچھائے گئے پھر وہان دسترخوان　　ہر اک طرح کی نعمتیں تھیں وہان
جواہر کے ساغر تھے اور طشت زر　　تھے برتن مرصع زلعل و گہر
تھے موجود ان زندگی کے ثمر　　تھے خوش ذائقہ دانہ ہر خشک و تر
تھا آب حیات اور مئے زندگی　　لذائذ سے پر نعمتیں تھیں سبھی
انھیں جتنا کھا جائیں نقصان نہو　　تھی آسودگی انمیں ہر ایک کو
۶۳۵ خدا انکی خوشحالی کو دیکھکر　　تھا خوش کیونکہ خوش تھے وہ باہمدگر
عجب اپنا تھا فیض پروردگار　　تھیں ان کے لیے نعمتیں بیشمار
حیات اور خوشی کو وہان کھاتے تھے　　عجب نعمتیں وہ وہان پاتے تھے

وہان پھولونکے فرش تھے جابجا — انھین پر تھا مسکن ہر اک شخص کا
مزین تھے پھولونکے تاجون سے وہ — بہت خوش تھے آپس کی باتون سے وہ
ہوئی رات جو شام کے مثل تھی — نہ ہوتا ہے وان پر اندھیرا کبھی ۶۴۰
وہ خوش منظر اور پُر از آرام تھی — دل و جان سے دشمن تھی بیخوابی کی
لگین چلنے اب وان نسیم و صبا — معطر تھی سرد اور دھیمی ہوا
تھے میدان وہان پُر فضا پر بہار — وہان تختۂ گل تھے اور سبزہ زار
یہان سے تھے میدان نہایت وسیع — تھے وہ خوبیِ شان مین از حد بدیع
وہان پر تھے دریاے آب حیات — ہر اک طرح خوش منظر کائنات ۶۴۵
انھین کے کنارے تھے انکے خیام — لگے تھے وان ترتیب سے وہ تمام
اگرچہ نہایت تھا ان کا شمار — تھا الحق ہر اک صنعت پربہار
وہان سو گئے سب صغیر و کبیر — تھی آرام گہ واقعی بے نظیر
مگر وہ نہ سوئے مقرب جو تھے — وہ حمد و ثنا حق کی کرتے رہے
نہ سویا خدا جو ہے آزادِ خواب — کہ الحق ہے ذات اسکی ہی لاجواب ۶۵۰
نہ سویا عزازیلِ آشفتہ دل — حسد سبطرح نیند مین تھا مخل
لگا دلمین یون کہنے وہ نابکار — "اطاعت سے آتی ہے شرم اور عار
بھلا ابنِ حق کی اطاعت کرون — معزز فرشتون کا سردار ہون
حضور اسکے سجدہ کی خاطر جھکون — اُسے مین خدا و مسیحا کہون
خدا کو تھا لازم بہر حال مین — اگر تھا سرافرازی دینا ہمین ۶۵۵
ملایک کا کرتا مجھے بادشاہ — بڑھاتا مرا رتبہ و عز و جاہ
سکھاتا اُنھین ہر طرح کے ہنر — مین حکمت سے کرتا اُنھین بہرور
خدا کو ہے منظور اب تو یہی — لے ہم سے حکومت ہمیشہ کی
کرے ابنِ حق کو سرفراز وہ — کرے ہر طرح اسکو ممتاز وہ
قوی ہون توانا ہون قادر ہون مین — ہر اک کارِ حکمت مین ماہر ہون مین ۶۶۰

عزازیل کا خیالاتِ بغاوت و مفسدہ پردازی دلمین لاتا

مین حکمت مین جبریل سے کم نہین　　زیادہ ہون اسکا ہے مجھکو یقین
مین میکال سے زور مین ہون قوی　　ہراک پر ہے حاصل مجھے برتری
مرا حق تھا مین سب کا سردار ہون　　حضور مسیحا مین کیون خوار ہون
مرے حکم مین ہین تمامی ملک　　وفا کا نہین جنکی مجھکو ہے شک
مین ان سب کو کردون خلاف خدا　　خلاف خدا تب بنون بر ملا　　۶۶۵
کرون جنگ لے لون مین تخت خدا　　بڑا تب نہو کوئی میرے سوا"
یہ کہتے ہی کچھ درد پیدا ہوا　　وہ سمجھا کہ اب تو مرا دل پھٹا
ہوا پہلو مین ایک پیدا شگاف　　تجلی سی اسکو نظر آئی صاف

نیکی کا رخصت ہونا اور بدی کا اسکی جگہ قایم ہونا

یہ دیکھا کہ ہے اک زن ماہرو　　نہایت حیادار اور نیک خو
مجسم وہ نیکی کی تصویر ہے　　وہ ہے کچھ نہین حق کی تنویر ہے　　۶۷۰
ملال اُسکے چہرہ پہ آنکھون مین اشک　　تھے رخسار و نیز قطرۂ خون سرشک
عزازیل اسے دیکھ حیران ہوا　　بمنت وہ اس سے یون پرسان ہوا
تو ہے کون مجھکو بتا ای پری!　　تو ہے نور اور مہ لقا ای پری!
بھلا کس لیے تو ہے اندوہگین؟　　ہین آنکھون مین اشک اتنی تجھے ہے حزین"
ہوئی اشکبار اور یون کہنے لگی　　وہ تھی ہمدم بھی ہمراز بھی مین تری　　۶۷۵
ہمیشہ سے مین ساتھ مین تھی ترے　　تھی منظور دلجوئی میری تجھے
مرا نام نیکی ہے سن ای ملک!　　ترے ساتھ رہتی رہی آج تک
مگر اب مین تجھ سے جدا ہوتی ہون　　تو سن غور سے اب تجھے جو کہون
جو منظور حق ہے وہی خوب ہے　　مجھے جان اور دل سے مرغوب ہے
وہی تجھکو اور سب کو منظور ہو　　تو کر وہ ہی جو چاہے خداوند جو　　۶۸۰
ہے فرمانبری آپ حق کی ضرور　　مسیحا ہے یترا وہ ہے تیرا نور
کریگا اگر اُسکی فرمانبری　　تو البتہ ہوگی تری بہتری
سرافراز و ممتاز ہوگا ضرور　　حکومت بڑھیگی جلال اور نور

نہ مشکل ہے ہرگز یہ حکم خدا — نہیں حق کا ہرگز ہے ظلم و جفا
کہ ہے حکم حق راست اور واجبی — نہیں حکم ناراست اسکا کبھی ۶۸۵
تو خالق کے راز و نہفتہ نہیں — ہے نافہم اس امر میں بالیقین
لگائے گا خالق پہ کیا عیب تو — سزاوار شر ہوگا لاریب تو
ہے واجب کہ اس سے کرے سرکشی — یہ کل عظمت و شان ہے جس سے تری
شب و روز ہے جس کا تجھ پر کرم — کہ جس سے تو خوش ہے اور آزاد ہم؟
اگر تو اطاعت نہ اسکی کرے — طبیعت سے ہوگا گوارا تجھے؟ ۶۹۰
یہ ناشکری کی بات ہوگی نہیں؟ — شرارت ہے حد درجہ یہ بالیقین
خیال بدی دل میں ہرگز نہ لا — تو کر وہ ہی جو چاہتا ہے خدا
نہ ہوگا گنہ کرکے تو کامیاب — ہلاکت کا وارث تو ہوگا شتاب
نہ اوروں کو ساتھ اپنے برباد کر — جو ہیں شاد انکو نہ ناشاد کر
خدا کا نہ نقصان ہوگا ذرا — جہنم میں تڑپا کروگے سدا ۶۹۵
سنی جب پری کی یہ راے صواب — عزازیل نے چاہا کچھ دے جواب
مگر سر کو کچھ ایسا چکر ہوا — اسے چند سکتے کا عالم رہا
شگاف اسمیں پیدا ہوا سرعیا — نکل آئی تب اک بت مہ لقا
وہی غارت دین و ایمان بھی تھی — وہی قاتل روح اور جان بھی تھی
وہ کافر تھی بت تھی وہ تھی پر بلا — نہ تھی نام کو اسمیں مہر و وفا ۷۰۰
بہ منہ زور تھی اور خدا کے خلاف — ہر اک نیکی سے تھا اسے انحراف
کرشمہ و عشوہ و ناز اسمیں تھا — کرے قتل عالم کو اسکی ادا
وہ تھی خوبصورت مگر بیحیا — مجسم شرارت وہ تھی مہ لقا
غضب حق کا ہو جس بلا کش پہ وہ — ہو ملعون وہ جسکی شائق ہو وہ
ہوئی جب عزازیل سے وہ دوچار — نگہ ہوگئی اسکے سینہ کے پار ۷۰۵
اسی دم وہ اس بت کا شیدا ہوا — مئے وصل کے جام پینے لگا

زن ماہرو جسکا نیکی تھا نام | ہوئی وانسے رخصت یہ کہکر کلام
اسی زن کے تو ساتھ ہوگا ہلاک | رہیگا تو غمگین و اندوہ ناک
عزازیل اور وہ پری ساتھ ساتھ | پدر اور دختر بری ساتھ ساتھ
گئے نزدِ نواب بعل الزبول ۱۰ | جسے راسِ شیطان بھی ہے قبول
مناسب ہے اب اسکو شیطان کہین | اسے دشمنِ دینِ ایمان کہین[1]
وہ سوتا تھا بیفکر و آسودہ حال | نہ دل مین حسد اور نہ دل مین ملال
بری نے جگایا بڑے پیار سے | کہا چاہتا تھا مرا دل تجھے
عزازیل کی چاہتی بیٹی ہون | تو ہے مہ لقا کیون تجھے دل نہ دون
مین در پردہ عاشق تھی تیری مدام ۱۵ | اب آ وصل سے تیرے ہون شادکام
دکھا کر کے تب اپنا حسن و جمال | دکھا کر کے ناز و ادا کا کمال
سے وصل ہی اسکو عاشق کیا | فریب اپنی باتون سے اسکو دیا
کہ تا باپ کی بات کو مان لے | کہا تب عزازیل نے یہ اسے
یہین ای شاہ ذی قدر عالی وقار | خردمند و دانا دلی و ہوشیار
مری مملکت کا ہے تو ہی ستون ۲۰ | مین حیران ہون تجھکو اب کیا کہون
کہ سوتا ہے اسوقت بیفکر تو | نہین وقتِ آرام ای نیک خو!
تجھے حکم کل کا نہین یاد ہے؟ | جو چاہے کرے تو تو آزاد ہے
ہمیشہ تجھے اک دل ہر اک بات مین | کیا نیند نے کیا الگ سے ہمین؟
ذرا دیکھنا یہ سنئے قاعدے | ہمارے لیے جو بنائے گئے
ہے مطلب کہ ہم اور پابند ہون ۲۵ | جو پابند ہون کیسے خورسند ہون
ہے بہتر کہ تدبیرین بھی ہون نئی | ہو تفتیش تا خوب ہر بات کی
مناسب جو اسوقت ہو وہ کرین | نہ ضایع کرین وقت ہم بات تو نہین
کہ تاخیر کا اب تو موقع نہین | نہ کھو جائے آزادگی بھی کہین
غرض اب تو کل لشکرِ بیشمار | بھی سب ملایکہ ہزاران ہزار

[1] یعنی دشمن بزبان جبرئی

بہت جلد لے جا بسمت شمال ۔ ہو یہ رات مین کام اے ذی کمال ۷۳۰
تو کہدے ہے دربار شاہی یہان ۔ غرض اپنے اپنے لیے سب نشان
چلین ساتھ میرے ملایک تمام ۔ نہ اب رات مین رہنے کا پاینہ کام
مسیحا کی آمد کو تیار ہون ۔ بس اب چاق و چوبند و ہشیار ہون
وہ ہر مملکت مین کریگا گذر ۔ کہ واقف ہون احکام سے سر بسر
اُٹھا جلد سنتے ہی بعل اتزبول ۔ یہ تھی مصلحت اسکو دل سے قبول ۷۳۵
یہی حکم سرداروں کو بھی دیا ۔ مطیع اس کا واقع مین ہر ایک تھا
سنے انکے الفاظ عجب طرح کے ۔ نہین صاف حق کیطرف دل رہے
وفاداری کم ہو حسد دل مین ہو ۔ کرے یون جدا حق سے وہ جستجو
ملایک نے سنتے ہی تعمیل کی ۔ کہ فرمانبری انکی مشہور تھی
علاوہ برین صاحب اقتدار ۔ یہ تھا اور نہایت ہی تھا نامدار ۷۴۰
سحر کے ستارے کے مانند تھا ۔ ہر اک پر اثر اس سے بیحد ہوا
ملایک کا اب وہ ہوا رہنما ۔ طرف اپنی ان سب کو مائل کیا
ہوا تیسرا حصہ اس کا مطیع ۔ تھا انکی نگاہون مین ازحد رفیع
حقیقت مین ہر جا ہے حق کی نگاہ ۔ نہ پوشیدہ مخلوق کی کوئی راہ
خیالات پوشیدہ اُس سے نہین ۔ کہ پاتال اور آسمان و زمین ۷۴۵
ہین یکسان خدا کی نظر کے لیے ۔ ہے وہ کون سی چیز جو چھپ سکے؟
غرض کوہ اقدس سے آیا نظر ۔ تھے جس جا چراغان زر جلوہ گر
وہان پر جہان پر نہ تھا انکا نور ۔ تھی جا جو کہ تخت معلی سے دور
بغاوت کا آغاز کیسے ہوا ۔ شمار ملایک ہے ازحد بڑا
ہین وہ جو کہ حکم خدا کے خلاف ۔ مسیحا سے جنکو ہوا انحراف ۷۵۰
بغاوت کا سردار ہے وہ شریر ۔ ہے ازحد خلاف خدائے قدیر
یہ دیکھا خدا نے پسر سے کہا ۔ مرے بیٹے تو ہی ہے وارث مرا

۵ مکاشفات ۱۲ - ۳ و ۴

خدا کا ابن خدا سے شیطان کی بغاوت کے بارہ مین گفتگو کرنا

ہے ظاہر مرا تجھ مین نور او جلال ❊ تجھی مین مرے زور کا ہے کمال
ہے اب بر سر جنگ ہم سے شریر ❊ سمجھتا ہے اپنے کو وہ بے نظیر
ہے قدرت کا منظور اُسے امتحان ❊ نے یہ چاہتا ہو ہمارا زیان ۷۵۵
ہے مطلب کہ قایم بسمت شمال ❊ کرے تخت اپنا بنے ذوالجلال
ہماری طرح وان یہ ہو وہ خدا ❊ ہو حاصل اُسے سلطنت کا عصا
مگر اسکے واہی ہین بالکل خیال ❊ ہے لاریب نزدیک اُس کا زوال"
پسر برق کے مثل تھا جلوہ گر ❊ نہ شیطان کے بلوہ سے تھا اسکو ڈر
پریشانی کچھ اُس سے ظاہر نہ تھی ❊ بہت مطمئن اُسکی حالت رہی ۷۶۰
پدر کو دیا اس طرح سے جواب ❊ "پدر میرے اے شاہ عالی جناب
بلاشک ہے قدرت تری اسقدر ❊ کہ کر سکتا ہے زیر انھین بسر
تدابیر اور ان کا کل شور و شر ❊ ہے قابل تمسخر ہی کے سر بسر
کرو نگا مین خود فخر کو اُنکے دور ❊ ملے خاک مین تا کہ انکا غرور
بزرگی تجھی کو ہو تجھ کو جلال ❊ ہو ظاہر تری مجھ مین قدرت کمال" ۷۶۵
وہان پر تھا القصہ برپا فساد ❊ کہ وہ بانی شر و بغض و عناد
ملایک لیے ساتھ مین بیشمار ❊ گیا دور اور وان کیا اب قرار
ستارونکے مانند بیحد وہ تھے ❊ وہ اب تک تھے نورانی پھر جیسے
ہو شبنم کی جون برگ و گل پر بہار ❊ ہر اک قطرہ ہو گوہر شاہوار
اسی طرح اُس سرزمین پر وہ تھے ❊ جہان پر وہ بعد سفر آ گئے ۷۷۰
تھا جنت مین یہ ملک سمت شمال ❊ ہے جنت مین حد درجہ وسعت کمال
ممالک لے جاتے وان راہ مین ❊ ہے بہتر کہین ایک دنیا انھین
سرافیم اُن سب کے ہین بادشاہ ❊ ظفر انکا ہے رتبہ عز و جاہ
سلاطین شہ درجہ کے ہین حکمران ❊ حکومت ہین اور تخت مختاریان
کروبین وانکی وسعت کا مین کیا بیان ❊ مقابل مین ایسا یہ ہے کل جہان ۷۷۵

ل ڈرا ئٹل ۱۰-۶
متی ۲۰-۳

ے زبور ۲-۱ اور ۴

فساد کا برپا ہونا

جہان کے مقابل مین جیسا یہ باغ ۔ ہے چھوٹا جہان جیسا چھوٹا یہ باغ
تھا اس ملک مین ایک میدان بڑا ۔ تھا مانندِ فردوس وہ خوشنما
پہاڑ ایک اس جا پہ مرکز مین تھا ۔ اسی پر رکھا تخت شیطان کا
بنایا اُسے مثلِ تختِ خدا ۔ وہی جس پہ بیٹھا تھا ابن خدا
مسیحا بنایا گیا جس پہ تھا ۔ وہ فرمان سنایا گیا جس پہ تھا ۷۸۰
تھی منظور شیطان کو ہمسری ۔ دی اس تخت کو اُسنے زینت بہی
وہ تھا جسطرح کوہ پر کوہ ہو ۔ منور تھا پھیلاتا تھا نور کو
تھا شاندار وہ گنبدِ تختگاہ ۔ کہ تھا اب وہ ایوانِ ابلیس شاہ
جواہر کی تھین اور طلائی منار ۔ عجب ان پہ ہر جا تھے نقش و نگار
رکھا اس کا کوہِ جماعت تھا نام ۔ کہ اسکی جماعت وہان پر تمام ۷۸۵
اکٹھی ہوئی تا کہ ہو مشورہ ۔ یہی حکم تھا اُنکے سلطان کا
مسیحا کے آنے کی تیاری ہو ۔ کہا یہ گیا ہے وہ یان آنے کو
ہوا ساتھ عیاری کے حرف زن ۔ وہ ہین یاد مکاری کے جسکو فن
وسلاطین و شاہانِ عالی وقار ۔ مہاراجہ و راجہ کہ نامدار
امیرانِ ذی رتبہ و ذی حشم ۔ کسی سے نہین تم ہو عظمت مین کم ۷۹۰
خطاب اب یہ ہین نام کے بالیقین ۔ ہماری رہیگی حکومت نہین
اب ابنِ خدا ہوتا ہے حکمران ۔ بنا ہے مسیحا وہ شاہِ جہان
اسی وجہ اس جا پہ آئے ہین ہم ۔ کرین مشورہ تا کہ ہم یان بہم
کہ کس طرح اسکو کرین ہم قبول ۔ کہ تا ہم سے عزت ہو اسکو حصول
اسی واسطے آتا ہے وہ یہان ۔ کہ ہم سب سے بیعت وہ لے بیگمان ۷۹۵
کرین سجدہ اور قدموں پر ہم جھکین ۔ غرض پست اور آپکو ہم کرین
ہین اک کی غلامی سے از حد ذلیل ۔ یہ دوہری غلامی ہے بے قال و قیل
غلام اسکے ہون جو ہے حق کی شبیہ ۔ یہ اپنی نظر مین ہے از حد کریہ

لہ یسعیاہ ۱۴۱۳

ہے ممکن کہ گر عقل سے کام لین — اٹھانی پڑے گی نہ ذلّت ہمین
۸۰۰ بتاؤ ہے کیا تم کو اب یہ پسند — غلامی کے کامون پہ ہو کار بند؟
اُسکو سجدہ مین تم مثال غلام — اطاعت کرو ہر طرح تم تمام
مجھے تم سے امید ہرگز نہین — پڑو گے نہ ذلّت مین تم بالیقین
نہ ہمت کو ہم ہاتھ سے چھوڑ دین — مناسب جو اسوقت ہے وہ کرین
ہے واقع مین بیحد ہمارا شمار — ہین ہم ہر طرح لایق کارزار
۸۰۵ کہ ہم سب تو ہین وارثِ آسمان — ہے کلّی حکومت یہان بیگمان
مدارج اگرچہ ہین آزاد ہین — بُرائی چھوٹائی مین بھی شاد ہین
بتاؤ ہون آزاد کیونکر مطیع؟ — نہین پست کیون جو ہین از حد رفیع؟
نہ ابن خدا ہے اگرچہ جلال — ہے اور باتون مین ہمکو حاصل کمال
بھلا کس طرح شاہ مانین اُسے — یہ آزادگی کھودین کس طرح سے؟
۸۱۰ نئے اُسکے قانون ہونگے ضرور — ہو پابندی مین کس طرح سے سرور
ہمارے لیے تھا نہ قانون کوئی — سراسر تھی اس جا ہماری خوشی
ہمارے لیے تھی حکومت مدام — مگر ہائے اب ہو گئے ہم غلام!
غلام اب نہ ہونگے نہ ہونگے مطیع — بس اب ایک ہو کر شریف و وضیع
رکھینگے یہان قایم آزادگی — کہ ہے بندگی ایسی بیچارگی
۸۱۵ کیا اسطرح جب کہ اسنے کلام — ہوئے سن کے خوش سب خواص و عوام
تھا تائید پر اور کوئی داد پر — ہر اک مستعد تھا اب امداد پر
ہر اک گفتگو کفر آمیز تھی — سمائی تھی اُن سب مین از حد بدی
خلافِ خدا سمجھے پر اک نہ تھا — تھا اک بندہ حق کا وہان پُر وفا
تھا عبد اللہ وہ نام تھا عبدئیل — نہ آئی پسند اسکو اک بھی دلیل
۸۲۰ کسی طرح سے وہ نہ خایف ہوا — وہ نام خدا لے کے کہنے لگا
یہ کیا کفر کی باتین بیان کرتے ہو — نہ کچھ جھوٹ اور فخر سے تم کہو

عبدئیل کا رائے شیطان کے برخلاف ہوکر حق کی شہادت دینا

عزازیل تجھکو مناسب نہین — ملایک مین افضل تو ہے بالیقین
کہ یون کفر کی باتین یہان تو کہے — یہان برملا حق کو الزام دے
بھلا کس لیے تو ہے ناحق شناس؟ — خدا کو ہر اک طرح ہے تیرا پاس
کہ سردار تجھ کو ہمارا کیا — بتا کیا نہین حق نے تجھکو دیا؟ ۴۲۵
تو مخلوق ہے وہ ہے خالق ترا — وہ مالک ترا اور رازق ترا
وہ حکمت کا سرچشمہ ہے بالیقین — کوئی دوسرا اُس کا ثانی نہین
خدا کا ہے ہر اک فرمان درست — خلاف اُسکے تیری دلایل ہین سست
اسی نے دی بیٹے کو ہے سلطنت — مخالف تو اُس کا ہوا بے جہت
یہ ہے حکم حق اس کو سجدہ کرین — خلاف اسکے تو کرتا ہے اب نہین ۴۳۰
مسیحا ہمارا وہی ہے ضرور — وہی زندگی اور خلقت کا نور
تو کہتا ہے آزادگی جاتی ہے — غلامی کی زحمت بڑی آتی ہے
کہ ہمسر کی ہوتی ہے اب سلطنت — کسی کی نہ کچھ اسکی سب سلطنت
سمجھ یہ نہ ہمسر ہمارا ہے وہ — وہ خالق ہے اور سردار ہے وہ
برابر نہ اُس کے ملایک تمام — کہ خالق ہر اک کا ہوا ہے کلام ۴۳۵
وہ خالق ہے سب کا بھی اور تیرا بھی — تو کر سکتا کس طرح سے ہمسری
یہ کل سلطنت اور مختاریان — ریاست تمام اور سرداریان
اُسی سے ہین اور اُسی سے ہے جلال — ہے اُن سب مین ظاہر اُسی کا کمال
لگاے گا خالق پہ الزام کیا — تو ہے کون اور تیرا ہے کام کیا؟
کرے اعتراض اور کرے بحث تو — کرے اس طرح کفر کی گفتگو؟ ۴۴۰
ہے لازم کہ بندہ نہ سجدہ کرے — وہ مالک سے آزادی کا دم بھرے!
کیا اُس نے جو چاہا اب تک وہی — دی خدمت کسی کو کسی کو شہی
یہی تجربہ ہم کو حاصل ہوا — کہ ہے نیک از حد ہمارا خدا
ہماری بھلائی کا ہر دم خیال — ہے اسکو کہ ذات اسکی ہے پُر کمال

۸۴۵ مسیحا کی شاہی سے ہے پُرغرور — بڑھے گا ہمارا کمال اور نور
بزرگی سے اسکی بزرگی ہمین — ملیگی ہوا زحد خوشی بھی ہمین
نہ آئے گا آزادگی مین خلل — شکایت یہ بیجا ہے اور بے محل
اطاعت سرفرازی دیگی ہمین — ملائے گی پر سرکشی خاک مین
ہو خاموش اب کفر اتنا نہ بک — غضب حق کا نازل نہو یک بیک
۸۵۰ نہ ہمراہیون کو گنہ مین پھنسا — کہ نازل نہ ہو ان پہ قہر خدا
معافی کا جویان پدر سے تو ہو — تو راضی کسی طرح کر بیٹے کو
اسی طرح تم اسکے ہمراہیو — خدا سے معافی کو حاصل کرو
یقین جانو ہر اک سزا پائیگا — کبھی مطلب دل نہ بر آئے گا
ابد تک سزا اور جہنم مقام — تمھارے لیے ہوگا وان لاکلام
۸۵۵ رکھو گے سدا رنج اور غم سے کام — تڑپنا وہان ہوگا رونا مدام
کیا اس نے سرگرمی سے یہ کلام — وہ اب کام مین لایا حجت تمام
کسی نے مگر داد اسکو نہ دی — اسے بے محل سمجھے وان پر سبھی
وہ مردود یہ دیکھکر خوش ہوا — وہ غصے سے اس طرح کہنے لگا

عزازیل مردود کا غصہ ہوکر جواب دینا

تو ہے کون تیری حقیقت ہے کیا؟ — ہے میری اطاعت مین تیرا بھلا
۸۶۰ پدر سے غرض اور پسر سے نہ کام — ہین ہم اپنی آزادی مین شادکام
تو کہتا ہے خالق ہمارا خدا — مسیحا نے بھی خلق ہمکو کیا
یہ تعلیم کس نے سکھائی تجھے؟ — عجب بات الحق سجھائی تجھے
یہ کب سے ہے خلقت کسے علم ہے — ہوئی خلق پہلے بتا کون شے؟
تجھے یاد ہے کب ہوا خلق تو؟ — نہین علم جب پھر یہ کیون گفتگو
۸۶۵ نہین یاد ہمکو کہ جب ہم نہ تھے — خدا کی طرح ہم بھی پیدا ہوئے
ہمیشہ سے ہم رہتے ہین زندگی — نہین خلق حق سے ہوا ہے کوئی
نہین شک کہ ہم مین ہے قدرت کمال — نہین کم کسی سے ہمارا جلال

یہ قدرت ہمین دے گی آزادگی ‏ نہین ہم سے ہوگی یہ خدمت کبھی

تو کر جا کے سجدہ کریگے نہ ہم ‏ نہ ہے اُسکی ناراضگی کا بھی غم

تو سجدے کے بدلے کچھ اور دیکھنا ‏ ہمین دیکھنا گردِ تختِ خدا ۸۷۰

مسیحا کو جا کر خبر تو یہ دے ‏ تو اب بھاگ جا ہے اجازت تجھے

غنیمت تو اس وقت کو جان لے ‏ کرین تیری باتین نہ غارت تجھے

شیاطین کا شیطان کے کلام کی داد دینا اور عبدئیل کا وہان سے مرخص ہونا

وہ جب کر چکا ختم اپنا کلام ‏ لگا مرحبا کہنے مجمع تمام

وہ بیدین سب کہتے تھے واہ واہ ‏ یہان تک ہوئی اُنکی حالت تباہ

وہ بندہ خدا کا جو تھا عبدئیل ‏ نگہ کر کے سوے خداے جلیل ۸۷۵

لگا کہنے مردود ناحق شناس! ‏ نہین حق کا تجھکو رہا کچھ بھی پاس

تو اور تیرا یہ سارا کافر گروہ ‏ سمجھتا جو ہے آپ کو مثلِ کوہ

مسیحا کے ہے سامنے مثلِ کاہ ‏ وہ اک پل مین کر دیگا تمکو تباہ

نہ احکام الفت سنائے گا وہ ‏ غضب کام مین اپنے لائیگا وہ

ہے فتوے ترے حق مین اب قہر کا ‏ نہ تیرے لیے اب سنہرا عصا ۸۸۰

عصا اس کا ہے تیغ تیرے لیے ‏ سراسر وہ کر دیگا بسمل تجھے

ترے خوف سے یہ نہ سے جاتا نہین ‏ تری باتین خاطر مین لاتا نہین

اگر جاتا یانسے ہے مجھکو ضرور ‏ سزا پائے گا جلد تیرا غرور

کہ جس سے تو جانیگا خالق ہے کون ‏ کہ قادر ہے کون اور رازق ہے کون

نہین دیگا یہ علم تب فائدا ‏ نہ افسوس سے ہوگا حاصل ذرا ۸۸۵

مین جاتا ہون تا شعلۂ نارِ حق ‏ کرے جبکہ برباد یان کا طبق

تمھاری ہلاکت مین شامل نہون ‏ ہلاکت کی جا مین بھلا کیون رہون

ہوا چپ یہ کہہ کر ملک عبدئیل ‏ وفادار عبدِ خداے جلیل

وہ غدار و نمین اک وفادار تھا ‏ وہ بدکار و نمین اک نکوکار تھا

محبت بھی اور جوش اسمین بھرا ‏ کی حق کی اطاعت بصدق و صفا ۸۹۰

اکیلا تھا دشمن تھے صدہا ہزار | نہین صدق سے وہ ہٹا زینہار
گذر روان سے اسکا ہوا بخیطر | نہین راہ حق مین ہے کچھ بھی ضرر
سُنے اس نے بیزتی کے کلام | سہا اُس نے سب کچھ بہ جبر تمام
ہوا راہی اس جا سے منھ موڑ کر | تباہی تھی ہونیکو وان زود تر

جلد ششم

عزازیل اور میکائیل کے درمیان جنگ عزازیل اور اُسکے ملائک کا شکست کھانا اور آخر کار خداوند مسیح ابن خدا کا انھیں آسمان سے نکال جہنم رسید فرمانا۔

عبدئیل کا بارگاہ الٰہی میں داخل ہونا اور حضرت الٰہی کا عبدئیل کی وفاداری کی تعریف فرمانا اور عزازیل کے خلاف افواج ملائک کو روانہ کرنا۔

وہ عبد خدا جو کہ تھا عبدئیل ۔ نہایت جری تھا وہ بے قال و قیل
چلا رات کو تا کہ آئے وہاں ۔ خدا کا تھا تخت جسکے حساں
وہ تاریکی جو شام کے مثل تھی ۔ جو تھی [illegible] ازل ہو گئی
ہوا نور کا تڑکا [illegible] جلال ۔ نظر آیا [illegible] کا کمال
مجسم ہوا نور کا آسمان ۔ نہ سایہ [illegible] کا بھی تھا وہاں نشان ۵
ہے کوہ خدا اسکے تلے ایک غار ۔ اُسی کے سبب بن یہ لیل و نہار
اُسی سے نکلتا ہے جب قوت نور سا ۔ [illegible] جہاں کی تاریکی ہوتی ہے دور
مگر نور اسمیں در آتا ہے جب ۔ تو ہوتی ہے ہر جا یہ تاریکی تب
تھی کر نور سے ہر جا سنہری چمک ۔ تھے کندن سے بھی بڑھکے جسمیں چمک
اسی نور میں لشکر بیشمار ۔ مسلح تھا آمادۂ کارزار ۱۰
پیادہ بھی تھے اور تھے واں سوار ۔ تھے اسپان جنگی ہزاراں ہزار
یہ سب نور کا ہو رہے تھے جواب ۔ تھی ہتھیار رنگی بھی عجب آب و تاب
انھیں دیکھکر سمجھا اب عبدئیل ۔ کہ افواج یہ جنگ کی ہے دلیل
اسے بعد کو یہ ہوا آشکار ۔ نہیں کچھ بھی پوشیدہ تھا زینہار

۱۵ خدا سے ہے معلوم اسکو سبھی
بغاوت کا شیطان کی کل حال بھی

ہوا اسسے ظاہر میں دون کیا خبر
ہے نزدیک بربادی اہل شر

اُسے دیکھ کے سب خلق خوش ہو گئے
قبول اسکو سب نے کیا فخر سے

ثنا میں سے تیے اُس کی نعرے بلند
وفاداری اسکی تھی سب کو پسند

کہ لاکھوں میں اک وہ رہا پر وفا
نہیں حق کا انکار ہرگز کیا

۲۰ اسے لیگئے سب خدا کے حضور
بصد عظمت و شان و از حد سرور

یہی آئی درگاہِ حق سے صدا
سنہرہ جہان لگتا ابر تھا

مبارک ہے بس اب تو ای عبدئیل
وفادار عبد خدائے جلیل

تو ایمان سے اپنے غالب ہوا
وہ لاکھوں تھے انمیں اکیلا تو تھا

نمونہ اور اُن کی دلایل تمام
اور اغوا کے اُنکے وسایل تمام

۲۵ وہ رعب اُنکا اور اُنکی سب قوم معظم
وہ دکھو کرتے جلسے شاد کام

ترے دل پہ ہرگز موثر نہ تھے
نہ حق سے تجھے وہ جدا کرسکے

تھا پر زور اُن سب سے تیرا کلام
نہ تھی ایسی اُن سب کی قدرت تمام

حقارت کی برداشت بھی تونے کی
نہ اسکے مقابل ہے آفت کوئی

نہ منظور مقبولیت دہر کی
تجھے تھی مگر تھی یہ خواہش تری

۳۰ ہو نزد خدا تجھ کو مقبولیت
ہے اب تیری اس سے بڑی منزلت

ہو تیار اب جنگ کے واسطے
روانہ ہو ہمراہ میکال کے

تو جا ساتھ میں اسکے اے جبرئیل
ہو میکال سردار فوج جلیل

کرو تا کہ اُن دشمنوں سے مصاف
کہ ہو ہیچ ان سب کی لاف و گزاف

ظفر پاکے تا آئے یاں عبدئیل
ہو نظروں میں وہ دشمنوں کی ذلیل

۳۵ اُنھوں نے مسیحا کو مانا نہیں
مری جنتوں کو بھی جانا نہیں

ہماری وہ قدرت سے ہونگے تباہ
ملے گی جہنم میں ان کو پناہ

جہاں جھیل ہے گندھک اور آگ کی
نگل سب کو لے ہے وہ اتنی بڑی

مکاشفات ۱۲، ۷، ۸ وہ اس جنگ کی بنیاد ہے۔ میکائیل یعنے خدا کی قوت ہیں

خروج ۱۹-۱۶ ۱۷ وغیرہ

خدا نے کیا ختم اپنا کلام
دُھکا اس کو کوہِ مقدس جو تھا
تھی ساتھ اسکے اک آتشِ ہولناک
سے تھے موجود بجلی کے بان اور تیر
دکھانے شجاعت کو ہر جاں نثار
وہ ابنِ خدا جسکو جانا حقیر
کرے انکو مجروح اور خستہ تن
کرے قعرِ دوزخ کو اُنکا مقام
ہوئی کوہ سے جب صدائے نفیر
ہوئی جلد تیار فوجِ خدا
مسیحا کی خاطر تھے وہ جاں نثار
تھا باقاعدہ مارچ ہر ایک جا
جہاں وادی و دریا اور کوہ تھے
پرند اڑتے جسطرح سے آئے تھے
انھوں نے کیے وان بہت ملک طے
ہر اک تیری دنیا سے ہے دس گنا
نظر آیا اب انکو ملکِ شمال
بظاہر وہ سب آتشی ملک تھا
چمکدار نیزے شعاعوں سے تھے
تھے خود انکے یا آتشیں گولے تھے
تھیں گول انکی سپریں مثالِ قمر
بڑھے غرا اور انکی ہمت بڑھے
ہوئے فوجِ ابلیس سے دو چار

نظر آئے تب گھرے گھرے غمام
دھواں بھی ہر اک جا پہ ظاہر ہوا
کہ تھا قہر میں اب خداوند پاک ۴۰
اگر چاہتا تھا خدائے قدیر
کرے دشمنوں کو ذلیل اور خوار
جو ہے ہمسر ذاتِ ربِ قدیر
انھیں دے عذاب اور رنج و محن
ہلاکت کی جا میں رہیں وہ مدام ۴۵
کڑک اور گرج جسکے آگے حقیر
ہوا پیدا اب ولولہ جنگ کا
بڑھے آگے پس وہ پئے کارزار
گذر اُن کا گو ہر جگہ سے ہوا
ہر اک جا ہوا میں وہ اڑتے گئے ۵۰
ترے پاس تا نام انکے رکھے
بڑا اُن میں صد درجہ ہر ایک ہے
بزودی ہر اک جا کو طے کر لیا
جہاں پر تھے وہ باغی بدسگال
کہ شعلہ تھا ہتھیار ہر اک کا ۵۵
تھے شعلے وہ یا یکقلم آگ کے
کواکب تھے یا وہ سروں پر رکھے
تھیں پر کفر کی باتوں سے سربسر
عداوت بڑھے اور نفرت بڑھے
جو آتی تھی آمادۂ کارزار ۶۰

یہ ممکن سمجھتے تھے نا حق شناس
کہ گر یک بیک جلد حملہ کرین
ظفر ہو گی اور لینگے کوہ خدا
وہ فوج خدا دیکھ حیران ہوئے
یہ دیکھا کہ وہ لشکر جان نثار ۶۵
یہوواہ کی ہے اور مسیحا کی ہے
سپاہی ہر اک اور ٹیچی ہے بنا
کمر بند ہے راستی با فروغ
کمر تا کہ ہر وقت سیدھی رہے
ہے خود ان کا جیسے ہوا ونچا ہیا ۷۰
کہ نام اُس کا رکھا گیا ہے نجات
زرہ سے ہین محفوظ وہ سربسر
اُسی کا فقط راستبازی ہے نام
بہادر ہین مانند شیر ببر
وہ نعلین پیرون مین چالاکی آئے ۷۵
ہے یکسان ہوا آتش آب و خاک
سپر گول ہے جسطرح آفتاب
ہے تلوار بیکار شیطان کی
سپر پہ فقط اتنا ہی لکھا تھا
لگاؤ سپر سب پہ ایمان کی ۸۰
تھی تلوار مثل قضا و قدر
وہ روح خدا سے عنایت ہوئی
گذرتی تھی وہ روح اور جسم سے

نہین دلمین تھا جنکے بیم و ہراس
خدا کو نہ تیاری کا وقت دین
وہ تخت خدا اور اُس کا عصا
پریشان ہوے اور پشیمان ہوے
مسلح ہے از حد ہے کارزار
زبان پر ہے نصرت انھین سبکی ہے
وہ الماس و فولاد سے ہے سجا
(کمر بند ابلیس کا ہے دروغ)
اُنھین مستعد کام پر وہ رکھے
وہ ہے اُنکے سر کیلیے ایسی آڑ
نہ و بال بیکا ضرر کیسی بات
نہ ہتھیار کا جس سے ہرگز گذر
بہادر بتا تی ہے وہ لا کلام
لڑا کرتے ہین جو اسے ہین کر
جو پہنے اُنھین وہ جہان چلے جائے
نہ چلنے مین زحمت نہ ہے کچھ بھی باک
ہے مضبوط وہ اور با آب و تاب
حقیقت ہے کیا تیر کی اُن کی
(اِسی وجہ نام اُسکا ایمان ہوا)
حفاظت فقط اس سے ہے جلن کی
کلام خدا کی طرح پر اثر
پڑی جس پہ پھر اسکی آفت ہوئی
نہین تھی کوئی شئے روکاوٹ اُسے

ا؎ افسیون ۶- ۱۴ سے ۱۷

رگ اور پٹھونکو کرتی تھی وہ جدا | غضب حق کا تھی یا تھی قہر خدا
مسلح تھا لشکر بھی شیطان کا | تھے ہتھیار مانند فوج خدا ٨٥
دبی ظاہر انکا تھا رنگ ڈھنگ | اسی طرح کا انکا اسباب جنگ
مگر اصلیت مین بہت فرق تھا | کہ ہے جس طرح فرق صبح و مسا
کہ ہے جسطرح حق و باطل مین فرق | کہ ہے جسطرح فرق ز غرب و شرق
دکھائی دیا اور لگا یہ عجیب | لڑین وہ جو پہلے تھے از حد حبیب
خوشی اور حسرت سے جو شاد تھے | جنھین باہمی جلسے بھی یاد تھے ٩٠
بہم خوش تھے وان بھائیون کی طرح | تھی حمد خدا سے ہر اک کو فرح
سنائی دیا نعرہ جنگ اب | خیالات الفت ہوئے دور سب
تھے نزغہ یہ ابلیس کے بدنہاد | وہ کرتے تھے اظہار بغض و عناد
مگر یہ سمجھتے تھے حق کے مرید | ہر اک طرح سے فتح کی ہے امید
ہے حق مالک جنگ اور ربّ الظفر | نہین ہے کسی طرح خوف و خطر ٩٥
یہی فرض ہے جان نثاری کرین | ملیگی ظفر در حقیقت ہمین
یہی سوچتے تھے کہ آیا نظر | وہ بدگوہر ابلیس با کرّ و فر
وہ بیٹھا تھا رتھ مین بجاہ و جلال | سمجھتا تھا اپنے کو حق کے مثال
کروبیم جنگی ہین و بسیار | تھے اور وہ بھی تھے بطرح باوقار
وہ تھے سپرہای زرین لیے | تھے جوشن مین انکے جواہر جڑے ١٠٠
اتر کر کے رتھ سے عزازیل اب | بڑھا آگے گویا مجسم غضب
تھا لشکر ادھر اور لشکر ادھر | تھی اک دوسرے پر ہر اک کی نظر
بہت کم رہا بیچ مین فاصلہ | نہین جنگ مین جو تھا اب ذرا
ملایک تھے ہر دو طرف بیشمار | ہلاکت کا دریا تھی ہر اک قطار
عزازیل مغرور آگے بڑھا | بڑے فخر سے وہ قدم رکھتا تھا ١٠٥
تھا قد کی درازی مین سب سے بلند | یہان کے پہاڑون سے تھا وہ دوچند

عزازیل کا آگے بڑھنا اور عبدئیل سے مقابلہ ہونا

مزین تھا الماس اور زر سے وہ
نہ برداشت یہ کرسکا عبدئیل
لگا دلمین یون کہنے وہ پہلوان
ابھی تک ہے گو باغی اللہ سے ١١٠
بہادر ہو کیون جسمین نیکی نہین
اگرچہ بظاہر تنومند ہے
ہے امداد حق پر بھروسہ مرا
دلیل اسکی ناحق تھی اور کج تھی
یقین ہے کہ کمزور جسم اسکا بھی ١١٥
ہوا اس سے حجت مین غلبہ مجھے
بس اب جنگ کرنے کو اسکے جاتا ہون
مناسب نہ تھا جنگ سے کام لین
یہان جنگ ہی بس ہے حق کی دلیل
یہی سوچکر اب وہ آگے بڑھا ١٢٠
کہا اس نے سن اے عزازیل اب
تھی امید یہ ہر طرح سے تجھے
ملک بھاگ جائینگے ہونگے مطیع
مگر دیکھ باطل تھے تیرے خیال
یہان دیکھ حاضر ہین ہم جان نثار ١٢٥
مدد ہے ہمارا جو خالق ترا
وہ ناچیز سے ہست کرسکتا ہے
وہ کرسکتا ہے دم سے اپنے ہلاک
وہ تاریکی مین ڈال دیگا تمھین

مسلح تھا شمشیر و خنجر سے وہ
یون آئے عدوے خدائے جلیل
ہین عظمت و قدرت کے اسمین نشان
مسیحا سے اپنے شہنشاہ سے
ہے واقع مین کمزور یہ بالیقین
قوی و توانا یہ ہرچند ہے
ہے قوت مرے سامنے اسکی کیا
جو شاہد تھی کمزور ہے عقل کی
نہین زور پیلا سا اسمین کبھی
ہے ممکن خدا اب بھی غالب کرے
مین قوت کو اب کام مین لاتا ہون
مقابل مین جب وہ ہے تب کیا کرین
ہماری وہ قوت سے تا ہو ذلیل
وہ شیطان سے جا مقابل ہوا
تو باغی ہے ہے تجھ پہ نازل غضب
یکایک تو جس وقت حملہ کرے
تو اک حملہ مین ہوگا سب پہ رفیع
خلاف خدا تو ہو تیری مجال
نہین ہے ذرا کم ہمارا شمار
نہین جس کی قدرت کی کچھ انتہا
اسی سے تجھے پست کرسکتا ہے
تو ہے کیا تری ساری ہستی ہے خاک
رہو تا جہنم مین اور آگ مین

نہین یان کوئی تیرا ہے ہم خیال — نہین مثل تیرے پراگندہ حال ۱۳۰
ہے ایمان اور نیکی سے ہمکو کام — تجھے اسوقت تیرے خیالات خام
اکیلا تجھے سمجھا اپنے خلاف — یہ سمجھا کہ سب ہین خدا کے خلاف
جماعت کو معلوم کر اب مری — مگر اس سے کیا اب تجھے بہتری"
بچشم حقارت اسے دیکھکر — لگا کہنے اسطرح بنیاد شر
"ہے اچھا کہ اب یاد آیا ہے تو — مزہ تجھ کو دے گی تری گفتگو ۱۳۵
او باغی او نالائق او بے ادب! — مرا تجھ پہ پہلے ہو نازل غضب
انھون سے تو ہی مقابل ہوا — رد دلایل سے ہرگز نہ قایل ہوا
نہین حق کی قدرت کے قایل ہین جو — ہے قدرت بہت ہم مین ہر ایک کو
ہمارا تجھے زور قایل کرے — سزا زعم کی تیرے تجھکو ملے
تو آیا ہے ہو فخر حاصل تجھے — اسے دیکھا اور زور کا بھی بل بڑھے ۱۴۰
مین کرتا ہون دم بھر مین تجھکو ہلاک — ترا زور ہے سامنے میرے خاک
ہے منظور کیون تجھکو اپنا ضرر — ترے ساتھ مین ہوگا سب کا ضرر
مین سمجھا تھا آزادگی ہے وہ شے — پسندیدہ ہر اک ملک کو جو ہے
مگر بعض مین ہے کہالت بڑی — پسندیدہ خدمت ہے اور بندگی
پسندیدہ گانا بجانا انھین — پسندیدہ اپنا جھکانا انھین ۱۴۵
انھین کو تو یانیرے آیا ہے اب — انھین دیکھکر ہے نہایت عجب
کیونکر پڑینگے کہ جب ہین غلام — یہ شمشیر سب کو کریگی تمام"
دیا تب یہ پاسخ او منکرا بھلا — رہے گا تو کب تک خلاف خدا
تو غلطی پہ غلطی کیے جاتا ہے — نہین نزد سچائی کے آتا ہے
ہین آزاد سمجھا تو جنکو غلام — ہین عزت و آزادگی لا کلام ۱۵۰
اسی کی عبادت مین برتر ہے جو — جو مالک ہے مخلوق کا سر ہے جو
خدا تیرا ہے۔ تیرا پروردگار — کرم اس کا ہم پر ہے لیل و نہار

ہے اپنِ خدا لائق بندگی
نہ آزادگی ہے غلامی بڑی
ہے خالق سے اپنے بلا وجہ کی ۱۵۵
ہے اپنی طبیعت کا وہ بھی غلام
جہنم کی شاہی ہے تیرے لیے
تو نازان ہے اپنے تن و توش پر
تجھے اپنے ہتھیار و نیز ناز ہے
تجھے فخر ہے دانش و عقل پر ۱۶۰
مجھے فخر ہے حق تعالیٰ ہی پر
اُسی پر ہے ایمان اور اعتقاد
اُسے جسکو تبلاتا باغی ہے تو
اُسی سے تیرے سر پہ ضربِ سنان
یکایک کیا اسقدر سخت وار ۱۶۵
نہیں جنگ کا کام آیا ہنر
لگی ضرب کلغی پہ پیچھے ہٹا
کہ جسطرح جا سے اکھڑ جائے کوہ
غضبناک کفار تجھے دیکھ کر
ملایک خدا کے تھے خوش اور شاد ۱۷۰
بجے جنگ کے ہو گل ہر طرف
ہو شعنا کہ آواز اک سمت تھی
بپا ہو گئی اب تو جنگ شدید
وہاں پر تھا ہر جا قیامت کا شور
چکا چاک ہتھیار نکلی تھی صدا ۱۷۵

اُسی کی عبادت ہے برتری
اطاعت ہے اُسکی جسے سرکشی
نہیں درحقیقت اُسے برتری
غلام اُسکے پیرو بھی ہیں لا کلام
وہی قید کے ساتھ تجھکو ملے
ترا غرۂ و فخر ہے جوشن پر
اور ان سب مددگار و نیز تاخیم
سمجھتا ہے اِن کو تو اپنی سپر
جو خالق ہے قادر ہے اور دادگر
کرے گا وہی دور سب فساد
خلاف اُسکے ہے فخر کی گفتگو
سمجھ اِسکو تو فال بد کا نشان
سپر سے نہیں رُک سکا تیر وار
کہ تھی ضرب بجلی سے بھی تیز تر
عصا سے وہ دسویں قدم پر رکا
نہ قایم رہے اُسکی شان و شکوہ
تجھے حیرت زدہ اِس سے وہ لشکر
وہ سمجھے اسے ابتدائے مراد
ہوئیں فوجیں تیار اور صف بہ صف
دگر سمت جیسے تھی شیطان کی
لگی جانے شیطان کی بھی امید
کہ تھا جنگ کا طرف شور و داد
نہ ہنگامہ ایسا ہوا پھر بپا

تھا ہیون کا غل ونڈا پونکا شور — جگر سوز تھا اگن باز ن کا زور
ہر اک سمت سے وان برستی تھی آگ — جلانے کی آگ اور ہلاکت کی آگ
اسی آگ مین حملہ تھا ہر طرف — تھا خوف و خطر دل سے اب برطرف
بچشم غضب ہر دو افواج تھین — شجاعت سے معمور تھین بالیقین
ہوئی کل چل آسمان پر بڑھی — زمین سے تو برباد ہوتی تھی ۱۸۰
کہ لاکھون ملایک تھے مشغول جنگ — جنھین پیچھے ہٹنا نہایت تھا ننگ
عناصر تھے ہتھیار ہر ایک کے — مسلح وہ تھے ان ہی کے زور سے
تھا لشکر بڑا ان کا ہر کمینی — سپاہی مین تھی قوت اک فوج کی
تھا ہر لشکری گویا سالار جنگ — سمجھتا تھا وہ پیچھے ہٹنے کو ننگ
تھے معلوم جسکو ہنرہاے جنگ — کسی طرح کا ہیچ کو لاے جنگ ۱۸۵
وہ تدبیر سے کام لے لیتا تھا — نہ تن بستی مین آپ کو دیتا تھا
تھا باقاعدہ دھاوا اور تھی چال — تھی فرمانبری مگر نہین قیل و قال
نہین دلمین اُسکے تھا خوف و خطر — نہ ہرگز تھا اسکو خیال ضرر
ہر اک یہ سمجھتا تھا مجھ پہ ہے ظفر — ہے موقوف کیون ہو نہ جان و جگر
لڑائی ہر اک جا تھی بیدا و لین — ہر اک سے تھی بیحد شجاعت عیان ۱۹۰
زمین پر تھی جنگ اور ہوا پر تھی جنگ — ہوا کا بھی تھا قافیہ سخت تنگ
ہوا تھی کہ اک کورہ نار تھی — اب اسوقت جان سب کی بیزار تھی
نہ تھا فیصلہ جنگ کا اب تلک — کہ مشغول خونریزی تھا ہر ملک
لڑائی تھی اک حال ہر دو طرف — نہ پسپا تھی ہر دو طرف کوئی صف
عزازیل ہر سمت کو تھا دوان — وہ تھا مستعد جنگ مین ہر زمان ۱۹۵
وہ آیا جہان پر کہ میکال تھا — اسی سے ہر اک کا زبون حال تھا
یہ دیکھا کہ تلوار میکال کی — جو اُس کو تھی روح القدس سے ملی
عجب طرح خونریزی وہ کرتی ہے — نہین روک سکتی اُسے کوئی شے

ہزاروں کے وہ خون کو چاٹ کر
گذر جاتی ہے مثل برق رواں ۲۰۰
وہ تیغ دودم ہے ادھر اور ادھر
عزازیل کو یہ ہوا ناگوار
وفادار اسکے ہوں یوں قتل اب
لی تب ہاتھ میں اُس نے اپنی سپر
بڑی تھی وہ ہو مہر کا جیسے کرہ ۲۰۵
بہت موٹے دس پرت پر تھے
عزازیل کو دیکھ میکال تب
لڑائی سے اب باز بھی آگیا
کہ ہے جلد اب جنگ کا خاتمہ
ہو شیطان مقید دیا ہو مطیع ۲۱۰
بدل کر کے تیور یہ اس سے کہا
بدی کا تجھے بدلہ اللہ دے
کہ افسوس- بانی بدی کا تو ہے
کہ مخلوق خالق کے ہے برخلاف
وہ جو باوفا اور نکوکار تھے ۲۱۵
انھیں کو کیا تونے غدار ہے
کیا تو نے برباد امن و اماں
جو تیری بغاوت سے پہلے نہ تھی
مگر یہ بھی ہرگز نہ لاتا خیال
یہاں سے نکالے تمھیں جاؤگے ۲۲۰
رہیگا یہاں پر نہ جنگ و فساد

گلو و جگر دل کو بھی کاٹ کر
تما ہی ہے اس سے ہر اک جا عیاں
جدا کرتی ہے کافروں کے وہ سر
نہیں مسئلے دلکو تھا اصرار
وہ سمجھا ہوا چپ تھا ہے غضب
کہ تلوار کا ہو نہ اُس پر اثر
تھی خورشید سی اسمیں تھا
لگے بعد دیگرے اور تھے پرے
سمجھ کر یہ ہے مقصد تخریب
وہ اسوقت دل میں بہت خوش ہوا
نتیجہ یہی ہو بفضل خدا
ہو اللہ کا نام سب پر وسیع
مرے سامنے آیا اچھا کیا
تجھے تجھ پہ اسوقت غالب ہے
بلائی شرارت کی ہے ایسی
خلاف اسکے ہے ساری جنگ
تجھے فرزند حق اور ابرار سے
تمھارے سبب سے یہ نفرت رہے
ہوئی خلق میں تجھ سے کلفت عیاں
تھا خلقت میں آرام اور تھی خوشی
ہے آرام فردوس کا اب زوال
تم افعال بد کی سزا پاؤگے
نہ یہ مفسد اور اہل بغض و عناد

تو اور جتنے ساتھی جہنم رسید
تری تلوار یا کوئی قہر خدا
ہر اک وقت تڑپوگے رووگے تم
وہ جب کرچکا اسطرح سے کلام
او میکال لا تو نہ دلمین خیال
اور اس طرح کی تیری سب دھمکیان
ڈرائینگی اُسکو کیا کہ اب تک جسے
نہ اک چھوٹے تک کو بھگا تو سکا
وہ گو زخم پر زخم کھاتے رہے
نہ بھاگے نہ اب تک ہوئے وہ ہلاک
نہ قدرت ہے تیری نہ ہے یہ مجال
کہ یا تو نے نکالے تو یا اور کوئی
یہی جنگ جو باعث فخر ہے
ہمین دے گی یہ کامیابی ضرور
اگر ہے جہنم ہمارا مقام
یہان بادشاہت کرینگے مدام
تو لا کام مین اپنی قدرت تمام
کمر ہو ہمین اب یہانسے جاتا نہین
مجھے ہر طرف ڈھونڈھتا آیا ہون
ہوئی ختم جب دونو مین ردوکد
تھا ان دونو مین کیا لڑائی کا زور
بھلا کس طرح ہو بیان جنگ کا
دین و دنیا مین کسسے ہے جسکی مثال

بہت جلد ہونگے یہی ہے امید
کرے گا ابھی یا ان سے تمکو فنا
جو کچھ ہے تمھارا وہ کھووگے تم
عزازیل بولا زبان اپنی تھام ۲۲۵
کہ گویائی کا تیرا سارا کمال
ڈرے جن سے سرخیل راجہان
نہین کام تیرے ڈرا بھی سکے
کیا تیغ نے تیری کس کو فنا ؟
وہ دریا سے خون مین نہاتے رہے ۲۳۰
نہین تجھ سے ہے اور کسی سے ہلاک
دہین باطل سراسر یہ تیرے خیال
ہون برباد یا ہو ہلاکت کبھی
نہین اس سے بہتر کوئی اور دیکھے
رہین گے یہین ہونگے یانسے ضرور ۲۳۵
بنے گا جہنم یہی لا کلام
یہان بے خدا خوش رہینگے مدام
تو اسکو بلا جسکا قادر ہے نام
یہ دھمکی مین خاطر مین لاتا نہین
بس اب آ تجھی سے فقط مین لڑونگا ۲۴۰
لگے جنگ کرنے وہ تب بے مدد
تھی آواز دونو کی طوفان کا شور
کہ جیسے تو اس جنگ کا ماجرا
کہ تو جسکی قدرت کا سمجھے کمال

۲۴۵ تھے قد و جسامت مین مثل کوہ | الوند کے مانند شان و شکوہ
یہ معلوم ہوتا تھا اب فیصلہ | بہت جلد ہو جائیگا جنگ کا
ہلاتے تھے وہ آتشی تیغون کو | کرین قتل اک ضرب مین جیسے ہو
تھین خورشید دو گویا دونون سپر | محتشم وہ دو تھے سر بسر
پریشان شیطان کی فوج تھی | ہر اک کو تھا ڈر اور دہشت بھی
۲۵۰ ہے سفاک تلوار میکال کی | کبھی وار مین وہ نہ خالی گئی
کہین زخم کاری لگا گئے نہ وہ | کہین اسکو تابع مین لائے نہ وہ
بہر کیف ہر دو طرف کی سپاہ | ہٹی تا کشادہ بنے رزم گاہ
اکیلے رہے تب وہ میدان مین | کرین فیصلہ تا کہ اک آن مین
فلک پر ہو جسطرح سے سخت جنگ | رہے یہ نظام اور ہے یہ نہ ڈھنگ
۲۵۵ ستارہ ستارہ سے ٹکرانے لگے | تہ و بالا وہ آسمان کو کرے
اسی طرح سے دونون وہ پہلوان | ہوئے حملہ ور اب یہ تیغ و سنان
تھا مقصود اک ضرب مین فیصلہ | ہو دشمن کا بھی اور اس جنگ کا
عزازیل نے حملہ پہلے کیا | سپر لے اسے روک فوراً لیا
اگر راس سے سکتی نہ تھی کر کوئی شئے | کہ حفظ خدا اس کا ہی نام ہے
۲۶۰ کیا محسبہ میکال نے جلد وار | نہ شیطان کے روکے رکا ہتھیار
جمایا تلا ہاتھ تلوار کا | کمی سے سپر کو دو پارہ کیا
وہ شانہ سے پہلو تلک کاٹتا | گیا اور جگر کو بھی زخمی کیا
ہوا درد معلوم اب پہلی بار | ہوا مثل بسمل بہت بیقرار
بہی مثل خون ایک شفاف شے | کثافت نہ خون کیطرح جسمین ہے
۲۶۵ ہوئے جس سے آلودہ ہتھیار سب | تھا آلودہ خون سراسر وہ اب
کٹا جسم وہ خود بخود جڑ گیا | اثر زخم کا لیکن اسمین رہا
عزازیل کی فوج یہ دیکھکر | ہے سالار مجروح و خستہ جگر

کہ آزاد ہونگا بنونگا الٰہ — کرونگا مین فوج خدا کو تباہ
مقابل ہوا وہ رفائیل کے — زرہ بکتر و خود پہنے ہوئے
جو تھے واقعی اسپہ سپر کا کوہ — تھی عظمت عجب اور نشان شکوہ
تھی تلوار گویا ہلاکت کا گھاٹ — قیامت کی تیزی بلا کا تھا کاٹ
۲۹۵ مگر وہ نہین اسپہ غالب ہوا — بالآخر وہ کشتی کا طالب ہوا
دکھائے ہنر پیچ اوس نے کیے — یہ چاہا پٹک اسکو دے زور سے
نہین اوسکو جا سے ہلا بھی سکا — گو آندھی کے مانند زور اسمین تھا
وہ قایم رہا جسطرح دیودار — ہین شدت کے طوفان مین برقرار
رفائیل نے تب دوالی کمر — پکڑ کر اٹھایا بہت زور کر
۳۰۰ گرایا زمین پر اوسے چت کیا — ڈبو اسکے سینہ مین خنجر دیا
دگر دیو ادری ملک جسکا نام — جو عظمت کا اک شاہ تھا لاکلام
لیے آگ کے بان تھا بیشمار — وہ برساتا تھا انکو مانند نار
اسی کے مقابل ہوا اوریئیل — جو سورج کا ہے بادشاہ جلیل
اثر اس پہ آتش کا ہرگز نہ تھا — کہ رکھتا تھا یہ آتشی مادہ
۳۰۵ شعاعین نکلتی تھین وہ تیز تیز — کہ چارہ نہ تھا اون سوا گریز
یہ بھی سر سے پا تک نہایت جلا — تڑپتا ہوا ہائے کرتا ہوا
جلاتا بجھائے تھین اپنی آگ — کرتی سوز دل کیطرح اسکی آگ
عدو مرتا نہ تھا آگ بجھتی نہ تھی — ابھی سے جہنم کی تھی بیکلی
اری ئیل اور ریک اور ایمیئیل — تھے از حد خلاف خدائے جلیل
۳۱۰ لڑا ان سے جب خدا عبدئیل — ہر اک وقت تھے جسکے کار جمیل
کیا انکو مجروح اور خستہ تن — بھگے چلتے جون جابجا تھے ہرن
اسی طرح فوج خدا کے دلیر — جو شہرہ ... تھے مثل غرندہ شیر
لڑے جان نثاری کو اپنی رکھا — شجاعت مین جو نام پیدا کیا

ادری ملک اور یوریئیل کا مقابلہ

۲ سلاطین ۱۰-۳۱ یہ سفرداہیم کا دیوتا تھا اسکی پرستش سیلریا مین کیجاتی تھی اسکے معنی ہین قوی اور معزز بادشاہ

عبدئیل کا اری ئیل وغیرہ سے جنگ کرنا

معنی سیر خدا

معنی تند خبیر

معنی وہ جو بیہ کو خدا کے خلاف بلند کرتا ہے

رہے گا ہمیشہ تلک یادگار — خطاب انکا ہے باوفا جان نثار
تھے فوج عزازیل مین بھی دلیر — سراسر ہوئے فوج حق سے جو زیر ۳۱۵
قوی و توانا تھے اور تھے جری — شجاعت تھی پر وہ بھی کس کام کی
نہین آسمان پر رہے انکے نام — تھے غداری کے کیفر انکے کام
شجاعت سے انکی ہمین کیا کلام — رہین تا ابد اُن کے گمنام نام
وہ شہ زوری جسمین نہین راستی — نہین نیکی سے ہے علاقہ کوئی
نہین قابل مدح وہ ہے زیادا — معزز نہ اس سے کوئی ہوسکا ۳۲۰
وہ بدنامی کا کام ہے بالضرور — ہے وہ واقعی ساری شہرت سے دور
عجب فوج ابلیس کا حال تھا — جو شہ زور تھا وہ بھی پامال تھا
تھے تودے ادھر اور ادھر لاشونکے — وہ سب آخر کار گو جی اٹھے
مگر سارے شیطان مجروح تھے — خون آلود تھے اور اعضا کٹے
جو قایم تھے مشکل سے قایم وہ تھے — کہ کمزور و حیران و نادم وہ تھے ۳۲۵
پریشان و پرخوف اور ناامید — تھے۔ اور کانپتے تھے وہ مانند بید
کہ ہتھیار انکے اور انکے علم — سب انکے نشانات جاہ و حشم
رتھین انکی اسپان صد صد ہزار — جو صرصر سے تھے تیز اور برق وار
زمین پر تھے افتادہ اور سرنگون — وہان موجزن اب تھا دریائے خون
نہ لشکر تھا اب صف بصف در قطار — کوئی دستہ اب تھا نہ ترتیب وار ۳۳۰
نہین اپنے کو اب بچا وہ سکے — بذلت وہ اب بھاگ جانے لگے
تبہ حال تھے درد سے وہ لعین — پنہ چاہتے تھے ملے اب کہین
نتیجہ یہ انکے گناہون کا تھا — گناہون نے برباد انکو کیا
اطاعت نہ کی دکھ کو حاصل کیا — کہ اس طرح کا حال پہلے نہ تھا
نہین خوف اور دکھ سے واقف رہے تھے — نہین شرم مین بھاگنے کی پڑے ۳۳۵
تھی قائم اسی طرح فوج خدا — کہ ہر شخص پاک اور معصوم تھا

اسی وجہ ہر طرح سے تھے دلیر — نہ ہارے نہ ہرگز ہوئے تھے زبیر
نہ ہرگز ڈرے اور نہ پیچھے ہٹے — گو اعدا نے سخت اکثر حملے کیے
ہوئے وہ بھی مجروح اور خستہ تن — سپر کر دیے سینے اور کل بدن
۲۴۰ کہ تھی فخر انکو یہ خستہ تنی — یہ کمزوری اپنی انھین فخر تھی
کہ تھا اسمین فضل خدا کا کمال — شکایت کا انمین نہ تھا کچھ خیال
تھا زور انکا اسوقت زور خدا — ظفر یاب آخر اسی نے کیا
شیاطین کی خواہش تھی ہو ختم جنگ — وہ دن کی درازی سے تھے سخت تنگ
ہوئے خوش کہ آئی بر آئی امید — ہوئی شب۔ وہی انمین لائی امید
۲۴۵ وہ قدسی لڑائی سے باز آ گئے — یہ مردود فرصت کچھ اور پا گئے
ہوئے فاتح اس رزم گہ مین مقیم — خبردار از کید و مکر غنیم
ہلیلو یہ موقعا گاتے تھے وہ — مسیحا ہی کی جے مناتے تھے وہ
مے زندگی اور آب حیات — مفرح وہ فردوس کی میوہ جات
مین اور زندگانی کی روٹی انھین — ملی عین تکلیف کے وقت مین
۲۵۰ ہوئے کھا کے آسودہ و تازہ جان — رہا ماندگی کا نہ نام و نشان
عزازیل اور اسکے ہمراہی سب — خون آلودہ با درد و رنج و تعب
گئے رزم گہ سے بہت دور وہ — ہوئے تاریکی مین تا کہ مستور وہ
نہین انکو آرام وان بھی ملا — عزازیل سرداروں کو اب بلا
لگا مشورہ کرنے با عقل و ہوش — لگا بولنے وہ ہوئے سب خموش
۲۵۵ شجاعان میدان دلیران جنگ — نہین خستہ تن دیکھکر دل ہے تنگ
یہ سب زخم تمغے شجاعت کے ہین — نشان جا بجا اب شجاعت کے ہین
بہادر ہو بیباک و خودمختار ہو — تم آزادی کے عاشق زار ہو
شجاعت تمھاری نمایان تھی آج — کہ فوج خدا بھی پریشان تھی آج
تھی جنگ مین اسکو بھی برتری — مگر بات یہ ہم پہ ظاہر ہوئی

ملٹن ترز شیان ۲۴-۱۰۹

عزازیل کا جنگ کے قائم رکھنے کے بارہ مین مشورہ کرنا اور نئے ہتھیار ایجاد کرنا

تھا غم کے سبب جسکا چہرہ سیاہ / لگا عرض کرنے یہ با سرد آہ

شہنشاہ ذی شان و شاہ انام / نہیں چاہا تو نے کہ ہم ہوں غلام

٣٨٥ مسیحا کے اور اسکی خدمت میں / غلامی سے آزادگی دی ہمیں

رکھے تو نے قایم ہمارے حقوق / الٰہوں کے مانند جو تھے حقوق

مگر تجھ سے ہے چارہ جوئی طلب / کہ مجروح و درماندہ ہیں [illegible]

بھلا ایسی حالت میں کیونکر لڑیں / کریں جنگ میں کیسے [illegible]

ہماری طرح جو نہیں خستہ تن / ہمیں جنگوں سے ملا [illegible]

٣٩٠ قوی تر وہ ہیں صاحب جنگ ہیں / مقابل میں ہم باعث ننگ ہیں

نہیں انکے سے آلۂ جنگ ہیں / لڑیں کس طرح انسے ہم تنگ ہیں

لڑیں گر ہے بربادی انجام کار / ہے ساتھ سکھ کے رنج اور دکھ کا بھی شمار

جو قاتل میں ہمت کے اور زور کے / ہے اس حال میں فائدہ پھر کسے

نہیں غم خوشی گر نہ ہمکو ملے / یہ وقت اپنا بے عیش و عشرت کٹے

٣٩٥ مگر زخم دکھ اور یہ سارا عذاب / ہے تکلیف وہ اور بے حساب

نہیں اسکی برداشت کر سکتے ہیں / یہ دکھ کم ہے کیا گر نہ مر سکتے ہیں

ہے وہ باعث فخر اور افتخار / بہشت جو کہ دے حالت کارزار

کرے آلۂ جنگ ایجاد جو / کریں سارے اعدا کو برباد جو

ہے ممکن ہو تب ہمکو حاصل ظفر / یہ پھر مملکت اپنی ہو سر بسر

٤٠٠ عزازیل نے اب بلا اضطراب / تسلی وہ اسکو دیا یہ جواب

ہراساں نہ ہو اور ہو ثابت قدم / کہ تدبیر و کوشش سے دکھ ہوگا کم

ہے مسروک تیری یہ اچھی صلاح / اسی سے ہے خیر اور اسی سے فلاح

کیے میں نے ایجاد ہتھیار وہ / بلا کو ہیں وہ اور خونخوار وہ

جو کر دینگے اس جنگ کا فیصلہ / بس اب کیفیت سن لو انکی ذرا

٤٠٥ ہے فردوس میں جو سراسر بہار / ہیں اشجار و گل اور یہ لالہ زار

حسب حال

نئے آلات جنگ کی ایجاد

جواہر ہین کثرت سے ہر جا ہے زر — اگر غور سے کیجے اُن پر نظر
تو یہ صاف معلوم ہو جائیگا — زمین مین ہے اس طرح کا مادّہ
یکایک بھڑک اٹھے جو آگ سے — مگر اتنی گرمی نہ ملتی اُسے
ہے تھوڑی سی گرمی کا اُس پر اثر — اسی سے وہ بن جاتا لعل و گہر
کہین اس سے زر ہے کہین لالہ زار — اُسی سے ہے یان ہر طرح کی بہار ۴۱۰
نکالین زمین سے اُسے کھود کر — کلون مین بھرین اس کو ہم زود تر
کلین خالی اندر ہون اور تنگ ہون — ہون مضبوط لوہے کے ہم سنگ ہون
ذرا آگ سوراخ مین جب لگائین — اُسی مین سے ہم گولے ایسے اڑائین
گرج کی طرح جنمین ہو سخت شور — عجب توڑ ہو اور عجب اُن مین زور
کہ جو سامنے آئے اڑ جائے وہ — نہین تاب لڑنے کی پھر لائے وہ ۴۱۵
نہ کام آسکے برق اور نہ کام آئے رعد — خدا بھی اگر کام مین لائے رعد
تو وہ اور قادر کے ہتھیار کل — مسیحا اور اُس کے مددگار کل
ہون برباد ہو کچھ نہ حاصل کرین — غرض اب یہ لازم ہے جلدی کرین
ابھی جلد یہ ہی کلین ہم بنائین — سحر ہوتے ہی کام مین انکو لائین
کرو خوف کو دل سے اپنے دور — کرو کچھ نہ تدبیر مین تم قصور ۴۲۰
جو مشکل ہے آسان ہو جائیگا — جو ہے مقصد دل وہ بر آئیگا
یہ سنکر دگر بار آئی امید — خوشی دل مین کچھ انکے لائی امید
ہر اک نے کی تعریف ایجاد کی — خیالوں مین اُن سب کے حیرانی تھی
کہ کیون اسکے موجد نہین ہم ہوئے — اصول اسکے ہمکو بھی معلوم تھے
نہ کرتا مگر کوئی ایجاد اُسے — نہین ہوتی ایجاد ہر شخص سے ۴۲۵
تری نسل مین بعض ہونگے فہیم — کہ آخر مین از لطف و فضل کریم
کرینگے عجب چیزین ایجاد وہ — کہ تا کام سے اپنے ہون شاد وہ
مثال ملایک کرین اپنے کام — ہر اک جا ہو حکمت سے مشہور نام

ہزار دن کا وہ کام دم میں کرین
کلون سے عجب طرح کے کام لین

غرض سب کے سب جلد مشغول کار ۴۳۰
تھا واقع میں ان سب کا بیحد شمار

کسی نے نہیں عذر اسمین کیا
کہ اُن سب کا فرمانبری کام تھا

بہت جلد کھودی گئی وہ زمین
ملا گندھک اور شورہ وان بہین

ملا کوئلہ بھی با فراط وان
بنایا انھین پیس کر خاک سان

گروہ دگر نے زمین کھود کر
وہ دھاتین جو پتھر سے ہین سخت تر

انھین سے کلین اور گولے بنا ۴۳۵
ہر اک طرح تیار خود کو کیا

مصالح کی تیار اک لکڑی کی
جو اُس مادے پر ذرا لگتی تھی

یکایک وہ کر دیتی تھی پیدا آگ
عجب آئین حکمت تھی اور اسمین لاگ

ہوئی ختم وہ رات کرتے یہی
تھے تیار وہ سب سحر جب ہوئی

انھین رکھا ایسا بہ ترتیب وار
تھا خاموشی سے انکا ہر کاروبار

کہ دشمن نہ ہو واقف اس راز سے ۴۴۰
ہلاکت مین اُنسے یکایک پھنسے

ہوئی خوشنما آسمان مین سحر
ملایک اٹھے خواب سے سر بسر

لگا بجنے نقارۂ جنگ اب
تھا مطلب سلح ہون اسوقت سب

بہ ترتیب اب سب کھڑے ہو گئے
چمکدار وہ مثل تارونکے تھے

برہنہ تھین شمشیرین مانند برق
منور تھا جنکے سبب غرب و شرق

طلایہ کے شہ زور دو جنگی جوان ۴۴۵
تھے دشمن کی جانب اک سو روان

کہ تا حال سے اُسکے آگہ کرین
بزودی خبر فوج کو آکے دین

کہ ہے وہ کہان اُسکا کیا حال ہے
فریب اُسکا کیا اسکی کیا چال ہے

وہ آتا ہے یا ہے کہین پر مقیم
کیا جا کے معلوم حال غنیم

کہ آہستہ آتی ہے فوج گران
شجاعت ہے جس سے سراسر عیان

طلایہ کا سردار تھا زوفئیل[1] ۴۵۰
جو تھا تیز پرواز بے قال و قیل

وہ واں سے اُڑتا آیا انھین دی خبر
عزازیل اور اسکے فرزند شر

[1] معنی خدا کا مخبر بزبان عبرانی

چلے آتے ہیں جنگ کیواسطے — اسی کا مصمم ارادہ سے کیئے
نہ ہو کوچ میں اب ذرا بھی درنگ — بڑھو آگے اب جلد ہے وقت تنگ
کرو اپنے ہتھیار یکدم درست — نہ ہو کوئی تیاری میں اپنی سست
سنبھالو زرہ بکتر و خود کو — بدن پر اٹھیں خوب اپنے کسو ۴۵۵
بہ ہوشیاری لو ہاتھ میں تم سپر — ہوئے خر نہ ہو تم پہ تیغ و تبر
سوا اسکے ہے مجھکو ڈر اسکا بھی — لڑائی ہے اس روز کی آگ کی
وہ برسائیں گے اگن بانوں سے آگ — چلے آتے ہیں وہ سے گئے ہیں بھاگ
وہ آگاہ ہو کر مسلح ہوئے — نہایت بڑھے دل سے اُس فتح کیے
بہت جلد اب سب وہ آگے بڑھے — بڑے قاعدے اور ترتیب سے ۴۶۰
ہوئے فوج ابلیس سے وہ دوچار — جرأتی تھی آمادۂ کارزار
ہوا جادو آلۂ جنگ سب — تھے پوشیدہ اُس فوج کے ساتھ اب
ادھر اور ادھر انکی تھی کل سپاہ — کسی کو نہ معلوم ہو اُن کی تھاہ
کھڑی تھیں مقابل میں ہر دو سپاہ — وہ سب قدسی اور سارے وہ کینہ خواہ
یکایک عزازیل آیا نظر — دیا حکم لشکر کو یہ زود تر ۴۶۵
وہ شجاعت سے مشہود ہے اور یہاں میں اب — کہ ہو فوج کا سامنا خالی اب
کہ وہ آئیں اور آگے ہم سے لڑیں — نہ دشمن سمجھکر وہ پیچھے ہٹیں
ہمارے وہ سینہ سے سینہ لڑائیں — ہماری شرائط کو خاطر میں لائیں
مگر انکے بارے میں ہے مجھکو شک — تو ہی میرا شاہد ہوا اے فلک!
کہ کرتا ہوں میں فرض اپنا ادا — کرو فرض تم سب اب اپنا ادا ۴۷۰
چھوڑا اسکو جب سکا چھوٹنا تھا بعد — کہ ہو شور تا اُس کا نزدیک نے دور
یہ الفاظ انکے ہوئے ختم جب — ہوا فوج کا سامنا خالی تب
عجب چیزیں پھر وہاں عیاں ہو گئیں — درختوں کے لٹھوں کی مانند تھیں
وہ تھیں گاڑیوں پر وہ تھیں مستطر — وہ لوہے کی تھیں اور تھیں سیاہ فام

۵۷۵ ہمارے طرف سب کا تھا منھ کھلا
تھا اک اک کے پیچھے وان اک اک تلک
ہمارا ضرر ان سے مقصود ہے
لیے ہاتھ مین اپنے لکڑی ہے ایک
اُٹھا شعلہ ایسا ہوا پھر دھوان
۵۸۰ گرے سنگ و آہن کے گولے بہت
نکلنے مین لگنے ہوا سخت شور
کہ جس پر لگا وہ زمین پر گرا
ہوئی جابجا فوج اُنکی شکست
تھی وہ گولہ باری نہ بڑھ سکتے تھے
۵۸۵ عزازیل اس حال کو دیکھ کر
یہ پہلے بڑھے آتے تھے دوستو!
مگر آگے اب یہ تو بڑھتے نہین
کشادہ کی ان کے لیے ہمنے راہ
نہ آگے بڑھے یہ نہ پیچھے ہٹے
۵۹۰ عجب طرح سے رقص کرنے لگے
دگر بار گر یہ شرائط سنین
تمسخر سے بلعال نے یہ کہا
شرائط تھیں بھاری پر از زور و شور
کوئی گر پڑے رقص مین آئے سب
۵۹۵ جو سمجھین انھین پاؤن سے سر تلک
رہے گی نہ اسطرح کی انکی چال
تمسخر وہ اسطرح سے کرتے تھے

زرابی دکھون سے شیاطین کا جنگ کرنا

دہانہ تھا وہ واقعی آگ کا
یہ ہم سمجھے اب تو نہین اسمین شک
وہان پر ملک جو کہ موجود ہے
لگی تنگ سوراخ پر جب ہر ایک
کہ تاریک لگنے لگا آسمان
تھے زیر بلا اہل دین بڑے بہت
عجب قدسیون پر تھا ان سب کا زور
جہان اسطرح گرچہ قایم وہ تھا
تھے حیران اور تھے نہایت پست وہ
نہ وہ پیچھے ہٹ سکتے تھے شرم سے
لگا ان سے کہنے جو تھے اہل شر
تھی منظور تیزی ہے اک شخص کا
عجب انکی حرکات ہین بالیقین
کہ ہو دوستی سے ہمارا نباہ
پریشان خیالات ہین یہ کھلے
کہ یہ میل کی شرطون سے خوش ہوئے
تھو گا نیرا پیش ہرگز نہین
یہ جو فرمایا تو نے بہت خوب تھا
بڑا اسقدر عقل پر ہے کسی زور
نہ تاب قیام آپ مین لائے سب
کرینگے قبول انکو لاریب و شک
بدل جائیگا بیگمان ان کا حال
کہ وہ تھے بھرے جھوٹ قید سے

انھیں اپنی ایجاد پر فخر تھا
تھے تیار کرنے کو۔ اور سب لعین
سمجھتے تھے افواج حق کو حقیر
پر اب قدسیوں کو یہ آیا خیال
غضب سے کیا اُن کا وہ چند زور
ہوئے جس سے شیطاں کے ہتھیار چور

پہاڑوں کا ایک دوسرے پر پھینک کر جنگ کرنا

جو ہتھیار تھے اُنکو اب پھینک کر
اکھاڑے پہاڑوں کو مثل شجر
تھے جن پر چٹیان اور سنگ گران
تھے حیرت میں اور خوف میں سب شریر
کلوں پر انھیں زور سے پھینک کر
بھروسہ تھا جن پر کیا دفن انھیں
کیا اُن سے شیطانوں کو چور چور
گرے جبکہ یک لخت ان پر وہ کوہ
چھٹے وہ تھے انمیں جو گولے بھرے
ہوئے اپنے ہتھیاروں سے خستہ تن
ہوا سخت دکھ ہائے کرنے لگے
بمشکل وہاں سے نکل وہ سکے
مگر بعض انمیں بھی خستہ زور تھے
لگے پھینکنے ہر دو طرف سے پہاڑ
پہاڑوں کے ٹکرانے کا شور تھا
زمین شق ہوئی جاتی تھی جابجا
تباہی تھی ہر سمت اب آشکار

وہ قادر کی قدرت کا بھی سلمنا
بہت لافزن تھے باغض لعین
۵۰۰ رہے خوش مگر تھوڑی مدت تلک
کہ ہم زور کا کچھ دکھائیں کمال
نہ تھا اِن کا محدود و پابند زور
ہوا جس سے فخر اُسکا یک لخت دور
روانہ ہوئے وہ اِدھر اور اُدھر
اٹھایا اُنھیں ہاتھوں سے سربسر
۵۰۵ تھے جیسے اور اشجار جنگل وہاں
تباہی تھی اُنکے لیے ناگزیر
کیا چور چور اور کیا بے اثر
غرور ان کا اب مل گیا خاک میں
۵۱۰ وہ ہتھیار جن پر تھا فخر و غرور
تھی اشیا سے جنکی نشان و شکوہ
شیاطین بیچارے ان سے جو انھیں لگے
کہ جس سے ہوا انکو رنج و محن
پہاڑوں کے نیچے پڑے وہ رہے
۵۱۵ وہ زندہ رہے کیونکہ وہ روح تھے
اسی طرح سے حملہ کرنے لگے
نہیں تھی اِدھر اور اُدھر کوئی آڑ
پہاڑوں کے گرنے کا وہ زور تھا
پریشانی کے جز وہاں کچھ نہ تھا
۵۲۰ نہ یہ حال ہو جیسے کبھی نمودار

نہ تھا قدسیا قدسین مین اس کا اثر
رہا ہے خلقت مین کس طرح کی ابتری
اسے اُس نے کچھ دیر رہنے دیا
کہ قدسی وفاداری ظاہر کرین
کرین پست شیطان کا کل غرّہ ۵۲۵
وہی اپنے اعدا سے لے انتقام
کرے اپنے کامون سے حاصل جلال
کہا وارثِ تخت سے حق نے یون
تجھی مین نمایان ہے میرا جلال
ہے اسوقت اس آسمان مین خلل ۵۳۰
عزازیل و میکال مین جنگ تھی
برابر انھین ہم نے پیدا کیا
نہین وہ۔ مگر قدسی ہین کامیاب
مگر فتح کامل نہ ہوگی انھین
اُسی درجہ کے کل شیاطین بھی ہین ۵۳۵
پہاڑون سے لڑتے ہین بار بار گر
ہوئی گرچہ دو روز تک سخت جنگ
نہ ہوگا مگر جنگ کا فیصلہ
کیا فرض بندون نے میرے ادا
تو قادر ہے اور میرا ہے کل ظہور ۵۴۰
ہے مقدور تجھ مین کہ خالق ہے تو
ہو حاصل تجھے جنگ سے اب جلال
ہر اک شخص سمجھے اُسے بیمثال

اگر عالم الغیب کو تھی خبر
پریشانی مخلوق مین ہے بڑی
حقیقی ارادہ خدا کا یہ تھا
خدا سے وہ انعام واکرام لین
کرے ابنِ حق اسکو اس جا سے دور
وہی کام مین لائے قدرت تمام
کہ ہے ذات مین اسکی ہر اک کمال
سراسر سب تجھ مین ظاہر ہین یون
تو ہی رکھتا ہے میری قدرت کمال
لڑے میرے بندے ہین آج دو کل
کسی کو نہین انپر ہے برتری
گنہ کر عزازیل کمتر بنا
وفاداری مین اپنی جو لاجواب
کہ وہ محض مخلوق ہین کیا کرین
اگرچہ وہ کافر ہین بدبین بھی ہین
پریشانی خلقت مین ہے اودھم
ہوا قافیہ گرچہ اعدا کا تنگ
رہے گرچہ مدت تلک یہ بپا
مرے پیارے بیٹے ہے کام اب ترا
مسیحا تو ہے اور خدائے غیور
ہے ناچیز شیطان تیرے روبرو
دکھا اپنی قدرت کا ایسا کمال
تجھے سب سمجھے وہ صاحب ہر کمال

خدا کا ابن
کو ارشاد ف
کہ شیطا
جہنم دا
کرے۔

مسیحائی کے تیرے قابل ہین سب — کرین سجدہ اور جانین سب تجھ کو رب
تجھے وارث تخت جانین سبھی — تجھے بہترین سب سے مانین سبھی ۵۴۵
مری رتھ پہ جلدی سے ہو تو سوار — تو لے میرے کل آلۂ کارزار
کڑک اور گرج ساتھ لے اور کمان — پکارین شیاطین تا الامان
تو ران پہ حمایل وہ شمشیر کر — نہ ہو جس سے ہرگز کسی کو مفر
جہنم سے واصل انھین جلد کر — نہ ہرگز رہین یان یہ یہ اہل شر
تو ہی دور کر فتنہ غدر و فساد — سزا پائین تا سارے اہل عناد ۵۵۰
ہو کل پر فقط تیرا ہی اختیار — مخالف ہون ہر طرح برباد و خوار
تھا بیٹے پہ نور خدا جلوہ گر — سراسر وہ تھا اب شبیہ پدر

ابن خدا کا جواب

جواب اس طرح اس نے حق کو دیا — مرے باپ اے سب کے رب العلا!
تو اول ہے آخر ہے قیوم ہے — ہین سب تیرے خادم تو مخدوم ہے
ترا فضل سب سے اعلی ہے اقدس ہے تو — تو مالک ہے سب کا خدا بس ہے تو ۵۵۵
تو خالق ہے رازق ہے قادر ہے تو — مین تجھ مین ہون اور مجھ مین ظاہر ہے تو
مجھے تیرا اور تجھ کو میرا جلال — ہے منظور اے قادر ذو الجلال
سعادت ہے اور میری ہے یہ خوشی — کہ مرضی بجا لاؤن ہر دم تری
مجھی کو دیا تو نے ہے تخت و تاج — کہ ہو میرے باعث ترا سب پہ راج
مین پاؤن۔ مجھے پیارے پائین جلال — وہ سب تجھ مین پائین فرخندہ حال ۵۶۰
تری مہر کی طرح اب قہر کو — لیے ساتھ جاتا ہون وہ کینہ جو
سزا پائین افعال بد کی ضرور — وہ جائے مبارک سے ہون جلد دور
جہان ہے کہ وہ لایق ہین ان کے وہین — رہین وہ عذاب اور تاریکی مین
یہان کھائین ہر وقت کیڑے انھین — وہ نار جہنم مین ہر دم جلین
جو لایق یہان سے ہین پاک وہ مین — خوشی مین تری اور تیرے امن مین ۵۶۵
ہون نا راستون سے سراسر جدا — کرین تیری ہر وقت حمد و ثنا

ہلیلویہ کے گیت گائیں مدام
اُٹھا تخت سے اپنے اب ابنِ حق
لڑائی کا تھا تیسرا روز اب
۵۷۰ وہ رتھ آئی جو تھی خدا باپ کی
شعاعیں نکلتی تھیں ہر دم وہ تیز
تھے پہیوں کے اندر بھی پہیے لگے
فرشتے مگر چار اُسے کھینچتے
ہر اک کے تھے منہ چار اور چار پر
۵۷۵ تھے مانندِ گوسالہ کے سیدھے پیر
وہ مانند پیتل کے تھے پر ضیا
ہر اک کے پروں کے تلے ہاتھ تھے
ہر اک چہرہ رکھتا تھا صورت جدا
تھا شیرِ ببر کا سا چہرہ دگر
۵۸۰ تھا چہرہ چہارم مثالِ عقاب
ستاروں کے مانند کل جسم میں
زبرجد کے پہیوں میں بھی آنکھیں تھیں
تھی پہیوں میں چاروں فرشتوں کی روح
فضا پر تھا اور نیچے پہ نیلم کا تخت
۵۸۵ جواہر جڑے تھے ہر اک رنگ کے
ہر اک کے تھے پر اُس فضا کے تلے
تھا شور اُن کا گویا سمندر کا شور
تھا گویا وہ قادر کی آوازِ قہر
مسیحا ترک سے ہوا اب سوار

وفاداری اپنی دکھائیں مدام"
وہی جس کے قبضہ میں چودہ طبق
تھا ہونیکو شیطان پہ نازل غضب
چلی ایسی گویا کہ آندھی چلی
بپا کردیں عالم میں جو رستخیز
جو معمور تھے روح اور جان سے
عجب طرح کے جسم اور چہرے تھے
تھے مانند بجلی کے جو جلوہ گر
دمکتے چمکتے جھلکتے تھے پیر
جو ہو صاف اور جو ہو صیقل کیا
وہ تھے جیسے ہوں ہاتھ انسان کے
تھا اک چہرہ ان میں سے انسان کا
تھا اک واقعی چہرہ گاوِ نر
کہ ظاہر ہوا عدا پہ حق کا عتاب
تھیں آنکھیں کہیں نور سے بھرا تھیں
تھی ساتھ انکے آتش بھی ان پر کہیں
جہاں پہیے جلتے وہاں جاتی روح
بہت خوشنما تھا خدا کا تھا تخت
جو لگتے تھے قوسِ قزح سے بھلے
تھا شورِ قیامت وہ جب چلتے تھے
تھا شور ایسا جس طرح لشکر کا شور
وہ آوازِ جس سے دہل جائے دہر
جلو میں ملک سے تھے ہزاراں ہزار

ابنِ خدا کا جنگ کے لیے روانہ ہونا۔

حزقی ایل باب اول
اول ۴-۱۲
یسعیاہ ۶۴-۱۵

یہوداہ ۱۴ آیت

بحکم مسیحا ہوئی رتھ رواں — ظفر مثل خادم تھی آگے دواں ۵۹۰

مسیحا کی ہیبت تھی پر رعب و داب — تھا تیور سے ظاہر خدا کا عتاب

کمان حق کی لی اور سہم حق کی لئے — بڑھا تا کہ اعدا پہ حملہ کرے

تھی ساتھ اسکے اک آتش ہولناک — کرے سارے عالم کو دم میں ہلاک

ہزاروں رتھیں تھیں اسکے قرین — تھا نعرہ ہلیلویہ کا ہر کہین

اُسے دیکھکر خوش مقدس ہوئے — لڑائی میں دل انکے از حد بڑھے ۵۹۵

ہوئے خوش مسیحا کا دیکھا علم — ہوئے دور یک لخت رنج و الم

اسی وقت میکائل حاضر ہوا — کل افواج کو زیر اُسکے کیا

کہ ہے رب الافواج الحق وہی — مسیحائی اُسکی ہے اُسکی شہی

ہنا راستہ صاف اُس کے لیے — گئے کوہ واں پر جہاں پردہ تھے

اطاعت اُنھیں اُسکی منظور تھی — نہ فرمان بری میں ذرا دیر کی ۶۰۰

سبنے سارے میدان بھی پرفضا — پہاڑوں پہ سبزہ نمایاں ہوا

ہوا مثل پہلے کے فردوس اب — نشان تباہی مٹے سب کے سب

اُسے دیکھ اعدا میں ہلچل پڑی — تھا ہر اک میں خوف و پریشانی بھی

ہوئے سخت دل اسقدر وہ لعین — ہوا پاس ابن خدا کا نہیں

وہ سمجھے کہ ہے آخری جنگ اب — اسی پر ہے موقوف البتہ سب ۶۰۵

لڑیں آخری بار جی چھوڑ چھوڑ — اسی پر ہے اب اپنی قسمت کا توڑ

ہوئی پیدا جرأت غرض وقت یاس — نہ پروا ہے جان کی نہ خوف و ہراس

عزازیل اسدم ہوا نعرہ زن — و شجاعان شیر افگن و صف شکن

شیطان کا شیاطین کو ہمت دلانا

یہی وقت مردانگی ہے ضرور — دلیری میں ہرگز نہ ہو کچھ قصور

ابھی تک دلیری سے لڑتے رہے — کہ میکائل کے دانت کھٹے کیے ۶۱۰

سمجھ لو کہ ہے جنگ آخر یہی — دوا ابکی فقط داد مردانگی

یہ وارث ہے اسکو کرو قتل اب — تمھاری ہی ہو سلطنت سب کی سب

ملٹن ۳۱۲-۳۰۰

نہ برباد ہی گر ہم کو ہو اب شکست — کرے گی یہی ہر طرح ہم کو پست
اگر کام مین ہمت و زور لاؤ — اگر جنگ مے سارے جوہر دکھاؤ
۶۱۵ بلا شبہ تم ہی کو ہو گی ظفر — کرو جنگ ہو کر کے اب بے خطر"
ادھر اس طرح ابن حق نے کہا — "لڑے خوب آی قدسیو مرحبا!
رہے تم وفادار و ثابت قدم — لڑے جان پر کھیل کر یکقلم
مین دیتا ہون آرام و راحت تمھین — فضیلت تمھین اور برکت تمھین
مرا کام ہے بدلا لینا سدا — مرے ہاتھ مین ہے سزا و جزا
۶۲۰ سزا دونگا جانا ہے مجھکو حقیر — حسد سے مقابل ہوئے ہین شریر
نہ چاہا کہ اُن کا مسیحا ہون — نہ چاہا کہ اُن پر حکومت کرون
کیا اپنے خالق سے بغض و عناد — کیا اس کی جا مین برپا فساد
سزا دونگا تا خوب وہ جان لین — کہ لازم تھی میری اطاعت انھین
وہ جانین گے قادر ہین ہر شے پہ ہم — ہلاک انکو کر سکتے ہین دم کے دم
۶۲۵ ملا دونگا مین خاک مین سب غرور — کرونگا ابھی انکو اس جا سے دور"
یہ جب کہ چکا سوے اعدا گیا — نمایان غضب اُسکے چہرے سے تھا
وہ یون آیا جس طرح طوفان آئے — کہ جسطرح آندھی کی تاریکی چھائے
ملایک نے اب رتھ کے پھیلائے پر — کرے سایہ جیسے بلا سر بسر
تھا رتھ کی روانی کا صد درجہ شور — ہو طوفان کی جسطرح آواز زور
۶۳۰ ہویا ایک لشکر کی آواز جنگ — ہوئے سن کے اعدا نہایت ہی تنگ
زیادہ شب تار سے خوفناک — وہ تھا جیسے قہر خداوند پاک
ہلا آسمان رتھ کا یہ زور تھا — وہان آ گیا گویا اک زلزلہ
لیے ہاتھ مین رعد بن تھا ہزار — جنھین دیکھ اعدا ہوئے بیقرار
انھین سے ہوا جبکہ وہ حملہ ور — کیا اُن کو مجروح و خستہ جگر
۶۳۵ ہلاکت تھی انکے لیے ناگزیر — ہوئے یک بیک محو حیرت شریر

ابن خدا کا ملایک کو جنگ سے باز رکھنا اور شیاطین کو خود جہنم داخل کرنا

استثنا ۳۵-۲۲

رومیون ۱۲-۱۹

ہوئے خستہ تن اور ہوئے بد حواس
نہیں کام میں آسکے آلات جنگ
زمین پر گرا منہ کے بل وہ گروہ
گرے اُنکے خود و زرہ اور سپر
انھیں آرزو تھی چھپائیں پہاڑ
اگر قہر مسیحا سے ہوں وہ پناہ
گرے رتھ کے جاندار رستے پہ تیر
وہ جاندار جو آنکھوں سے تھے بھرے
کہ آنکھوں سے بجلی بھی اور آگ بھی
وہ قوت کو انکی جلا دیتی تھیں
تھے بیجان و درماندہ اور صید غم
مسیحا نہ کل کام میں لایا زور
نہ چاہا کہ ان کو کرے وہ فنا
اُسے دیکھکر بھاگنے وہ لگے
وہ دیوار جنت تلک آگئے
ہوا سامنے اُنکے اک گہرا غار
مگر پیچھے تھا قہر ابن خدا
وہ فردوس سے بے حجاب گر پڑے
جہنم تلک ان کو پہنچائے وہ
سنا جب جہنم نے شور و شغب
ڈرا اور وہ بھاگ جاتا ضرور
مقدر نے اُنکے لیے تھا رکھا
لگا رصہ نو روز کا گرنے مین

مکاشفات ۱۶-۶

وہ تھے غمزدہ صید حرمان و یاس
تھے بیکار اور باعث شرم و ننگ
ملی خاک میں اُنکی شان و شکوہ
تھے بے پا حقیقت میں وہ سر بسر
کہ ایک اب اُن پر گرائیں پہاڑ ۶۴۰
گرے اسطرح سے نہیں وہ قبلہ
ہلاکت کا طوفان تھا بے نظیر
جلا کے انھیں دیتے تھے آگ سے
نکلتی تھیں جن سے نہ تھی مخلصی
ہوئے زور سے خالی سب بعین ۶۴۵
نہ ہمت سے تھا ان کو رنج و الم
کہ انھیں فنا کرنیکا بھی تھا زور
انھیں اب اٹھا کر کھڑا کر دیا
جدھر چاہتا تھا اُدھر وہ گئے
وہ فردوس کی حد کے کچھ دور تھے ۶۵۰
وہ پیچھے ہٹے ہوکے بس بیقرار
اسی نے دیا انکو آگے بڑھا
گیا قہر حق اُنکا پیچھا کیے
عذاب و پریشانی میں لائے وہ
شیاطین کی آواز رنج و تعب ۶۵۵
نہ ہو سکتا تھا حد سے وہ اپنی نعر
انھیں کیلیے یہ مناسب بھی تھا
تھی اس راہ میں سختی نے انھیں

صدائین لعینونکی لیس ہولناک — خدایا نہ ایسے ہو کوئی ہلاک
ہیولا کو دہشت ہوئی دیکھکر — پریشانی مین وہ بھی تھا سربسر ۶۶۰
کہ اسکی حکومت سے جب وہ لعین — جو گذرے تھی بربادی ان پر یہین
گرے سب جہنم کی گہرائی مین — تعفن کی تاریکی کی کھائی مین
جہنم کی پہلی ہوئے یہ خوراک — بھڑکتی تھی وان آتش ہولناک
تھا دکھ درد و رنج و غم یاس وان — تھی آتش ہی آتش ہلاکت کا مکان
یہ خارج ہوئے خوش ہوا آسمان — رہا غار کا پھر نہ نام و نشان ۶۶۵
ظفر یاب ہو کر کے ابن خدا — وہان آیا جہان مجمع قدس تھا
ہوئے قدسی اس فتح سے شادمان — بڑھے آگے جے کرتے شادی کنان
کھجوروں کی شاخین لیے ہاتھ مین — وہ گاتے تھے از حد خوشی تھی انھین[1]
وہ کہتے تھے تجھکو مبارک ظفر — تو وارث ہے اللہ کا ہے پسر
خداوند ہے اور مسیحا ہے تو — شہنشاہ و مالک ہمارا ہے تو ۶۷۰
اسی رتھ مین وہ انسے باشان و شکوہ — لیے ساتھ مین قدسیون کا گروہ
ہلیلویاہ اور ساز جنگی کے ساتھ — لیے ساتھ میکائل کو دہنے ہاتھ
گیا باپ کے پاس ابن خدا — خدا باپ اُسے دیکھکر خوش ہوا
اسے اُسنے اب عز و حشمت کے ساتھ — جگہ دی وہان اپنے ہی دہنے ہاتھ
وہان پر وہ ہے اور رہیگا مدام — اُسی کی ہے ہر جا حکومت تمام ۶۷۵
وہ کرتا ہے انعام بخشش عطا — وفاداروں کو دیتا ہے وہ جزا
تری عرض اے دوست کرکے قبول — کیا مین نے ذکر ظلوم و جہول
بتایا تجھے جنگ کا ماجرا — کہ گویا کوئی وہ بیان حالکا تھا
بتایا ہوئی اُن کو کیسے شکست — جو باغی تھے۔ وہ وہ ہوئے کیسے پست
کہ ہو آگہی تا کہ حاصل تجھے — کرے ہر طرح اب وہ قابل تجھے ۶۸۰
دغا سے تو شیطان کی بچ سکے — ہے منظور تیری ہلاکت جسے

[1] یوحنا ۱۲-۱۳

کہ وہ اور اُسکے معاون بھی سب
یہ ہین چاہتے دل سے وہ بد لین
تمھارا زیان ہو خدا کا زیان
حسد کرتے ہین وہ خوشی پر تری
اُسے چاہتے ہین نہ قایم رکھین
خوشی ہوگی جب وہ یہ پورا کرین
کہ تم اُسکی باتون مین آؤ نہین
شیاطین کا انجام کیسا ہوا
مگر وہ جو حق کے رہے ہین مطیع
نتیجہ یہ اب دونون کے غور کر
تو آگاہ کر جو سے ساتھی تری
اطاعت مین حق کی رہو تم مدام
اسی مین ہے آیندہ کی بہتری

جو فی الحال ہین تحت قہر و غضب
گنہ مین سراسر پھنسا ہین تھین
خوشی کا رہے پھر نہ نام و نشان
ہے زیر اُن کو تیری یہ فرمانبری　۶۸۵
سزا مین تجھے اپنی شامل کرین
ہے ہر حال مین یہ مناسب تھین
ہے جو کچھ کہا بھول جاؤ نہین
اطاعت نہ کی اس سے ہر اک گرا
وہی شاد و خورم ہین اور ہین رفیع　۶۹۰
تو ہشیار و آگاہ رہ سر بسر
کہ اُس سے ہے ہر دم تری برتری
تمھارے لیے ہے بیان یہ ہی کلام
بنائے گی افضل اطاعت تری

جلد ہفتم

آسمان و زمین اور جملہ موجودات کا خلق ہونا

تمہید

تو آ روح اقدس مرے دل مین اب / سینے خانۂ حق پہ تیرے سبب

تو جنت تلک میری رہبر ہوئی / مجھے راز پنہان سے دی آگہی

ہے واقف تو اسرار حق سے تمام / ازل سے تو ہے اور رہیگی مدام

نہین جبکہ تھے آسمان و زمین / نہین حق کی صنعت یہان بھی نہین

تو تھی ساتھ تدبیر حکمت بھی تھی / وہ تھی تیری خوشنودی خرمی

تجھی سے بنے لشکر آسمان / ہوا تجھ سے موجود سارا جہان

ہدایت تو کر میری اے روح حق / تجھی سے ہین روشن یہ چودہ طبق

تو جنت سے اب مجھکو لے آئی یان / یہان بھی نہین ساتھ تیرے زیان

تو رہبر ہو پھر کیسے گمراہی ہو / بھلا کسی طرح سے پریشانی ہو

ہے باقی ابھی آدھا نغمہ مرا / مین محتاج ہون اب ترے فضل کا

یہان مین ہون قایم ترے فضل سے / ہے گرچہ زمین سے علاقہ مجھے

بنا مجھکو ایسا تو شیرین کلام / کہ داد سخن دے ہر اک خاص و عام

ہر اک جا ہے تاریکی جس جا مین ہون / ترے فضل سے دور اسکو کرون

بہت ہین یہان راستی کے عدو / جو ہین سخت گفتار اور کینہ جو

بنائے مطیع اُن کو میرا کلام / حمایت ہو گر سایہ افگن مدام

مری چشم باطن کو پرنور کر / کہ دیکھون ترے نور کو سر بسر

نہ تاریکی کچھ ہو نہ خوف و خطر / تو ہو ساتھ تنہائی کا ہے نہ ڈر

لکھوں نہیں ہدایت سے جو کچھ لکھون — ہین اظہار حقانیت کا کرون
تو مقبولیت فضل سے اُسکو دے — بڑے ذوق سے اُسکو ہر ایک پڑھے
نہ ہون حملہ در عیب جو نکتہ چین — نظر جنکی انصاف پر ہے نہین ۲۰
ملے خود پسندی سے ہین سخت سست — تعصب نے اندھا کیا اور پست
وہ کیا کر سکینگے جو حامی ہو تو — پس اے روح اقدس بتا مجھکو تو
ہوا کیا رفائیل جب کہہ چکا — بیان بغاوت بیان سزا
نصیحت کی اُس کا نہ وہ حال ہو — ہدایت کی تا نیک اعمال ہو
خدا کی اطاعت کرے وہ مدام — نہ تھا جس کا کرنا کبھی سخت کام ۲۵
بچا رہنا اس پھل سے آسان تھا — نہ مشکل تھا خواہش کا بھی روکنا
ہے گرچہ بہت اُسمین آوارگی — تھین اُنکے لیے وان یہ چیزین سبھی
پدر اولین اور رام البشر — ہمہ گوش سننے مین تھے سربسر
تھا حیرت ملایک کا کل حال وہ — وہ قدرت بھی اور اُن کے اعمال وہ
تھی حیرت عداوت سے اور جنگ سے — ہوئی اِس سے بارے تسلی اُسے ۳۰
نہین خلد مین رہنے پائی بدی — وہ بدکار رونکی خود ہلاکت ہوئی
خرابی نہ رہ سکتی وان پر کبھی — نہ تبدیل ہو سکتی دائمی خوشی
ہوئے دور آدم کے دل سے شکوک — ہوئی علم تازہ کی پھر اسکو بھوک
جو نزدیک چیزین تھین جانے انھین — کہ وہ اُسکو عرفان حق سے بھرین
یہ جانے کہ کیسے بنا یہ جہان — ہوئے پیدا کب یہ زمین آسمان ۳۵
وہ جو باتین تھین یاد سے اسکے دور — انھین جان جانے لیے ایسا نور
اُسے اس طرح علم کی پیاس تھی — کہ ہو جس طرح سے اُسے تشنگی
سراسر کبھی ہو نہین جسکی پیاس — مگر چشمہ صاف ہو اُسکے پاس
وہ دیکھے سنے اسکی آواز آب — نہین پیاسے پینے کی لائے وہ تاب
رفائیل سے پس اب اس نے کہا — نہین مشکور ہون تیرا اے رہنما! ۴۰

آدم کی آرزو کہ آسمان و زمین اور موجودات کے خلق ہونے کا حال جانے۔ رفائیل کا اسکی آرزو کو پورا کرنا

کہ وہ چیزین تو نے بتائین سبھی
مجھے آگہی دی نصیحت بھی کی
خدا نے اسی واسطے بھیجا تھا
یہی اب ہے مقصد اطاعت کرین
اسی سے ہے منظور انجام نیک ۴۵
کرم اسقدر مجھ پہ تو نے کیا
ہمارے خیالون سے جو دور ہین
کہ تا عالی حکمت ہو حاصل ہمین
اب اتنا کرم ہم پہ کر مہربان
کہ ہو فائدہ جن سے حاصل ہمین ۵۰
بتا کس طرح سے بنا آسمان؟
جو حرکت مین ہین اُنکے گولے ہین
خلا آسمانین ہے اسمین ہوا
بتا خلق کرنے کا تھا کیا سبب؟
تھا آغاز کب اور تھا انجام کب ۵۵
اگر جاننے مین نہین کچھ ضرر
کھلے صنعت حق کا ہم پر کمال
ہے خورشید کا باقی ابتک سفر
فلک کو ہے شوق سماع کلام
سنے گا وہ جب اپنی خلقت کا حال ۶۰
کرے تا کہ معلوم گہرا سے
اگر جلدی سے زہرہ و مہتاب
کرتا شوق سے وہ نہین سامعین

بڑی اور عجوبہ ہین ہر طرح سے
اٹھاؤن نہ آئندہ نقصان بھی
تجھے۔ اُس کا ہو شکر دل سے ادا
ہے ہر حال مین یہ مناسب ہمین
کہ اچھی خدا کی ہے مرضی ہر ایک
تجھے علم ان باتون کا بھی دیا
حقیقت مین جو ہمسے مستور ہین
کرے وہ ہی حد درجہ کامل ہمین
کہ ہون باتین اُنکی بھی ہم پر عیان
تو کر علم سے اور فاضل ہمین
ستارون سے جو ہے بھرا بیکران
ہین اتنے۔ نہین گنتی مین آتے ہین
زمین پر ہے ہر جا وہی جا بجا
نہین کام کرتا ہے بے وجہ رب
ہوا خلق عالم کا اتمام کب؟
تو اِس راز سے ہمکو بھی دے خبر
ہو ظاہر سدا ہم سے حق کا جلال
افق سے اگرچہ ہے نزدیک تر
نہین ہونے دیتا ہے وہ جلد شام
کریگا وہ اور بھی دھیمی چال
زمین آسمان خلق کیسے ہوئے
نکل آئین تا ہم لائین نہ رکنے کی تاب
خموشی تو شب لائیگی بالیقین

بدل جائیگا خواب بیداری سے
سماعت مین گر وہ کریگا قصور
نہین جب تلک ختم ہو گفتگو
نہ ہرگز اُسے آنے دینگے یہان
وہ جب عرض اس طرح سے کر چکا
سُنے کی مین نے یہ عرض تیری قبول
ملایک کی ہرگز نہین ہے مجال
بیان حق کی خلاقی کا کر سکین
سمجھ مین نہ انسان کی آسکتا وہ
مگر وہ جو آسکے ترے فہم مین
بتاونگا مین اُسکو اے ذی شعور
ہو تو بہرہ ور اور خوشی ہو تجھے
تجھے علم سے مین کرون بہرہ ور
مگر حد مین ہے اپنی رہنا بھلا
جسے حق نے حکمت سے رکھا ہے راز
اسے جاننے کی ہوس ہے فضول
سوا اسکے اتنی ہین چیزین یہان
غذا علم ہی ہے برائے دماغ
اُسے اتنا کھائین ہو جتنا ضرور
موافق سمائی کے اُسکو بھرین
وگرنہ حماقت ہے انجام کار
سن اب جبکہ ابلیس غارت ہوا
جہنم کے وارث ہوے سب لعین

کہ شوق سماعت بھی ہوگا کسے
بجبر اُسکو کر دینگے ہم پاس سے دور ۶۵
نہ دکھلائے جب تک سحر اپنا رو
ہماری تو سن عرض اے میہمان
معزز ملک نے یہ پاسخ دیا
تجھے مدعاے دلی ہو حصول
نہ ایسی زبان اور نہ ایسے خیال ۷۰
نہین ماہیت پوری اسکی ہمین
نہین سر خلقت کو پاسکتا وہ
بتانے کی قوت ہو جسکی ہمین
دے توفیق تجھکو خدا اے غفور
یہی حکم حق سے ملا ہے مجھے ۷۵
رہے تو نہ نافہم اور بے بصر
نہ کوشان ہو اس طرح کے علم کا
نہ واقف کوئی جس سے جز بے نیاز
زیان کے سوا اس سے ہے کیا حصول
ہے کافی انھین جاننا بے گمان ۸۰
رکھین اعتدال اُسمین تا ہو فراغ
رہے تاکہ بدہضمی بھی ہم سے دور
کہ ہو فائدہ اُس سے حاصل نہین
نہین علم سے فائدہ زینہار
وہ خلد برین سے گرایا گیا ۸۵
تھے لایق جہان کے گئے وہ وہین

ظفرمند ہو کر جب آیا پسر
مرے بیٹے اے قدرت کبریا!
وہان بھیجا جس جا کے لایق تھے وہ
یہ بھی دل مین شیطان کے تھا خیال ۹۰
ہمین بادشاہت سے خارج کرے
بہت سے ملایک کو دیکر دغا
زیادہ مگر اب تلک ہین مطیع
ہے انکے لیے قایم ان کا مقام
ابھی تک ہین کثرت سے بندے مرے ۹۵
ہے میری عبادت بدستور اب
وہ ہین حمد مین میری نغمہ سرا
مبادا کہے وہ بڑے فخر سے
کہ خالق کا نقصان مین نے کیا
ہوئے کم بہت اُسکے خدمتگار ۱۰۰
مین کر سکتا ہون دم مین نقصان دور
انھون نے خود اپنے کو غارت کیا
مین کر سکتا ہون خلق عالم نیا
وہان ایک انسان کی نسل سے
انھین سے ہو معمور روے زمین ۱۰۵
مگر انھین سے جو ہون ایماندار
ہون ہر آزمایش مین ثابت قدم
انھین کے سبب ہو زمین آسمان
وہان اور یہان سلطنت ایک ہو

لگا اس سے اس طرح کہنے پدر
کیا میرے اعدا کو یان سے جدا
حکومت کے حد درجہ شایق تھے وہ
کہ ہو جائے گی اُنکی اتنی مجال
ہماری جگہ مین خدا وہ بنے
برے کامون مین اپنے شامل کیا
وفاداری سے اپنی وہ ہین رفیع
ہوے جنگ سے وہ بہت نیکنام
ہر اک جا ہین وہ آسمانین بھرے
خلل اسمین آیا نہ انکے سبب
بدستور ہے میری حمد و ثنا
(نہایت ہوا اس سے خوشی بھی اسے)
اُسے سخت حیران مین نے کیا
جو تھے مرتبہ والے عالی تبار
انھین کا یہ نقصان ہے بالضرور
نہین اس سے نقصان میرا ذرا
کہ فردوس کے مثل ہو خوشنما
ہے منظور خلقت کی بڑھتی مجھے
نہین یان بسین اولاد وہ مین
وفادار ہون اور اطاعت شعار
بھرین میری الفت کا دم دمبدم
انھین سب کا ہو بالیقین آسمان
ہر اک اسمین خوش اور ہر اک نیک ہو

ابد تک محبت رہے اور خوشی ۔ اور آخر مین مرضی پر آئے مری ۱۱۰
یہ جب تک نہ ہو تم ملایک تمام ۔ سکونت کرو یان رہو شادکام
مرے بیٹے تو ہی ہے میرا کلام ۔ ہے مولود تو ہی مرا لا کلام
دکھا میری خلقت کا اب تو ظہور ۔ تو قدرت مری ہو تو ہی میرا نور
تو جب لفظ کن کام مین لائیگا ۔ جو چاہیگا وہ خلق ہو جائے گا
مری حکمت اور روح اقدس بھی ساتھ تو ۔ مدد کو رہین گی سدا دینے ہاتھ ۱۱۵
سوار اب ہو دے حکم گہراو کو ۔ زمین اسمین ہو آسمان اسمین ہو
ہے وسعت مین وہ گرچہ بے انتہا ۔ مرا نور ہے اسمین ہر ایک جا
نہین میری قدرت ہے ظاہر عیان ۔ جو آزاد ہے ہر طرح بے گمان
نہین اُس پہ حاوی کبھی اتفاق ۔ ہر اک باتمین میری قدرت ہے طاق
ہے تقدیر وہ جو ہے مرضی مری ۔ نہین دخل کرسکتا اسمین کوئی ۱۲۰
کہا حق نے جو ابن حق نے کیا ۔ ہے منظور اسے باپ کی ہر رضا
نہ تکمیل مین دیر ہرگز ہوئی ۔ مگر کام مین اسکے تدریج تھی
سنا جب ملایک نے ارشاد حق ۔ شگفتہ ہوئے وہ مثال شفق
ہر اک اُنمین سے شاد و خرم ہوا ۔ خدا کی کی اس طرح حمد و ثنا
تجھی کو ہو خلقت سے حاصل جلال ۔ کرے تیرا انسان ظاہر کمال ۱۲۵
رضا مندی حاصل ہو اُس سے تجھے ۔ رہے صلح جس جا کہ انسان رہے
ثنا اسکی ہو جسکی قدرت عجیب ۔ زمین کل کا کام جسکے عجیب و غریب
کیا دم مین ان باغیون کو تباہ ۔ ہوا جن سے فردوس مین بھی گناہ
بھلا تیرا نقصان وہ کیا کرسکے ۔ جہان کے وہ لائق تھے وہان رہ گئے
تجھی کو ہو عظمت تجھی کو جلال ۔ دکھایا ہے حکمت کا تو نے کمال ۱۳۰
بدی کا کیا تو نے انجام نیک ۔ محبت کے ہین کام اور کام نیک
پسند آیا تجھکو کہ عالم نیا ۔ کرے خلق اے خالق و کبریا!

ملایک کا ارشاد حق پر کہ شاد و خوشحال ہونا اور حمد حق بجالانا

کرے خلق مخلوق افضل وہان
ہو فردوس اُن کا ملون کا مقام
انھین سے جہان اور ہون مستفید ۱۳۵
وہ جب حمد کرتے تھے ابن خدا
نہ تنہا تھا۔ تھی روح حق اسکے ساتھ
تھی قدرت بھی خلاقی بھی ساتھ ساتھ
الٰہی محبت بھی ساتھ اسکے تھی
ملایک بہت ساتھ مین رتھ کے تھے ۱۴۰
کروبیم تھے اور سرافیم تھے
رتھین تھین ہزارون سبھی کے ساتھ
لگا اُن مین کل آسمانی تھا ساز
ہر اک پہیّہ مین کارکن روح تھی
در آسمان یک بہ یک کھل گیا ۱۴۵
خدا کا کلام اور شاہ جلال
کرے تا کہ مخلوق عالم بنا
قریب خلا اسکا تھا اب مقام
نظر آئی اُسکو نہ وان شے کوئی
تھی تاریکی ویرانی سنسانی وان ۱۵۰
جہان پر تھین امواج طوفان خیز
کبھی ہوتی تھین وہ فلک تک بلند
لگا کہنے اس طرح قادر کلام
تھمو خاموش امواج پر زور شور
جو گہرا بڑا ہے تجھ مین وہ ہو ختم اب ۱۵۵

بدی کا نہ ہو جنمین نام و نشان
ابد تک وہان وہ رہین شادکام
وہ پھیلا مین خشکی قریب و بعید
وہ عالم کی خلقت کی خاطر اٹھا
تھی حکمت بھی اسکی دہنے ہاتھ
جلال اور عظمت بھی تھی دہنے ہاتھ
تھی کل باپ کی اسمین جلوہ گری
وہ قوت مین اور زور مین تھے بڑے
تھے مالک وہ سب تخت اور تاج کے
کوئی اسکے دہنے کوئی بائین ہاتھ
ہین انکے مقابل مین چھوٹے جہاز
رتھون کو وہ آگے بڑھاتی رہی
گزرنے کو تھا اُس سے ابن خدا
جو ہے صاحب قدرت و ہر کمال
وہ ظاہر کرے قدرت کبریا
کرے ابتدا تا کہ خلقت کا کام
عدم تھا تھی ہر جا وہان نیستی
تھی گہرائی گہراؤ کی بے بیان
ہوا کے سبب تھین نہایت وہ تیز
تہ و بالا ہونا تھا اُن کو پسند
کرے زور امواج کا تا تمام
دکھا تو نہ گہراؤ اب اپنا زور
فسادات تیرے بھی ہون دفع سب

رہا وان نہ وہ پردہ آگے بڑھا
سراسر پدر کا تھا اسمین جلال
سنی جب ہیولانے آواز رب
کہ خلقت کے کامونکو دیکھے بغور
رہ ٹھہرائے بیٹے جو اُس تہ کے تھے
سنہرا[1] تھا پرکار اک ہاتھ مین
کہ خلقت کی ٹھہرائے اُس سے حدود
خلا مین اب اک جا کو مرکز کیا
کہا ای جہان ہون یہ تیری حدود
کیا نیست سے ہست اُسنے جہان
وہ گہرا دبے شکل و بیجان بھی تھا
کوئی فاختہ جیسے پھیلائے پر
تھی اُس پر اسی طرح روح خدا
جو تھا سرد اسمین حرارت ہوئی
جو تھی سردی وان زندگی کے خلاف
ملے مادے تاکہ خلقت بنے
بھری دہر مین جا بجا اب ہوا
جو ہے نور اُس نے کہا "نور ہو"
ہے یہ نور جو اوّل کائنات
جو شفاف ہے اور نہایت لطیف
نکل آیا جلدی سے گہراو سے
وہان سے جہان اب ہے اُسکا مکان
تھا مسکن اب اس نور کا اک سحاب

امثال ۸-۲۷

روز اول نور

پرون پر کروبیم کے بیٹھا تھا
خلا مین گیا آگے وہ ذی کمال
چلا پیچھے وہ ساتھی بھی لیکے سب
عجائب تھے خالق کی صنعت کے طور
۱۶۰ جو ارواح کے زور سے چلتے تھے
وہ اسوجہ سے اُسکے تھا ساتھ مین
کرے اسکے اندر وہی ہست و بود
اسی سے دیا کھینچ اک دائرہ
رہے بس یہیں تک تری ہست و بود
۱۶۵ بنائے اُسی نے زمین آسمان
تھا تاریک وہ اور سنسان بھی تھا
ڈھکے اپنے اندر وہ ان کو وہ سربسر
ہوا اُس سے جاندار ہر مادہ
حرارت کے ساتھ اسمین حرکت ہوئی
۱۷۰ ہوئی مثل گیند کے پھر جا سے جدا
جہان کے جو قابل تھے وہ ان سے
اسی مین زمین کو معلق رکھا
کہ ظلمت کدہ اُس سے معمور ہو
ہے جسکے سبب یا نہ قایم حیات
۱۷۵ لطافت مین جسکا نہ کوئی حریف
پسند آیا مشرق سے چلنا اُسے
ہوئی اُس سے ظلمت سراسر نہان
کواکب نہ تھے اور نہ تھا آفتاب

تھا خوشنودیِ حق یہ نورِ منیر — ہر اک نور ہے واقعی دلپذیر

۱۸۰ معین کی اب مدت اس نور کی — پھر اس نور کے بعد تاریکی تھی

مگر پہلی تاریکی اور پہلا نور — ہوا پہلا دن پھر ہوا نور دور

ہوئے خوش ملائک کہ جو نور ہین — سراسر تجلّی سے معمور ہین

سحر کے ستارے سے پُر نور ہین — وہ تاریکی سے ہر طرح دور ہین

ہوئے حمدِ خالق مین نغمہ سرا — سراسر جہان شور سے گونج اٹھا

۱۸۵ طلائی لیے بربط اب ہاتھ مین — کہ تھے ساز گانے کے کل ساتھ مین

کہ خلقت کا تھا روزِ اول یہی — سحر پہلی تھی اور تھی شام بھی

ہلیلویہ کا جا بجا شور تھا — وہ نعرہ خوشی کا فلک تک گیا

روز دوم فضا

خدا نے کہا پانیون مین فضا — ہویدا کہ ہو جا مین تا وہ جدا

بنائی خدا نے غرض اب فضا — تھے نیچے کے اوپر کے پانی جدا

۱۹۰ فضا مین تھی از حد ہوائے لطیف — تھی شفاف اور تھی نہین وہ کثیف

وہ دنیا کے گرد کے ہر سمت تھی — جدائی کی دیوار بس تھی وہی

تھا اوپر بھی اور نیچے بھی اسکے آب — یہ دنیا ہر اک جا پہ تھی غرقِ آب

جو تھا صاف اور بحرِ ذخّار تھا — سمندر وہ تھا گویا بلّور کا

ہیولا کی تھی سلطنت اب نہین — نہ تھی دہر مین اُس سے آفت کہین

۱۹۵ رکھا آسمان کا فضا اُسنے نام — یہی دوسرے دن کا تھا سارا کام

روز سوم زمین

زمین بنگئی پر وہ پانی مین تھی — ابھرتی نہ تو پانی سے ہرگز کبھی

تھا پانی پہ روحِ خدا کا قیام — جو ہے باعثِ زندگی کے تمام

اسی سے زمین مین یہ طاقت تھی — وہ پانی کے اندر بھی از حد بڑھی

ہوا اب یہ ارشادِ ربّ العلا — کہ ہو خشکی جدا اور تری ہو جدا

۲۰۰ اکٹھا رہین پانی اک جا مین سب — بہت جلد خشکی نظر آئے اب

چلی حکم سے اسکے ایسی ہوا — کہ پانی سمت کر بہت کم رہا

نظر پہلے سب سے بڑے آئے کوہ
لگیں چوٹیاں چھونے بھی آسمان
جو پانی تھا اُن پر وہ بہنے لگا
بہا۔ جسطرح زور سے پانی آئے
کہیں مثل فوارے کے وہ اُٹھا
تھی تاثیر حکم خدا کی عجب
سنے فوج حکم سپہ دار جب
اسی طرح سے موجیں بڑھتی گئیں
ہر اک جا بہت اُنکا تھا زور و شور
زمین کے تلے ہو کے پانی بہا
بہا سانپ کیطرح پیرتا کہیں
زمین خشک اب جا بجا ہو گئی
نظر آئے یوں وادی میدان بھی
نظر آئے دریا نظر آئیں جھیل
جو خشکی تھی اُسکو زمین اب کہا
جو تھا جمع پانی سمندر اُسے
کہا اچھا اُسکو جواب تک بنا
"زمین پر ہو ہر جا یہ گھاس اور نبات
وہ ہوں بیج والی زمیں سے اُگیں
ہوا جبکہ صادر یہ حکم خدا
جو ویران تھی اور تھی بدنما
اُگا اُس پہ اب سبزہ پر بہار
نباتات ہر قسم کی پھر اُگیں

بلندی کے باعث تھی از حد شکوہ
تھے پیدا اِس ارض کا وہ نشان
وہ مٹی کو ساتھ اپنے لیتا گیا
جو ہو سامنے اُسکے اُسکو بہائے ۲۰۵
کہ گویا وہ پانی کی دیوار تھا
نہیں تیز رو اُس سے تھا کوئی اب
بڑھے فوری سنتے ہی سب کی سب
جو رستہ ملا اسمیں سے وہ چلیں
مگر گھٹ گیا جا کے میدان میں زور ۲۱۰
چٹان اور پہاڑی سے کب وہ رکا
کہ دریا کی دھاروں میں وہ تھا کہیں
تری قطعۂ آب ہی میں رہی
جزیرہ نما اور جزائر گئی
نظر آئے کچھ بحر طول و طویل ۲۱۵
یہی نام اُسدم سے اسکا ہوا
کہا اسکے خالق نے اُس روز اچھا ہے
ہوا پھر یہ ارشاد رب العلا
جدا قسم ہوں انکی اور انکی ذات
زمیں پر بکثرت بڑھیں اور پھلیں" ۲۲۰
یکایک زمیں بن گئی خوشنما
بجز خاک کے جسمیں کچھ بھی نہ تھا
ہوئیں اُسپہ اور صنعت کردگار
جو ہر قسم کے گل سے معمور تھیں

۲۲۵ وہ خوش رنگ تھے اور تھے منظر — تھی نکہت دلاویز اور دل پذیر
شجر ہائے پر میوہ پیدا ہوئے — جو خوش ذائقہ میوے سے تھے بھرے
وہ پھل جنکے بے مثل ہین ذائقے — ہین ساتھ اسکے ہر طرح کے فائدے
مگر آم ان سب کا سردار ہے — ہر اک پھل سے وہ ہی مزہ دار ہے
کسی مین نہین اسکی سی ہے مٹھاس — نہ خوش رنگی ویسی نہ ہے ویسی باس
۲۳۰ وہ ہے پکا اور کچا بھی خوش مزہ — ہے گویا وہ پھل ایک فردوس کا
اوگین بیلین انگور کی جا بجا — ہے پھل جنکا شیرین خوش ذائقہ
کھڑے نیشکر تھے مثال سپاہ — جو ہون شاہ کے اپنے بس خیرخواہ
ہر اک جھاڑی سے خوشنما تھا گلاب — کسی گل مین ویسی نہ تھی آب و تاب
بھرے کوہ و میدان بھی اشجار سے — گلون سے تھے پر اور اثمار سے
۲۳۵ ہر اک چشمہ اور ندی کی سرزمین — نباتات سے پر ہوئی بالیقین
بنی مثل فردوس تیری زمین — الٰہون کے لائق وہ تھی بالیقین
کہ یان آئین گلگشت یا سیر کرین — ہون خوش کنج مین یا کہ ویرانہ مین
یہان پر ہوئی تھی نہ بارش کہین — یہان کوئی انسان بھی تھا نہین
کرے کاشتکاری جو با اہتمام — یہی فائدہ بخش ہوتا اُس کا کام
۲۴۰ زمین سے بخارات بھی اٹھتے تھے — تھے باعث وہی اسکی سیرابی کے
اُنھین سے تھی سرسبز ساری زمین — نباتات ہر قسم کھیتین ہر کہین
ہر اک کام اللہ کا اچھا تھا — اسی سے بنی تھی زمین خوشنما
ہوا ختم یہ روز سوئم کا کام — ہوئے حامد حق ملایک تمام
یہ حکم خدائے قدیر اب ہوا — کہ ہون خلق نیر جو ہون پر ضیا
۲۴۵ فضا مین رہین اور وہ نور دین — شب و روز کو تا نیہ روشنی دین
کرین وہ ہی رات اور دن کو جدا — نہ دن کی طرح نور ہو رات کا
نشانات اُنسے ہون ظاہر عجب — ہون سالون مہینون کے نکلے سبب

پیدائش ۲-۴ سے

روز چہارم پیدائش آفتاب و ماہتاب و کواکب

خدا نے کہا جو اُسی دم ہوا
ہوئے خلق دو نیرِ پُرضیا

خدا کی ہیں بخشش یہ انسان پر
ہے اُس کا کرم اُس پہ شام و سحر

شہنشاہ دن کا ہے مہرِ منیر
ہیں محتاج اُس کے صغیر و کبیر ۲۵۰

ہے جو نور اصغر وہ سردارِ شب
کہ ہے رات روشن اسی کے سبب

غرض ماہ و مہر اور کواکب تمام
کہ جن سے ہر اک جا پہ ہے فیضِ عام

وہ پیدا ہوئے دور ظلمت کریں
دن اور رات پر وہ حکومت کریں

خدا نے انھیں دیکھا پھر یہ کہا
کہ "اچھا ہے جو کچھ یہ پیدا ہوا"

بنا سب کے پہلے یہ مہرِ منیر
جو دنیا میں ہے نور میں بے نظیر ۲۵۵

بڑا تھا وہ بے نور تھا اب تلک
ہوئی بعد کو اُس میں پیدا چمک

بنا چاند اور سب ستارے بنے
وہ ہیں گویا اِس آسمانی خیمے

جو بادل میں تھا نور وہ لے لیا
اُسے مہر کے گولے میں بھر دیا

اِسی سے وہ سرچشمۂ نور ہے
کہ تاریکی اُس سے سدا دور ہے

فقط اِس سے روشن نہیں یہ زمین
نہ صرف اسکا مہتاب ہے خوشہ چین ۲۶۰

مگر اس سے سیارگانِ فلک
کیا کرتے حاصل ضیا اور چمک

سحر کو وہ جب نکلا مانندِ شاہ
تھا مشرق میں تخت اس کا اور جلوہ گاہ

سرور آنکھوں کا نورِ عالم کا تھا
تھا مطلع شفق سے سراسر رنگا

تھا مشرق سے مغرب تلک اسکا دور
نہیں زور میں اسکا ثانی تھا اور

جو آنکھیں ملائے کرے اسکو کور
فنا کر دے اسکو دکھائے جو زور ۲۶۵

مگر تھا ہر اک جا پہ اسکا کرم
تھی اُس سے خوشی حفظِ جان اور نعم

تھا ظاہر بہت اُس سے حق کا جلال
کہ تھا نور میں اپنے وہ بے مثال

نکل آیا ماہ اور کواکب کثیر
کہ اب محجب کیا تھا یہ مہرِ منیر

رہی رات میں مہ کو حاصل شہی
تھی افواج اسکی کواکب سبھی

تھا جنسے مزین یہ کل آسمان
تھی اُنسے بھی قدرت خدا کی عیاں ۲۷۰

یہ روز چارم ہوا ختم اب   اسی مین ہوئے خلق انواع سب
عجب خوشنما تھے وہ شام و سحر   ملا ایک بہت شاد تھے دیکھ کر
خدا نے کہا "پانی کے جانور   ہون پیدا۔ ہو پانی ہی اُن سب کا گھر
پرندے بہت ہون فضا مین اُڑین   وہ پانی کو اور یہ ہوا کو بھرین
۲۷۵ کیے پیدا جاندار آبی تمام   جدا اُنکے اقسام اور اُنکے نام
بڑا سب سے ہے قد و قامت مین دُہیل   ہے پانی مین جاندار اُنکی سیل پا
خدا ہی نے قدرت سے پیدا کیے   ہوا اُنکے پیدا ہر اک قسم کے
ہوا خوش پدر دیکھ کار بسیر   جو حکمت سے معمور تھے رہبر
پسندیدۂ حق سراسر ہوئے   تھا راضی خدا اُنکے ہر کام سے
۲۸۰ دی برکت انھین جو کہ پیدا ہوے   کہا باپ نے اُنکو اس طرح سے
پھلو پھولو اور تم زمین کو بھرو   بکثرت تمھین پانیون مین رہو
پرندو بہت ہو ہوا مین اُڑو   یہ افضل ہے میرے تم خوش رہو
خلیج اور کھاڑی سمندر تمام   بھرے اسنے اُنمین تھا اک اژدہام
ہر اک قسم کی مچھلی کا جا بجا   سمندر مین جو تیرتی تھین سدا
۲۸۵ ہر اک بحر اُن ہی سے تھا پُر بہار   چمکتے تھے فلس اُنکے تھے آبدار
تھا کل جسم بھی نقرئی زرنگار   سمندر مین ہین قدرت کردگار
کبھی اک کبھی دو کبھی غول غول   پھرا کرتی ہین کرتی ہر جا کلول
کبھی مونگو نمین اور کبھی گھاس کین   وہ پھرتین غذا پا کر حاصل کرین
اُبھر کر دکھاتی ہین وہ اپنا روپ   نرالا ہے ہر طرح سے اُن کا روپ
۲۹۰ صدف مادر گوہر آبدار   سمندر مین ہین دولت کردگار
وہ گوہر جو زیور ہین انسان کے   بیان اُن عدن مین بھی ہین حاصل تھے
کہین سیپ ہین اور ڈولفن کہین   بہت مچھلیان ہین غرض بالیقین
ہین ویل اور لوتیان اُنمین بڑے   ہین واقعہ مین سردار وہ بحر کے

ایوب ۴۱-

بڑے اپنی قامت مین بے مثال کوہ ہین حرکات اظہار شان و شکوہ
سمندر کو جنبش مین لاتے ہین وہ عجب زور اپنا دکھاتے ہین وہ ۲۹۵
ہے دم ویل کی آلۂ خوفناک نہایت وہ ہے باعث خوف و باک
وہ ہر شے کو دم مین ڈبا سکتا سمندر کی تہ وہ دکھا سکتا ہے
تماست کی بھرتی ہے تند و بڑا اوچھلتا سمندر مین ہے جابجا
بہ تیاری سے وہ جانور پر وقار اُسے قابو مین لانا دشوار کار
نکلتی ہے اک اُس کے نتھنون سے شرار ہین دانت اُسکے سب خنجر آبدار ۳۰۰
سڈول اُسکا ہے جسم عضو نہ ہو کی چمک آنکھون مین اُسکے ہے بجلی کی
بلاشک وہ ہے شاہ دریا غرور اُسے دیکھ جرأت بھی جاتی ہے دور
حضور اُسکے ہین طفل کل پہلوان نہ ان سے پہنچ سکتا اُنکو زیان
ہے کھال اُسکی آہن سے بھی سخت تر نہین تیغ کا جس پہ ہرگز گذر
پرندے ہوئے پیدا ہر قسم کے وہ ہوتے ہی پیدا ہوا مین اُڑے ۳۰۵
پرندون کا ہے شاہ والا عقاب ہے پرواز اور زور مین لاجواب
ہے پرواز بعضون کی بے قاعدہ ہے یہ کام بعضون کا دانائی کا
ہین اُڑتے کہ جس طرح جائے سیل سمندر پہ اُڑتے نہین جنکی تھاہ
کہ تا دور کے ملک کو جائین وہ کہ تکلیفِ موسم سے بچ جائین وہ
پرند ایک ان سب کا ہے رہنما دکھاتا ہے ان کو وہی راستہ ۳۱۰
وہ اک ساتھ آسانی سے اُڑتے ہین وہ باقاعدہ بڑھتے اور بحر مین
ہوا کو ہٹاتے چلے جاتے ہین وہ منزل پہ اپنی اُتر آتے ہین
بھرے ہین پرندون سے میدان باغ شجرہا ہے خوش رنگ و سرسبز باغ
کہین قطعۂ آب پر ہے قیام پرندون کا جو وان ہین شادکام
ہین وان راج ہنس اور مرغابیان نہاتے وہان تیرتے وہ وہان ۳۱۵
کبھی اُڑتے اسپر وہ کرکے ہجوم ہوا مین ہے آواز سے اُنکی دھوم

کہین مور ہین جن پہ نقش و نگار
ہین وہ رنگ قوس قزح ہو نثار

پر دن پر ستارے ہین انکے جڑے
عجب لطف دیتے ہین جب ناچتے

ہین واقع مین وہ زینت باغ و راغ
جنھین دیکھ ہو دلکو حاصل فراغ

۳۲۰ کہین نغمہ زن طایر خوش نوا
ہر اک پیڑ پر جن کا ہے چہچہا

ہین خوشرنگ وہ اور خوش وضع سب
زبان پر سدا انکے ہے حمد رب

کہین گل پہ ہے بلبل خوش نوا
جو ہے دلفریبا اور سب دلربا

پپیہا کہین اور کویل کہین
ہے کوکو کہین قمریان دلنشین

پرندون نے شاخون مین اپنا مقام
کیا تا کرین رات ان پر تمام

۳۲۵ ہوئے شاخون پر اب وہ نغمہ سرا
شمول ملایک کی حمد و ثنا

بس اب ہوگیا روز پنجم تمام
پسندیدۂ حق تھا سب اپنا کام

چھٹے دن کا آغاز اب ہوگیا
ہوئی حمد حق اس مین صبح و مسا

روز ششم
حیوان و انسان کا خلق ہونا

دکرے پیدا حق نے کہا یہ زمین
ہر اک طرح کے جانور ہر کہین

مویشی ہون اور جنگلی جانور
ہو کیڑے مکوڑو نسے وہ بارور

۳۳۰ بہت قسم کے یان یہ ہون جانور
زمین ان سے معمور ہو سربسر

زمین نے کی تعمیل حکم خدا
کہ جاندار ہر قسم کو اب جنا

نہ اک دو تھے پر تھے ہزار ان ہزار
وہ تھے قد مین پورے وہ تھے خوش بہار

زمین سے اٹھے جنگلی جانور
کہ گویا تھی ماند انکی وہ سربسر

بسے جاکے جنگل مین جھاڑ مین وہ
گپھامین بنائی ہین اور پہار مین وہ

۳۳۵ جہان پر تھے اشجار سایہ فگن
مویشی ہوئے پیدا جو تراز دھن

چراگاہ مین جاکے چرنے لگے
اکیلے نہ تھے غول کے غول تھے

بڑی گھاس سے نکلا شیر ببر
نکلتے ہی جھپٹا ادھر اور ادھر

وہ یال اپنی تن کر ہلانے لگا
وہ قوت کے جوہر دکھانے لگا

لگڑبھگا اور چیتیا اور تندوا
جو قوت مین ہین شیر سے کم ذرا

زمین مین سے نکلے بزرودی دواب — ہوا جابجا ڈھیر مٹی کا اب ۲۴۰
دکھائی دیے سینگ نکلے ہرن — قلاچین لگے بھرنے سارے ہرن
دواب نکلا جسکا بڑا سب سے ڈیل — وہ ابر سیہ کوہ پیکر ہے فیل
غضب کا ذہین اور ہے چلبلا — ذہانت کے باعث بہت کام کا
ہے اتنا بڑا پھر بھی ہے تیز گام — محبت سے بن جاتا ہے وہ غلام
ہوا گھوڑا پیدا جو ہے پُر وقار — مددگار انسان رفیق اور یار ۲۴۵
بلا کا سبک سیر اور باوفا — وہ تیزی مین ہے برق یا صاعقہ
تھا بعد اُنکے سگ جو کہ ہے حق شناس — جسے ہے محبت مروت کا پاس
مگر گاے تیری ہے سب سے مفید — اُسی سے ہے ہر فائدہ کی امید
ہے شیر اسکا خوش ذائقہ اور مفید — ہے جسکے سبب تو نہایت سعید
نکل آئے کیڑے مکوڑے تمام — وہ حشرات جنکے رکھے تو نے نام ۲۵۰
وہ کیڑے جو گل کیطرح خوشنما — لباس اُن کا رنگین ہر قسم کا
نہایت نفیس اور ملائم مین یہ — ہین ہر رنگ کے اپنے افشان سے زر
بہت خوشنما اُنمین ہین تتلیان — وہ ہین پھول اُڑتے ہوئے بیگمان
ہوئے پیدا حشرات ہر قسم کے — ہوئے پیدا ہر قسم کے سانپ تھے
زمین پر وہ لہرانے ہر جا لگے — تھے بعض اُنمین سے موٹے اور تھے بڑے ۲۵۵
تھے پر دار بھی اور تھے از حد قوی — ہے حشرات مین اُنکو حاصل شہی
ہے سب کیڑوں مین دانا مور ضعیف — ہین دانائی سے کام اسکے لطیف
نہین اُسکا حاکم نہ ہے پیشوا — نظام جماعت ہی ہے جابجا
سدا مایل پیش بندی فراغ — ہر اک جادہ ہے بر سر باغ و راغ
خورش تاکہ اپنی اکٹھا کرے — کہ سرما مین آرام سے وہ رہے ۲۶۰
کہالت سے ہر دم ہے اسکو گریز — ہے وہ کام مین اپنے ہر وقت تیز
نکل آئین پھر شہد کی مکھیان — تھی دانائی اُنمے بھی از حد عیان

جو چھتّا بناتی ہین مثل مکان رکھین شہد محفوظ اپنا جہان
غرض حق نے پیدا کیے جانور ہین وہ تو مفید بشر سربسر
۳۶۵ وہ خلاقیِ حق کا اظہار ہین وہ خلقت ہین خالق کی درکار ہین
ہے گو اُن سے ظاہر خدا کا جلال ہے تکمیل مقصد تمام و کمال
مگر ہے نہین اُن کو فہم خدا نہین ان ہین خالق کا کچھ تذکرا
خیالاتِ عالی سے واقف نہین زمینی خیالات ہین بالیقین
نہ علم و ہنر سے ہین وہ بہرہ مند انھین ایک حالت ہین رہنا پسند
۳۷۰ نہ خالق کی خلقت کے کل فایدے اٹھا سکتے ہین مثل انسان کے
نہ ایجاد و دریافت سے انکو کام وہ حیوان ادنیٰ ہی ہین لاکلام
ہر اک جا پہ اب تھا سہانا سمان تھے خوبی سے پر یہ زمین آسمان
ہر اک جا پہ ظاہر تھا امن و امان ہر اک جا پہ تھے تازگی کے نشان
کھڑے تھے شجر پاے رنگین لباس تھا سبزہ زمرّد نمط انکے پاس
۳۷۵ زمین ساری فردوس کے مثل تھی تھی رونق عجب یان ہر اک چیز کی
کہین نغمہ زن تھے وہان پر پرند چرا گاہ مین چرتے تھے وان چرند
بہت مچھلیونکے تھے پانی مین غول وہان پیدہ ہر دم تھین کرتی کلول
چھٹا دن نہ اب تک ہوا ختم تھا تھا کرنے کو کچھ کام باقی رہا
نہ خلقت کا ظاہر تھا اتبک کمال تھی اسوقت یہ مرضیِ ذوالجلال
۳۸۰ کرے خلق خلقت کے مالک کو وہ ہر اک طرح حیوان سے برتر ہو وہ
ہو دانائی اسمین ہو فہم و تمیز خدا کی محبت ہو اسکو عزیز
حکومت کرے سب پہ وہ فی کمال رہے یان پہ ہر طرح فرخندہ حال
رہے آسمان سے علاقہ اُسے بھرا شکر سے دل ہمیشہ رہے
زبان اور دل سے ستایش کرے ہمیشہ عبادت مین اسکی رہے
۳۸۵ کہ اعلےٰ خدا نے بنایا اُسے وہ سب سے ہر اک طرح اعلیٰ رہے

خدا باپ سرچشمۂ زندگی
وہ حیوانون کو خلق جب کر چکا
جو کچھ خلق اب تک ہوا خوب ہے
ہے تیار روے زمین اسلیے
اُسے اپنی صورت پہ پیدا کرین
ہمارے ہو مانند اور پاک ہو
حکومت کرے جانور پر وہی
ہین جتنے چرندے ہزاران ہزار
ہر اک مچھلی اور جانور پانی کے
مطیع اسکے ہون ساری خلقت بھی
خدا باپ نے بیٹے نے روح نے
کیا خاک سے خلق آدم تجھے
یہ روح اُس نے نتھنوں مین پھونکی ترے
تو ہے خاکی بس نام آدم[1] ہوا
خدا نے دی برکت تمھین اور کہا
زمین کو کرو اپنا محکوم تم
ہو معمور تم سے یہ ربع زمین
مری خلق پہ بادشاہی کرو
تجھے اس نے فردوس مین یان رکھا
دیے تجھکو اثمار خوش ذایقہ
شجر نیک اور بد کی پہچان کا
اگر پھل تو کھائیگا مر جائیگا
تو خواہش کو رکھ اپنے بس مین مدام

ہے الحق وہی لایق بندگی
تب اس طرح ابن خدا نے کہا
وہ مطلوب دل اور مرغوب ہے
کہ مخلوق اعلی بیان پر رہے
اُسے خلق پر اپنی بالا کرین ۳۹۰
بہم جوہر پاک اور خاک ہو
ہو خلقت مین حاصل اُسی کو شہی
پرندے بھی سب جو کہ ہین ہوشیار
جو روے زمین پر ہین پیدا کیے
اُسی کی ہو عزت حکومت بھی ہو ۳۹۵
بڑی اپنی قدرت اور فضل سے
اُسی نے دی جان اور دیا دم تجھے
کیا خلق صورت پہ اپنی تجھے
تجھی سے پھر اک زن کو پیدا کیا
تمھین مین نے مختار سب پر کیا ۴۰۰
کرو فائدہ اُس سے معلوم تم
بڑھو اور پھلو اس پہ تم ہر کہین
مناسب جو ہو اس سے تم کام لو
ہین اشجار جس جا بہت خوشنما
بہت طرح کے جنکی قسمین جدا ۴۰۵
ترے امتحان کے لیے یان رکھا
تو اپنے کیے کی سزا پائے گا
گنہ کر کے تا تو نہ ہو تلخ کام

[1] معنے لال مٹی

کہ قابو نہ پائین گنہ اور موت — ارادے ہون شیطان کے سارے فوت

خدا کر چکا ختم جب اپنا کام — انھین دیکھکر وہ ہوا شادکام ۴۱۰

ہوا یہ چھٹا روز جبکہ اب تمام — ہوئے ختم خالق کی قدرت کے کام

یہ جب ہو چکا تب تو اٹھکر خدا — بشوکت وہان سے روانہ ہوا

کہ جائے وہانسے وہ عرش علا — جہان باپ کے ساتھ ہے وہ سدا

کرے تا کہ خلقت کو وانسے نظر — جو خوبی سے معمور تھی سربسر

وہان سے کرے اس کا کل انتظام — تھا خلقت مین اب تو یہی اسکا کام ۴۱۵

ہر اک جا ہلیلو یہ کی تھی صدا — ہر اک سمت جے جے کا نعرہ ہوا

ہوشعنا کی آواز تھی جا بجا — یکایک جہان سارا بھی گونج اٹھا

ہزارون ملایک ہم آواز تھے — موافق اُن آوازون کے ساز تھے

ستارے بھی سب نغمہ سنج اب ہوئے — ملایک جو تھے ساتھ یہ گاتے تھے

ہو وا سارے ای ابدی پھاٹکو — سب ای زندہ دروازو تم بھی کھلو ۴۲۰ (تزبور ۱۴۸ وغیرہ)

ہو اونچے کرو سر کو اپنے بلند — اسی کے لیے کھولدو سارے بند

کہ داخل ہو یہ بادشاہ جلال — جو آتا ہے اپنا دکھا کر کمال

بتاؤ یہ ہے کون شاہ جلال؟ — یہ وہ ہے کہ جسکا ہے بیحد کمال

یہی سب کا خالق ہے قادر ہے یہ — عجائب کے کرنے مین ماہر ہے یہ

سب ای پھاٹکو سر کو اونچا کرو — ہو اونچے سب ای دایمی پھاٹکو ۴۲۵

کہ داخل ہو یہ بادشاہ جلیل — ہے ہر کام مین اپنے جو بے عدیل

جو ہے رب الافواج شاہ جہان — ہے کی اُسنے خلقت مین قدرت عیان

وہ جب چڑھتا جاتا تھا گاتے تھے وہ — بہت جوش اپنا دکھاتے تھے وہ

گیا آسمان سے وہ عرش علا — ہر اک در اُسی کے لیے کھل گیا

سڑک وانکی تھی جسطرح کہکشان — تھا مٹی کی جا اسمین سونا عیان ۴۳۰

بہت سے ستارے تھے اُسمین جڑے — زیادہ درخشان وہ اوروں سے تھے

بز ہفتم سبت

ہوئی ساتوین روز کی شام اب ۔۔۔ تھا اب باپ کے ساتھ مین ابن رب
وہ بیٹھا خدا آپ کے دہنے ہاتھ ۔۔۔ نہایت جلال اور حشمت کے ساتھ
پسر کے پدر ساتھ ہر وقت تھا ۔۔۔ وہ وان بھی رہا اور یہان بھی لیا
وہ بھی ساتھ ہین خلق کرتا رہا ۔۔۔ پدر اور پسر اور روح خدا ۴۳۵
ہین خلقت کے بانی وہ ہین اک خدا ۔۔۔ نہین ایک سے دوسرا ہے جدا
خدا کام سے اپنے فارغ ہوا ۔۔۔ اُسی روز کو سبت کا دن کہا
مقدس اُسے اور مبارک کیا ۔۔۔ وہ انسان کے آرام کا دن ہوا
اسی دن ہوئی خوب حمدِ خدا ۔۔۔ اُسی دن کو تو پاک رکھنا سدا
لگے بجنے بربط بجے سب ستار ۔۔۔ ملایک نے کی حمدِ پروردگار ۴۴۰
موافق تھے آواز کے ساز سب ۔۔۔ وہ گاتے تھے سب دمبدم حمدِ رب
بھری جا بجا وان پہ بوے بخور ۔۔۔ ہوا جس سے خالق کو از حد سرور
ملایک نے کی اسطرح حمدِ رب ۔۔۔ "خدایا ترے کام ہین خوب سب
نہین اس کا ہوسکتا ہرگز بیان ۔۔۔ ہے بےمثل قدرت تری بےگمان
ملایک جو باغی تھے انکو ہلاک ۔۔۔ کیا تو نے دم مین خداوند پاک ۴۴۵
کیا اس سے قدرت کا ظاہر کمال ۔۔۔ مگر اُس سے بڑھ کر ہے ذوالجلال
کیا نیست سے ہست تونے جہان ۔۔۔ سراسر ہے کی اپنی قدرت عیان
بھلا اُن سے کیا تیرا نقصان ہوا؟ ۔۔۔ نہین کوئی کرسکتا نقصان ترا
تری سلطنت کو نہین ہے زوال ۔۔۔ ازل سے رہا ایک سا اُسکا حال
آسانی مرتد ہوے سب تباہ ۔۔۔ ہلاکت ہوا اُن کا بےحد گناہ ۴۵۰
ہوئی مشورت اُنکی باطل تمام ۔۔۔ تھے اُنکے سراسر خیالات خام
کرین کم پرستارونکو وہ ترے ۔۔۔ اور اسطرح پونہچا ہین نقصان تجھے
جو چاہے کرے کم وہ تیرا جلال ۔۔۔ وہ لاتا ہے اپنے پہ از حد زوال
دکھاتا ہے تو اپنی قدرت کا زور ۔۔۔ نرالے ہین سب تجھ سے ترے سارے طور

۴۵۵ بدی سے تو نیکی بنا سکتا ہے　　تو قدرت کے جلوے دکھا سکتا ہے
کہ تو نے بہشتِ برین کے قریب　　کیا خلق عالم عجیب و غریب
خلا مین کیا خلق عالم تمام　　نہین آتے ہین فہم مین تیرے کام
ستارے کیے خلق ہین بیشمار　　ہے شاید ترا مطلب اے کردگار
بتدریج آباد اُن کو کرے　　انھین اپنے مخلوق سے تو بھرے
۴۶۰ سمندر مین پیدا ہے کی یہ زمین　　بہت اچھی مثلِ بہشتِ برین
رکھا تو نے انسان کو ہے یہان　　مبارک ہے اسکو کیا بیگمان
اُسے اپنی صورت پہ پیدا کیا　　عبادت کا بھی اسکو درجہ دیا
اُسے اپنی مخلوق کا سر کیا　　اُسے خلق پہ اپنی برتر کیا
پرستارونکی تا جماعت بڑھے　　ہو جن سے بزرگی ہمیشہ تجھے
۴۶۵ مبارک ہے گر جانے اپنا یہ حال　　تجھی کو ہر اک طرح دے وہ جلال
رہے اپنی حالت پہ قایم مدام　　ہمیشہ رہے پاک اور نیک نام
غرض اسطرح حمد باری ہوئی　　ہوئی سبت کے دن عبادت گری
ہلیلویہ سے گونجا عرشِ علا　　وہ تھا روز آرام اور حمد کا
کیا عرض کو تیری مین نے قبول　　کہ ہو فائدہ اس بیان سے حصول
۴۷۰ کیا مین نے خلقت کا پورا بیان　　جہانتک تھا ممکن کیا وہ عیان
ہو واقف تو اور تیری اولاد بھی　　تری اور اُن سب کی ہو بہتری
تو بتلائے گا اُنکو یہ سب بیان　　کہ ہو کشف سب اُنپہ رازِ نہان
ہو باہر ترے علم کے کوئی بات　　مناسب ہے، تو پوچھ اے نیک ذات
وہی جس سے حاصل ہو تجھکو مفاد　　ہو فضلِ خدا تجھ پہ تا اور زیاد"

جلد ہشتم

آدم کی رفائیل کے ساتھ آخری گفتگو

تمہید

کہان ہے تو اے ساقی نیکنام — مے حق پرستی کا دے مجھکو جام
رہا تیری مے سے ابھی تک سرور — تو اور جام دے تا نہین ہو وہ دور
مزے لیتی ہے اُسکے ابتک زبان — پلا دے وہی ساقئ مہربان
مرے دلکو ہے اُس کا حد درجہ شوق — کہ جس طرح آدم کو حاصل تھا ذوق
رفائیل کی باتون کے سننے سے — وہ باتین تھین یا نغمۂ شیرین تھے ۵
ہوا ختم تھا اُسکا گو اب کلام — تھین اتنی پسندیدہ باتین تمام
مزہ لیتا تھا ان کا وہ ابتلک — نہ اسکو رہا دیر تک کوئی شک
کہ سنتا ہون مین ابتلک اسکی بات — وہ تھین روح کو مثل آب حیات
ہوئی جس زمان حالت وجد دور — تھا شوق سماعت کا اُتنا وفور
کہ وہ شکر کے ساتھ کہنے لگا — مین مشکور ہون اتنا ترا اے رہنما! ۱۰
نہین شکر کر سکتا تیرا ادا — مین بدلہ مین دون مہربانی کے کیا؟
بجھی علم کی تشنگی تو نے دور — ہوا جس سے مجھ کو نہایت سرور
وہ بتلائی جو فہم سے دور بات — مجھے جس سے حیرت تھی آئی نکیدات
بڑھی عظمت حق ہے دل مین مرے — ہوئی معرفت حق کی حاصل مجھے
ہوئی پیدا پھر علم کی بھوک اب — تو آسودگی بخش والا حسب ۱۵
مین کرتا ہون جب آسمان پر نگاہ — جہان پر ہین ستارے اور مہر و ماہ
مرے دلمین آتا ہے تب یہ خیال — کہ اجرام فلکی کا ہے طرفہ حال

آدم کا علم تازہ کے لیے درخواست کرنا اور کواکب کی حرکات وغیرہ سے آگاہی حاصل کرنا

ہزاروں ستارے ہیں اور ہیں بڑے ۔ قیاساً سمجھ میں یہ آتا مرے
وہ ہیں دور چھوٹے نظر آتے ہیں ۔ سفر دور کا کرکے آجاتے ہیں
۲۰ یہ دنیا مقابل میں ذرّہ ہے ایک ۔ جہاں اسکے یہ خرمن میں دانہ ہے ایک
ہیں اسکے لیے کیوں کواکب بسبب ۔ سمجھ میں مرے ہے یہ حال عجب
وہ کرتے ہیں دنیا کا ہر دم طواف ۔ وہ کرتے ہیں اس جا کی تاریکی صاف
ہے یہ بحث پیدا مرے دلمیں اب ۔ بھلا کس لیے حق نے جو سبکا رب
نہیں کرتا بیکار ہے کوئی کام ۔ ہیں حکمت کے کل کام جسکے تمام
۲۵ کواکب کیے پیدا ہیں اسقدر؟ ۔ فقط کام ان کا یہی ہے مگر
کہ پونہچائیں اس چھوٹی دنیا کو نور ۔ اسی واسطے چشمۂ نور ہوں
ہے گردش میں اور بھی ہیں لیل و نہار ۔ نہیں انکو اس کام سے ہے قرار
ہیں حرکت میں سب پر نہ ساکن زمین ۔ ہے بہتر مری راے میں بالیقین
زمین گھومتی ہو تا آسمان ہی ۔ نہیں فرق آتا نتیجہ میں بھی
۳۰ غرض تھوڑی حرکت بھی اور کم مدار ۔ ہیں کافی کہ تاباں ہوں لیل و نہار
زمین تاکہ حاصل کرے روشنی ۔ ہے نور کے ساتھ میں گرمی بھی
مناسب یہ ہے کیونکہ وہ ہیں بڑے ۔ ہیں سرچشمہ وہ گرمی و نور کے
وہ ہیں تیز رو صاعقہ سے سوا ۔ زباں میں ہماری ہے مقدور کیا
کہ وہ کر سکے انکی سرعت بیاں ۔ کرے انکی دوری و رفعت بیاں
۳۵ تھا ظاہر یہ آدم کی باتوں سے اب ۔ ہے شایق نہایت وہ عالی حسب
کرے علم حاصل وہ جو ہے دقیق ۔ وہ باتیں سمجھ جائے جو ہیں عمیق
سمجھ کر یہ جلدی وہاں سے اٹھی ۔ جہاں گوشہ میں بیٹھی وہ سنتی تھی
تھی عظمت عجب سادگی کی شریک ۔ ہے ہر حال سبکے لیے یہ ہی ٹھیک
اُسے دیکھتا جو وہ یہ چاہتا ۔ نہ جانے کبھی وانسے وہ مہ لقا
۴۰ وہاں سے چمن کی طرف وہ چلی ۔ جہاں کی اُسے سیر منظور تھی

اُسے دیکھکر غنچے سب کھل گئے　　وہان آنے سے اُسکے وہ خوش ہوئے
نہ اسواسطے وہ وہان سے گئی　　خوشی گھری باتونسے اُسکو نہ تھی
کہ اُنکے سمجھنے کے قابل نہ تھی　　اسی مین مگر اسکی تھی خورّمی
کہ شوہر کو اُستاد اپنا بنائے　　ملک سے وہ سیکھے وہ اسکو سکھائے
سکھانے مین وہ پیار سے کام لے　　وہ دلجوئی ہر وقت اسکی کرے　۴۵
کبھی درمیان مین کرے پیار سے　　وہ باتونسے ہر وقت دل خوش کرے
میان بی بی مین سب جگہ ہو یہ پیار　　ہر اک جا ہو فردوس کی تا بہار
پری کی طرحسے وہ وہان سے چلی　　بظاہر اگرچہ اکیلی وہ تھی
تھین پر ساتھ مین حسن کی خوبیان　　تھین مانند سلطانہ عظمت عیان
جسے دیکھکر چاہتا دل یہی　　نظر سے نہ غائب ہو یانسے کبھی　۵۰
یہ لطف و کرم اب رفائیل نے　　یہ پاسخ دیا ہو تشفی اُسے
(رفائیل کا جواب) تری خواہش علم کو دیکھ کر　　ہون خوش تجھسے از حد اے پُرہنر
ہے یہ آسمان اک کتاب خدا　　جسے حق نے تیرے لیے ہے رکھا
خدا کے عجائب کو تا تو پڑھے　　وہ باتین بہت سی سکھالے تجھے
اسی سے تو دن گھنٹے اور فصل سال　　سمجھ واسطے اپنے اے باکمال!　۵۵
زمین کرتی گردش ہے یا آسمان　　نتیجہ ہے دونو کا اک ہی عیان
ہین اور باتین جو حق رکھتی ہین راز　　اُنھین جانتا ہے فقط کارساز
نہین اُنکی تفتیش کر سکتے ہم　　ہو اُنکے سبب حمد حق دمبدم
قیاس اپنے دوڑا مین جو چاہین وہ　　دلایل بہت کام مین لائین وہ
کرین آسمانون کا دریافت حال　　ہے اُنکے لیے پر نہایت محال　۶۰
ہون اُنکی حقیقت سے واقف کبھی　　اگرچہ کرین صرف کل زندگی
وہ باتین کہ جن پر نہایت ہو ناز　　وہ سمجھین کہ دریں حقیقت کے باز
مگر اسقدر بعض ہونگی بجہ　　کہ خالق ہنسے اُنکی دریافت پر

وہ دریافت کچھ کر سکین گے ضرور | ہے پر علم کامل بہت سب سے دور
۶۵ کرینگے وہ دوری کا دریافت حال | کرینگے ستارونکی دریافت چال
اسی طرح جانینگے اور باتین بھی | مگر ہو گی اِن سے نہ آسودگی
ابھی علم کی تجھ کو ہے جستجو | اسی کا نہایت ہے مشتاق تو
لگا لینگے اسمین بہت اپنا دل | ہے حیران اب اس بات سے تیرا دل
بڑے اور روشن ہین خدمتگزار | زمین کے جو چھوٹی ہے اور سخت تار
۷۰ وہ ساکن ہین حرکت مین رہتے ہین سب | ہین پونہچاتے فیض اسکو ہے عجب
اسے دلمین اپنے سمجھ خوب تو | بڑا ہو کہ روشن ہو یا خوبرو
ہمیشہ وہ عظمت کے قابل نہین | بڑائی کے وسعت اور ہین بالیقین
زمین چھوٹی ہے اور تاریک بھی | مگر فضل حق سے نہین ہے تہی
سدا حق کی برکت سے ہے بارور | ہے خورشید بیخبر مگر سربسر
۷۵ اثر اسکی خوبی کا اُس پر نہین | زمین اِس سے پھلدار ہے بالیقین
شعاعون کا ہرجا ہے یان پر اثر | اسی طرح سیارے بھی اور قمر
زمین کو ہین پونہچاتے یا تجھکو فیض | یہ ہے کام اُن کا تجھی کو ہو فیض
وسیع آسمان اور یہ سب فضا | حقیقت مین ہین مظہر کبریا
ہے عالم کا اک گوشہ تجھکو دیا | ترے واسطے ہے تو وہ بھی بڑا
۸۰ ہے باقی کسی اور غرض کے لیئے | جسے رکھا پوشیدہ انسان سے
کواکب ہین مثل بلا یک سریع | ہین سرعت مین اپنی نہایت بدیع
سمجھنا نہ تجھ کو تو آہستہ گام | نہ جنت سے آتا تھا آسان کام
سحر کو وہان سے روانہ ہوا | یہان دوپہر ہی کے قبل آگیا
ہے دوری وہ جسکا ہے بیحد شمار | ہو اظہار کس طرح سے ذی وقار
۸۵ اسی طرح سیارگان فلک | ہے جیسے ضیا اور جن سے چمک
ہین رکھتے جلد ہی زمین کا طواف | نہین کرتا ہون اسکا مین اعتراف

اگرچہ بظاہر وہ حرکت میں ہیں
ہے ممکن غلط فہمی تجھ میں رہے
ہے ممکن ہو خود مرکزِ کل جہان
کرہ ارض کا اور ستارے سب
کریں تاکہ خورشید کا وہ طواف
زمین آتی جب مہر کے سامنے
وہ جب ہٹتی ہے رات ہو جاتی ہے
اگر سمت اسوقت ہوتا ہے روز
یہی نور وہ ماہ کو دیتی ہے
وہ سب بحر ہیں مہ میں جو داغ ہیں
ہے تیری طرح وان بھی مالک کوئی
ہے ممکن کہ ہوں اور بھی مہر و ماہ
کواکب نہ ہرگز بنے اس لیئے
ہیں دنیا وہ شاید ہے آبادی ان
زمین کرتی دورہ ہے یا مہر و ماہ
ہے مشکل ترے واسطے جاننا
کہ ہر علم انسان کا محدود ہے
نہ ہر بات کے جاننے کی طرف
لگا دل کو اے مرد نیکو شعار
نہ سب باتوں کو جان سکتا ہے تو
انھیں جانتا ہے فقط بے نیاز
خدا پر انھیں چھوڑ اے حق شناس
اسی سے تو ڈر اسکی خدمت تو کر

مگر تجھ سے وہ اتنی بعید ہیں
نہ معلوم حال ان کا تو کر سکے
اگرچہ نہیں ظاہر ہے یہ عیان
رہا کرتے گردش میں ہیں روز و شب ۹۰
اگر اپر نہیں تجھ کو یہ اشتیاق
اور وہ دکھلائی دیتا ہے اس دم تجھے
نہیں شکل خود تب نظر آتی ہے
کہ خورشید سے اس پہ جلوہ فروز
وہ واپس اسے تب ہیں دے لیتی ہے ۹۵
ہے ممکن وہاں باغ اور راغ ہیں
ہے یان اور وان حق کی جلوہ ،،
نہیں پوچھ جب تک ہو تیری نگاہ
کریں صرف یان پر مقرر تجھے
عجائب وہاں پر بھی ہیں بیگمان ۱۰۰
ہیں کیا کیا فلک پر بھی کار آلہ
ہے بہتر اسی بات کا ماننا
اسے حد سے بڑھ جانا بے سود ہے
ہر اک کے نہ پہچاننے کی طرف
بہت خواہش علم کرتی ہے خوار ۱۰۵
بہت واقعی راز ہیں نیک خو
کہ وہ جن پہ ظاہر کرے اپنا راز
جو رکھتا ہے ہر طور سے تیرا پاس
یہی فرض مخلوق ہے عمر بھر

۱۱۰ جو تجھکو دیا اس سے خوش رہ مدام
یہ فردوس اور بانوی لالہ فام
نہ دوڑا ادھر اور ادھر تو خیال
نہین جان سکتا کواکب کا حال
ہین مخلوق کیسے ہے وان اور کیا
۱۱۵ اُنھین باتونکا علم حاصل تو کر
زمین آسمان کا بتایا جو حال
کہا مطمئن ہو کے آدم نے اب
دیا اپنی باتون سے مجھکو سرور
بتایا کہ دن زیست کیونکر بسر
۱۲۰ خیالات آوارہ سے دکھ نہ دو ت
خوشی سے بسر جو کہ ہو سکتی ہے
کرین ہم نہ آوارہ اپنے خیال
نہین حد ہے آوارگی کی کوئی
نہ ان چیزون کا دل مین لاوین خیال
۱۲۵ جو ہین دور اور جو ہین ہمسے نہان
اسی چیز سے واقع مین اُنشوی
جو ظاہر ہین اور جو ہین ہمسے قریب
کرین علم ہم اُن کا حاصل مدام
جو اس سے زیادہ ہے بے سود ہے
۱۳۰ خراب اس سے ہوتا ہے اپنا دماغ
ہوس علم کی بڑھتی ہے روز روز
مگر پیدا ہوتا ہے اس سے غرور

تجھے اور مخلوق سے کون کام؟
ترے واسطے ہین تو خوش رہ مدام
ہر اک بات کا جاننا ہے محال
کہ ہے وان پہ کیا صنعت ذوالجلال
ہے بہتر یہ اَے مرد فہم و ذکا!
جو ہین فائدہ مند و نزدیک تر
"قناعت تو کر اس پہ اَی ذی کمال"
کہا "اے صاحب فہم و والا حسب
ہے کی دل کی بےچینی بھی میری دور
حقیقت مین اچھا ہے یہ ہر سبب
نہین تلخ اس زندگی کو کردین
نہ تکلیف دہ ہے یہان کوئی
نہ ہون انکے باعث کبھی تنگ حال
ہمارے لیے ہے مناسب یہی
سمجھنا ہے جنکا نہایت محال
نہین انکا ممکن ہے ہونا عیان
کیا ہم کرین قدر اُن چیزونکی
مگر وہ بھی سب ہین عجیب و غریب
اُنھین سے نکل سکتے ہین اپنے کلم
ہماری نہین اس سے بہبود ہے
نہین زیست کو ہوتا حاصل فراغ
نہین علم ہرگز یہ ہے دل فروز
سمجھ عام ہوتی ہے یک لخت دور

آدم کا اپنے خیالون کیطرف [illegible] کو متوجہ کرنا

نہین ہوتا دنیا کا ہے تجربہ
بس اب اونچے سے نیچے کو اُترین ہم
کرین باتین وہ ہی جو ہون سودمند
اسی گفتگو مین یہ موقع ملے
ہو دل کی تشفی ترا ہر جواب
ہوئی مجھکو ان باتون سے آگہی
ہوئین تب وہ میرا نہ تھا جب وجود
کرم سے تو میرا بھی سن اب بیان
بہت وقت دن ہے باقی ابھی
ہے میری غرض تا تجھے روک لون
سناؤن درمیان مین مین تیرا کلام
ہے جنت یہ فردوس جب تک ہے تو
نہ انگور کا رس ہے اتنا لذیذ
ہے محنت کے بعد اس سے آسودگی
مگر سیری ہو جاتی ہے جلد تر
ہین شیرین تر اس سے لفظ بھلا
یہی چاہتا دل سنا مین کرون
فرشتہ نے ساتھ انکسار کے اب
فصاحت سے معمور ہین تیرے لب
شباہت کی اپنی بھی تجھکو عطا
کل اوصاف ظاہر کے باطن کے بھی
کہ خاموشی بھی تیری گویائی بھی
ادا تیری ہر اک مجھے ہے پسند

اسی سے ہے اندیشہ نقصان کا
جو ہین پاس چیزین انھین دیکھین ہم
مجھے اور سبھے ہون نہایت پسند ۱۳۵
ہو عرفان حق اور حاصل مجھے
کرم سے ترے اے تقدس مآب!
کہ جنکی خبر مجھکو پہلے نہ تھی
ملا ہے سمجھے اور خالق ہست و بود
ہے ممکن ہو شاید وہ تجھ سے نہان ۱۴۰
ہو منظور درخواست یہ بھی مری
کسی حیلہ سے تجھکو جانے نہ دون
کہ تو ہے بیان رحمت ذوالکرام
ہے شیرین نہایت تری گفتگو
سخن تیرا ہر اک ہے جتنا لذیذ ۱۴۵
بجھاتا ہے وہ پیاسے کی تشنگی
ولے تیرے کلمات اے پیمبرا!
نہین سننے سے دل ہے بھرتا ذرا
مین صحبت مین تری ہمیشہ رہون
دیا اسکو پاسخ اے انسان کے اب ۱۵۰
ہے شیرینی تیری زبان مین عجب
خدا نے تجھے خلق جسدم کیا
ہین تجھ مین ہے ان سے ترقی تری
نہین خوشنمائی سے خالی کبھی
حقیقت مین تیری ہے ہر شی پسند ۱۵۵

معزز تو خادم ہے حق کا یہان ۔ ہین خدام جسطرح سے ہم وہان
برابر تجھے جانتے ہین ملک ۔ کسی کو نہین تیری عظمت مین شک
ہر اک تیرا دریافت کرتا ہے حال ۔ ہین خوش حق نے تجھکو کیا ہے نہال
دی عزت تجھے اُسنے ہر طرح سے ۔ کیا پیار ہے اُس نے از حد تجھے
۱۶۰ کرم سے سنا اپنا بھی تو بیان ۔ ہوا خلق جب تو نہ تھا مین یہان
گیا تھا سفر مین یہان سے مین دور ۔ کہ دوزخ کے دیکھے تھا جانا ضرور
ملایک کا اک دستہ لیکر گیا ۔ مرے واسطے تھا یہ حکم خدا
کہ دیکھون کہ بھاگا نہ وانسے کوئی ۔ نہ حاصل کسی نے کی آزادگی
خلل تا کہ خلقت مین پیدا کرے ۔ خرابی یہان پر ہویدا کرے
۱۶۵ وہ کر سکتے ہین کیا خلاف خدا ۔ مگر ہے یہی مرضی کبریا
کرلے کام وہ ہم سے اُنکے خلاف ۔ اطاعت کا ہوتا کہ اظہار صاف
وہان پایا جاکر کے دروازہ بند ۔ جو تھا ہولناک اور نہایت بلند
عجب شور مجھکو سنائی دیا ۔ نہین ناچ گانے کا ہرگز جو تھا
غل و شور ماتم کا تھا واقعی ۔ سنی تھین نہ آوازین ایسی کبھی
۱۷۰ تھا وان زور کا نالۂ دلگداز ۔ در قہر ہر لعنتی پر تھا باز
انھین غصہ تھا حالتِ زار پر ۔ نہایت تھے بیہودہ گو بے ہنر
غرض سبت کی شام کے پیشتر ۔ پلٹ آئے تا وان کی دین ہم خبر
ہوئے خوش کہ پھر نور مین آگئے ۔ نہ تاریکی مین دیر تک ہم رہے
بس اپنا بیان دوست اب تو سنا ۔ کہ ہے سننے کا شوق دلمین بڑا
۱۷۵ ترے نقل مین بھی ہمہ گوش ہون ۔ توجہ سے جو کچھ کہے تو سنون
وہ جب کہہ چکا بو البشر نے کہا ۔ حقیقت مین یہ ہی تھا مقصد مرا
کرون باتین تا تجھکو مین روک لون ۔ مین اور فیض صحبت سے حاصل کرون
وگرنہ ہے مشکل مرے واسطے ۔ بتاؤن کیا خلق کیسے سمجھے

آدم کا اپنی پیدایش کے بعد کا حال بیان کرنا۔

تم اے کوہ و وادی و میدان بھی سب　　تم اے چشمہ پردہ ہائے عجب
اور اے سارے جاندار و وحش و طیور　　[illegible] طرح جو چلتے اور جیتے ہو
اگر تم نے دیکھا ہو بتلاؤ تم　　کہ [illegible] ہے مری عقل گم
۲۰۵ میں کس طرح اور کیسے آیا یہاں　　نہیں آیا میں آپ سے بیگمان
سبب لازم کہ ہے میرا خالق کوئی　　ہر اک چیز پر جس کو ہی برتری
جو ہے نیک اور قادر بے مثال　　ہر اک وصف میں [illegible] بیمثال
بتاؤ کہ کسطرح جانوں اُسے　　پرستش [illegible] جیسے لائق ہے اُسے
میں جو کچھ ہوں اسکے سبب سے میں ہوں　　ادا کس طرح حق احسان کروں
۲۱۰ میں زندہ ہوں اور چلتا اور پھرتا ہوں　　میں جاؤں کہاں تا میں اس سے ملوں
مجھے خوش بنایا ہے جیسے زیاد　　کروں اپنے خالق کو کسطرح یاد
یہ جب کہہ چکا تب میں آگے بڑھا　　وہاں سے [illegible] ان خواب سے میں اٹھا
جہاں جان پیدا ہوئی اور دم　　بڑھایا [illegible] ان زندگی میں قدم
جہاں نور کو دیکھکر خوش ہوا　　نہ معلوم داں سے کہاں میں گیا
۲۱۵ کہ مجھکو ملا تھا نہیں کچھ جواب　　نہیں صبر کی دلمیں میں لایا تاب
گیا غور اور خوض میں بیتاب　　جہاں پر تھا میدان سرسبز سب
جہاں موجزن چشمۂ صاف تھا　　جہاں پر تھی سرد اور تازہ ہوا
بہت غلبۂ خواب مجھ پر ہوا　　میں پھولوں کی چادر پہ واں سو گیا
میں سمجھا کہ ہوگا یہ خواب عدم　　رہے گی نہ ہستی نہ ہوگا نہ دم
۲۲۰ تھا سوتا نظر آیا تب ایک خواب　　دیا تھا نہیں زندگی نے جواب
ہوا ہوش کہ جیتا ہوں اور دیکھتا　　اور اُس وقت میں دیکھتا یہ میں تھا
اک آیا تھی جس کی الٰہی شبیہ　　ملایک سے بھی جو تھا [illegible]
کہا مجھ سے آدم تو اب یاں سے چل　　تری مشکلیں جلد سب ہونگی حل
تو ہے بوالبشر پہلا انسان ہے　　ترے واسطے سب یہ سامان ہے

خدا کا آدم پر ظاہر ہوا

تری نسل ہوگی نہایت بڑی
بلایا مجھے تو نے مین آیا ہون
مین لیجاؤن جس جا ہے تیرا مکان
اُسے حق نے تجھکو عنایت کیا
وہ گویا ہوا مین مجھے لیکیا
سلے بحر و بر راستہ مین مجھے
یہان پر جو تھا ایک سرسبز کوہ
تھی چوٹی پر اُسکی میدان سب
درختون کی دیوار و سے تھا گھرا
روشین تھین وہان ، روان کنج تھے
جو دیکھے تھے دنیا مین مین نے تمام
ہر اک پیڑ پہ خوشنما تھے ثمر
یہ خواہش ہوئی دیکھکر آیا مین لیتا
اب اس حال مین آنکھ میری کھلی
جسے خواب مین دیکھا تھا تھا سامنے
یہان نا پہ مین پھرتا ادھر اور ادھر
منور تھا وہ تھا الٰہی شبیہ
یکایک درختون سے ظاہر ہو
تھی اُسکے لیے ولمین عظمت بڑا
اُٹھایا مجھے اُس نے اور یہ کہا
مین ہون خالق تمالک و سرما
ہر اک چیز جسکو تو ہے دیکھتا
یہ فردوس مین تجھکو دیتا ہون اب

تجھی کو ہے مخلوق پہ برتری ۲۲۵
کہ اسوقت تیری ہدایت کرون
خوشی کا وہ ہے باغ مثل جنان
یہ کہکر مجھے ساتھ اپنے لیا
بلا چلنے کے ساتھ اُسکے گیا
مجھے اُس نے پونہچایا آسانی سے ۲۳۰
بلندی کے باعث جو تھا باشکوہ
تھی خالق کی ہر جا یہ صنعت عجب
ہر اک طرح سے جو کہ تھے خوشنما
ہوئی دیکھکر جنکو فرحت مجھے
نہین خوشنما ایسے تھے لا کلام ۲۳۵
عجب دل پہ تھا دیکھنے سے اثر
لگی بھوک بھی کرنے حالت زبون
نظر آیا واقع مین مجھکو وہی
وہی سب تھا کچھ تھا نہ اُسکے خلاف
نہ آتا مرا رہنما گر نظر ۲۴۰
ملایک کی نسبت بھی تھا وہ جسیم
مین سہما مگر دیکھکر خوش ہوا
گرا قدمون پر تا کرون بندگی
مین وہ ہی ہون جسکو تو ہے ڈھونڈتا
ہوئے خلق مجھسے یہ ارض و سما ۲۴۵
جو نیچے ہے اوپر ہے اور بیچ بھی
جو زیر سما ہین وہ بھی چیزین سب

یہان باغبانی تو کرنا مدام ۔ تو پھل کھانا اور رہنا یہان شادکام
شجر جو یہان پر ہین پھل انکے کھا ۔ کمی کا خیال اپنے دل مین نہ لا
۲۵۰ نہ کھانا ثمر اُس شجر کا مگر ۔ ہے تیرے لیے زہر جس کا اثر
(خدا کا حکم)
بدی اور نیکی کی پہچان کا ۔ شجر وہ ہے کھانا اُس سے برا
ہے وہ واسطے امتحان کیلیئے ۔ تو ایمان رکھے اور اطاعت کیلیے
ہے مرکز مین نزد درخت حیات ۔ ترے واسطے پھل ہے اُسکا ممات
نہ کھانا خبردار تو اُس کا پھل ۔ خوشی مین نہ ہو تیری پیدا خلل
۲۵۵ اگر میرے اِس حکم کو توڑیگا ۔ اگر اِس کا پھل تو کبھی کھائیگا
اُسی دن تو مرجائے گا بالضرور ۔ رہے گا کبھی موت سے تو نہ دور
یہ خوش حال حالت رہیگی نہین ۔ رہے گا سدا دکھ مین تو بالیقین
تحکم سے یہ حکم اُس نے دیا ۔ کہ جس کے سبب خوف پیدا ہوا
ارادہ اُسی دن سے مین نے کیا ۔ نہین توڑون ہرگز مین حکم خدا
۲۶۰ نہین بھولتا ہون یہ فرمان بھی ۔ اطاعت کرون یہ ہے خواہش مری
بفضل و کرم پھر یہ اُس نے کہا ۔ (نشان تحکم نہ باتون مین تھا)
ہو فقط یہ نہ فردوس افضل مقام ۔ یہ دنیا اور اسکی یہ چیزین تمام
تجھے دیتا ہون اور تیری نسل کو ۔ تو قابض ہو مالک بھی ہر شئے کا ہو
بس اب دیکھ ہر قسم کے جانور ۔ ہوائی و باشندۂ بحر و بر
۲۶۵ ترے پاس مین بھیجتا تا کہ تو ۔ کرے اُن کی معلوم عادات و خو
ہر اک شے کے فواید پہ کرکے نظر ۔ رکھے نام ہر ایک کا غور کر
ترے پاس آکر اطاعت کرین ۔ حکومت مین تیری سدا وہ رہین
یہ کہہ کر وہان سے وہ غائب ہوا ۔ اکیلا مین دریا کنارے بڑھا
گیا بیٹھ تا وان کی دیکھون بہار ۔ ہوا آب سیماب سان بیقرار
(خدا کا آدم کے پاس جانور وغیرہ بھیجا)
۲۷۰ لگے آنے دریائی کل جانور ۔ وہ سب ساتھ جوڑے کے تھے سر بسر

وہ دریا مین کرتے تھے ہر جا کلول — تھا اک جنس کا بھی وہان ایک غول
سڈول اُنکے اعضا تھے خوش رنگ تھے — ہر اک جنس کے وان جدا ڈھنگ تھے
اُنھین دیکھ کر مجھکو حیرت ہوئی — خدا کی مرے دلمین عظمت بڑھی
کی حمدِ خدا اور شکر و سپاس — کہ دریائی خلقت بھی تھی بے قیاس
ہر اک پر کیا مین نے ہر طرح غور — عجوبہ تھے واقع مین ہر اک کے طور ۲۷۵
رکھا نام ہر ایک کا جنس وار — ہے گو نام رکھنا بھی دشوار کار
مگر فضلِ حق نے ذکاوت یہ دی — نہین نام رکھنے مین مشکل ہوئی
پرندے وہان آئے پھر بیشمار — کوئی صف بہ صف اور کوئی در قطار
وہ بھی جوڑا جوڑا تھے اور جنس دار — تھا اک جنس کا بھی وان بیشمار
تھے ہر رنگ کے طایرِ خوش نوا — تھے اوصاف و عادات جنکے جدا ۲۸۰
رکھا نام ہر جنس پردار کا — اُنھین دیکھ کر دل مرا خوش ہوا
وہ جب اڑ گئے تب بہت جانور — مرے پاس آئے گزین تا نظر
تھے کیڑے مکوڑے بہت جنس وار — تھی وہ چھوٹی خلقت مگر بیشمار
ہوئین حاضر اب شہد کی مکھیان — بہت آئین وان رنگتی چیونٹیان
ہر اک وقت تھین وہ بھی سرگرم کار — فرائض ادا کرتے مین ہوشیار ۲۸۵
رکھا نام سب کیڑون کا جنس وار — ہین گو جنس اُن سب کی بھی بیشمار
بڑے جانور آئے پھر غول مین — وہ بھی فایدہ جن سے حاصل ہین
رفاقت کا دم بعض بھرنے لگے — بہت کار خدمت وہ کرنے لگے
بہین دودھ کی دھارین وان جا بجا — ہوا جن کو پی کر کے دل خوش مرا
سواری کو رہوار حاضر ہوئے — سواری سے اپنی کیا خوش مجھے ۲۹۰
نہ ہٹتا تھا اُس سے سگِ حق شناس — ہر اک وقت رہتا تھا وہ میرے پاس
تھے حاضر وہان شیر اور بھیڑیا — مجھے اپنی شہ زوری دکھلاتے تھے
تھی بندر سے حاصل مجھے دل لگی — تھے کام ایسے جن سے کہ آئے ہنسی

فوایدسے اُن کے ہوا بہرہ ور / رکھا بعد کو نام ہر جانور
کہا مین نے تب "خالق العالمین! / تو ہے یکتا اور تیرا ثانی نہین ۲۹۵
ہراک شئے سے بالا و برتر ہے تو / ہے انسان کیا شئے ترے روبرو
پرستش مین کس طرح تیری کرون / تجھے کس طرح سے سدا خوش رکھون؟
شب و روز ہے تیرا مجھ پر کرم / ترے فیض سے سب ہین ناز و نعم
مجھے یان یہ دی تو نے ہر ایک شے / زیادہ ضرورت سے ہر چیز ہے
شریک اِس مین کوئی ہے میرا نہین / اکیلے یہان رہنا اچھا نہین ۳۰۰
اکیلے مین کس طرح بہلاؤن دل / کہان سے مین اسطرح کا لاؤن دل؟
اکیلے جو کھا پی کے خوش رہ سکے / اکیلے یہان رہنا بھائے جسے
نہین مجھکو تنہائی مین ہے خوشی / نہ تسکین و آرام و راحت کوئی
دلیری سے جب عرض یہ مین نے کی / ہوئی مجھ پہ تب رحمت ایزدی
مجھے مسکرا کر دیا یہ جواب / "تو ہے بخشش سے مری فیضیاب ۳۰۵
ہین مخلوق یان پر تو تنہا نہین / بہ کثرت وہ موجود ہین ہر کہین
ترے پاس آتے ہین اور کھیلتے / وہ کرتے ہین ہر طرح سے خوش تجھے
تو اطوار سے اُن کے آگاہ ہے / رعیت وہ تیری ہین تو شاہ ہے
ہین دانش سے وہ کچھ نہ کچھ بہرہ ور / اُنھین سے تو بہلا لے دل بہ ہنر"
یہ جب کہہ چکا خالق العالمین / جو ہے مالکِ آسمان و زمین ۳۱۰
دیا عاجزانہ یہ مین نے جواب / "خدایا ہے رحمت تری بیحساب
تو سن رحم سے عرض اے کردگار / خوشی کا تو ہے میری دار و مدار
مجھے تو نے نواب یان پر کیا / مجھے ساری خلقت کا افسر کیا
مجھے فضل سے اپنے سب کچھ دیا / عنایت سے تیری نہین یان پہ کیا
ہین اک جنس کے جانور بیشمار / نر و مادہ ہین اُن مین اے کردگار! ۳۱۵
رفاقت کا دم گرچہ بھرتے ہین وہ / بہت کارِ خدمت بھی کرتے ہین وہ

ہے طوطا مری طرح کچھ بولتا
سمجھتا نہین پر وہ میری ذرا

ہے ہمدم اگرچہ سگِ حق شناس
وہ رکھتا ہے میری محبت کا پاس

وہ حیوان ہین پر مین انسان ہون
خوشی کس طرح اُن سے حاصل کرون

ہین بندر کی حرکات گو پُرمذاق
ہے دل خوش کرانے مین بےمثل طاق ۳۲۰

مگر اسکی عادات حیوانی ہین
ہمیشہ نہین دل کو خوش آتی ہین

اسی طرح سے اور حیوان بھی
نہین مجھکو دیسکتے کامل خوشی

کرون خاص ادنیٰ سے کیسے خوشی
نہین میری صحبت کے لایق کوئی

برابر مرے ہین وہ ہرگز نہین
بھلا میل ممکن ہے اُن سے کہین

جو باتین ہین مجھ مین وہ اُنمین نہین
ہے صحبت مین وقت یہی بالیقین ۳۲۵

مین تنہائی سے اپنی بیزار ہون
مین کس کو رفیق اور ہمدم کہون

یہان میرے مانند کوئی نہین
نہ ہمجنس و ہمتا ہے میرا کہین

مین کل رازِ دل اپنا کس سے کہون
رفاقت کا دم ساتھ کسکے بھرون

کہ اُنمین نہین فہم و عقل و تمیز
نہ ہو سکتے ہرگز وہ مجھکو عزیز

نہ معشوقہ اُن مین ہے میری کوئی
ہو جس سے مرے دلکو حاصل خوشی ۳۳۰

ہے حیوانون مین جنس مین ہی خوشی
ہوے خلق ہین جوڑا جوڑا سبھی

ہین آپس مین خوش شیر اور شیرنی
کہ ہے میل یہ باعث خورمی

نہین بیل بندر کا ساتھی کبھی
کہ ہم جفت ہے بیل کی گائی ہی

نہ ہاتھی کا اور چیونٹی کا کوئی میل
چرندون کا ہرگز نہ مچھلی کھیل

ہو کس طرح حیوان سے انسان کا میل
حقیقت مین یہ تو نہین اچھا میل ۳۳۵

خوشی چاہتا ہون جو ہمسر سے ہو
جو ہمجنس ہے اور برابر سے ہو

خدایا مری عرض مقبول کر
تو کر اور خوش میری جان و جگر

تو کر خلق ساتھی مرے واسطے
کہ جس سے ہو ہر وقت راحت مجھے

خدا نے دیا اس طرح سے جواب
کہ تو ہے بخششون سے مری فیضیاب

۳۴۰ تو اور طرح کی خودی چاہتا — خوشی مین بھی دل ہے نہین خوش ترا
مرے حال پر غور کر تو ذرا — نہین کوئی مانند و ہمتا مرا
مگر خوش ہون ہر وقت اپنے مین — ضرورت نہ ہمجنس کی ہے ہمین
سوا اسکے میری ہے تو بھی خوشی — مجھے میری خلقت سے ہے خودی
مین اعلی ہون ادنی سے سب فرو ہون — مین نزدیک سب سے ہون گو دور ہون
۳۴۵ مین جب پاس ہون تو ہے تنہا نہین — ملایک بھی یان آتے ہین بالیقین
بنا ان کو اور مجھکو اپنی خوشی — کہ ہون مین بھی سرچشمۂ خودی
مرے مثل اب یان نہ خوش رہ مدام — تو اعلی و ادنی سے ہو شاد کام
ادب سے دیا مین نے پھر یہ جواب — بٹین مجھ پہ تیری رحمتین بیحساب
ترے بھیدون کا جاننا ہے محال — ہر اک بات مین تو ہی ہے ذی کمال
۳۵۰ اگرچہ تو تنہا ہے تنہا نہین — تری ذات ہے اکمل الاکملین
ہے اقنوم ہین تیری ہی ذات مین — جو کامل ہین سب سے ہر اک بات مین
نہ ہو سارا عالم تو تنہا نہین — کسی کا نہ محتاج ہے بالیقین
ہین اقنوم اک دوسرے کی خوشی — ہوئی ذات ایسی کسی کی کبھی
ضرورت نہ بڑھنے کی ہرگز تجھے — بڑا ہے تو ہر ایک تعداد سے
۳۵۵ تو ہے ایسا ادنی کو اعلی کرے — اسی کو تو نزدیکی بھی اپنی دے
خوشی اپنی ادنی سے حاصل کرے — خوشی مین اُسے اپنی شامل کرے
مری ذات کا جمع مین ہے کمال — رہونگا مین تنہائی سے تنگ حال
نہین کوئی جس سے کرون گفتگو — جسے خوش مین ہون دیکھ کر بعد
تسلی ہو میری مدد ہو مری — ہو اُس سے محبت کی کامل خوشی
۳۶۰ نہ طاقت کہ ادنی کو اعلی کرون — ترے مثل اپنی خوشی اُس سے لون
دلیرانہ مین نے دیا یہ جواب — ہوا پر نہین حق کا مجھ پر عتاب
مری عرض کو اس نے مقبول کر — کہا مہربانی سے اے پر ہنر!

وہی چاہتا ہون جو تو چاہتا
تری عقل کو آزماتا مین تھا

فقط ہے نہ واقف تو حیوان سے
رکھے فہم سے نام جاندارونکے

ہے واقف تو اپنے سے بھی بالضرور
کہ ہے تو شبیہ خدائے غفور ۳۶۵

وہی جو کہ تجھ مین ہے آزاد روح
وہی جو کہ برتر ہے اور شاد روح

نہ کی مین نے حیوانون کو وہ عطا
انھین چھوٹے درجہ کا پیدا کیا

وہ لیس تیری صحبت کے لائق نہین
ہے بہتر کہ تو اُن کا شایق نہین

گریز اُن کی صحبت سے رکھو اگر
تو روحانی باتون مین بڑھ سربسر

خوش آتا نہین ہے یہ ہرگز مجھے
کہ فردوس مین تو اکیلا رہے ۳۷۰

مین حیوان اسواسطے لایا یہان
کرون مین تری عقل کا امتحان

کرے تاکہ بہتر کو تو اختیار
نہ اپنے کو اُن مین کرے تو شمار

ضرورت کو محسوس اپنی کرے
یہ تنہائی تجھکو نہ اچھی لگے

جواب لاتا ہون اس سے خوش ہوگا تو
وہ ہمشکل ہوگی تری ہوبہو

مددگار ہوگی وہ ہر دم تری
ترا حصہ تن بھی ہوگی وہی ۳۷۵

خوشی پائیگا [illegible]
کہ جس طرح کی چاہتا ترا دل

اسی طرح کی ساتھی دونگا تجھے
ترے ساتھ رہ کر تجھے خوش رکھے

خدا جب کہ کرتا تھا مجھ سے کلام
تجلی حق اپنا کرتی تھی کام

مین تاب تجلی نہین لا سکا
کہ غلبہ نہایت تھا کمزوری کا

زمینی تھا مین آسمانی تھا وہ
مین بے نور تھا پر جلالی تھا وہ ۳۸۰

ہوا [illegible] مین نہین سن سکا
کلام اس کا جو مجھ سے تھا بولتا

دیا ہوش نے میرے اب تو جواب
کہ حق کی حضوری کی لایا نہ تاب

کیا دیر تک مین نے حق سے کلام
ہوئی آخرکار جودت تمام

اسی وجہ سے نیند غالب ہوئی
کہ جان میری محتاج آرام تھی

مری بند کردین آنکھین پھر نیند نے
دماغ اور دل کی وہ جو آنکھین تھین ۳۸۵

نہ پیدائش ۲-۱۸

عورت کا نکلنا

پیدائش

مجھے خواب مین اب یہ ظاہر ہوا
(دیا آرام گرچہ پڑا سوتا تھا)

نظر آتی ہے حق کی صورت وہی
مرے سامنے جاگتے وقت تھی

اُسی نے نکالی مری پسلی اب
ہوا زخم گہرا وان اُسکے سبب

وہ پسلی تھی دل کے بہت ہی قریب
بنے اس سے وہ جو ہو دلکی حبیب

اُسی کے لیے خون زندہ بہا
جو خالی تھی جا گوشت حق نے بھرا ۳۹۰

مرا زخم جلدی سے اچھا ہوا
ہوا دکھ نہ معلوم مجھکو ذرا

کی پسلی سے پیدا زن پرجمال
خدا نے جو ہے صاحب ہر کمال

وہ تھی دلربا اور نہایت حسین
نہ اُس سے کوئی تھا کہین مہ جبین

وہی تھی پسندیدۂ کائنات
وہ تھی خوبرو دلکش و نیک ذات

ہر اک چیز جو یان پہ تھی خوش نما
نہ تھی سامنے اُسکے اچھی ذرا ۳۹۵

تھی ہر خوبی اور حسن اُسمین بھرا
تھی وہ مہ لقا سرو قد دلربا

گیا دل تلک اُس کا تیر نگاہ
اسی کی ہوئی دلمین جد و چاہ

اُسے دیکھ سو جان سے عاشق ہوا
مین دلدادہ اور اُسکا شایق ہوا

خوشی سے ہوا میرا دل باغ باغ
ہوا میری خاطر کو حاصل فراغ

وہ غائب ہوئی مجھکو مایوس کر
ہوئی تیرہ و تار میری سحر ۴۰۰

مین جاگا کہ تا ڈھونڈھ لاؤن اُسے
مین جاؤن کہین تا کہ پاؤن اُسے

نہ پاؤن اگر زیست کیسے کٹے
کسی سے ہو پھر کیسے راحت مجھے

وہ آئی نظر جب تھا مین نا امید
وہین پردہ تھی وہ نہین تھی بعید

وہ تھی ویسی جیسا تھا دیکھا اُسے
تھی آراستہ وہ ہر اک حسن سے

وہ تھی بہترین دختِ ارض و سما
تھی الحق وہ معشوقۂ دلربا ۴۰۵

اُسے لایا اب خالق العالمین
کہ ہو جائے تا میری وہ مہ جبین

مرے ساتھ ہو تا کہ وہ کدخدا
سمجھتی تھی یہ بانوئے باحیا

تھی رفتار مین خوبی و نازکی
خدا کی نگہ مین تھی جلوہ گری

علامات الفت سبھی اُسمین تھین — تھی پریشان وعظمت [?] بھی وہ جبین

نہ مین جذبۂ دل سے جب رہ سکا — کیا جوش سے شکر حق کا ادا ۴۱۰

خداوندا اے خالق وکارساز — کریم ورحیم اور اے بے نیاز

تو ہی دیتا ہے مجھکو ہر اچھی شے — جو دی تونے اب سب سے وہ اچھی ہے

نہین اُس سے ہو سکتی بہتر کوئی — ہے حد درجہ اُس سے مجھے خورمی

وہ ہے گوشت میرا وہ ہڈی مری — اور کچھ نہین ہے مین ہون آپ ہی

وہ نکلی ہے نر سے ہے بس ناری نام — کرے تا ابد ہر طرح شاد کام ۴۱۵

نہ چھوڑیگا مرد اپنے مان باپ کو — جدائی نہ بی بی سے تا اُسکی ہو

وہ دو ایک تن ہونگے اور یکجان — دوئی ہوگی ان مین نہین بگمان

یہ اُس نے سنا پر تھی اُسمین حیا — خیال اسکو تھا اپنی معصومی کا

وہ تھی اپنی خوبی سے واقف ضرور — نہ ہی کھینچتی تھی اُسے دور دور

چھپاتی تھی اپنے کو وہ ماہ رو — نہین چاہتی تھی وہ ہو دوبدو ۴۲۰

دکھاتی تھی وہ ناز تا قدر ہو — نثار اُس پہ اپنی کرون جان کو

عجب دی تھی قدرت نے ناز وادا — چلی جب وہ وان سے مین پیچھے ہوا

اثر میری باتون کا اُس پر ہوا — نثار اُس نے دل اپنا مجھ پر کیا

ہوئی ساتھ مین میرے اب وہ روان — تھی خلقت یہین دیکھ کر شادمان

بہار دگر عدن مین آگئی — ہر اک جا پہ پھولونکی بارش ہوئی ۴۲۵

ہوئی عطر بیز اب ہوا جابجا — لگین چلنے ہر جا نسیم وصبا

پرندے تھے ہر جا پہ نغمہ سرا — اُنھین سے وہ کل باغ تھا گونجتا

مبارک سلامت کا گاتے تھے گیت — خوشی کی ہوا اس طرح شادیمین ریت

ہر اک جا کیا رقص طاؤس نے — خوشی سے کیا مست از حد اسے

تھے ہر طرح خوش یہ زمین آسمان — خوشی کا اثر ہر جگہ تھا عیان ۴۳۰

تھے سرسبز گلزار میدان وکوہ — بڑھی تھی ہر اک جا کی شان وشکوہ

بہت خوش ملائک تھے انکے سوا ہوئے مل کے سب وہ بھی نغمہ سرا
غرض مین نے کل حال اپنا کہا بتایا کہ کیا فضل حق نے کیا
اگرچہ مین خوش ساری چیزون سے ہون مین انکے لیے شکر کیونکر کرون؟
۴۳۵ ہے دل پر نہین ان کا اتنا اثر مؤثر کرے مجھ کو جو سر بسر
کرے دل کو الفت سے جو بیقرار جو اپنی طرف کھینچے بے اختیار
مزہ لیتے ہین اُن سے میرے حواس ہین میرے لیے دولت بیقیاس
انھین دیکھ کر کھا کر اور سونگھ کر مین ہو جاتا ہون تازہ دم سر بسر
ہر اک پھول پھل اور نبات بھی مجھے دیتی ہین فرحت و تازگی
۴۴۰ روش باغ کی نغمۂ ہر طیور مرے دل کو دیتے ہین از حد سرور
مگر آخری بخشش بے نیاز جو ہے ایک سرمایۂ عیش و ناز
عجب دل پہ کرتی ہے میرے اثر مرا حال ہوتا ہے نوع دگر
اُسے دیکھ کر جاتے ہوش و حواس شکیبائی رہتی نہین میرے پاس
اُسے چھو کے ہوتا ہون مین بیقرار کشش دل کو کرتی ہے بے اختیار
۴۴۵ اثر رکھتی یہ میرے جذبات پر فدا دل ہے اُسکی ہر اک بات پر
ہر اک شے پہ غلبہ ہے حاصل مجھے طبیعت پہ قابو ہے کامل مجھے
مگر کرتی بے قابو اُسکی نظر مرے دل پہ غالب ہے وہ سر بسر
ہے ممکن کہ ہے مجھ مین کوئی کمی نہین جس کے باعث یہ قوت رہی
کہ ہونے نہ دون اُس کا دل پر اثر رہے قابو دل پر مرے سر بسر
۴۵۰ مرے پہلو سے لی ہے قوت بڑی ہے افزائش اسمین ہے مجھ مین کمی
جمال اور زیبائش و حسن کی مگر میری سی خوبی باطنی
نہین اسمین مجھ سے وہ ہے اِس مین کم ہین اور باتین جن مین برابر ہین ہم
نہین میرا سا اُس نے پایا دماغ نہین عقل کا اُس کی روشن چراغ
ہے کم مجھ سے اسمین شبیہ خدا اسی وجہ مجھ سے ہے کم مرتبہ

مرد کی عورت کیطرف خواہش

حکومت کے شایان نہیں خلق پر — اگرچہ ہے اور طرح وہ پرہنر ۴۵۵
ہے کامل ہر اک طرح اسکا چال — ہے محبوبی مین اسکو حاصل کمال
ہے واقف وہ خوبی سے اپنی ضرور — وہ اپنے مین کامل ہے اور پرسرور
وہ دانائی کا دم بہت بھرتی ہے — وہ جب کہتی کچھ یا کہ کچھ کرتی ہے
وہ معلوم ہوتی ہے از حد فہیم — نہ دانائی مین کوئی اُس کا سہیم
مقابل مین ہے علم بھی اُسکے کیا — نہ کر سکتی حکمت بھی ہے سامنا ۴۶۰
یہ معلوم ہوتی ہے وہ احمقی — یہ معلوم ہوتا ہے مجھ کو بھی
تحکم ہے اُسمین سمجھ اُسمین ہے — ہے اعلے و افضل ہر اک اُسمین سے
ہر اک خلق ہے مجھ سے وہ بعد کو — تھی لائق کہ پہلے وہی خلق ہو
ہے اُسمین شرافت بھی دانائی بھی — ہے رکھتی وہ عادات افضل سبھی
غرض رعب حسن اُسمین ہے بالیقین — محافظت اُسکے لیے کم نہیں ۴۶۵
فرشتہ نے تیور بدل کر کہا — تو قدرت کو الزام دے تو ذرا
کیا خوب حق اپنا اُس نے ادا — تو کر وہ ہی اب جو کہ ہے حق ترا
تو لے کام دانائی و فہم سے — کیا خلق ہے حق نے برتر تجھے
نہ چھوڑیگی تجھ کو نہ چھوڑ اُسکو تو — ہے تیرے لیے یہ زن خوبرو
نہ ہرگز تو جا ظاہری باتون پر — ہے ظاہر کی خوبی پہ تیری نظر ۴۷۰
رہی دل پہ رہتی ہے تیرے اثر — تو مفتون ہو جاتا ہے سربسر
حقیقت مین وہ ہے نہایت حسین — محبت کے لائق تری بالیقین
تو عزت کر اُسکی اُسے پیار کر — نہ ہو تو مطیع اُس کا اے پرہنر
تو ساتھ اُسکے کر وزن اپنا عزیز — زیادہ تجھی مین ہے فہم و تمیز
بہت مرتبہ اپنے کو جاننا — اور اپنی لیاقت کو پہچاننا ۴۷۵
نہایت مفید اور ہے سودمند — ہو اس پر تو دانائی سے کاربند
اُسے کام مین جتنا تو لائیگا — یقین ہے کہ تو فائدہ پائیگا

مرد کا عورت کے ساتھ دانائی سے پیش آنا

کرے گی تجھے اپنا سر وہ قبول — تجھے منزلت اس سے ہوگی حصول

تری خوبیون کی وہ ہوگی مطیع — نہین حسن کو سمجھے گی وہ رفیع

۴۸۰ حسین اسلیے خلق اسکو کیا — کہ راغب ہو اسکی طرف دل ترا

خوشی اس سے از حد تو حاصل کرے — ہو اس سے ہر اکطرح راحت تجھے

دیا اسکو ہے رعب و عقل و تمیز — رکھے ساتھ عزت کے اسکو عزیز

کہ دانا ہے وہ جبکہ نادان ہے تو — اسے مغتنم جان اے نیکخو

وہ خواہش بہت جو ہے تولید کی — ہے پیاری ہر اک چیز سے وہ تجھی

۴۸۵ وہ حیوانون کو بھی عنایت ہوئی — نہ حیوان و انسان مین ہے ایسی

نہ وہ اسلیے ہو تو اسکا شکار — کرے جان اور روح اپنی نثار

کرے تحت شہوات تو روح کو — اور اس طرح صد درجہ تو خوار ہو

جو اوصاف افضل ہین ہین تمام — ہے مرغوب دل جس سے وہ لاکلام

کہ فہم اور ادراک و انسانیت — ہے دی حق نے اسکو نہین بے جہت

۴۹۰ انھین خوبیون کو تو رکھنا عزیز — انھین اور خوبی سے کرنا تمیز

یہ اچھا ہے تو اسکو کرتا ہے پیار — نہ ہو اس کا شہوت پہ دار و مدار

محبت نہین سچی شہوات مین — ہین وہ بھی اگرچہ تری ذات مین

محبت سے بنتے ہین اعلے خیال — نہین دل کو رکھتی ہے تنگ حال

محبت مین دانائی و منصفی — ہین شامل اور اسمین ہین خوبی سبھی

۴۹۵ یہ عشق حقیقی کی معراج ہے — یہ اوصاف کی تیرے سر تاج ہے

نہ ہو غرق نفسانی شہوات مین — رکھین گی یہی دور حق سے تمھین

دیا تجھکو حیوانی ساتھی نہین — مبادا نہ ہو مثل حیوان کہین

دیا تیرے ہی مثل ساتھی تجھے — کہ تو ساتھ مین اسکے افضل بنے

ذرا ہو کے شرمندہ پاسخ دیا — "حقیقت مین سچ ہے جو تو نے کہا

۵۰۰ اگرچہ بظاہر وہ ہے مہ جبین — حسین اس سا دنیا مین کوئی نہین

ہے تولید حیوانون مین بھی ضرور
ہے راحت بہت مجھکو ہمبستری
خوشی دل کو ہے اُسکی پیاری ادا
ہے خوبی سے پر اُسکا راز دنیانہ
ہے اُسمین اطاعت محبت کے ساتھ
کہ ہم دونون اک دل ہین اور یکجان
مگر ان نئی بی مین ملاپ اور اتفاق
بہت شیرین تر [illegible] نغمہ جان فزا
بتایا مجھے جب یہ دل کا حال
اگر [illegible] کا بالکل نہین مین مطیع
ہمیشہ ہمہ وقت مین کام کرتے جو آپ
عجب چیز ہین خلقت کی [illegible]
مین آزادگی کام مین لاتا رہا
محبت کو کہتا نہین [illegible]
تو کہتا محبت سے جنت کی راہ
یہ نزدیکی حق کی ہے رہنما
جو ادنی ہین پوچھون وہ بھی ہین تو
محبت ملایک مین ہے یا نہین
دکھاتے ہین الفت وہ کسطرح سے
فقط کام کرتی ہے اُن کی نگاہ
وہ یا نور کا نور پر عکس ڈال
ملک نے دیا مسکرا کر جواب
محبت کا اُسمین تھا یہ رنگ و بو

مگر مثل انسان نہ اُن مین سرور
معزز ہے وہ اور اُس سے خوشی
ہر اک بات ہے واقعی دلربا
کہ حاصل ہے فہم اُسکو در امتیاز
خوشی ہر زبان ہے اطاعت کے ساتھ ۵۰۵
ہے دوئی کا ہم مین نہ نام و نشان
خوشی باہمی اور پیار اور وفاق
ہے آپس کی الفت مین از حد مزا
یہ جذبہ بھی ہے نعمتِ ذوالجلال
مرا فہم ہے اِس سے ازحد رفیع ۵۱۰
ہے اُسکے لیے حق کا ہردم سپاس
کرشمے وہ پیش نظر لاتے ہین
مین جتنا جسے اچھا مین پاتا ہون
ہے قایل تو بھی اُسکے اوصاف کا
نہین اس کا راہی ہے ہرگز تباہ ۵۱۵
کہ ہے واقعی خود محبت خدا
جواب اس کا تو صبر سے مجھکو دے
وہ نزدیکی حق مین ہین بالیقین
موثر وہ کرتے ہین کیسے اُسے؟
ہے اور بھی کوئی اُنکے ملنے کی راہ ۵۲۰
ہین ملتے کہ جسطرح ملنا محال
لگا کہ گویا کھلا وہ مثال گلاب
کہ گویا محبت تھا وہ لالہ رو)

تو واقف ہے اس سے کہ خوش ہم ہیں سب — بغیر محبت خوشی وان پہ کب؟
ہے کافی فقط اتنا ہی جاننا — سمجھ مین تری اور نہین آئیگا ۵۲۵
ہے جسطرح پاکیزہ تیری خوشی — خوشی ہے ہماری اسی طرح کی
نہ ہرگز ہمین روک ہے جسم کی — نہین روکتے ہم کو اعضا کوئی
ہوا سے ملے جس طرح سے ہوا — ہین ہم ملتے اس طرح سے باصفا
ہین ہو جاتے ہم ایک تن ایک دم — مزہ ایسے ملنے سے پاتے ہین ہم
مین ہوتا ہون رخصت درین ساعت اب — ہوا وقت فرصت مزاحم ہے سب ۵۳۰
غروب اب ہوا چاہتا آفتاب — وہ مشرق کے دروازہ کا ہے جواب
اشارہ ہے اسکا مین رخصت ہون اب — کہ تھا شام تک رہنے کا حکم رب
تو مضبوط رہ اور خوش رہ مدام — تو آپس کی الفت سے رہ شادکام
تو کر اولاً اپنے خالق کو پیار — تو کر اسکی فرمانبری اختیار
محبت ہے سچی اطاعت ہی مین — اطاعت ہے ہر وقت لازم تجھین ۵۳۵
تو رکھ حکم خالق پہ ہر دم نگاہ — مبادا نہ ہو تجھ سے سرزد گناہ
خبردار رہ جذبۂ دل کہین — رکھے تجھ کو اپنے پہ قابض نہین
مطیع اُس کا ہو فہم و ادراک بھی — ہو تا ریک آزاد مرضی تری
ہے موقوف تجھ پر بھلائی تری — نہ تیری فقط تیری اولاد کی
اسی وجہ ہشیار و بیدار رہ — تو اپنے سے بیحد خبردار رہ ۵۴۰
تو قایم رہے تجھکو ہوگی خوشی — نہین ہی فقط شاد ہونگے سبھی
تو قایم رہ اے دوست! تیرا قیام — ہے موقوف مرضی پہ تیری مدام
تو کامل ہے تجھکو مدد کیا ضرور — تو ہر آزمایش کو کر سکتا دور
یہ کہہ کر اٹھا قدسی رہنما — اور آدم نے اسطرح اس سے کہا
تو جاتا ہے۔ جا میرے مہمان — خدا کی طرف سے تو آیا یہان ۵۴۵
کرون اسکی بخشش کا کیا شکریہ — کر بھیجا تجھے تا کہ ہو رہنما

نہایت رہا مجھ پہ تو مہربان تھے الطاف مجھ پر ترے بیگمان
کرین گے تجھے شکر کے ساتھ یاد کہ بر لایا ہر طرح میری مراد
ہمیشہ رہے تیرا لطف و کرم یہی چاہتے مہربان دل سے ہم
قدم رنجہ پھر یان پہ فرمائے تو مرادر و لی میری بر لائے تو ۵۵۰
غرض وان سے وہ اب رخصت ہوا وہ اسکی نظر سے نکل ایک چھپا
فلک کو گیا - کنج مین آیا یہ بجز حرفِ عبرت نہ کچھ لایا یہ

جلد نہم

آدم و حوا کا گناہ کرنا

تمہید

مئے تلخ دے ساقی لالہ فام　　[illegible] تا تلخ [illegible] خاص و عام
یہ دنیائے فانی ہے ماتم سرا　　کہیں پر ہے شیون کہیں ہے بکا
کہیں رنج و غم اور افکار ہیں　　کسی جا پہ مفلوک و بیکار ہیں
کہیں دل جلے سینہ افگار ہیں　　سمجھتے ہیں دنیا پہ ہم بار ہیں
۵ کہیں ظلم ہے اور بے رحمی ہے　　غضب اور تندی ہے بیدردی ہے
محبت کے بدلے عداوت کہیں　　ہے بغض اور کینہ کی آفت کہیں
نہ راحت ہے اور ہے نہ خورسندگی　　بہت بے بسی اور ناچارگی
ہے دنیا میں ہر چند نام خوشی　　مگر تلخ کامی ہے اور رنج ہی
ہمارے لیے زندگی ہے وبال　　ہیں امراض اور موت سے تنگ حال
۱۰ نہیں حق کی واجب پرستندگی　　یہ سچ ہے ہے بیچارگی بندگی
علاقہ خدا سے نہ انسان کا　　علاقہ ہے انسان سے شیطان کا
گنہ میں گرفتار ہر مرد و زن　　شریر و خطاکار ہر مرد و زن
نہ الفت خدا سے نہ انسان سے　　ہے برگشتگی دین اور ایمان سے
اب انسان کے حیوان سے بدتریں کام　　ہیں انسان اب تو گنہ کے غلام[۱]
۱۵ نہ پاکیزگی ہے نہ خوف خدا　　ہے زر کی محبت فریب و ریا
ہوئے اہل دنیا سراسر خراب　　ہیں کار خطا ان کے کار ثواب

[۱] یوحنا ۸-۳۴

نہین نیک ان مین کوئی ایک بہین
ہین باطل پرست اور کمین بت پرست
خیال تو نہین انکے ہے بیہودگی
سمجھتے ہین خود کو وہ از حد فہیم
انھون نے بزرگی خدا کی نہ کی
کہ بدلا انھون نے جلال خدا
انھین سے جو فانی ہین اور بے جلال
وہ مورت ہین انسان کی حیوان کی
خدا کا ہر اک شخص پر اب ہے قہر
ہے اب تو جہنم ہمارے لیے
ابد تک نہین اس سے ہے مخلصی
ہے الحق تباہی کا باعث گناہ
ہوئی اس سے دنیا یہ وا احزن
ہمارا پدر جس کا آدم ہے نام
عزازیل کو یہ نہین تھا پسند
عزازیل دھمکی سے جبریل کی
وہ پھر رات کو اب وہان آگیا
نہ تھا غرب مین زہرہ اب جلوہ گر
خبر دیتا ہے رات کے آنے کی
کرہ نصف ہر جا پہ تاریک تھا
تھا اسوقت اور کینے سے وہ بھرا
وہ انسان کی بربادی پر تھا تلا
مگر یوریل سے اسے خوف تھا

نہین طالب حق تعالی کہین
غرور اور غفلت کی مے سے ہین مست
جہالت ہے حد درجہ ہے تیرگی
ہین نادان سزاوار نار جحیم
کی ناشکری اور کی نہایت بدی
جو ہے غیر فانی و لا ابتدا
نہ تبدیل ہے اس مین نہ ہے کچھ زوال
بھیانک ہین ایجاد شیطان کی
ہر اک کو ہے امرت کے بدلے مین زہر
دیے اسکی رحمت بجائے جسے
عزیز و غضب کا ہے حال ردی
کیا ہم کو ہے بے بس حق رو سیاہ
ہے اب تو تبہ حال ہر مرد و زن
تھا پاک اور معصوم اور شادکام
وہ تھا چاہتا اسکو پہنچے گزند
گیا عدن سے تھا آشفتگی
تسلط نہ تھا جبکہ خورشید کا
جو ہے رات کا گویا پیغامبر
ہے کچھ دیر تک گویا اسکی شہی
یہ تھا وقت شیطان کے کام کا
وہ باتین دغا کی رہا سوچتا
نہ اندیشہ انجام سے اسکو تھا
نگاہون سے وہ اسکی چھپتا رہا

عزازیل کا بارہ دوم فردوس مین در آنا

۴۰ کہ کر دے کہین اُسکی وہ مخبری ۔ نکل وا دے وہ عدن سے اُسکی بھی

گیا رنج کے ساتھ تھا عدن سے ۔ لگین سات شب سیر کرتے اُسے

وہ سہ بار مشرق سے مغرب تلک ۔ رہا گھومتا جا بجا وہ ملک

اسی طرح سے قطب سے قطب تک ۔ رہا پھرتا وہ موذی زیر فلک

مگر شب ہی کو تھے یہ اُس کے سفر ۔ کہ تھی رات اُسکو پسندیدہ تر

۴۵ پھر اب ملدن مین آٹھوین رات کو ۔ چلا آیا دزدی سے وہ کینہ جو

ملایک کی چوکی تھی وان سے نہین ۔ در آیا کہین اور سے وہ لعین

تھا دجلہ کے پانی کا مخزن جہان ۔ بزیر زمین جو تھا یکسر نہان

دہان قدرتی اس سے فوارہ تھا ۔ بہار اپنی ہر وقت دکھلاتا تھا

اسی راہ سے وہ در آیا وہان ۔ ہوا کہرہ کی شکل مین وہ نہان

۵۰ بہت سیر کے بعد آیا تھا وہ ۔ نئے تجربے ساتھ لایا تھا وہ

سمندر کی بھی ہر جگہ سیر کی ۔ نہ کتنی بحر مین بھی رکاوٹ کوئی

بہت دیکھے تھے اُس نے میدان کوہ ۔ عیان جن سے قدرت کی شان و شکوہ

ہمالہ بھی جو ہے پہاڑون کا شاہ ۔ ہے اونچا ہر اک سے یہی بلا کلام

بہت دیکھے میدان ہندوستان ۔ جو گلزار ہین اور جنت نشان

۵۵ جہان گنگا اور جمنا اور سندھ بھی ۔ ہین پھیلاتی شادابی و تازگی

وہ جاپان سے امریکہ تلک ۔ وہ برٹن سے لے جا بجا کیپ تلک (کیپ کورنی)

ہر اک ملک کا دورہ کرتا رہا ۔ اسے کام مطلب برآری سے تھا

وہ ہر چیز کو دیکھتا تھا بغور ۔ وہ مخلوق کے بھی سمجھتا تھا طور

وہ ہر جا پہ حیوان سے مانوس تھا ۔ حقیقت مین وہ ایک جاسوس تھا

۶۰ وہ خوبو سے ہر اک کی واقف ہوا ۔ کسی کا نہ حال اُس سے پوشیدہ تھا

پسند آیا حیوانون مین سانپ اسے ۔ چنا اُس نے تھا اسکو دانائی سے

یہی مصلحت سمجھی اسمین در آئے ۔ کوئی اُسکو پہچاننے بھی نہ پائے

ذریعے سے اسکے اسے آزمانے
کہ چالاکی تھی سانپ مین اسقدر
کسی پر یہ ظاہر ہو ہرگز نہین
عیان جب رہی اور حیوان سے ہو
وہ سمجھے ہے شیطان کا اُس پر اثر
اگر یہ اُس مین در آنے کے پیشتر
ہے کیا خوبصورت یہ روے زمین
ہے اُس سے بھی شاید یہی خوبتر
ہر ایک کے قابل ہے یہ سرزمین
بنایا ہے جنت کے بعد اب اسے
پڑھا پہلے سے اُس کا ہے تجربہ
منور کواکب سے ہے یہ زمین
ہین کل مشعلین اُن کی اسکے واسطے
ترے گرد وہ رقص کرتے مدام
جمادات و حیوان و اشجار پر
ہے گویا کواکب کا مرکز زمین
کہ جون آسمان پر ہے مرکز خدا
سب دنیا یہ اُن سب کا فیض کثیر
ہے انکے وسیلہ سے نشو و نما
یہان ہوتی البتہ مجھ کو خوشی
یہ ہے واقعی خطۂ دلپذیر
تری ہے کہین اور خشکی کہین
ہین دریا کہین اور چشمے کہین

سانپ مین در آنے کے پیشتر ابلیس خود کلام رہا

تباہی وہ اس طرح انسان پہ لائے
ہو شیطان کا جب کہ اس پہ اثر
وہ سمجھے ہنر سانپ کا بالیقین ٦٥
تھا ممکن کہ ہو شک ہر اک شخص کو
نہین اُس مین چالاکی ذاتی ہنر
لگا رنج سے کہنے وہ بے ہنر
ہے اچھی مثال بہشت برین
بہت اچھے ہین یان کے شام و سحر ٧٠
پر تو جنت خاکی ہے بالیقین
خدا نے بڑے قدرت و فہم سے
ہے پہلے سے بہتر یہ عالم نیا
ہے ان سب کا جلوہ یہان بہترین
کہ وہ نور پہنچائین ہر دم تجھے ٧٥
ترے واسطے ہے ہر اک انکا کام
سراسر ہے کرنون کا انکی اثر
ہین وہ گویا اسکے لیے بالیقین
ہے مختار ران وہ ہر اک چیز کا
کرے اس پہ فضل خدا سے قدیر ٨٠
قیام انکے باعث ہر اک چیز کا
رہی ہوتی گر طاقت خورمی
ہین منظر ہر اک طرح کے بے نظیر
کہین کوہ ہین اور وادی کہین
کہین جھیلین ہین اور جھرنے کہین ٨٥

ہین سرسبز جنگل بیابان پُربہار — کہین باغ ہین اور کہین سبزہ زار

چٹانین ہین یان اور گپھائین ہین یان — مرے واسطے پر پنہ ہے کہان

۸۵ اگرچہ زمین ہے یہ عشرت کدہ — نہین مجھکو اس سے ہے کچھ فائدہ

مرا رنج اسے دیکھ کر بڑھتا ہے — مرا غم بڑھاتی ہے ہر ایک شے

۹۰ ہے باہر خوشی اور اندر عذاب — یہ ضدّین ہین واقعی زہر ناب

خوشی یان کی تکلیف پہنچاتی ہے — مرے دل کو ہرگز نہین بھاتی ہے

مرا حال جنت مین ہوگا بڑا — جو لے جائے وان پر مرا حوصلہ

مگر یان نہ جنت مین ہے آرزو — رہون مین جو ہون بطرح جنت نمو

نہ جب تک اُسے جو ہے سب کا خدا — کرون زیر تب وان ہو منشا مرا

۹۵ نہ خواہش کرون مین مصیبت کو کم — دیا مین ہون آزاد سے رنج و غم

ہے خواہش مین اور ونکو اپنی طرح — بناؤن۔ ہون ملعون میری طرح

نہین ڈر کہ مین اور پاؤن سزا — زیادہ مین اپنے یہ لاؤن سزا

ہے برباد کرنے مین مجھکو خوشی — کہ اب تو مرا مشغلہ ہے یہی

کرونگا مین برباد آدم کو اب — نکالونگا یا مین کوئی ایسا سبب

۱۰۰ خدا کی طرف سے ہو میری طرف — وہ پھر جائے پھر خدا کا ہدف

یہ سب کچھ بنا ہے جو اُسکے لیے — بچیگا نہین یہ بھی بربادی سے

کہ ساتھ اسکے حال اُسکا ہوگا خراب — یہان ہونگی بربادیان بیحساب

ہے بہتر کہ ہر جا پہ بربادی ہو — خدا کو ہو غم اور ہمین شادی ہو

مجھے ہوگا حاصل بہت افتخار — ہر اک طرح سے ہوگا عزّ و وقار

۱۰۵ جہنم کے سردار عالی وقار — کہینگے مرے وصف مین بار بار

کہ برباد اکدن مین مین نے کیا — اُسے جو کہ تھا کام چھ روز کا

اُسی کا جو ہے خالق بے نظیر — جسے کہتے ہین سب خدائے قدیر

نہ معلوم کب سے تھا اسکا خیال — کرے خلق یہ عالم بے مثال

ہے ممکن اسی وقت سے جو خیال ہوا جب بغاوت کا مجھکو خیال
یہ نصف سے کم ملایک رہا غلامی سے حق کی رہین وہ جدا ۱۱۰
پرستارون کو اسکے کم کر دیا اور اس طرح جنت کو خالی کیا
خدا نے فقط بدلہ لینے کو اب ہمین ہر طرح رنج دینے کو اب
کیا خاک سے خلق انسان کو ہماری جگہ وہ پرستار ہو
کہ شاید خدا کو یہ قدرت نہ تھی ہین گو ظاہرا مین اُسی کے سبھی
ملایک کرے خلق بارے دگر ملایک ہین مخلوق اُسکے اگر ۱۱۵
ہمارے ستانے کو یہ سب کیا کہ انسان جو پتلا ہے خاک کا
ہماری جگہ سلطنت وہ کرے ہمارا ملے جاہ و عظمت اُسے
غرض اُس نے جو چاہا وہ اب کیا اور انسان کو رتبہ ہمارا دیا
یہ عالم کیا خلق اُس کے لیے یہان بادشہ کی طرح وہ رہے
ملایک کو بھی اسکی خاطر ذلیل کیا اس نے جو ہے خدا سے جلیل ۱۲۰
ہے افسوس اُنھین اسکا خادم کیا بڑا ہر طرح جن کا ہے مرتبہ
حفاظت کرین اور خدمت کرین وہ خاکی کی خدمت مین ذلت سہین
نگاہون سے اُنکی ہے مجھکو حذر کہین ہو نہین مجھکو اُن سے ضرر
اسی واسطے کہرہ مین ہون چھپا مین پھرتا ہون ہر اک جگہ ڈھونڈھتا
کہین کاش کے یا اُن مین سانپ کو کہ مقصد بر آوے مری اُس سے ہو ۱۲۵
کہین جھاڑی مین سوتے پاؤن اگر تو اُس مین در آؤن مین اب زود تر
مین وہ ہون جو اول ملایک مین تھا خدا سے تھا کچھ کم مرا مرتبہ
مگر ہائے اب ہے یہ پستی مری ہے ذلت بھری بیگمان زندگی
کہ حیوان بننے کی ہے آرزو ہون خاک مین اب یہ ہے جستجو
خدا بننے کی مجھکو تھی آرزو ہوئی ہائے آفت یہی آرزو ۱۳۰
ہے پستی کا باعث غرض جو چڑھا جو اوپر چڑھا وہ ہی نیچے گرا

ہوا اُس کا انجام آخر خراب
ہوا کب کوئی اسطرح کامیاب

یہی حال ہے کینہ خواہی کا بھی
کسی کو نہین اِس سے راحت ملی

ہے آغاز شیرین سے انجام زہر
ہے حق کا حسد اکینہ خواہی پہ قہر

مجھے ڈر نہین کچھ بھی انجام ہو
مگر کام میرا مرا نام ہو ۱۳۵

خدا سے نہین بدلے سکتا ہون
عوض اُس کے انسان سے بدلہ لون

جو حق کا ہے پیارا ہے خاک ذلیل
یہی چاہتا ہے خداے جلیل

ہمارے جلانے کو اُسکو بڑھا لے
ملایک کا سردار اُس کو بنالے

کرونگا اُسی کو مین برباد اب
نہین رہنے دونگا اُسے شاد اب

اِسی طرح سے لونگا مین انتقام
رہین حق کے منصوبے نا تمام" ۱۴۰

لگا ہر طرف کرنے وہ اب تلاش
کہین سانپ کی پائے وہ بود و باش

اسے ڈھونڈھتا جھاڑیو نمین پھرا
لگا اُس جگہ پر نہ اُس کا پتہ

وہ پوشیدہ جا مین چھپا تھا نہین
کسی سے اُسے ڈر نہ تھا بالیقین

کسی کو نہین اُس سے ڈر تھا ذرا
کہ اب تک نہین اسمین کچھ زہر تھا

اُسے پایا سبزہ پہ سوتے ہوئے
وہ آرام مین تھا عجب طور سے ۱۴۵

وہ تھا گرمڑی مارے بیٹھا ہوا
تھا سر بیچ مین ہر طرف جسم تھا

غرض پیچ در پیچ کل جسم تھا
نہایت تھا چالاکی سے سر بھرا

گیا اُسمین ابلیس اب منھ کی راہ
کہ ہے واقعی اُسمین یہ دستگاہ

کہ جس جسم مین چاہے در آئے وہ
کرشمے عجب اپنے دکھلائے وہ

دل و سر مین اب سانپکے وہ گھسا
اُسے فہم و چالاکی سے اور بھرا ۱۵۰

کرے کام وہ فہم و دانائی سے
وہ انسان کے مانند باتین کرے

نہین نیند کو اُس کی غارت کیا
سحر تک اُسے اُس نے سونے دیا

سحر اب ہوئی تھی سہانا سمان
ہر اک جا پہ تھا جلوۂ حق عیان

مہکتا تھا کل باغ پھولون سے اب
تھی خوشنودی حق بھی جسکے سبب

وہ خوشبو تھی ہیکل میں جیسے بخور — تھا جس سے یہووہ کو حاصل سرور ۱۵۵
پرندوں کا تھا ہر طرف زمزمہ — کہ گویا وہاں ارغنوں بجتا تھا
اٹھے آدم اور حوا وقت سحر — لگے حمد حق کرنے وہ پر ہنر
سرود اُن کے تھے اور پر مدح ساز — غرض ان سے تھی مدحت کارساز
وہ جب کر چکے دونوں حمد خدا — ہوئی ختم جب صدق دل کی دعا
وہ کچھ دیر گلگشت کرتے رہے — سحر کی وہ تازہ ہوا کھاتے تھے ۱۶۰
لگے سوچنے تدبیریں اب کام کی — کہ تھی کام سے اُن کو دل بستگی
نہ ہو سکتا دو سے تھا واں اتنا کام — وہ ہر روز بڑھتا بھی تھا لاکلام
اب آدم سے یوں حوا کہنے لگی — مرے پیارے! اے میرے دل کی خوشی!
ہمارے لیے یاں بہت کام ہے — نہیں کام بن نیک انجام ہے
نباتات، اشجار اور پھولوں کی — نگہداشت لازم ہے اور کاشت بھی ۱۶۵
ہیں محتاج اوروں کی امداد کے — کہ کام اپنا اچھی طرح سے چلے
بہت جلد بڑھ جاتی ہیں شاخیں یاں — ہمیں ان سے ہر طور کا ہے زیاں
کہیں تیوں کا ڈھیر لگ جاتا ہے — نہیں وہ ذرا بھی پسند آتا ہے
جو اک دن میں ہیں کاٹتے چھانٹتے — کھڑا کرتے ہیں سیدھا یا باندھتے
دگر روز پھر دونا پاتے ہیں کام — غرض رہتے ہیں کام سب ناتمام ۱۷۰
مری رائے ہوتی ہے اے جان من — جو مقبول ہو کاش میرا سخن
کریں آج تقسیم ہم اپنے کام — جدا میرے ہوں اور جدا تیرے کام
جو چاہے ترا جی وہ تو آج کر — ضرورت ہو جس کام کی بیشتر
چڑھا بیلیں پھولوں کی پیڑوں پہ تو — کہ خوشبو سے ہو یہ مکاں مشکبو
کہیں عشق پیچاں کہیں ہو گلاب — کہ یہ کنج خوشبو میں ہو لاجواب ۱۷۵
میں جاتی گلستاں کو ہوں وہ یاں — حنا ہے۔ ہیں گلہائے خوشبو جہاں
وہاں دوپہر تک کروں گی میں کام — کروں گی تجھے آکے پھر شاد کام

حوا کی آدم سے علیحدہ ہونے کی التجا۔ آدم کا اصرار کے بعد ہو کر بہ ناخوشی راضی ہونا۔

کیا کرتے ہین جب کہ یکجا یہ کام — تو باتون مین ہو جاتا ہے دن تمام
ہم آپس مین ہنستے ہین اور بولتے — کیا کرتے ہین دل کو خوش پیار سے
ادھورا یون رہجاتا ہے اپنا کام — یہی حال رہتا ہے جانی مدام" ۱۸۰
محبت سے آدم نے تب یہ کہا — „مری ہمدم اے جانِ مہ لقا!
زیادہ ہر اک سے ہے پیاری مجھی — ہے حاصل مجھے تجھ سے خورسندگی
بظاہر ہے اچھا ارادہ ترا — ہے مقصود جس سے ہمارا بھلا
دیا جو کہ اللہ نے ہم کو کام — نہ رہنے دین اسکو کبھی ناتمام
یہی فرض زن ہے کہ گھر کو بنائے — اسی بات مین کام دانش کو لائے ۱۸۵
ہو شوہر کی بہبودی مقصود اُسے — بھلائی پہ دل اُس کا مائل کرے
نہ مقصود محنت سے ہے یہ کبھی — کسی طرح بے لطف ہو زندگی
یہان مشغلہ کے لیے کام ہے — مراد اس سے بھی اپنا آرام ہے
ہین آپسمین جب ہنستے اور بولتے — تب اکتاتے ہرگز نہین کام سے
مذاق اور محبت کی باتین تمام — کیا کرتی ہین دل کو خوش لاکلام ۱۹۰
کرشمہ و غمزہ و دلکش ادا — غذائے محبت ہین اے دلربا!
محبت ہے جذبات مین بہترین — بغیر اُسکے ہے زندگی کچھ نہین
تبسم ترا دل کی ہے تازگی — تبسم نہ حیوان مین دیکھا کبھی
ہماری طرح اُنمین دانش نہین — نہین ہنستے اسواسطے بالیقین
یہانکی روش اور یہانکے شجر — ہمین جن سے آرام ہے بیشتر ۱۹۵
رکھین گے اُنھین اچھی حالتین ہم — یہان پر جو کوشش کرینگے بہم
یہ جا ہونے پائے گی جنگل نہین — صفائی رکھینگے یہان ہر کہین
مگر صاف ہوگا تبھی کل مقام — ہمارا پدر خالق ذوالکرام
ہمین جبکہ اولاد و احفاد دے — برومند و آباد ہم کو کرے
اگر میری صحبت سے ہے دل بھرا — ذرا دیر ہو سکتی ہے تو جدا ۲۰۰

جدائی کے ہے بعد شیرین وصال
ہے تنہائی مین درحقیقت کمال

ہے تنہائی بھی ایسی صحبت ضرور
جو دیتی ہے کچھ دیر دل کو سرور

دکھاتی ہے قدرت کی جلوہ گری
بڑھاتی ہے عرفان حق واقعی

مگر خوف اک بات کا ہے مجھے
تو واقف ہے اُس خوفناک راز سے

وہ دشمن ہمارا جو ہے کینہ جو
ہے ممکن یہان پر ہو وہ زشت خو [۲۰۵]

ہے مقصود اُسکو ہمارا زیان
ہوئی اُسکی بدذاتی ہم پر عیان

نہین خیر کی اُس کو کچھ ہے امید
نہین واقفی اُس سے ہے یہ بعید

کہ عیاری سے تجھ پہ حملہ کرے
شکار اپنا آخر بنائے تجھے

ہوا انجام بس شرم و غم رنج و یاس
نہ مقبول پھر ہو سکین حق کے پاس

نہین ہے یہ ممکن ہو جب میرے ساتھ
مدد کے لیے ساتھ میرا ہو ہاتھ [۲۱۰]

کرون مین مدد تیری اور میری تو
نہین آئے اس بد کی بر آرزو

ہے ممکن کہ اُس کا یہ مقصد بھی ہو
بنالے ہمین بے وفا زشت خو

کہ بنجائین ہم ایسے ناحق‌شناس
کرین کچھ نہین حق کی رحمت کا پاس

کرین اپنے خالق ہی کا ہم گناہ
کرین اِس طرح آپ کو ہم تباہ

مخل یا ہماری محبت میں ہو
کہ کردے یہ برباد کل زیست کو [۲۱۵]

ہے سب سے زیادہ محبت یہی
ہمارے لیے بخشش ایزدی

ہے شاید اُسے اِس سے رشک و حسد
نہین دیکھکر اِس کو خوش ہے وہ بد

غرض یہ سبب یا کوئی اور ہون
کوئی حیلے ہون تعشق اور طور ہون

نہ ہو میرے پہلو سے ہرگز جدا
ہے سرچشمہ وہ ہی تری زیست کا

ہے تیرے لیے سایۂ عاطفت
نہ ہو دور اب اُس سے تو بے جہت [۲۲۰]

جہان خطرہ ہو یا ہو بے حرمتی
ہے عورت کے حق مین مناسب یہی

کہ وہ ساتھ شوہر کا چھوڑے نہین
وہ منہ اُسکے فرمان سے موڑے نہین

اُسی سے ہے حرمت اُسی سے پناہ
اُسی کے ہے ساتھ اُس کا بہتر نباہ

ہے ساتھ اسکے برداشت شوہر کو سب
۲۲۵ یہ سن کرکے وہ بانوے مہ لقا
تھا آدم یہ نا مہری کا کچھ گمان
ثمرے پیارے ارض و سما کے پسر
ہمارا ہے اک دشمن کینہ جو
یہ تجھ سے سنا۔ پہلے بھی تھا سنا
۲۳۰ مین اُس کنج مین بیٹھی سنتی تھی سب
تجھے کھلنے کو غنچے وہ تھا وقت شام
نہ ہرگز مجھے ایسی امّید تھی
وفا کا وہ دشمن کرے امتحان
خدا سے ہون یا تجھ سے ہون بیوفا
۲۳۵ نہ لا سکتا ہے زور کو کام مین
کہ ہم موت اور دکھ سے آزاد ہین
نہین حملہ کا ہونے دین گے اثر
محبت مری اور وفا بھی مری
فریب و دغا اُن کا کر سکتے کیا
۲۴۰ بھلا کس لیے مجھ پہ شک لایا تو؟
مجھے تو نے پہچانا اب تک نہین
نہ تھی راے حوّا کی ہرگز صواب
خدا اور انسان کی دختر لبِ اب
بلاشک ہین آزاد ہم موت سے
۲۴۵ گناہون سے آزاد جب تک ہین
مجھے شک کسی طرح تجھ پر نہین

کہ اُسکے لیے ہے محبّت عجب"
ہوئی اپنے شوہر سے ناخوش ذرا
کی ناراضی اس طرح اپنی عیان
واے مالک و حاکم بحر و بر!
جو ملعون ہے اور ہے زشت خو
فرشتہ نے جس وقت تجھ سے کہا
بیان کرتا تھا تجھ سے وہ قدسی جب
مرخص ہوا تب وہ کرکے سلام
وفا پر کرے میری تو شک کبھی
ہے امکان ہرگز نہین میری جان!
خدارا تو مجھ پر ذرا شک نہ لا
نہین زور سے اُسکے کچھ ڈر ہمین
نڈر ہین۔ اسی وجہ سے شاد ہین
نہین پونہچیگا اس سے ہرگز ضرر
ہین قایم نہین اُنکو لغزش کبھی
ہے مشتاق گو ان مین وہ بد بلا
گمان بد نہ لا شوہر نیک خو!
ہے ان باتون کا مجھ مین امکان کہین"
دیا اُسکو تسکین وہ یہ جواب
نہ غمگین و رنجیدہ ہو بے سبب
نہ قبضہ مین ہرگز دکھ اور درد کے
ہین اسوقت تک ہم اس آزادی مین
مگر میری خواہش یہ ہے بالیقین

خدا نے حوا کو آدم کی پسلی سے بنایا تھا اسلیے آدم اُسے خدا اور انسان کی دختر کہتا ہے اور اسے ارض و سما کا پسر

نہ ہو امتحان سے ترا سامنا — جسے چاہتا کرنا دشمن ترا
نہین کامیابی ہو حاصل اسے — مگر پھر بھی بدنام وہ کر سکے
کہ ہم مین ہے لغزش کا امکان ضرور — ہے ممکن ہون سرزد خطا و قصور
حقارت سے اور غصہ سے بالضرور — کرے گی اسے تو حضوری سے دور ۲۵۰
یقین ہے کہ اس امتحان کا اثر — نہین ہوگا تجھ پہ ذرا سیمبر!
سمجھ میری باتون کو باطل نہین — یہی ہے غرض میری اے مہ جبین
اگر امتحان آئے دونون پہ آئے — مصیبت وہ لائے تو دونون پہ لائے
ہے اسکا بھی البتہ مجھ کو یقین — جری ہر طرح گرچہ ہے وہ لعین
نہین کر سکیگا وہ جرأت کبھی — کرے آزمائش مری اور تری
اسی وقت مین جب کہ یکجا ہون ہم — محبت کا خالق کی بھرتے ہون دم ۲۵۵
اگر مجھ پہ حملہ ہو پہلے ضرور — وہ ہوگا رکھون گا اسے تجھ سے دور
سمجھ اپنے دشمن کو ہلکا نہین — وہ عیار و چالاک ہے بالیقین
پھنسایا مکر مین ملایک کو بھی — نہین حد ہے اس بد کی عیاری کی
نہ میری مدد کو سمجھ تو فضول — ہے تیری مدد مجھ کو ہر دم قبول ۲۶۰
نظر تیری وہ ڈالتی ہے اثر — کہ ہر نیکی کر لیتی ہے دلمین گھر
ترے سامنے میری دانشوری — مری ہوشیاری دلیری مری
دکھائین گی جوہر برون از قیاس — اسی طرح تو جبکہ ہو میرے پاس
میرے ساتھ مین زور دکھلائیگی — توکل قوتین کام مین لائیگی
تجھے ہار جانے سے شرم آئیگی — بالآخر تو اس پر ظفر پائے گی ۲۶۵
ترے دلمین بھی چاہیے یہ خیال — کہ ہو ساتھ مین تیرا فرخندہ حال
دکھا اپنے جوہر مرے سامنے — کہون مرحبا مرحبا مین تجھے"
غرض اسکو سمجھایا اس طرح سے — کہ حوا کی ہر طرح تھی فکر اسے
وہ کرتا تھا دل سے بہت اسکا پیار — مگر سمجھی اسوقت وہ گلعذار

۲۷۰ وفاداری پر اسکو شک ہے ذرا / اسی وجہ سے روک مجھ کو دیا
وہ پھر اس طرح اس سے کہنے لگی / محبت کے لہجے مین ہر بات تھی
"اگر یان پہ اے پیارے یہ حال ہے / تو بس زندگی اپنی جنجال ہے
ہے ہر وقت جب خوفِ دشمن یہین / تو کیا لطف ہو سکتا اس جا نہین
وہ عیار ہو یا وہ خونخوار ہو / نہین اپنے بس کا ہو وہ کینہ جو
۲۷۵ اکیلے نہ گر سامنا کر سکین / خوشی جینے سے ہو گی ہان کیا ہمین
نہین امتحان سے ہے شرمندگی / نہین اس سے ہرگز ہے نقصان کوئی
ہو نقصان اگر پر نہین وہ گناہ / ہے ثابت قدم کے لیے واہ واہ
مجھے جب کہ ثابت قدم پائے گا / ہے امید شرمندہ ہو جائیگا
اکیلی ہون مین یا اکیلا ہو تو / ہے ڈر کیا مقابل ہو وہ کینہ جو
۲۸۰ نہین کر سکے گا کسی کا زیان / بآلاخر یہی سب پہ ہوگا عیان
جو غالب ہوا وہ ہے ایماندار / ہے اسکے لیے فخر و عز و وقار
ہے وہ موردِ لطفِ پروردگار / ہے اسکے لیے چین لیل و نہار
محبت کہ ایمان یا نیکی ہو / بلا قوتِ غیر قایم ہو جو
وہ ہین کچھ نہین گر نہ ہو امتحان / قیام ان کا ہرگز نہین ہے عیان
۲۸۵ ہے خلّاق جو کامل الاکملین / کیا خلق ہم کو ہے ایسا نہین
کہ دشمن سے اور امتحان سے ڈرین / سدا غیر محفوظ یان ہم رہین
نہین عدن مثلِ بہشتِ برین / اگر حال اپنا یہ ہے بالیقین
دیا اس کو آدم نے جلدی جواب / نہین رائے ہے تیری ہرگز صواب
ہر اک کام اللہ کا خوب ہے / وہ معقول ہے اور خوش اسلوب ہے
۲۹۰ نہ کچھ نقص اور عیب اسمین نہین / ہر اک چیز کامل ہے یان بالیقین
ہوا انسان کس طرح ناقص بھلا / ہے اشرف وہ پیدا خداوند کا
ہے وہ حفظِ خالق مین ہر دم ضرور / ہر اک خطرہ و خوف ہے اس سے دور

وہ باہر کے خطروں سے محفوظ ہے — ضرر کیسے پہونچا سکے کوئی شے
خبرداری دل کی ہے لازم کہ ہے — کہ خطروں کی بنیاد ہے دل ہی سے
کہ سب سے زیادہ ہے وہ حیلہ باز — نہیں سوچتا ہے نشیب و فراز ۲۹۵
ہے نیکی بدی کی فقط اس سے راہ — ہے مسکن خدا کا وہ اور قبلہ گاہ
ہے دل ہی سے مرضی جو آزاد ہے — اطاعت مین حق کی سدا شاد ہے
ہے اور اک مرضی کا بھی بادشاہ — بغیر اس کے ہر مصلحت ہے تباہ
اگر ہوشیاری ہے اس کو ضرور — نہ ہو بے تمیزی سے سرزد قصور
مبادا وہ باتین جو اچھی نہین — فریب دگر کی جو ہون اصل مین ۳۰۰
ہے ممکن بگاڑین وہ اور اک کو — کہے مرضی سے وہ نہ جو اچھا ہو
کرے وہ جو ہو حکم حق کے خلاف — اطاعت کو جس کی کہا حق نے صاف
وفا پر تری شک ہے مجھکو نہین — خیال ایسا دل مین نہ لانا زنین
محبت کے باعث ہے تیرا خیال — کہین اپنے پر تو نہ لائے وبال
اسی طرح سے رکھ تو میرا خیال — ہمارا رہے تا کہ فرخندہ حال ۳۰۵
نہایت ہین ہم گرچہ ثابت قدم — ہین راہی رہ حق پہ ہم دمبدم
ہے امکان لغزش کا ہم مین ضرور — ہے ممکن کہ ہون راہ حق سے بھی دور
وہ دشمن بری شے کو اچھی دکھائے — وہ اس طرح سے ہمکو دھوکے مین لائے
خبرداری کو ہاتھ سے جانے دین — جو وہ چاہتا ہو وہی ہم کرین
نہ ڈھونڈھو آزمائش کو اے ماہرو — نہ ہو آرزومند خطروں کی تو ۳۱۰
کہ آئے گا بے ڈھونڈھے بھی امتحان — نہین فکر اس کی تو کر میری جان!
کہ ہے امتحان سے بھی بچنا ضرور — ہے بہتر نہ ہو پہلو سے میرے دور
دکھا دو لا اپنی فرمانبری — ہے ضامن صداقت کی فرمانبری
اکیلے مین اپنی وفا تو دکھائے — ترے سامنے امتحان جبکہ آئے
نہ ہوگا وفا کا وہان شاہد کوئی — دکھاتے مین تو وفا اپنی بھی ۳۱۵

امثال ۴-۲۳ ؛ یرمیاہ ۱۷-۹

سمجھتی ہے تیار گر آپ کو
مرا کام تھا جو گئی تجھ کو دی
ہے امکان نہ ہو جبکہ تیار تو
اگر تیرا دل جانے پر ہے لگا
۳۲۰ ہے دل جب نہیں یاں تو حاضر نہیں
تو نیکی و معصومی کے ساتھ جا
مسلح تو پاکیزگی سے رہے
خدا نے ترے ساتھ سب کچھ کیا
تو اپنے فرائض کو کر اب ادا
۳۲۵ دیا جب کہ یہ بوالبشر نے جواب
تھی حوّا اگرچہ اطاعت پسند
جواب اس نے پر اس طرح سے دیا
اجازت سے تیری میں جاتی ہوں اب
کروں گی نہ ہرگز میں تجھ کو ملول
۳۳۰ ہے امکان نہ ہوں جبکہ تیار ہم
بلا میں پھنسائے ہمیں کینہ جو
مگر اس میں شک مجھ کو ہے با یقین
تو کس طرح کمزور پر حملہ در
ندامت اسے ہوگی جب ہو شکست
۳۳۵ یہ کہہ کر لیا ہاتھ اپنا چھڑا
لیے باغبانی کے اوزار بھی
ملایک بنا کر انھیں لائے تھے
چلی جس طرح ہنس کرتی چلے

وہی کر تو جو اب ترے دل میں ہے
ہدایت تجھے کی رہِ راست کی
بلا میں پھنسائے تجھے کینہ جو
تو رہنے کی نسبت سے جانا بھلا
یہاں تو ہے دل سے ترا وہ کہیں
رہے حق پہ ہر دم بھروسہ ترا
خدا آپ تیری حمایت کرے
تجھے فہم و ادراک اس نے دیا
ہو خالق ترا ہادی و رہنما
تھی ہر طرح سے جس میں پاسِ جواب
سدا حکم شوہر پہ تھی کاربند
کہ تھا اس کا جانے ہی پہ دل لگا
نہیں باز رہنے کا کوئی سبب
ہوئی بات یہ تیری مجھ کو قبول
خیال آزمائش کا دل میں ہو کم
میں جاتی ہوں کر فکر کو دور تو
ہے مغرور حد درجہ جب وہ لعین
وہ ہوگا۔ ہوا ایسا بھی شاید اگر
اور آخر میں ہر حوصلہ ہوگا پست
چلی پیار کر کے اسے مہ لقا
نہیں دھات سے تھا بنا وان کو گی
فوائد انھیں اُن کے بتلائے تھے
بڑے ناز سے اور انداز سے

حوّا کا علیحدہ کام کرنے کے لیے روانہ ہونا

خراماں تھی اُس جا میں مانندِ حور — نہایت تھی بے فکری اور تھا سرور
پری جس پہ عاشق ہو تھی ایسی چال — تھا ہر بات میں اس کو حاصل کمال ۳۴۰
چلی یوں بشر کی نظر ساتھ ساتھ — چلے گویا جان و جگر ساتھ ساتھ
تھا عاشق وہ اس کبک رفتار کا — اُسے دیر تک دیکھتا وہ رہا
یہی چاہتا تھا وہ پھیرے نہ جائے — اگر جائے وہ جلد واپس بھی آئے
کی تاکید اُسے جلد واپس تو آ — "مری پیاری معشوقۂ دلربا"
کہا اس نے "کچھ دیر میں آؤں گی — بہت سے میں پھل توڑ کر لاؤں گی ۳۴۵
بہ آرام ہم ماحضر کھائیں گے — دل اس وقت ہم اپنا بہلائیں گے
خوشی اور راحت سے پھر دن تمام — کریں گے بسر با دلِ شادکام"
مگر ہائے اے مادرِ اولین! — سراسر تھیں دھوکہ میں تم بالیقین
پھر آرام کا وقت آیا نہیں — کبھی دل نے پھر چین پایا نہیں
ہوئی واپسی پر نہ راحت کے ساتھ — سلامت کے ساتھ اور فراغت کے ساتھ ۳۵۰
وہاں سایہ میں اور چمن میں وہاں — تھا پوشیدہ وہ دشمنِ روح و جاں
مجسم تھا وہ کینہ و بغض سے — تھی غارتگری اب جو مقصود اُسے
وفا اور معصومی لینے کو تھا — تمھیں رنج دائم وہ دینے کو تھا
کہ وقتِ سحر سے وہ شیطانِ لعین — ہے غارتگرِ جنسِ ایمان و دین
تھا اک سانپ کی شکل میں وہ وہاں — وہ تھا جستجو میں ہر اک سو دواں ۳۵۵
یہ تھی آرزو اور یہی انتظار — کہ تزویر میں لائے وہ نابکار
انھیں دو کو ان کے وسیلے سے سب — سراسر ہوں مستوجبِ قہرِ رب
وہ کنجوں میں میدان میں ہر ایک جا — لگا ڈھونڈھنے تاکہ وہ بد بلا
چمن میں کہیں یا کسی باغ میں — کسی کنج میں یا کسی راغ میں
انھیں پائے کچھ کام کرتے ہوئے — کہیں سیر کرتے کہیں گھومتے ۳۶۰
کہیں رود پر سایہ اور چشموں پاس — پھر اُدھر ڈھونڈھتا اُن کو وہ بے ہراس

یہ تھی آرزو حوا کو پائے وہ اکیلا تو تنہا ویرین لائے وہ

مگر اُس کو امید ہرگز نہ تھی کہ بر آئے گی آرزو یہ مری

بر آتی ہے کم اس طرح آرزو رہا کرتی ہے مدتون جستجو

۳۶۵ ہوا خوش پڑی جبکہ اُسپر نظر کھلے تھے جہان گل بوقتِ سحر

تھا خوشبو کا گویا وہان اک سحاب جو تھا اُسکے چہرہ پہ مثل نقاب

بہت گل تھے اسکے اِدھر اور اُدھر فقط النصف اُن مین وہ آئی نظر

کہ تھی مثل گل اُن مین وہ گلعذار دوبالا تھی اُس سے وہان کی بہار

گلابی و سرخ اور زرد و سفید وہ تھے۔ دلکو خوش کرتی تھی انکی دید

۳۷۰ جھکے جاتے تھے کیونکہ کثرت سے تھے جھکی وہ گل اندام اُنھین باندھنے

سنبھالے اُنھین اُن کو گرنے نہ دے رہی بے خبر ہائے وہ اپنے سے

کیا کچھ نہین اُس نے اپنا خیال کہ گرنے کو تھی وہ گل پر جمال

وہ اپنے سہارے سے اب دور تھی بغیر از مدد دان یہ وہ حور تھی

مگر سخت طوفان نزدیک تھا وہ گھیرے تھا اُس کو شال بلا

۳۷۵ اب ابلیس نزدیک تر آگیا درختون کے سایہ مین پھرنے لگا

وہان سرو و شمشاد کے تھے شجر وہ شمشاد و قد اُن سے تھی خوبتر

وہان کنج بھی تھا گلستان بھی تھا وہ تھا باغ اور وہ پرستان بھی تھا

تھے انہار پر پھول ہر دو کنار تھی اُس جا یہ اُن سے دو رویہ بہار

لگا کے وہ حوا نے ہاتھون کے تھے بہار اپنی ہر وقت دکھلاتے تھے

۳۸۰ وہ تھا قطعہ سرسبز اور دلکشا نہ باغ ارم بھی کبھی ویسا تھا

نہ باغ سلیمان تھا ویسا کبھی[1] جہان رہتی تھی ملکہ مصر بھی

لگی حوا ابلیس کو خوبتر نہین ویسا کل باغ آیا نظر

کہ جس طرح سے جائے دیہات کو کوئی شہر سے تا خوشی اُسکو ہو

تعفن سے ہو اسکو حاصل نجات اور آئے نظر خوبیٔ کائنات

سانپ کا نزدیک آکر جمال حوا کو دیکھنا اور عش عش کرنا۔

[1] احبار ۲۔ ۴۔ ۶۷ ۔ ا سلاطین ۲۔ ۱ سے ۱۲

پسند آئین سرسبز میدان و راغ
جو ہین واقعی قدرتی وان یہ باغ ۳۸۵

نظر آئین جو بیائے کرتے وان
ہے جن مین بھی صناعیے حق عیان

مہک آئے وان پر دہی رود کی
ہو خوشبو سے جن کی عجب تازگی

کہین آئے کھیتون سے خوشبو اسے
ہو حاصل اُسے لطف ہر چیز سے

نظر آئی دوشیزۂ پر جمال
یکایک - جسے حسن مین ہو کمال

وہ کل منظرون سے لگے خوشنما
ہو دل کو کشش اس کی ہر اک ادا ۳۹۰

ہو پیاری ہر اک شے سے اسکی نظر
سرور اُس سے ہو جان کو بیشتر

یہی حال ابلیس کا بھی ہوا
لگی اُس کو ہر چیز وان خوشنما

چمن مین تھا اک قطعۂ خوش نما
یکایک وہان دیکھتا ہے وہ کیا

اکیلی ہے حوا - ہے وقت سحر
گیا بھول اُسے دیکھکر اپنا شر

فرشتہ کی سی صورت مین وہ نازنین
تھی نازک بدن اور نہایت حسین ۳۹۵

تھی معصومیت کی اُس کی ہر اک ادا
تھی پر رعب نیکی سے وہ مہ لقا

وہ صورت کو کچھ دیر تکتا رہا
اُسے دیکھ عش عش وہ کرنے لگا

وہ کل کینہ اور کل وہ رشک و حسد
وہ کل تندی اور وہ خیالات بد

فراموش دل سے یکایک ہوئے
گیا نیکی نے اُس کی بس پا اُسے

تھی مدہوشی کی نیکی حاصل اُسے
نہین جانتا تھا کہ وہ کیا کرے ۴۰۰

اگر نار دوزخ کی جو اس مین بھی
ذرا دیر مین شعلہ زن پھر ہوئی

کسی طرح وہ جائے جنت مین بھی
تو دل کو نہ آرام ہوگا کبھی

وہی آگ جنت مین بھی بھڑکے گی
رہے گی وہان پر بھی حالت وہی

شرارت وہی اور کینہ وہی
لگے کرنے مایل بہ سمت بدی

وہ جل بھن کے اس طرح کہنے لگا
کسی کی خوشی سے نہین خوش تھا ۴۰۵

کہان سے کہان لیگیا تو خیال
نہین تجھ کو ہرگز خیال مآل

دیا حسن زن نے مجھے ہے فریب
بھلا یا سراسر فراز و نشیب

جل بھن کر ابلیس کا اپنا مقصد دلی بیان کرنا

ہے مقصد مرا نفرت و بغض و کین
نہ فردوس کی مجھ کو ہے آرزو
جہنم بناؤن مین فردوس کو ۴۱۰
ہے بربادی سے مجھ کو حاصل خوشی
غنیمت مین سمجھون جو موقع ملا
خوشا وقت عورت اکیلی ہے یان
نہین اُسکے نزدیک شوہر یہان
ہے ظاہر مین وہ تو عقیل و فہیم ۴۱۵
نہ آئے گا وہ تو مرے دام مین
نکلوائے گا مجھ کو فردوس سے
یہ خاتون نازک بدن اور حسین
ستم پیشہ معشوقون کا ہے ضرور ۴۲۰
مین پیش آؤن اس سے بہ دلکش ادا
محبت سے دلجوئی سے کام لون
کرون آخرکار اُسکو تباہ
غرض اس طرح کہہ کے وہ بدبلا
ابھی تک تھی سانپ مین تھا چھپا
نہ چلتا تھا اسوقت وہ رینگ کر ۴۲۵
وہ دم کی طرف حلقہ در حلقہ تھا
وجیہ اور شاندار سر اُسکا تھا
سنہری تھی گردن پُر از آب و تاب
چلا دم کے بل ہو کے سیدھا کھڑا
وہ پھیلا ہوا بھی نہ تھا خوفناک ۴۳۰

محبت سے ہرگز غرض ہے نہین
مگر ہے شب و روز یہ جستجو
کبھی کچھ مرے دل کو تسکین ہو
نہین جانتا مین خوشی اور کوئی
مین نوری اسے کام مین لاؤنگا
کرون اپنے مقصد کا نسلون نشان
ہے ڈر جس سے ہر طرح کا امتحان
نہایت جری و قوی و جسیم
مین تزویر کو لاؤن گو کام مین
نہین ہوگی مقصد برآری مجھے
ہے لائق تماشا سنے جو یقین
مگر ہے وہ اس سے بھی ہر طرح دور
نہ معلوم ہے گر ہو مقصد ...
مین کینہ کو کوشش ... ہر دم جوان
اور ان سے ... مین ...
تھی خواجان وان روانہ ہوا
وہ تھا جیسا ویسا ہی ساتھی ملا
زمین پر نشان ہون ادھر اور ادھر
رسن نقرئی کی طرح خوشنما
مثال عقیق آنکھین عقیق ... تھا
تھا حیوانون مین بالیقین لاجواب
عجب شوکت و شان سے وہ چلا تھا
نہین تھا وہ تہ خداوند پاک

ابلیس کا حوا کی جانب روانہ ہونا اور اسے متوجہ کرنا۔

نمایاں ذہانت کے آثار تھے
تھا اُس وقت اظہار شان بھی
نہ ہے شیش ناگ اس طرح کا کبھی
ہمیشہ اُس کو گردن میں گرداتا
غرض سارے سانپوں کا تھا یہ
پتا ناگ کنیا کا اور نا کون کا
ہو ہی ناگ لوک اور جہنم بھی ہے
وہ نزدیک حوّا کے جب آ گیا
کہ جائے کوئی جیسے حاکم کے پاس
رکے اور پھرے وہ ادھر اور ادھر
دہانہ پہ دریا کے جیسے جہاز
ہوا رخ بدل دے ادھر اور ادھر
اسی طرح سے حوّا کے سامنے
دکھائے بہت طرح کے کھیل بھی
مگر حوا نے کچھ توجہ نہ کی
بہت تھی نہ حیوان کی پروا اسے
تھی سر سے اگرچہ بڑی ساحرہ
بنے سحر سے اُس کے وہ جانور
مطیع اُس کے ہرگز وہ اتنے نہ تھے
ہوا سامنے بن بلائے ہوئے
وہ کھیں اور گردن جھکانے لگا
جہاں پیکر حوا کے تھے نقش پا
ہوا دیکھ کر اُس کی جانب خیال

بہایم پہ اب برتری تھی اُسے
نہیں ایسی صورت ہے اب سانپ کی
ہے مشہور بنیاد جو دھرتی کی
سمجھتا وہ ہار اُس کو نولکھا کا
ہر اک سے یہ افضل تھا اور خوبتر ۴۳۵
بنا جا کے پاتال میں بد بلا
وہاں کی ہے ملعون ہر ایک شے
یکایک نہیں سامنے وہ ہوا
اسے سامنے آنے سے ہو ہراس
بہت سوچ کر آئے پیش نظر ۴۴۰
چلا آئے سیدھا بہ سامان ساز
وہ بدّستا کی طرح آئے نظر
ادھر اور ادھر اس نے چکر کیے
اگرچہ وہاں کھڑکھڑاہٹ بھی تھی
کہ وہ کام میں اپنے مشغول تھی ۴۴۵
چلے آتے اور جاتے تھے حکم سے
ہوا حال یہ بعض انسانوں کا
اطاعت لیا کرتی وہ بے ہنر
تھے جتنے وہ اس ملکہ دہر کے
وہ حیرت سے اُس کو لگا تاکنے ۴۵۰
اطاعت کے جوہر دکھانے لگا
لگا چومنے اُن کو وہ بریا
تھا اب دلربائی میں اُس کو کمال

وہ یہ دیکھ کر اب ہوا شادمان
لگی کرنے حرکت اب اُسکی زبان

۴۵۵ تھی واقع مین آوازِ ابلیس کی
جو اُس کی زبان سے ادا ہو گئی

وہ یون مکر کی باتین کرنے لگا
فریب اُس کا ایسا پہ ہرگز کھلا

سانپ کا مثل انسان گفتگو کرنا۔

تعجب نہ کر ملکۂ مہ لقا
مین حیرت سے اب تک تجھے تکتا تھا

ہے بے شبہ تو تو عجیب و غریب
اسی سے تو آیا مین تیرے قریب

مین درشن کرون تیرے وقت سحر
ہے راحت تری دید سے سر بسر

۴۶۰ غضب اور نفرت سے مت دیکھ تو
مجسّم تو ہے مہر اے نیک خو!

نہ ناراض ہو مین بلائے یہان
مین آیا ہون اے ملکۂ کل جہان

نہین تیرے چہرہ سے ہرگز ڈرا
ہون گو بندۂ کمترین مین ترا

کہ مین دید کا تیری مشتاق تھا
نہین ہے حسین کوئی تیرے سوا

ہے خالق کی صورت کا تجھ مین ظہور
ہے دلکش بہت حسن کا تیرے نور

۴۶۵ ہر اک تجھکو حیرت سے کرتا نگاہ
کہ ہے ساری خلقت کی تو قبلہ گاہ

نہین سارے حیوانون مین یہ شعور
کہ ہین فہم و ادراک سے وہ تو دور

کہ وہ کر سکین کچھ بیان وصف کا
اگرچہ وہ ہین جان و دل سے فدا

بجز اک کے جو تیرا محبوب ہے
جو ہر طرح تیرے لیے خوب ہے

نہین قدردان ہے کوئی یان ترا
ترا حسن ہے گرچہ حیرت فزا

۴۷۰ تو جا سکتی جنّت تو وان بھی ضرور
ثنا خوان ترے ہوتے فرزند نور

پرستش تری ہوتی مثل اِلٰہ
تری کرتے خدمت وہ شام و پگاہ

خوشامد کا یہ چلتا چرچا کلام
مؤثر ہوا حوّا پہ لا کلام

متحیر ہو کر حوّا کا جواب دینا۔

تکلم سے اُس کے تھی حیرت اُسے
لگی اِس طرح کہنے وہ سانپ سے

تو حیوان ہے تجھ مین گویائی ہے!
کہان سے بتا تو نے یہ پائی ہے؟

۴۷۵ زبان سانپ کی باتین انسان کی
کہان ایسی قدرت ہے حیوان کی

وہ انسان کے مثل باتین کرے
ہے حد درجہ کی اِس سے حیرت مجھے

کسی میں تکلم کی طاقت نہیں — وہ محروم اول سے ہیں بالیقین
اگر [illegible] ہیں وہ بھی عقل و شعور — یہ ہے گویائی کس وجہ سے ان سے دور؟
[illegible] سب سنتے تجھے ہوشیار — تجھے دیکھا میدان میں بار بار
[illegible] تجھ میں کبھی — یقین ہے کہ وہ تجھ میں ہرگز نہ تھی ۴۸۰
[illegible] تو کلمہ عجیب معجزہ — کہ معلوم ہو حال تجھ کو ترا
تو کیونکر اس قدر مجھ سے مانوس ہے — تکلم کا باعث ہوئی کون شے؟
لگا اس طرح کرنے پھر عرض حال — مرا حال سن ملکۂ پر جلال
اطاعت ہے ہر دم مناسب تری — اطاعت میں ہے ہر طرح برتری
[illegible] ادنیٰ تھا جیسے ہیں اور جانور — نہ تھا فہم و ادراک سے بہرہ ور ۴۸۵
[illegible] ہر طرح سے میرے ادنیٰ خیال — بجز کھانے پینے کے کیا تھا خیال
میں اک روز میدان میں پھرتا تھا — بہت دور پر دیکھتا ہوں میں کیا
شجر خوشنما ہے جو ہے پر ثمر — وہ ہیں سرخ اور خوشنما [illegible]
میں نزدیک تر دیکھنے کو گیا — مجھے مست خوشبو نے اس کی کیا
[illegible] بڑھی اشتہا یک بیک — لگے اچھے سب سے وہ زیر فلک ۴۹۰
[illegible] دیکھے تھے میں نے کبھی — نہایت کشش دل کو میرے ہوئی
لگے [illegible] وہ اچھے مجھے — جو حاصل ہے گایوں سے اور بکریوں سے
پلا سب کثرت سے وہ وقت شام — اسے پی کے ہوتا ہوں میں شادکام
نہیں تاب میں آپ کو رکھ سکا — اسی نعمت کو میں روانہ ہوا
نہیں بھوک سے ضبط میں کر سکا — لپٹ کر میں اس پیڑ پر چڑھ گیا ۴۹۵
زمیں سے نہایت تھے پھل اس کے دور — یہ حیران کھا جاتے ان کو ضرور
میں پھل توڑ کر اس کے کھانے لگا — مزہ زندگی سے میں پانے لگا
کبھی پھل کوئی ویسا کھایا نہ تھا — کسی سے مزہ ویسا پایا نہ تھا
[illegible] کھاتے آنکھیں مری کھل گئیں — ہوئی تھی کبھی ایسی حالت نہیں

۵۰۰ عجب مجھ مین تبدیلی واقع ہوئی
ہوئی اب نئی طرح کی زندگی

خیالات میرے ہوے اب وسیع
نہایت ہی عالی نہایت رفیع

ہوا ظاہر ادراک و فہم و شعور
ہوئی مجھ سے حیوانیت ساری دور

ہوئی مجھکو گویائی حاصل تبھی
وہ صورت مری گرچہ قایم رہی

ہراک چیز کو مین لگا دیکھنے
بڑے توفض سے اور بڑے غور سے

۵۰۵ سمجھنے لگا اُن کی مین خوبیان
عجائب سے پر ہین زمین آسمان

مگر دیکھا سب طرح کی خوبیان
تری ذات مین ہر طرح ہین عیان

علاوہ برین سب سے افضل ہے تو
عجائب سے معمور اور خوبرو

الٰہی شباہت وحسن وجمال
تری خوبروئی ترا ہر کمال

لے آیا مجھے ہین بلا کے یہان
کہ مشتاق تھی دید کی میری جان

۵۱۰ کہ سجدہ کرون تیرے درشن کرون
اطاعت سے تیری فضیلت مین لون

تو عالم کی ملکہ - ترا اقتدار
ہراک جا ہے - اور تجھ پہ دارومدار

ہماری خوشی کا ہے اور زیست کا
رہین تیرے الطاف ہم پر سدا"

غرض اس طرح سے کہا سانپ نے
جو معمور تھا روح ابلیس سے

وہ سن کر ہوئی سخت حیرت زدہ
اسے سادگی سے یہ پاسخ دیا

۵۱۵ مگر دون کیسے باور تری بات کو؟
"نہ گر آزماؤن یقین کیسے ہو؟

فقط تجھ مین وصف اسکا ظاہر ہوا
اُسے دیکھون مین بھی یہ تو بتا

کہان وہ ہے اور کسقدر دور ہے
وہ کس گوشہ مین یان کے مستور ہے

ہے اس باغ مین ہر طرح کی نبات
ہراک طرح کے یان پہ ہین میوہ جات

یہان پھل بہت ہین جو کھائے نہین
کبھی کام مین اپنے آئے نہین

۵۲۰ ہمارے لیے کافی ہین تھوڑے پھل
اسی وجہ لیتے نہین توڑ کے پھل

جب انسان بہت یان پہ بڑھ جائینگے
بہت ہاتھ جب کام مین آئینگے

وہ ہلکا کرینگے درختون کا بار
یقیناً بڑھے گا ہمارا اتبار"

حوّا کا شجر ممنوعہ کے دیکھنے کی خواہش ظاہر کرنا اور سانپ کا شجر ممنوعہ کی طرف اسے لیجانا۔

یہ سن کر وہ ملعون ہوا شادمان
کہا اس سے "خاتون نوجہان

یہ ہے راستہ وہ نہیں دور ہے
یہ جو قطعہ پھولون سے معمور ہے

ہے بعد اسکے وہ جو حنا کی قطار
قریب اِس کے جو ہے چمن پُربہار　۵۲۵

بکثرت ہین مر اور بلسان جہان
عجب قدرتِ حق ہے ہر جا عیان

وہان چشمۂ صاف ہے موجزن
جہان دیکھو وان ہے فضا کا چمن

اگر حکم ہو تو آگے مین خود چلون
مین اس پیڑ سے آگہی تجھکو دون"

کہا اس سے حوا نے "لیچل وہان
عجب طرح کا وہ شجر ہے جہان"

وہ آگے بڑھا اُس کا ہادی ہوا
بظاہر وہ سیدھا اسے لیگیا　۵۳۰

گھماتا ہوا وہ اِدھر اور اُدھر
لے آیا وہان پر جہان تھا شجر

زبان سکے لیے تیز رو اب وہ تھا
بہت خوش تھا اسوقت وہ بدبلا

دل اس کا بڑھایا تھا امید نے
خوشی نے کیا چہرہ پرنور سے

دکھائی دے جس طرح سے رات کو
کوئی روشنی جو کہ اک دھوکہ ہو

بخارات ہوتے ہین جس کا سبب
دگر مانتے اِس کو ہین لوگ کب　۵۳۵

وہ رکھتے ہین جلنے کا کچھ مادہ
ذرا ٹھنڈ ہو وقت ہو رات کا

اکٹھا وہ اک جا پہ ہو جاتے ہین
رگڑ کھا کے وہ شعلہ دکھلاتے ہین

سمجھتے ہین لوگ اُن کو اکثر بلا
گمان اُس پہ کرتے ہین وہ بھوت کا

مسافر بھی دھوکہ کھا جاتے ہین
وہ اس روشنی کی طرف جاتے ہین

کبھی جا کے دلدل مین پھنس جاتے ہین
کبھی بے طرح ٹھوکرین کھاتے ہین　۵۴۰

کبھی ہوتا ہے اُن کو جان کا خطر
وہ موت اُس سے پاتے ہین یا بچ کر

گئے اس طرح ڈوب تالاب مین
کسی نے نہ ہرگز نکالا اُنھین

بنا سانپ بھی ایسی ہی روشنی
وہان پر کہ جائے ہلاکت جو تھی

اُسے لے گیا جو تھی خوش اعتقاد
دغا سے وہ بر لا کے اپنی مراد

شجر منع کردہ تھا موجود وان
تھا وہ واقعی بیخ رنج و زیان　۵۴۵

ہوئی دیکھ کر اُس کو حیرت ذرا ۔ اور اُس سانپ سے اسطرح سے کہا

حوا کا اپنے وہان آنے سے ناخوش ہونا

بھلا ہوتا میں یان پہ آتی نہین ۔ اور اے کاش! مین تجھکو بھاتی نہین

نہین مجھکو اس پھل سے کچھ فایدہ ۔ ہوا یان پہ بیکار آنا مرا

کیے وصف جو تو نے جس کے بیان ۔ تو ہی ذمہ دار اُس کا ہے بیگمان

ہوا فائدہ بخش تجھ کو ثمر ۔ عجب تجھ مین پیدا ہوا ہے اثر ۵۵۰

اگر یہ اثر ہے تو وہ ہے عجیب ۔ فواید ہین اُس کے عجیب و غریب

نہ چھو سکتے اُس کو نہ کھا سکتے ہین ۔ نہین کام مین اُس کو لا سکتے ہین

نہین حکم کھانے کا حق نے دیا ۔ کوئی راز اُس حکم مین ہے چھپا

سوا اس کے ہر طرح مختار ہین ۔ ہم آزاد ہین اور ابرار ہین

شریعت ہماری ہے فہم و تمیز ۔ ہمین ان کا کہنا ہے ہر دم عزیز ۵۵۵

دیا مکر و چالاکی سے یہ جواب ۔ اُسی نے جو تھا مکر مین لاجواب

دلایل بسیار کے بعد سانپ کا پھل کھانے کی طرف مایل کرنا

تجھے سچ کیا کہ اس نے ہے تم سے کہا ۔ "کوئی پھل نہین کھانا تم باغ کا"

تمھین بادشاہ اور مالک کیا ۔ نہین اختیار اُن پہ تم کو دیا"

کہا اُس نے اب تک جو تھی بیگناہ ۔ سمجھتی تھی اپنا اُسے خیر خواہ

"ہر اک پیڑ کے پھل کو کھا سکتے ہین ۔ اُسے کام مین اپنے لا سکتے ہین ۵۶۰

ہے جو باغ کے بیچ مین یہ شجر ۔ ہے ممنوعہ ہر طرح اُس کا ثمر

ہے حکم خدا اُس کو کھائین نہین ۔ نہ چھوئین کہ ہے موت یہ بالیقین

اگر کھائین گے اُس کو مر جائین گے ۔ ہم اپنے کیے کی سزا پائین گے"

بمشکل ہوا ختم جب یہ کلام ۔ کیا جوش نے سانپ کو بے لگام

عجب شعبدہ بازی کرنے لگا ۔ ہوا خواہی کا دم وہ بھرنے لگا ۵۶۵

لگا پھرنے اب وہ ادھر اور اُدھر ۔ کہ تھا جوش مین گویا وہ فتنہ گر

یکایک اُبھر کر کھڑا ہو گیا ۔ کہ گویا اہم باتین کہنے کو تھا

کہ جیسے فصیحانِ یونان و روم ۔ فصاحت مین تھی چار سو جنکی دھوم

کہ ہرگز نہین موت سے تم ڈرے
کہ بے کھٹکے ممنوعہ پھل کھا لیا
یہ ہے نیکی کے علم کا گر شجر
بدی کا نہین علم ہرگز برا ۵۹۵
کہ آسانی سے تا کہ اس سے بچے
خدا اگر ہے منصف تو وہ بالضرور
نہ منصف ہے گر وہ خدا بھی نہین
ہے فرمانبری کس لیے پھر ضرور؟
ہے بے اصل وہ اس لیے ڈر نہین ۶۰۰
نہ کیون حکم کھانے کا تم کو دیا؟
تھا مطلب تمھین خوف مین وہ رکھے
وہ جاہل رکھے اور بڑھنے نہ دے
کہ جس روز اس پھل کو تم کھاؤگے
تمھین ہوگی نیک اور بد کی تمیز ۶۰۵
یہ آنکھین جو ظاہر مین اصاف ہین
وہ تاریک اور دھندلی ہین ابھی
ہین انسان کے مانند جب بن گیا
عجب کیا بنے تو مثال خدا
ہے شاید یہی موت ای ماہرو! ۶۱۰
اگر موت یہ ہے تو جب چاہے آئے
ہے ممکن نہین کیا خدا تو بنے
خدا ہم سے پہلے تھے بے شک نہین
کہ کل چیزین اسکے وسیلے سے ہین

دہے کیا موت معلوم ہے یہ کسے؟
بدی اور نیکی کی پہچان کا
نہ ہرگز کسی کو ہے اس سے ضرر
ہر اک کو ضرور اس کا ہے جاننا
نہ جانے اگر اس سے کیسے بچے؟
نہ سمجھے گا ہرگز تمھارا قصور
تو پھر ڈرے کیون اس سے اے حسین؟
تو کر موت کے ڈر کو بھی دل سے دور
ہے کھانا جو اس کا برا گر نہین
ضرور اس کا مقصد کوئی اور تھا
پرستندگی چاہے جیسی وہ لے
یہ معلوم ہے ہر طرح سے اسے
مثال خدا تم تو بن جاؤگے
تمیز ایسی جیسی صمد کی تمیز
ہین شاہد بہت تم مین اوصاف ہین
وہ کھل جائینگی تو نہ لاشک کبھی
بظاہر اگرچہ مین حیوان رہا
ترا علم ہو جیسے اللہ کا
کہ انسان سے بن جائے اللہ تو
وہ اے کاش! یہ تجھ مین تبدیلی لائے
غذائے الٰہی کے کھا لینے سے؟
اسی وجہ سے ہے یہ ہم کو یقین
وہ خالق ہے مخلوق سب اسکے ہین

سمجھے کچھ نہ کچھ اس مین شک ہے ضرور — یہ عرفان ہے فہم و فراست سے دور ۶۱۵

کہ سورج سے یہ خوبصورت زمین — سدا پاتی ہے گرمی کو بالیقین

ہے اس کی بدولت یہ نشو و نما — نہ یان قدرتِ حق ہے ظاہر ذرا

یہ مانا اسی سے ہر اک چیز ہے — تو اچھی بری یان یہ ہر ایک شے

اسی سے ہے اور اس سے ہے یہ شجر — فواید کے جس مین لگے ہین ثمر

جسے کھائے جو علم و فہم و تمیز — ہر اک چیز سے جو ہے سب کو عزیز ۶۲۰

اگر بے اجازت کوئی اسکو کھائے — خزینہ وہ حکمت کا یک لخت پائے

بھلا کیا ہے اس مین بھی کوئی گناہ — بھلا کیا ہے انصاف یہ واہ واہ

خطا کار ٹھہرے جو عامل بنے — اسے کھا کے جو علم حاصل کرے

اُسے علم سے کیا تمھارے ضرر — جو بے حکم ہو پھل سے تم بہرہ ور

نہین مانع کوئی ہے شاید حسد — کہ تا ہو سکو تم نہ مثلِ احد ۶۲۵

رہے سینۂ حق مین کیسے حسد — یہ ہے ضدِ شانِ خدائے صمد

ہے لازم تجھے ان وجوہات سے — کہ کھا اس کو اور فائدہ اس سے لے

نہ مرضی کو اپنی ہٹا تو غلام — تو کھا شوق سے ملکۂ لالہ فام

کیا ختم اب اُس نے اپنا کلام — کہ جس مین دغا بازی تھی لاکلام

بزودی ہوا دل پہ اُس کے اثر — لگا دیکھنے مین وہ پھل خوب تر ۶۳۰

عجب خوبی اس پھل مین آئی نظر — نہ اُس کی طرف سے ہٹائی نظر

اُسے دیکھنا آزمایش ہوا — اُسے مست خوشبوئے پھل نے کیا

سوا اس کے ترغیب کا وہ کلام — لگا کرنے اپنا عجب طرح کام

وہ سمجھی صداقت ہے ان باتون مین — وہ دانش سے معمور سمجھی انھین

تھی اب گونج کی طرح اُن کی صدا — تھا شور اُس کے دل مین انھین باتون کا ۶۳۵

قریب اب ہوا وقت نصف النہار — کیا بھوک نے بھی اُسے بیقرار

بڑھی بھوک اُس پھل کی خوشبو سے اب — اُسے دیکھتے رہنا تھا پر غضب

سانپ کی باتون سے اثر پذیر ہوکر حوا کا پھل توڑ کر کھا لینا

یہی دل مین آیا چھوئے اور کھائے
مگر دل مین یون اپنے کہنے لگی
ہین اوصاف تیرے بہت اے ثمر! ۶۴۰
مگر حکم کھانے کا تیرے نہین
فقط سانپ نے جبکہ کھایا ثمر
لگا کرنے انسان سان وہ گفتگو
وہی اب ہے ہر دم ثناخوان ترا
خدا کرتا ہے یہ ترا ظاہر کمال ۶۴۵
تجھے علم کا پیڑ ٹھہراتا ہے
کہ کیون علم سے ہم نہ ہون بہرہ ور
ترے وصف گر جائین کھائین نہین
ترا ہونا یان اور نہ ہونا یہان
تھا بہتر جو ہوتا نہین یان یہ تو ۶۵۰
نہین حکم حق ہے کہ کھائین تجھے
نہ ہو ہم مین تا فہم و علم و شعور
اطاعت نہین حق کی واجب ہمین
مگر موت کا مجھکو ہے دغدغہ
ہے آزادی سے فائدہ کیا ہمین ۶۵۵
ہے فتویٰ کہ گر کھائین ہم یہ ثمر
ہوا موت کا سانپ پر کیا اثر؟
ہے دانائی اب اس مین نادان وہ تھا
ہے کیا موت انسان ہی کیواسطے
ہمارے لیے علم کا پھل نہین ۶۶۰

کوئی خوف دل مین نہین اپنے لائے
ابھی تک بس وحشیان مین کچھ وہ تھی
ہے بے شبہ بہر عقل تو خوبتر
ہے تحسین کے قابل تو گویا یقین
ہوا عقل و دانش سے وہ بہرہ ور
تو با فیض ہے میوۂ مشکبو
کہ حیوان کو بھی تو نے گویا کیا
ہے گویا ہمارے تو ہی حسب حال
سمجھ مین یہ میری نہین آتا ہے
ہمین علم دیتا ہے تو اے ثمر!
نہ ہوگا ہمین فائدہ بالیقین
ہے یکسان ہمارے لیے بیگمان
نہ یہ تیری نکہت نہ یہ تیری بو
نہین کام مین اپنے لائین تجھے
رہین تا کہ ہم نیک بننے سے دور
ہے ناانصافی جبکہ احکام مین
نہین جانتی ہون کہ ہے موت کیا
جو ڈر کے سبب باز آنے رہینگے
تو مر جائین گے اس سے ہم زندہ
وہ زندہ رہے ہے عقل سے بہرہ ور
ہے گویا وہ گو مثل حیوان وہ تھا
وہ مر جائے حیوان زندہ رہے
ہے کیا جانور کے لیے بالیقین!

بظاہر ہے اُس کے لیے یہ شر ۔۔۔ ہے خوبی سے معمور یہ جانور
ہوا کھا کے اُس کو بہت فائدہ ۔۔۔ نہ رشک اُس نے ہم سے ذرا بھی کیا
خوشی سے مجھے اس نے دی یہ خبر ۔۔۔ کہ اس پھل سے تا ہم بھی ہون بہرہ ور
دغا بازی و مکر اس مین نہین ۔۔۔ ہے یہ دوست اس مین نہین بغض و کین
خدا سے سزا اور قانون سے ۔۔۔ مین لاعلم ہون کچھ نہین ڈر مجھے ۶۶۵
بدی سے نہ واقف ہون اور نیکی سے ۔۔۔ غرض علم درکار ہے اب سے مجھے
ہے لاعلمی کا ہر طرح یہ علاج ۔۔۔ الٰہی غذا سب پھلون کا یہ تاج
یہ ہے دیکھنے مین بہت خوشنما ۔۔۔ حقیقت مین ہوگا بہت خوش مزہ
کہ ملتا تجھی سے ہے فہم و تمیز ۔۔۔ زیادہ ہے سب سے مجھے تو عزیز
بس اب دور ہون دل سے خوف و خطر ۔۔۔ تجھے کھاؤن اے میرے پیارے ثمر ۶۷۰
غذا عقل اور جسم کی ہے تو ہی ۔۔۔ کہ اعلےٰ و برتر ہے زندگی
نہین سوچا اُس نے فراز و نشیب ۔۔۔ نہین سمجھا شیطان کا ہرگز فریب
اور افسوس پھل توڑ کر کھا لیا ۔۔۔ غضب ماورا و نہین! کیا کیا
کلیجہ پھٹا جاتا ہے کیا لکھون ۔۔۔ لکھون آگے یا چندے ماتم کرون
نہ آتی کاش! ہوتی کبھی یہ گھڑی ۔۔۔ تھی ہر طرح سے جو نحوست بھری ۶۷۵
مصیبت کا آغاز جس مین ہوا ۔۔۔ اُسے کھا کے اے مان! جو حال کیا
ہماری رہ میراث ہے اب تلک ۔۔۔ نہ معلوم ہو خاتمہ کب تلک
ہے حاصل ہمین یاس و اندوہ و غم ۔۔۔ عذاب اور حرمان و رنج و الم
یہ دیکھا زمین کا کلیجہ پھٹا ۔۔۔ فلک آنسو اپنے بہانے لگا
ہوئی ساری خلقت بھی اندوہگین ۔۔۔ ہوئے صید غم آسمان و زمین ۶۸۰
وہ تھا روز آغاز بربادی کا ۔۔۔ دیا حق نے جو کچھ تھا وہ کھو دیا
کسی جھاڑی مین سانپ بھی چھپ گیا ۔۔۔ کہ اب اس کا وان پر نہین کام تھا
کسی کا نہ حوا کو اب تھا خیال ۔۔۔ وہ تھی ہر طرح بے خیالِ مآل

فقط کھانے مین اُس کے مشغول تھی — تھی حاصل اُسے اب نہایت خوشی
۶۸۵ ہر اک پھل سے وہ پھل لگا بامزہ — نہ سمجھی کبھی ایسا کھایا نہ تھا
تھی حاصل زیادہ خیالی خوشی — وہ سمجھی کہ گویا بدل مین گئی
وہ سمجھی بنون گی مثال اللہ — بڑے سے بڑا مرا رتبہ و عزّ و جاہ
ہر اک طرح کا علم ہوگا مجھے — اسی میوۂ خوب کے کھانے سے
بڑے شوق سے اُسکو کھاتی رہی — نہ سمجھی کہ وہ موت کو کھاتی تھی
۶۹۰ ہوئی آخرکار آسودگی — وہ نشّے مین اس پھل کے گویا ہوئی
کسی پر اثر جس طرح مے کا ہو — سرور اس کو ہو سمجھے خوش آپ کو
اسی طرح سے خوش تھی وہ ماہ رو — سمجھتی تھی ہے اس کا حال نکو
مخاطب ہوئی پیڑ کی سمت اب — لگی کرنے اس طرح باتین عجب
شہنشاہ اشجار کل اے شجر! — ہے حکمت و بندہ ترا ہی ثمر
۶۹۵ کسی کو نہین تجھ سے تھا فائدہ — یہان گویا بالکل تو بیکار تھا
تو بدنام تھا اور گمنام تھا — کسی کو نہین تجھ سے کچھ کام تھا
کرون گی نگہداشت اب مین تری — حقیقت مین تو اصل ہے علم کی
ہر اک صبح درشن کرونگی ترا — ترے پھل کو کھاؤن گی صبح و مسا
ترے وصف مین ہونگی نغمہ سرا — کہ تجھ سے ہمین علم حاصل ہوا
۷۰۰ بڑھونگی ترے فضل سے عقل مین — ضرورت ہے جس کی نہایت ہمین
بنون گی مین آخر مثال خدا — مجھے علم ہوگا ہر اک چیز کا
یہان یہ شجر کیون خدا نے رکھا — نہین جب کہ کھانے کو ہم کو کہا
ہے جب یہ یہان ہے ہمارے لیے — نہین ہے ملایک کے یہ واسطے
مبارک ہوا ہے بار عالی وقار! — ہوا رہنما میرا اور یار غار
۷۰۵ کیا تو نے اس سے مجھے بہرہ ور — ہوئی اب مجھے نیک و بد سے خبر
جہالت گئی دور ظلمت ہوئی — کہ پیدا اسے کھا کے حکمت ہوئی

حوّا کی عجیب باتین آدم کو ثمر ممنوعہ کے کھلانے کا ارادہ کرنا

بھی دانائی البتہ خلوت نشین
تو بھی اس تلک میرا ہادی ہوا
اکیلی مین ہون یان پہ کوئی نہین
بلندی پہ ہے دور ہے آسمان
ہے ممکن نہ دیکھا ہو اُس نے مجھے
نہین یان پہ جاسوس اُس کا کوئی
مین کس طرح آدم کو واقف کرون
مین خوش حالی مین کیسے شامل کرون؟
مین کھاؤن بھلا کیا اکیلے اُسے؟
ذخیرہ ہو کل علم کا بس مرا
کہ آدم سے ہرگز نہ چھوٹی رہون
نہین ایسی حالت مین آزادگی
برا کیا اگر اُس سے برتر بنون
زیادہ کرے مجھکو اُس وقت پیار
مگر یہ بھی تو سوچنا ہے ضرور
مجھے موت کی دے وہ شاید سزا
ہو پیدا اک اور حوّا اُس کے لیے
مرنے واسطے موت ہے یہ خیال
مجھے موت ساتھ اسکے ہے زندگی
خوشی ہو کہ ہو رنج ساتھ اُس کے ہو
ہوئی بعد کو حوّا وان سے روان
ادب سے جھکی پیڑ کے سامنے
وہ سمجھی کہ ہے شکتی اُس مین کوئی

سمتِ آدم حوّا کا مثل سروِ روان روانہ ہونا

تھی پوشیدگی مین وہ مسکن گزین
ترے فیض سے اس کو حاصل کیا
نہین دیکھتا ہے کوئی بالیقین
وہی واقعی ہے خدا کا مکان ۸۱۰
نہ شاید ہو کاموں سے فرصت اُسے
خبر دے اُسے تا مرے کام کی
خبر حال سے اپنے کس طرح دون؟
مین پھل کھانے پر کیسے مایل کرون؟
ہو کل فائدہ تا کہ حاصل سبھے ۸۱۵
(کہ ہے علم ہی سر ہر اک چیز کا)
مین کمتر بلاشبہ درجہ مین ہون
نہین کمتری مین کبھی ہمسری
مین عزت اور آدم سے حاصل کرون
دل وجان کرے اور مجھ پر نثار ۸۲۰
ہوا حق پہ ظاہر ہو میرا قصور
مرون مین رہے زندہ آدم سدا
وہ ساتھ اُسکے پھر عیش عشرت کرے
ہر اک طرح ہے میری جان کا وبال
بغیر اُسکے ہے زندگی موت سی ۸۲۵
جدائی نہ ہرگز مری اُس سے ہو"
چلی سمتِ آدم وہ سروِ روان
بزرگ اپنے سے گویا سمجھی اُسے
ہین امرت بھرے اسکے پھل [illegible]

۷۳۰ تھا آدم کو حوّا کا بس انتظار | ہوا ہجر حوّا مین وہ بیقرار
اسی کے لیے فکر تھی دمبدم | وہ ہونے کو تھا صید رنج و الم
رہا پہلے کچھ دیر مشغول کار | بناتا رہا بدّھیان اور ہار
کرے اپنی معشوقہ کے زیب تن | مزیّن ہوا ان سے وہ سیمین بدن
ہوا خود بخود دل مین پیدا ملال | مصیبت کا دل مین کچھ آیا خیال
۷۳۵ وہ آفت کی تھی پیش خبری ضرور | ہوے اُس سے ہوش و حواس اسکے دور
گران اس کی خاطر یہ تھا وہ فراق | تھا اسکے لیے ہجر اُس وقت شاق
لگا گانے وہ ہجر مین یہ غزل | ذرا پڑتی تھی اُسکے دلکو نہ کل

غزل

ترا ہجر مجھکو گوارا نہین | تجھے ڈھونڈھتا ہون تو پاتا نہین
کوئی تیرا دنیا مین ہمتا نہین | بہت ڈھونڈھا پر تجھ سا پایا نہین
۷۴۰ جو ہے حسن تجھ مین کسی مین ہے کب | کسی کو حسین کہنا زیبا نہین
نہین ساتھ اپنے جو تو گلعذار | گلستان مین کچھ دل بہلتا نہین
یہ نذر ہے جان و قلب و جگر | ترے واسطے اے صنم کیا نہین
کہان اُس مین یہ بو یہ نکہت بھلا | تجھے گل بھی کہنا تو زیبا نہین
ترے ہجر مین لاکھ بہلا مین ہم | کسی طرح یہ دل بہلتا نہین
۷۴۵ وہ اسطرح سے گاتا آگے بڑھا | وہی راہ لی جس سے وہ مہ لقا
گئی تھی جدا ہو بوقتِ سحر | اسی راہ پر اب وہ آئی نظر
تھی اسوقت کچھ دور اس پیڑ سے | چلی آتی تھی وہ پھلوں کو لیے
لگے پھل خوشنما اور تھے مشکبو | عجب اُن کی نکہت عجب اُنکی بو
لبھاتے تھے ہر دیکھنے والے کو | بڑھے بھوک اسکی جو آسودہ ہو
۷۵۰ بڑے پیار سے اُس کا بوسہ لیا | اُسے قتل تیغ نگہ سے کیا

حوّا کا آدم سے ملنا اور اُسے پھل کھانے کی ترغیب دینا

وہ بعد اُسکے یون عذر کرنے لگی
ہوئی خوش تجھے دیکھکر جان من!
نہ ہو کاش! پھر ہجر مجھکو نصیب
سبب دیری کا ہے نہایت عجیب
جو ہے باغ مین علم کا یہ شجر
نہین اسکے کھانے مین نقصان کوئی
ہے واقع مین اُس مین الٰہی اثر
اسے کھاکے آنکھین بھی کھل جائینگی
اگر کھائے یہ ہی نمایان ہوا
اثر ہو نہ فرمانبری اُس نے کی
تکلم وہ انسان سا ن کرنے لگا
وہ کرنے لگا مثل انسان دلیل
کیا اسکے کھانے پہ راغب مجھے
مری آنکھین دھندلی تھین روشن ہوئین
فراخی مرے دل کو حاصل ہوئی
نہ مقبول بن تیرے یہ سب مجھے
جو نعمت ملے ساتھ تیرے ملے
مری زندگی مجھکو ہوگی وبال
مرے مثل بن جا تو کھالے اُسے
خوشی تجھکو ہوا اور ہو برتری
مباد، گر تو نہ کھائے اُسے
تفاوت ہو حالت مین ہم ہون جدا
مین تیری طرح پھر نہین بن سکون

بہ شیرین زبانی یہ تقریر کی
کہ تھا ہجر مین تیرے رنج و محن
جدائی کا صدمہ ہے الحق عجیب
تو سن غور سے اسکو محبوب اب
نہین اِس کا نقصان رسان ہے ثمر　۷۵۵
ہے مفتاح الحق یہ دانائی کی
کرے گا ہمین مثل حق پر ہنر
سمجھ مین ادق باتین بھی آئینگی
یہان سانپ مین کھالیا جب کہ تھا
سزا موت کی پر نہ اسکو ملی
وہ فہمید سے بہرہ ور ہوگیا　۷۶۰
بنا گویا انسان بے قال و قیل
یہان تک کہ مین نے ہے کھایا اسے
بڑھین روح کی قوتین بالیقین
مثال خدا اب مین کامل ہوئی　۷۶۵
کہ کرتی ہون مین پیار از حد تجھے
نہین ہوگی بن تیرے راحت مجھے
جدائی کرے گی مجھے تنگ حال
ہون سب فائدے تا کہ حاصل تجھے
مرے مثل ہو جائے حالت تری　۷۷۰
نہ میری سی حالت ہو حاصل تجھے
تو انسان رہے مین ہون مثل خدا
اور افسوس تجھ سے جدا مین رہون

آدم کا نہایت پریشان خاطر ہو کر کلمات سخ آیات ذیل کہنا اور بعد کو حوا کی محبت کو ترجیح دیکر پھل کھانے پر راضی ہونا۔

کیا ہو کے خوش یہ بیان ماجرا — تھا چہرہ پہ اظہار بے چینی کا
۷۷۵ یہ سن کر پریشان آدم ہوا — تعجب سے وہ دم بخود ہو گیا
ہوا رنگ چہرہ کا فق یک بیک — لرزنے لگا سر سے لے پاؤن تک
ہوئے جوڑ ڈھیلے ہوا بند اس — ہوا جلد وہ صید حیران و یاس
ہوا اس کے دل کو نہایت قلق — کلیجہ ہوا صدمہ سے اسکا شق
گرے بکھرے اور ہار اور بدھیان — گرے پھول کمھلا کے یکدم وہان
۷۸۰ ہوئے ہوش کچھ بعد کو جب بجا — وہ اس طرح سے دلہن کہنے لگا
غضب کیا کیا تو نے اے نازنین! — مری پیاری اے گلبدن مہ جبین!
تھی مخلوق مین تو ہی افضل ترین — کوئی خوبصورت تھا تجھ سا نہین
تھی پاکیزہ دل تجھ مین تھا ہر کمال — تو تھی واقعی صورت ذوالجلال
تو شیرین و محبوبہ و نیک تھی — ہر اک وصف مین فرد تھی ایک تھی
۷۸۵ مگر ہائے کس طرح تو گر گئی! — تو حالت یہ اپنی نہ قایم رہی
وہ صورت الٰہی بگڑ اب گئی — نہ رعنائی اور خوش نمائی رہی
بس اب موت ہے حصۂ آخری — تباہی و بربادی سب کچھ ہوئی
کیا ہائے کیسے یہ حق کا گناہ! — کیا ہائے اپنے کو تو نے تباہ!
کیا کچھ نہ حکم خدا کا خیال — نہ کچھ موت کا اور سزا کا خیال
۷۹۰ کسی لعنتی نے دی تجھکو دغا — نہ معلوم وہ لعنتی کون تھا؟
بھلا کیون مین حکم خدا توڑ دون — مین کس واسطے پھل کی طمع کرون؟
ضرر لائے گا یہ ثمر بےگمان — اثر گر نہین ہے تو ہوگا عیان
نہ کھانے سے اسکے مین ہون شرمسار — خطاکار ہون پیش پروردگار
کرم جسکے ہین مجھ پہ حد سے زیاد — جو بر لاتا ہے روز میری مراد
۷۹۵ وہ خالق ہے میرا مرا باپ ہے — ملی اس سے ہے مجھکو ہر ایک شے
ہر اک شے پہ مجھکو دیا اختیار — بنایا ہے مجھکو شہ باوقار

جو کہیں نعمتیں مجھ کو حق نے عطا
کروں میں شمار ان کا امکان کیا

بڑا حکم کوئی نہ مجھکو دیا
فقط منع اس پھل کا کھانا کیا

ترے ساتھ برباد میں بھی ہوا
ہیں ہم ایک۔ ہوں کیسے تجھ سے جدا

ہو بے ترے کیسے بسر زندگی؟
ہے بن تیرے مجھکو نہ راحت کوئی ۸۰۰

مجھے ساتھ تیرے ہے مرنا قبول
خیالِ جدائی سے خاطر ملول

ہے ویرانہ تجھ بن یہ فردوس بھی
نہ ہو کاش! مجھ سے جدا تو کبھی

نہ ہو تو کروں ہائے کس کو میں پیار
کروں باتیں کس سے میں ای گلعذار؟

اگر میری پسلی سے بار دگر
کرے خلق اک زن کو خالق اگر

نہیں ہوگی اس سے بھی راحت مجھے
نہیں ہوگی اُس بت کی چاہت مجھے ۸۰۵

نہیں جائے گا دل سے تیرا خیال
مری زندگی ہوگی جان کا وبال

نہیں جانتا ہوں کہ میں کیا کروں
تجھے چھوڑ دوں حق کو راضی رکھوں؟

کشش تیری جانب کہ ہے قدرتی
تو ہے گوشت اور ہڈی و جان مری

ہے تیری طرف اب محبت کا جوش
اگر ہے تو ہی غارت کن عقل و ہوش

کروں اب تو یک طرفہ اپنے خیال
ادھر میں رہیں تا نہ میرے خیال

خوشی ہو ہو یا ہو کو رنج و الم
نہ اک دوسرے سے جدا ہونگے ہم ۸۱۰

یہ کہہ کر اُسے کچھ تسلی ہوئی
مگر یہ تھی تسکین فقط یاس کی

وہ سمجھا کہ کیا رنج سے فائدہ
علاج اُس کا کیا ہے جو کچھ ہو گیا؟

بس اب دل کو ہر طرح اپنے سنبھال
لگا کہنے اس سے کہ اے پر جمال!

کیا بے دھڑک ہو کے یہ کام اب
مبادا نہ نازل ہو ہم پر غضب ۸۱۵

نہ ہمت تھی اس پر کروں میں نگاہ
کرے اُسکی خواہش نہ مجھکو تباہ

سمجھتا تھا چھونے کو اسکے غضب
کہیں موت آسکے نہ اسکے سبب

جو کچھ ہو گیا اب بُرا یا بھلا
نہیں اُس میں امکان تبدیلی کا

خدا بھی نہ اس کو بدل سکتا ہے
نہ قسمت سے کچھ کام چل سکتا ہے

۴۲۰ ہے ممکن کہ تجھ کو نہیں موت آئے
خطا یہ مصیبت نہیں ہم پہ لائے

ہوا سانپ سے پہلے ناپاک کام
وہ پھل کھایا جس کا تھا کھانا حرام

دیا توڑ بندش کو اس نے ضرور
ہمارے ہے کھانے میں پھر کیا قصور

اسے کھا کے ہرگز نہیں وہ موا
وہ زندہ رہا اور انسان بنا

اسی سے تجھے اشتعالک ہوئی
کہ اُس میں تکلم تھا اور زیرکی

۴۲۵ ہے ممکن کہ اس طرح ہم بھی بڑھیں
ملک یا خدا کی طرح ہم بنیں

سمجھتا نہیں میں کہ اللہ پاک
جو خالق ہے ہم کو کرے گا ہلاک

کیا خلق اشرف ہے جس نے ہمیں
رکھا ہے ہمیں یان یہ فردوس میں

ہمارے لیئے خلق سب کچھ کیا
ہمیں اختیار اس نے ان پر دیا

ہمارے ہے ساتھ انکی بربادی بھی
نہیں ہم ہوں بس چیز کس کام کی

۴۳۰ اگر ہمکو اور سب کو برباد وہ
تو کیا ہوگا اس سے تجھی شاد وہ

کرے گا وہ کیا اس سے نفرت اب
کرے گا وہ برباد و نابود سب

نہیں حق کی نسبت یہ مجھکو خیال
کہ یوں لائے خلقت پہ جلدی زوال

ہے واقع میں وہ تو خدائے قدیر
ہے قدرت میں اپنی وہی بے نظیر

کرے خلق دوبارہ قدرت اُسے
مگر خوش نہیں ہوگا بربادی سے

۴۳۵ خدا دے گا موقع یہ ہرگز نہیں
کہے ہوکے خوش اس طرح وہ لعین

نہیں اُن کی حالت کو ہرگز قیام
کہ جن پر رہی رحمت حق مدام

کیا اس نے برباد اوّل ہمیں
سدا خوش ہے خلقت کی بربادی میں

کیا اس نے انسان کو برباد اب
بہت جلد نازل کیا ہے غضب

غرض کون خوش اس کو کر سکتا ہے
محبت کا دم اُسکی بھر سکتا ہے؟

۴۴۰ کیا میں نے اب تو یہی فیصلہ
وہی حال میرا ہو جو ہو ترا

کشش تیری جانب محبت کی ہے
یہ جو کچھ ہے تاثیر قدرت کی ہے

ہیں گرچہ دو قالب مگر ایک جان
جدائی تری ہے سراسر زیان

حوا کا اظہار محبت پھل کھلانا۔

ترے ساتھ ہے موت بھی زندگی ہے بے تیرے یہ زندگی موت سی

یہ سن کر کے حوا نے پاسخ دیا کہ "الفت سے تیری ہے دل خوش مرا

رہ عشق مین تو ہے ثابت قدم بھرون مثل تیرے محبت کا دم ۸۴۵

محبت کی بے مثل ہے یہ مثال ہو اے کاش! تیری طرح میرا حال

اگرچہ مثل تیرے مین کامل نہین مین پہلو سے تیرے ہون گویا یقین

مین خوش ہون تو قائل ہے یکتائی کا کہ مین جان ہون تیری - اور دل ترا

نہ یون ہوتا اظہار الفت کبھی نہ مین دیتی داد محبت کبھی

نہین کھایا ہوتا جو مین نے ثمر ہے اس پھل کا یہ دکھلادنی اثر ۸۵۰

کہ جب موت تک بھی گوارا تجھے مین پیاری ہون جان سے زیادہ تجھے

اگر موت سے کچھ ہو اور خوفناک نہین اس سے بھی تجھ کو ہرگز ہے باک

جدا وہ نہ ہرگز کرے گی ہمین ہین وابستہ الفت کی زنجیر مین

خطاکار ہونے پہ راضی ہوا کہ تو نے مرا عشق دل مین رکھا

مگر در حقیقت نہ کوئی خطا نہ جرم ایسا جس کی کہ پائین سزا

وگرنہ نہ ترغیب دیتی کبھی تو پھل کھائے پائے سزا موت کی ۸۵۵

اٹھاتی اکیلی مین ہر اک زیان مین کھو دیتی کل اپنا امن و امان

رفاقت سے محروم ہوتی تری اٹھاتی اکیلی سزا موت کی

نہین ہونے دیتی مین تیرا زیان کہ زائل ہو تیرا یہ امن و امان

ہے بےمثل واقع مین الفت تری عجب طرح اب جو کہ ظاہر ہوئی ۸۶۰

ہے اس سے نہین موت پر زندگی ہے امید اس سے - اسی سے خوشی

مرے مثل آنکھین کھلین گی تری ملے گی تجھے ہر طرح برتری

مزہ مین ہے گویا بہشتی ثمر نہین ایسا کھایا تھا کوئی ثمر

تو کر برطرف موت کا بھی خیال اسے کھا لے اے شوہر خوش خصال"

کیا اب لپٹ کر کے حوا نے پیار تھا پیار ایسا جس سے ہو دل بیقرار ۸۶۵

وہ فرطِ خوشی سے ہوئی اشکبار ۔ یہی دل مین کہتی تھی وہ بار بار
کہ کرتا ہے آدم بہت مجھکو پیار ۔ نہین اس کو پروائے پروردگار
کہ کرنے کو ہے میری خاطر گناہ ۔ ہے تیار ہو ساتھ میرے تباہ
اُسی وقت حوّا نے حاصل ادا ۔ ارادہ کہ دل جس سے بسمل ہوا
عوض اسکی الفت کے وہ پھل دیا ۔ کہ تھا کام جیسا وہ پھل ویسا تھا ٨٧٠
بُرے کام کا پھل بُرا ہے ضرور ۔ محبت جو ہم کو کرے حق سے دور
ہے حق مین ہمارے وہی دشمنی ۔ ہے جھوٹی یہ معشوقی و عاشقی
فریب اُس نے کھایا تھا ہرگز نہین ۔ ہوئی آزمائش بُت مہ جبین
محبت نے حوّا کی جادو کیا ۔ اسی وجہ آدم نے پھل کھا لیا
ہوئی دور اب رحمتِ کردگار ۔ ہوئی عدن کی رخصت اب سب بہار ٨٧٥
بہشتِ خداداد دوزخ بنا ۔ زمین آسمان کا کلیجہ پھٹا
لگے کرنے حیوان سب ہائے ہائے ۔ دریغا و وا حسرتا ہائے وائے
بنا یہ جہان سارا ماتم سرا ۔ تھا یان شیون و شین ہین اور بکا
سیہ پوش ماتم مین تھا آسمان ۔ ہوئے اسقدر اشک ریزے روان
شرابور کل ہو گئی یہ زمین ۔ بہ مشکل ہوا ایسا تو کہین ٨٨٠
بجز اس کے جب وہ ہوا سانحہ ۔ اٹھائی ہمارے گنہ کی سزا
خود ابن خدا نے ہو اخستہ تن ۔ ہوا ذبح ہے ہے! یہ رنج و محن
کسی کا نہ آدم کو تھا اب خیال ۔ بس اب پھل تھا یا وہ زن جمال
حقیر اُن کی نظرون مین دنیا بھی تھی ۔ وہ سمجھے کہ قوت بھی پروا نہ تھی
ملیکی کرین تا کہ سیر فلک ۔ نہین ہم حقیقت مین کم از ملک ٨٨٥
خوشی تھی۔ تھا پھل سے نہایت سرور ۔ خیال خدا دل سے تھا اُن کے دور
لگے کھانے دونون پھر بار بار ۔ ہوا بے طرح اُن مین بوس و کنار
ہوئین شہوتین گرم دونون مین شعلہ زن ۔ جلے شہوتون مین اب انکے بدن

رحمت کردگار اور کل عدن کی بہار کا رخصت ہونا بہشت خداداد کا دوزخ بننا۔ زمین و آسمان کا کلیجہ پھٹنا۔

لگا کہنے حوا سے آدم یہ شوق ہے حاصل تجھے آج تجھ سے وہ ذوق
نہ حاصل ہوا جو کہ تجھ سے کبھی ہے تجھ میں ہمیشہ سے گو دلبری ۸۹۰
زیادہ ہے اب تیرا حسن جمال ہوا فہم و دانش میں حاصل کمال
خوشا تو کہ اس پھل کو لے آئی یہاں اسی کا نتیجہ ہوا یہ عیان
بھوں پھل باغ سارے ایسے پر نثار کہ اس سا نہیں کوئی پھل زینہار
مزہ اور نہ راحت یہ پاسکے کبھی جو اس پھل کو پیاری نہ کھائے کبھی
بس اب کھیلیں آپس میں خوش ہیں مے وصل کا بھی مزہ خوب لیں ۸۹۵
ہے تیری طرف شوق اب شعلہ زن حسین پہلے سے تو ہے اے سیم تن
یہ خوبی نظر پہلے آئی نہ تھی ادا تو نے یہ پہلے پائی نہ تھی
یہ برکت اسی پھل کی ہے بےگمان کیا اس نے کامل تجھے بیگمان
تھی ان میں بہت دل لگی اور مذاق تھے سارے خیال اور بااسے طاق
تھا وہاں عشوہ و غمزہ ناز و ادا نیاز اس طرف ناز اُس سمت تھا ۹۰۰
کمر میں بس اب ڈال کر اسکی ہاتھ چلا پیار سے اسکے وہ ساتھ ساتھ
گئے وہاں جہاں پر تھا آب روان سراسر تھی پھولوں سے جا گلستان
ملے پیڑ آپس میں تھے اس طرح ہے ہر دو جانب کی چھت جس طرح
گلوں کے تھے قالین زمین پر بچھے بنفشہ و سنبل کے بھی فرش تھے
گلوں کے تھے وہ تکیہ پر بہار مشجر کے تکیے ہوں جن پر نثار ۹۰۵
لگے ان پہ پھر لیٹ دونوں قمر مزہ لیتے الفت کا تھے سر بسر
لئے وصل سے مست ہونے لگے بالآخر وہ تھک کر کے سونے لگے
رہے دیر تک اس طرح بےخبر تھے مدہوش جوں زہر کا ہو اثر
بخارات جو سر میں تھے بیشتر جو تھے واقعی اس ثمر کا اثر
وہ سب انکے سر سے ہوا ہو گئے نہ معلوم کیا جانے کیا ہو گئے ۹۱۰
لگے دیکھنے ناپسندیدہ خواب جسے دیکھ کر تھا نہایت عذاب

ہوئے اب تو بیدار وہ خواب سے — لگا ایک کو دوسرا تاکنے
تھی آشفتگی دونوں کے چہروں پر — کہن میں تھے گویا وہ دونوں قمر
نہ کر سکتے تھے دونوں اظہار غم — تھے مایوس اور صید رنج و الم
تھا حال اُن کا اس دم نہایت تباہ — کلیجہ تھا شق اور لبوں پر تھی آہ ۹۱۵
ہوئی ان کو گو نیک و بد کی تمیز — یہ حالت نہیں انکو اب تھی عزیز
کھلیں آنکھیں پر دل ہوا اُن کا مار — نہ حاصل ہوا اُن کو جز شرم و عار
گیا ہائے معصومیت کا لباس — جو تھا راستبازی کے ساتھ اٹھ گیا
بھروسہ جو تھا حق پہ جاتا رہا — نہ فرزندیت کا وہ ناتا رہا
نہ اپنی نگاہوں میں عزت رہی — گیا فضل حق اور لعنت رہی ۹۲۰
برہنہ ہوئے اب رہا کچھ نہ پاس — کیا شرم نے دونوں کو بدحواس
تھا شمسون کے مثل آدم کا حال — وہ شمسون جیسے زور میں تھا کمال
دلیلہ کے پہلو سے جب وہ اٹھا — (دلیلہ وہ برباد جس نے کیا)
نظر آئے گیسو نہ اپنے اُسے — وہ گیسو نشان جو کہ تھے زور کے
وہ سمجھا کہ زور اُس میں باقی رہا — وہ نشہ زوری اپنی دکھانے لگا ۹۲۵
رہی وہ نہ نشہ زوری پیلتن — تھا ناچار وہ مثل شیر کہن
مقید ہوا اور نہایت ذلیل — تھا روکش ز فرمان رب جلیل
وہ نابینا آخر بنایا گیا — وہ دشمن سے بیحد ستایا گیا
اسی طرح آدم کا تھا حال زار — نہیں تھا ذرا اسکے دل کو قرار
لگا کہنے مشکل سے دل کو سنبھال — غضب کیا کیا بانوئے پرجمال ۹۳۰
لیا مان حیوان کی بات کو — نہ پہچانا تو نے ذرا گھات کو
نہ معلوم کس کا تھا اس پر اثر؟ — کیا دھوکا دے کر ہمارا ضرر
لگا مثل انسان بھی وہ بولنے — وہ باتوں میں اپنی نے آیا تجھے
تھا غارت گر دین و ایمان ضرور — اسی نے کیا رحمت حق سے دور

آدم کا حوا پر الزام لگا

گئے وہ کہاں سارے سبز باغ؟
عروج اب نہ حاصل ہوا پر زوال
گئی نیکی حاصل ہوئی ہے بدی
ہوئے ننگے اور ہم ہوئے شرمسار
رخصت ہوئی اپنی معصومیت
گئی اب وفا اور پاکیزگی
ہوا حال میرا سراسر تباہ
غموں کا مرے دل پہ اب ہے ہجوم
میں شرمندہ ہوں اور پشیمان ہوں
میں اس حال سے جا رہا ہوں جدا
ملا ایک جنت میں خوش تھا میں دیکھ کر
نہیں [illegible] سکتا ہوں
میں قہر خدا سے کہاں اب چھپوں
چھپا لو تمہیں اے درختو! مجھے
چھپا لے تو ہی مجھ کو اے دیودار!
تو ہی برگد اب تو چھپا لے مجھے
کہ تو شاخ در شاخ ہے دور تک
گھنے تجھ میں جتنے ہیں اتنے شجر
کسی طرح سے شرم میری ہو دور
خصوصاً کہ جو حصے ہیں بیچ کا
ہے بہتر کہ اب تو چھپائیں اسے
بنائیں کسی طرح کا ہم لباس
ہو معلوم شرمندگی کم ہمیں

دکھا کر کے ہم کو دیا سخت داغ
ہوا نیک و بد جاننا ہی وبال
بُرا علم کا پھل تھا وہ واقعی
ملا خاک میں اپنا عزّ و وقار
حقیقت میں زیور تھی معصومیت
اب انجام شہوت ہے شرمندگی
تباہی کا باعث ہوا یہ گناہ
گھٹا آتی ہے یاس کی جھوم جھوم
[illegible] خود کردہ حیران ہوں
برہنہ ہوں پہلے میں ایسا نہ تھا
ہیں میرے سینے وہ بھی خوف و خطر
میں کس طرح سے آگے جا سکتا ہوں
کروں کیا کہ تا میں سزا سے بچوں؟
چھپا لو تمہیں اے گھنے پیڑ! مجھے
کہ سب سے گھنے کا ذخیرہ اور سایہ دار
کہ تنہا ہوں پیڑوں میں افضل تجھے
نہ تجھ سا شجر کوئی زیر فلک
بنا میری خاطر وہ پوشیدہ گھر
میں لیتا ہوں سب پتے سے ہوں نفور
جہاں شرم نے بے طرح گھیر لیا
کہ تا ہم نہ ہوں دو بدو شرم سے
ملائک کہ ابن خدا آئے پاس
نہ ہو شرم سے رنج اسدم ہمیں

سوا اسکے شہوت سے ہم بچ سکین　　کہ حاصل نہین کچھ بھی عیاشی مین
چھپے جا کے جنگل مین وہ جابجا　　رہا دل مین یہ خوف قہر خدا
ہوئی شرم سے بھی نہ ان کو نجات　　ہے حق یہ کہ تھی موت اُنکی حیات ۹۶۰
تھے وہ ننگے پن کے سبب بدحواس　　سئے ایک انجیر کے پھر وہ پاس
جو سین اُسکے پتون سے دو لنگیان　　اُنھین سے کیا بیچ کا تن نہان
تھا کافی نہین پر یہ اُن کا لباس　　رہی تھی نہ معصومیت اُنکے پاس
وہ جب پاس ننگا پن کچھ نہ تھا　　نہ ہرگز وہان دخل تھا شرم کا
مگر اب ندامت بھی خوف و ہراس　　تھا دل مین بہت صدمۂ رنج و یاس ۹۶۵
تھے آنکھون مین اشک اور لبون پر تھی آہ　　تھا نظرون کے آگے یہ عالم سیاہ
کہین چین اب دل کو ملتا نہ تھا　　دل بستہ کا غنچہ کھلتا نہ تھا
تھا طوفان بپا غصہ و شکوہ کا　　تھی بے اعتباری شک و شبہ تھا
تھی نفرت بھی آپس مین اور تھا عناد　　وہ دونون تھے آپس مین ہرگز نہ شاد
سراسر تھے وہ نفس کے اب غلام　　نہ تھا فہم و ادراک سے انکو کام ۹۷۰
تھا مرضی و فہم اُن کا اُس کا مطیع　　نہ آزاد اب وہ رہے اور رفیع
پریشان حالت مین تیور بدل　　ذرا بھی نہین جبکہ دل کو تھی کل
وہ حوا سے یون باتین کہنے لگا　　دم سرد سا تھ اُنکے بھرنے لگا
"نہ جاتی مرے پاس سے کاش اتو　　مری بات کو مانتی ماہرو!
ہوئی ہاے اکیون مجھسے ناحق جدا　　پریشان افسوس تو نے کیا ۹۷۵
عجب خواہش سیر پیدا ہوئی　　نہ معلوم کیون ضد پیدا ہوئی
مرا ہاے کیون کہنا مانا نہین　　ذرا خطرہ کو اپنے جانا نہین
ہوئے ہاے احد درجہ ہم شرمسار　　ہوئے ہم گنہ گار اور نابکار
رہی اب کہان اپنی پاکیزگی!　　رہی اب نہ معصومی کی زندگی
بس اب قہر حق کے سزاوار ہین　　نگاہون مین اپنی بہت خوار ہین ۹۸۰

انجیر کے پتون کی لنگیان بنا کر پہننا اور آپس مین شدت غم کے باعث شکوہ و شکایت کرنا

برہنہ و کمبخت و ناشاد ہین
نہ تھا آزمایش مین پڑنا ضرور
وہ جو خود بخود آزمایش مین آئے
سمجھ لو وہ برباد ہو جائے گا
بُرا مان کر اس نے پاسخ دیا
تری باتین ہین سخت الزام کی
تھا ممکن اگر یان سے جاتی نہین
ضرور آزمایش مین گر جاتے ہم
تھین باتین عجب سانپ کی دلفریب
مری طرح ہوتا تو وان یا یہان
کہ تھی سانپ سے دشمنی کچھ نہین
ہے الزام اب دینا آسان مجھے
مین خود دکھ مین ہون مجھکو مطعون کر
ہوئی تھوڑی مدت کو مین گر جدا
نہ اتنی جدائی اگر تھی ضرور
مین پسلی بنی رہتی ہر دم وہان
توہی میرا سر اور سردار تھا
مجھے کس لیے تو نے جانے دیا
کیا راے کو میری تو نے قبول
کیا تو نے رخصت جبھی مین گئی
اگر ہوتی مضبوط مرضی تری
یہ سنتے ہی ناراض آدم ہوا
نہ الزام دے مجھکو اے مہ لقا!

معذب ہین مقہور برباد ہین
ہمین رہنا تھا آزمایش سے دور
کہ تا اپنے ایمان کو وہ دکھائے
ہے ہر آزمایش سے بچنا بھلا"
"تو ہے ہر بات مین کیا قصور اب مرا؟ ۹۸۵
کہ جن سے پریشان ہے جان مری
ترے ساتھ مین رہتی ہر دم نہین
حفاظت یہان بھی نہین پاتے ہم
ادا اُس کی تھی واقعی دل فریب
فریب اُسکے مین پھنستا تو بےگمان ۹۹۰
بدی چاہتا وہ ہماری کہین
نہین چاہیے یہ تو ہرگز تجھے
اور اس طرح سے مجھکو محزون کیجے
بتا تو ہی اس مین تھا نقصان کیا
ترے جسم سے ہوتی ہرگز نہ دور ۹۹۵
تھا بہتر نہین ہوتی پیدا یہان
توہی راے پر میری مختار تھا
مری بات مین کس لیے آگیا؟
نہین حکم ترا کیا ہے عدول
بھلا اسمین کیا میری تقصیر تھی ۱۰۰۰
گنہ مین نہین گرتے ہم تو کبھی
خفا ہو کے اس طرح اُس نے کہا
جو تو چاہتی تھی وہ مین نے کیا

گنہ مین نہین اولاً مین گرا
ہلاکت مین اپنے یہ لاتا نہین ۱۰۰۵
ہوا مین تو برباد تیرے لیے
مگر پھر بھی دیتی ہے الزام تو
نہایت ہے نا حق شناسی تری
زیادہ تجھی کو کیا حق سے پیار
خدا کو اگر کرتا اتنا مین پیار ۱۰۱
نہ دیتا وہ الزام ہرگز مجھے
اب افسوس کرنے سے کیا فائدہ
خطا کا سبب مین نہین یہ درست
جہان تک بنا مین نے روکا تجھے
بتایا ہے پوشیدہ دشمن یہان ۱۰۱
نصیحت کی میری سماعت نہ کی
نہین چاہا رنجیدہ کرنا تجھے
مین سمجھا گنہ مین کرے گی نہین
زبردستی سے تجھ کو روکا نہین
نہ آزادی مین تیری آئے خلل ۱۰۲
مگر کاش مین جانے دیتا نہین
نہین ہوتا میرا نہ تیرا یہ حال
یہی ہوگا اب حال اس شخص کا
مری طرح دے اُس کو آزادگی
کرے اپنی مرضی کو پورا مدام ۱۰۲۵
اٹھائے گی وہ خودسری سے ضرر

تھا ممکن کہ حال اچھا رہتا مرا
اگر باتون مین تیری آتا نہین
کہ تھا عشق حد درجہ تیرا مجھے
ہے سنو ہان جان اے دلارام تو
محبت کی میری نہین قدر کی
دل وجان کیا مین نے تجھ پر نثار
ہمنا رکھتا اگر حبِّ حق برقرار
بڑھاتا تجھے وہ ہر اک طرح سے
نہین جانتا ہون کرون مین کیا
دلایل ہین نافہمی کی اور سست
سبب خطرہ کا بھی بتایا تجھے
ہے عیار منظور جس کو زیان
دکھانے کی مجھ کو تو سبلے رہی
مین قابل ہر اک طرح سمجھا تجھے
نہین کھالے گی وہ ثمر بالیقین
تجھے روکنا اچھا سمجھا نہین
تجھے کرنا مجبور تھا بے محل
نہ کرتا تیری باتون کا مین یقین
نہین اپنی حالت کو ہوتا زوال
رکھے جو کہ زن پر بھروسہ بڑا
وہ ہوجائے جب عادی آزادی کی
اُسے رکھنا پابند مشکل ہے کام
صد افسوس اس جبوقت مین ہوگا ضرر

وہ شوہر کو الزام دے گی ضرور — وہ سمجھیگی الفت کو اسکی قصور
اسی طرح آپس میں تھی گفتگو — ہر اک یہ ہی کہتا تھا ملزم ہے تو
نہ الزام وہ آپ کو دیتے تھے — گنہ اپنے اوپر نہیں لیتے تھے
یہی حال اکثر ہے انسان کا — خطاؤں کو اپنی نہیں مانتا ۱۰۳۰
لگاتا ہے اوروں پہ الزام وہ — نہیں پاتا ہے پھر بھی آرام وہ
ہے بہتر حقیقت میں یہ اے عزیز — جو الزام دے تجھکو تیری تمیز
تو کر توبہ الزام دے آپ کو — معافی گناہوں سے تا تیری ہو

جلد دہم

بیانِ آدم و حوا بعد از گناہ

ہے تخت علا پر خدا جلوہ گر — جہان پر کہ ہے نور ہی سر بسر
بلندی پہ ہے اُس کا تخت عظیم — جہان ہین سراسیمہ اور کروبیم
پرون سے چھپاتے ہین منھ اور پیر — اسی مین سمجھتے ہین وہ اپنی خیر
وہ حمد خدا کرتے ہین دمبدم — محبت کا دم بھرتے ہین دمبدم
وہ کرتے ہین اظہار شانوشکا — وہ کرتے ہین اسطرح حمد خدا ۵
ہے قدوس قدوس قدوس حق — اسی سے منور ہین چودہ طبق
ملایک اسی وقت آتے ہین اور — نمایان ہین جن سے پریشان طور
وہ خاموش و غمگین و حیران ہین سب — وہ ہین سرنگون اور پریشان ہین سب
یہان پر وہ اب عدن سے آگئے ہین — خبر وان کی بربادی کی لاتے ہین
ہوا جیتے ماں باپ سے جب گناہ — کیا اُن کو ابلیس نے جب تباہ ۱۰
ملایک روانہ وہان سے ہوئے — کہ وہ عاجزی اور حیرانی سے
خبر اپنے اللہ کو اس کی دین — وہ پیش خدا معذرت بھی کرین
خدا کو ہر اک حال معلوم تھا — کہ ماضی کا اور حال و آیندہ کا
کوئی حال پوشیدہ اس سے نہین — کہ وہ عالم الغیب ہے بالیقین
مگر اس نے انصاف و دانائی سے — کہ جس مین فضیلت ہے سب پر اُسے ۱۵
نہین روکا شیطان کو تا آزمائے — وہ پہلے انھین انکی طاقت دکھائے

باغ عدن سے ملایک کا بہشت برین کو روانہ ہونا۔ تا کہ انسان کے گناہ کی خبر دین اور پیش خدا اپنے بارہ مین معذرت کرین۔

ا ے یسعیاہ ۶۔ ۱ سے ۲

جنھین حق نے آزاد پیدا کیا
کہ تلبیس ابلیس معلوم کر
وہ دشمن دکھائے کہ دوست اُنکو
وہ حکم خدا کو بھلائین نہین
اُنھون نے نہین ہائے ایسا کیا
خبر جبکہ جنت مین اس کی ہوئی
کہ ہمدردی انسان سے انکو بھی تھی
سبے حالت مبارک ملایک کی جو
ہوا پہلے کے مثل خوش اُن کا حال
نہین معذرت کرنے پایا کوئی
کیا ابر مین سے خدا نے کلام
تم اے قدسیو جمع ہوئے یہان
نہ رنجیدہ دل بہر انسان کرو
جو اس وقت یان عدن سے آئے ہو
نہین اس مین ہرگز تمھارا قصور
ہوا وہی پہلے جو تم سے کہا
اسے ہوگی انسان پہ حاصل ظفر
کہ انسان خوشامد کی باتون مین آ
بنے گا وہ خالق کا تقصیروار
مرا علم اس کا سبب ہے نہین
جو تھا علم مین میرے وہی ہوا
نہین اس کی مرضی پہ کچھ تھا اثر
وہ اب گر گیا ہے باقی رہا

خداے رحیم کا ملایک کو اطمینان دلانا اور عدالت انسان اپنے بیٹے کے ہاتھ مین سپرد کرنا۔

جنھین ایسی قوت کی اُس نے عطا
کرین حاصل اُس پر سراسر ظفر
کسی شکل اور حال مین کیون ہو
وہ شیطان کے کہنے مین آئین نہین ۲۰
تھا لازم کہ وہ پائین پوری سزا
ہوا رنج گو تو ملایک کو بھی
تھی خوشحالی سے اسکی انکو خوشی
بھلا کس طرح اس مین تبدیلی ہو
تھا انسان کی خاطر اگرچہ ملال ۲۵
ہوئی اسقدر رحمت ایزدی
ملایک سے جنکا تھا دان اژدہام
معزز سرافیم و کروبیان!
نہ ہرگز ہو شرمندہ تم قدسیو!
خبر وان کی بربادی کی لائے ہو ۳۰
ادا ے فرائض سے تھے تم نہ دور
جب ابلیس دوزخ کے باہر ہوا
فریب اُس کا رکھیگا اتنا اثر
یقین کرکے کل جھوٹھ اور افترا
ملے گی سزا اس کو انجام کار ۳۵
نہ مجبور اُس کو کیا بالیقین
نہین اپنی مرضی سے وہ کام لے
تھا معلوم اسے اپنا نفع و ضرر
کہ فتوی کرون جاری مین موت کا

۴۰ کہ اوّل ہی دی اُس سے بھی آگہی
سمجھتا ہے باطل غنیمتی کو اب
سمجھتا تھا یکدم وہ ہوگا ہلاک
مگر صبر میرا نہ سے مخلصی
عدالت ہے اب اُنکی ہم کو ضرور
۴۵ ولیعہد اور میرے نورِ البصر
زمین آسمان اور دوزخ کی بھی
ہے مطلب کہ رحمت عدالت مین ہو
کہ انسان کا تو دوست ہے اور شفیع
عوض اُس کا تو اور فدیہ ہے تو
۵۰ تو انسان آئندہ انسان کا
جلال خدا پہلے بادل مین تھا
مگر بیٹے پر تھا جو سمتِ یمین
جلال خدا پورا ظاہر ہوا
فقط بیٹا جس کا ہے وہ ہی جلال
۵۵ ہوا ظاہر اب بیٹے کا بھی جلال
ادب سے دیا باپ کو یہ جواب
ہمیشہ ترا کام فرمان دہی
کہ تا مجھ سے تو خوش ہمیشہ رہے
عدالت کی خاطر مین جاتا ہون اب
۶۰ مگر تجھ کو معلوم ہے اے پدر
اٹھانی پڑے گی بالآخر مجھے
فرا اس سے افسوس مجھکو نہین

نہ بھولے وہ فرمان ہمارے کبھی
کہ اُس پر نہ نازل ہوا ہے غضب
گر اب گیا اُسکے دل سے بیباک
ہلاکت مین ہے واقعی وہ ابھی
کہ دانستہ اُن سے ہوا ہے قصور
بنایا ہے تجھے منصفِ کل بشر (یوحنا ۵-۲۲)
عدالت تجھی کو حقیقت مین دی
عجب تیری شفقت عدالت مین ہو
کرے تاکہ تو اُسکی حالت رفیع
وکیل اُس کا تو ہے میرے روبرو
مقرر شدہ منصف اور ہے خدا
نہ پوری تجلّی تھی جلوہ نما
جو ہے مظہر خالق العالمین
نہ تابِ تجلّی کوئی لا سکا
وہی ذات ہے اور وہ ہی کمال
تھا پر نور مثل خدا بیمثال
مرے والدِ ازلی عالی جناب
مرا کام ہے تیری فرمانبری
خوشی تیری ہر دم ہے راحت مجھے
بجا تیرا فرمان لاتا ہون اب
سزا جو کہ نازل ہوا انسان پر
اُٹھاؤن گا اُسکو نہ ناچاری سے
مین ہی اُس کا حقدار ہون بالیقین

ابن خدا مظہر خالق العالمین کا ادب سے اپنے عالی جناب والدِ ازلی کو جواب باصواب دینا

عدالت میں حجت کو لاؤں میں کام
وہ ہوں مطمئن اُن سے راضی ہو تو
ضرورت نہیں مجھکو ہمراہی کی
اکیلا میں جاتا ہوں انصاف کو
کہ تا کم ہو اُن دو کی شرمندگی
گناہوں سے قائل ہیں اور دبے ہیں
مگر ہے نہیں حال یہ سانپ کا
وہ مجرم ہے اور بھاگ وان سے گیا
تھا تختِ معلے جو جنّت میں
اٹھا اس سے فرزندِ آمرزگار
گئے ساتھ جنت کے دروازہ تک
انھیں ابن حق نے مرخص کیا
نظر آتی تھی وان سے کل کائنات
تھا نظارۂ عدن بھی روبرو
وہاں یک بیک آیا ابن خدا
نہیں وقت عرصہ بتا سکتا ہے
ہوا ٹھنڈی تھی وقت تھا شام کا
جب آیا عدالت کو ابن خدا
سنی آہٹ اللہ کے آنے کی
لگا بوالبشر کہنے اس طرح تب
یقین اس حال سے جاؤں پیش خدا
وہ آتا ہے بہتر ہے جا کر چھپوں
یہی کہہ کر آدم بہ آہ و فغان

آدم وحوا کا چھپ جانا

نہ ہو دکھ سے تا کام اُن کا تمام
ترا شوق ہوا اور تری جستجو
۶۵ جلو چاہیے اور نہ شان شہی
وہ دو ہوں نہیں تیرا کوئی ہو
ہویدا ہوا آخر کچھ امید بھی
نہایت تاسف میں دل اُن کے ہیں
نہیں اُس کو ابلیس سے یہ بجا
۷۰ ہے اُسکے لیے قہر و لعنت سدا
تھا ابن خدا جس پہ مسند نشین
رکیبان ذی رتبہ و ذو الوقار
نہیں اور آگے بڑھے وہ ملک
کسی کو نہیں ساتھ اپنے لیا
۷۵ ہر اک چیز یان کی جو ہے بے ثبات
بہار اس جگہ پر تھی ہر چار سو
زمانہ سے وہ تیز رفتار تھا
نہ رفتار کو اُس کی پا سکتا ہے
کہ مغرب میں اسوقت خورشید تھا
۸۰ زیادہ وہ اسوقت سے ٹھنڈا تھا
کہ اس جا سے ٹھنڈی ہوا آتی تھی
(وہ سمجھا کہ ہوں گا میں صید غضب)
برہنہ ہوں پہلے میں ایسا نہ تھا
میں اُسکے غضب کا سزاوار ہوں
۸۵ چلا تا کرے آپ کو وہ نہان

وہاں آئی حوّا تھا آدم جہاں ۔۔۔ لگی کہنے آدم سے اے میری جان
مجھے چھوڑ تنہا یہاں آئے ہو ۔۔۔ گذرتی جو دل پر ہو مجھ سے کہو
مین ہر حال مین ہون تمھاری شریک ۔۔۔ ہوا ہائے مجھ سے یہ کار رکیک
کہ جس کے لیے مین پریشان ہون ۔۔۔ بچھون کیسے حد درجہ حیران ہون
خدا کی حضوری سے راحت نہین ۔۔۔ نہایت ہے وحشت نہین بالیقین [۹۰]
غرض وہ درختون مین جا کر چھپے ۔۔۔ گھنے جو تھے حد درجہ پر سایہ تھے
بلایا قریب آکے اللہ نے ۔۔۔ (نگاہون سے انکی نہ وہ چھپ سکے)
ہے پوشیدہ آدم بتا تو کہاں؟ ۔۔۔ نہین مثل سابق کے حاضر یہان
مرے آنے سے خوش ہمیشہ تو تھا ۔۔۔ مجھے دیکھتے ہی تو حاضر ہوا
مجھے غیر حاضر مین پاکر یہان ۔۔۔ نہین خوش ترا فرض ہے بیگمان [۹۵]
تو حاضر ہوا اور مجھکو سجدہ کرے ۔۔۔ خوش آتا نہین باغ یہ بن ترے
ہوا اور بین کچھ کہ بدلا ہے تو؟ ۔۔۔ کہ آتا نہین ہے مرے روبرو
غرض کچھ ہی باعث ہو آ تو یہان ۔۔۔ کہ رہ سکتا مجھ سے نہین تو نہان
نکل آئے دونون لرزتے ہوئے ۔۔۔ وہ شرمندہ تھے اور بہت ڈرتے تھے
وہ حیران تھے اور پشیمان تھے ۔۔۔ نہین اپنی گردن اٹھا وہ سکے [۱۰۰]
نہ فرزند کے مثل آئے وہان ۔۔۔ تھے مانند مجرم کے وہ بیگمان
محبت نگاہون مین انکی نہ تھی ۔۔۔ خدا کی محبت نہ انسان کی
تھے ظاہر مگر شرم و یاس و گناہ ۔۔۔ تھے غصے سے اور ضد سے حالت تباہ
فریب اور نفرت کے مظہر تھے وہ ۔۔۔ تھے بدحال اپنے گناہون سے وہ
وہ رونے لگے بے طرح زار زار ۔۔۔ نہین دل کو تھا ان کے صبر و قرار [۱۰۵]
وہ سمجھے کہ ہے موت نزدیک تر ۔۔۔ ہلاکت ہمارے لیے سر بسر
بہت ڈر کے آدم یہ کہنے لگا ۔۔۔ "مرے خالق اسباب ابن خدا"
ڈرا جب کہ آواز تیری سنی ۔۔۔ ہوئی سن کے دل کو مرے بیکلی

اللہ کا آدم و حوا کو بلانا اور انکا مانند مجرم کے ہونا۔

میں شرمندگی سے یہاں آچھپا　　ننگا ہوں سے تیری نہیں بچ سکا
میں ہرگز نہیں لائق بار ہوں　　برہنہ ہوں اس سے نگوں سار ہوں　۱۱۰
خدا اس کو کہا کچھ برا یا بھلا　　سوال ایسی طرح ابن حق نے کیا
بہت بار آواز میری سنی　　ڈرا تو نہ تجھکو ہوئی بے کلی
ہمیشہ ہوا خوش مگر کس لیے　　ڈرا اس سے تو اب بتا دے مجھے
بتایا تجھے کس نے ننگا ہے تو؟　　کہ شرمندہ تو ہے مرے روبرو
وہ ممنوعہ پھل تو نے کیا کھا لیا؟　　کہ کھانا اُسے میرا فرمان تھا"　۱۱۵
لگا دل میں یوں کہنے تب بوالبشر　　کروں ہائے کیا الامان الحذر!
میں ٹھہراؤں حوّا کو تقصیر وار؟　　جسے کرتا ہوں اپنے دل سے پیار
جو ہے نصف حصہ مرا میری جان　　وفاداری جس کی ہے ہر دم عیان
میں ٹھہراؤں کیا خود کو تقصیر وار؟　　اٹھاؤں گناہوں کا کیا میں ہی بار
اکیلا اٹھاؤں میں خود قہر حق　　خیال ضرر سے کلیجہ ہے شق　۱۲۰
ضرورت ہے مجبور کرتی مجھے　　کہ ٹھہراؤں اس وقت ملزم اسے
مجھے پردہ پوشی ہے حس کی ضرور　　خیال حمیت سے یہ بات دور
مگر ہائے اسوقت میں کیا کروں　　میں کس طرح قہر خدا سے بچوں
لگا دن میں خوا پہ الزام اب　　ہے ممکن ہو کم مجھ پہ نازل غضب
یہی سوچ کر اس طرح سے کہا　　یہ عورت جسے تو نے پیدا کیا　۱۲۵
مری ساتھی ہونے کو تجھکو دیا　　مددگار ہر طرح میرا کیا
وہ تھی بخشش کامل نیک ذات　　یقیں موجود اس میں اپنی صفات
بدی کا نہ تھا اس سے مجھکو خیال　　نہ سمجھا وہ لائے گی ہم پر زوال
مجھے اس کا ہر کام اچھا لگا　　تھی اچھی وہ جو کام کرتی برا
مجھے کھانے کو پھل جب اس نے دیا　　نہ نقصان سمجھا اُسے کھا لیا　۱۳۰
اسے حضرت حق نے یا پاسخ دیا　　نہیں عذر آدم ہے تیرا بجا

آدم کا عذر خواہی کرنا

حضرت حق کا آدم کو پاسخ دینا

بتا کیا یہ عورت تھی تیری خدا؟ — کہ اللہ سے فرمانبری کی سوا
تری یا وہ تھی ہادی و رہنما — تھا یا تجھ سے کچھ اُس کا رتبہ بڑا
ہوا جس کے باعث تو اُس کا مطیع — تو تھا مرد اور اُس سے تھا تو رفیع
١٣٥ تو عورت کا سر اور سردار تھا — تو ہی راے پر اُس کی مختار تھا
ہدایت مین تیری وہ تھی لا کلام — ہمیشہ تھا فرمانبری اسکا کام
ہر اک بات مین اس سے بہتر تو تھا — حقیقی تھی خوبی تجھی مین سوا
بنایا تھا بیشک اُسے خوبرو — ہو وہ دلربا اور اُسے چاہے تو
ہماری نہین یہ غرض تھی کبھی — محبت سے ہو اسقدر بے بسی
١٤٠ ہو تو دست کش اپنی سرداری سے — دے ترجیح حکم خدا پر اُسے
بقین باتحتی مین اُسکی کل خوبیان — بہت اچھی اور تھین بری از زبان
مگر حکمرانی کے قابل نہ تھی — تجھی کو حکومت سزاوار تھی
خطا یہ کی اپنے کو جانا نہین — مرا حکم بھی تو نے مانا نہین
تھی حوا وہان زرد رو سرنگون — کہ تھا شرم سے اس کا حال زبون
١٤٥ لگا پوچھنے اُس سے ابن خدا — بتا اب بھلا تو نے یہ کیا کیا؟"
بہ شرمندگی اور بہ آہستگی — مقر اس طرح وہ گنہ کی ہوئی
دیا سانپ نے آکے مجھکو فریب — کیا دور دل سے مرے سب نہیب
اُسی نے کھلایا تو مین کھا گئی — یہ پھل مین کبھی پہلے چھوتی نہ تھی
بحکم خدا سانپ حاضر ہوا — نہ کچھ عذر اُس وقت وہ کرسکا
١٥٠ سزا الزام شیطان کو اُس نے دیا — سمجھتا نہ کچھ بولنا اب وہ تھا
وہ تو محض آلہ تھا شیطان کا — اسی وجہ ملعون وہ بھی ہوا
اسے اس طرح ابن حق نے کہا — دیا فتوی نہ صرف اُس شیطان پہ تھا
گنہ تجھ سے سرزد ہوا اس سبب — ہے ملعون تو اور تحت غضب
تو حیوانون سے ہو زیادہ لعین — ہو خوراک اب تیری خاک زمین

شکم سے چلیگا تو پا کے عوض
رہے گا ترے دلمین عورت سے بیر
اسی طرح دشمن وہ ہوگی تری
رکھین گی ہمیشہ تلک دشمنی
وہ سر تیرا کچلیگی تو ایڑی کو
کلام خدا یہ ہوا اسے تمام
مجسم ہوا ابن مریم بنا
بیابان مین [illegible] رہا
بالآخر وہ شیطان پہ غالب ہوا
اسی کے زمانہ مین ابلیس بد
زمین پہ کہ جس طرح بجلی گرے
ہمارے لیے ابن حق پھر ہوا
تھا ایڑی کو شیطان نے کچلا ضرور
کچل کرکے سر اس پہ غالب ہوا
ہزیمت دی شیطان کو برملا
وہ مختاریان اور سرداریان
کی پست اس نے۔ اور قید انکو کیا
ظفرمند ہو کر بہ جاہ و جلال
کہلاتا ہے اس کا سر ہم سبھی
اب اسطرح عورت سے اس نے کہا
جنےگی تو بچے بہت درد سے
تجھے ہوگا شوق اپنے خاوند کا
پھر اس طرح آدم پہ فتویٰ دیا

۱۵۵ زیان کاری سے ہوگی تجھکو غرض
کبھی تجھ سے ہوگی نہین اسکی خیر
تری نسل اور اس کی اولاد بھی
اور آخر زمانہ مین ہوگا یہی
ضرور اسکی کاٹے گا اے زشت خوا
۱۶۰ خداوند ابن خدا ذو الکرام
(تھی حوّائے ثانی یہ مہر النسا)
وہان رات دن اس نے فاقہ کیا
نہین اس پہ شیطان کا بس چل سکا
گرا تخت سے اپنے باشد و مد
۱۶۵ جو نقصان اس سے بنے وہ کرے
وہ غالب ہوا مر کے زندہ ہوا
مگر ابن مریم خدائے غیور
اسے اس نے برباد یکسر کیا
جو راج اس کا تھا اسکو غارت کیا
۱۷۰ وہ تاریکی کی قدرت بے بیان
ظفر کا بھی شادیانہ بجا
چڑھا آسمانون پہ وہ ذوالجلال
کہ کامل ظفر اس پہ حاصل ہوئی
"بڑھاؤن گا مین دکھ ترے حمل کا
۱۷۵ کرے گا جو از حد پریشان تجھے
وہ تجھ پر حکومت کرے گا سدا"
"نہین لو ہے اس بات مین تجھ سے خطا

که از حد کیا تو نے عورت کو پیار — دیا اُس کی باتون کو دل مین قرار
فراموش فرمان کو میرے کیا — جو ممنوعہ پھل تھا اُسے کھا لیا
۱۸۰ زمین لعنتی تیرے باعث ہوئی — یہ تکلیف ہوگی بسر زندگی
وہ کانٹون کو پیدا کرے گی ضرور — کرے تا کہ آرام کو تیرے دور
ثمر کے عوض کھائیگا تو نبات — بہ رنج سے تیری ہوگی حیات
پسینہ کی روٹی ہے روزی تری — نہ ہو ختم جب تک تری زندگی
تو ہے خاک پھر خاک مین جائیگا — اُسی مین تھا جس سے نکالا گیا
۱۸۵ شفیع گنہ گار و منصف جو تھا — اُسی نے بس اب رحم ان پر کیا
کیا دیر تک موت کو اُن سے دور — کیا وہ جو اُن کے لیے تھا ضرور
پنھایا اُنھیں چرم کا اب لباس — کہ تا شرم آئے نہ اُن کے پاس
کہ اُس خاندان کا وہی باپ تھا — تھا آرام دینا اُنھیں چاہتا
کہ ہونے ننگے پن سے نہ اُن کو ضرر — نہ آب و ہوا کر سکے کچھ اثر
۱۹۰ جو ہونے کو تھی بے طرح اب خراب — کہ تھا ساری خلقت پہ حق کا عتاب
اُنھیں راستبازی کی اپنی عطا — تدارک ہوتا روح کی شرم کا[1]
پہنا کر اُسے آئین جب حق پاس — حضوری سے اسکی نہین ہو ہراس
یہان سے وہ اب آسمان کو گیا — پدر دیکھکر اُس کو خوش ہوگیا
اور آغوش ہی مین بٹھایا اُسے — ازل سے ہے وہ وان ابد تک رہے
۱۹۵ شفاعت کے ساتھ اب بیان سب کیا — ہماری سزا اپنے افعال کا
کہ تا ہم کو ہو قربت حق نصیب — نتیجہ ہے تیری عجب و غریب
اسی وقت مین موت بھی اور گناہ — جو بربادی کی دیکھا کرتے تھے راہ
جہنم کے دروازہ پہ بیٹھے تھے — کھلا تھا وہ دروازہ اسوقت سے
جب ابلیس وان سے روانہ ہوا — اب اس بات کو اک زمانہ ہوا
۲۰۰ جہنم کی آتش اور اُس کا دھوان — نکلتا تھا دروازہ سے ہر زمان

ابن خدا کا لباس چرم پنھانا اور شرمندگی کو دور کرنا۔

[1] لسعیا ۱۰-۶۱

گناہ اور موت کا مشورہ کرکے خلا پر پل بنانا

دیا اس کے فرزند نے یہ جواب
(جو سایہ تھا اور دیکھنے میں خراب)

۲۲۵ جہان تجھ کو مقسوم لیجائے جا
خوشی سے جہان تیرا جی چاہے جا

ترے ساتھ مین بھی چلون گا ضرور
بنے گی وہ نزدیک رہ را و دور

کہ یان پل بناؤن گا اور شاہراہ
کہ اُس جا کی ہے میرے دل مین بھی چاہ

ہے خوراک کی بو یہان آرہی
ہے میرے لیے خوش خبر لا رہی

ہے کھانے کے قابل وہان ہر ایک شے
کہ آغاز سامان بیبادی ہے

۲۳۰ غرض سونگھنے بو لگا بد بلا
بڑھی جس سے اُس کی بہت اشتہا

کہ جیسے پرندان مردار خوار
سمجھ کرکے زندون کو اپنا شکار

چلے آتے ہین رزم گہ کے قریب
ہے ہونے کو جس جا پہ جنگ مہیب

بہ کثرت وہان پہ وہ کھائین غذا
ملذذ وہ انسان سے پائین غذا

اسی طرح امید اس نے بڑھی
کہ تیزی سے بوے غذا آتی تھی

۲۳۵ وہ دونون خلا کی طرف بڑھتے
لگے کام کرنے وہ ہشیاری سے

وہ اب کام مین لائے قدرت تمام
بآسانی تا کر سکین اپنا کام

جہنم سے لے آئے کتنے پہاڑ
بآسانی جن کو لیا تھا اکھاڑ

ہر اک منجمد شے کو لائے وہان
کہ لائے کوئی جیسے سنگ گران

۲۴۰ شمالی ہوا جیسے یخ کے پہاڑ
اُڑا لاتی ہے قطب کی رہ کی آڑ

بناتی ہے ان کو اسی طرح اب
خلا پر بنائی گئی رہ عجب

ہر اک منجمد شے کو تیغ کیا
کہ تھا موت مین بھی اثر سحر کا

نگہ سے فقط سب کو ساکت کیا
جو رکھا وہان وہ خرابہ تک بچھا

سمندر کی کیچڑ کو جو نہ بنا
عجب طرح کا جوڑ اس مین دیا

۲۴۵ جہنم سے لیکر کے دنیا تلک
بنا پل وہ قایم بھی ہے آج تک

بنی اُس پہ دنیا تلک شاہراہ
تھی صاف و کشادہ وہ راہ گناہ

اگر چھوٹی چیزون سے دین ہم مثال
عجب طرح کا اک پل بے بحال

نل اور نیل سے تھا بنایا گیا　　وہ لنکا کا تک ہند سے راستہ
اسی راہ سے فوج بندر کی سب　　گئی تا ہو لنکا پہ نازل غضب
اسی طرح اخشورس نامور　　شہنشاہِ ایران شہ بحر و بر
محلاتِ سوسن سے یونان کو　　روانہ ہوا دان کا مالک وہ ہو　۲۵۰
بنایا سمندر پہ پل اک بڑا　　اب اک یوروپ و ایشیا کو کیا
وہ امواجِ بحری پہ غالب ہوا　　انھین تحت مین پل کے اس نے کیا
معلّق وہ پل دو کی کاریگری　　خلا پہ بنا شان عجب اسکی تھی
تھا اس راہ پر جس سے شیطان تھین　　ہوا راہی دوزخ سے سوے زمین
لگین بحر کی کیلین زنجیرین بھی　　یہ اک جبر اس پل کی مضبوط تھی　۲۵۵
تھا اتنا کشادہ نہین ہل سکے　　خلا مین ابد تک وہ قائم رہے
بنی اس پہ از حد کشادہ سڑک　　جو جاتی تھی دوزخ سے دنیا تلک
قریب اسکے تھی راہ جنت وہان　　کشادہ نہین اور نہ عظمت نشان
وہ عازم ہوے اب بہ سمت زمین　　پر از خواہش و پر از بغض و کین
ملا راہ مین ان کو شیطان لعین　　انھین دیکھا یا جبین تک کھل گئین　۲۶۰
تھا وہ شکل مین اک منوّر ملک　　یہ کہا جا مین دھوکہ ملا ایک تلک
وہ تھا عقرب و دو تو پیکر درمیان　　تھا خورشید برجِ حمل مین عیان
نہ فرزندون سے اپنے وہ چھپ سکا　　نگاہون سے اندرون کی پوشیدہ تھا
وہ حوّا کو بہکانے کے بعد ہی　　چھپا جا جھاڑی مین کرکے غارتگری
اسی وقت شکل اپنی بدلی وہان　　نہان وہ ہوا ورسب ہون اسکو عیان　۲۶۵
لگا دیکھنے وہ بدی کا اثر　　خطا کا پھر دونون ہوئے سر بسر
ہوئے شرمگین اور برہنہ ہوئے　　وہ چھپنے لگے تن کو ڈھکنے لگے
مگر دیکھکر ابنِ حق کا نزول　　نہایت ڈرا اور ہوا وہ ملول
نہ امید پوشیدہ رہنے کی تھی　　یہ چاہا غضب سے بچے وہ ابھی

صورت اعلیٰ شیطان لعین کا موت اور گناہ سے ملنا اور باہم گفتگو کرنا

۲۷۰ وہ واپس وہاں رات کو آگیا　　سُننے تاکہ کیا اس پہ فتویٰ ہوا

وہ اُن دونوں کمبختوں کی باتوں سے　　(بیاں کرکے کل حال جو ہوتے تھے)

وہ اپنی سزا سے بھی واقف ہوا　　اگر اس سے ہرگز نہیں وہ ڈرا

وہ سمجھا کہ میری سزا میں ہے دیر　　اگرچہ رہوں گا سزا کے میں زیر

وہ خوش ہو کے دوزخ کو راہی ہوا　　وہ پونہچا جہاں پر تھی حدِ خلا

۲۷۵ ملا اپنی اولاد دونوں سے پل کے پاس　　یہ اِسوقت تھی اسکے دلکو نہ آس

انھیں دیکھکر ان کو بھی دیکھکر　　تھا حیرت زدہ اب وہ معمورِ شر

لگا کرنے تعریف اس کام کی　　بہت اُسکے دلکو تھی اُسدم خوشی

جو تھی دلفریب اسکی دختر بدی　　پدر سے وہ اس طرح کہنے لگی

ترے کارِ اعلیٰ یہ ہیں اے پدرا　　یہ ہیں واقعی یادگارِ ظفر

۲۸۰ جنھیں تو نے اب اپنا سمجھا نہیں　　ہے یہ عمارت تو ہی بالیقین

ترے دل تلک ہے مرے دل کی راہ　　کہ یکدل ہیں شیطان بد اور گناہ

ظفرمند دنیا میں جب تو ہوا　　اُسی وقت آگاہ دل ہوگیا

ہے تیری نظر سے ظفر کا ظہور　　کئی لاکھ فرسنگ تھی تجھ سے دور

مگر دل میں یہ جوشش پیدا ہوا　　جو تھا واقعی قدرتی ولولہ

۲۸۵ کہ ہم تینوں ہوں ایک ہی جا مقیم　　نہ تھی روک کچھ ہم کو حدِ جحیم

خلا بھی نہیں ہو سکا سدِ راہ　　ہا ہوئی تیرے باعث عجب دستگاہ

تجھی سے ملی ہم کو آزادگی　　رہائی جہنم سے حاصل ہوگی

یہ معبرِ خجستہ بنایا گیا　　ظفریابی سے تیری سب کچھ ہوا

غرض اب ترا ہے یہ عالم تمام　　حکومت تو کر سب پہ شاہِ انام

۲۹۰ ترے فہم نے تیرے اوصاف نے　　ہے دی سب بیاب تو برتری تجھے

یہ پل تیرا ہے اور تری ہے یہ راہ　　کہ ہے تو ظفرمند اے کجکلاہ!

جو کچھ کھو دیا اب اُسکو حاصل کیا　　خدا سے بھی اب تو نے بدلا لیا

نہین شاہی جنت مین تو رہ سکا
مگر یان بنا بادشہ او ز خدا

وہان کا رہیگا وہی بادشاہ
مگر یان پہ ہے اُسکی شاہی تباہ

بس اب منقسم سلطنت ہو گئی
بہشت اس کا دنیا یہ تیری رہی ۲۹۵

مربع¹ ہے اُس کا ترا دایرہ
وہان ملک اس کا یہان ہے ترا

خطرناک اس کے لیے تو ہوا
ہے حملہ کا موقع یہان پہ بڑا"

یہ سن کر ہوا خوش یہ پاسخ دیا
"مرے پیارے بیٹے میری دختر!!

ہو تم ہونہار اور تم ہو سپوت
دیا تم نے فرزندیت کا ثبوت

شیاطین مین تم باعثِ فخر ہو
اور اب پیارے تم سارے شیطانونکو ۳۰۰

کہ یان تم نے عرش علا کے قریب
بنایا ہے پل اور راہ عجیب

جہنم سے دنیا تلک ملک ایک
ہوا ہے کہ آسانی سے تا ہر ایک

وہان سے یہان آئے یا نیچان جاسکے
نہین آنے جانے مین تکلیف پاے

خلا پہ ہے اک ظفر کا نشان
عجیب و غریب اور عظمت نشان

جہنم کو جاتا ہون اس راہ سے
کہ لازم ہے اس وقت یہ ہی مجھے ۳۰۵

کہ سب کو ظفرمندی کی دون خبر
خوشی سے شیاطین ہون بہرہ ور

کواکب سے ہو کر تو سوے زمین
بس اب ساتھ بیٹے کے جاؤ یہین!

کرو شاہی فردوس مین جا کے تم
اُٹھاؤ مزہ جا کے ہر شے سے تم

زمین اور ہوا مین حکومت کرو
اور انسان پہ تم بادشاہت کرو

بناؤ اُسے ہر طرح سے غلام
اور آخر کرو کام اُس کا تمام ۳۱۰

نیابت زمین پر یقین مین نے دی
کرو ساتھ قدرت کے وان شہی

ہے کل شاہی کا تم ہی پر انحصار
حکومت کا ہے تم پہ دار و مدار

گنہ سے ہے اپنی مرا سب کی موت
بالآخر ہے سب بالیقین تیرا موت

مددگار جب تم تو خطرہ ہے کیا
نہیں اب جہنم ڈرے گا ذرا

ہر اک کام اس کا رہیگا بحال
ہو مضبوط ہر طرح اے نونہال!" ۳۱۵

¹ مکاشفات ۲۱-۱۶

موت اور گنہ کا راستہ لینا اور شیطان کا جہنم کو روانہ ہونا۔

عزازیل نے اُن کو رخصت کیا / یہان کا لیا دونون نے رستہ
کواکب سے ہو کر کے آئے یہان / ہوا لعنتی اُن سے سارا جہان
کلیجہ ہوا ہر ستارہ کا شق / ہوا دیکھ سیّارون کا رنگ فق
ہوئے انکی لعنت کے باعث سیاہ / ہوئی خوف سے انکی حالت تباہ
٣٢٠ یہان تک کہن مین وہ سب آگئے / وہ پردے مین تاریکی کے جا چھپے
دگر سمت شیطان راہی ہوا / جہنم کے دروازہ کو وہ گیا
ہر اک سمت پل کے ہیولا تھا شاہ / تھی خواہش کہ اسکو کرے وہ تباہ
تھا اس پر وہ امواج سے حملہ ور / مگر وہ نہین ہوتا تھا بہرہ ور
جہنم کا دروازہ تھا اب کھلا / تھا ان روزون مسکن شیاطین کا
٣٢٥ شیاطین کی جانب سے دربان تھے / اسے دیکھکر وہ بہت خوش ہوے
گیا جا کے سردارون کو با خبر / جو حیرت زدہ ہو کے باہمدگر
یہ کہتے تھے اب تک نہین آیا وہ / نہ اب تک ظفر کی خبر لایا وہ
خبر جب کہ آنے کی اسکی سُنی / شیاطین کو از حد ہوئی خورمی
اسے لینے آئے بصد احترام / جہنم کے سردار والا مقام
٣٣٠ وہ پونہچا جہنم مین با کرّ و فر / تھے شاہان ذی شان ادھر و ادھر
نہین جولیس قیصر اس شان سے / ظفر مندی کے سارے سامان سے
ہوا داخل روم بعد از ظفر / جو اعدا تھے اسکے انھین پست کر
ظفر کے وہان شادیانے بجے / اسی وقت ابلیس کے حکم سے
ہوا ایک دروازہ تیار وان / رہے تا ابد وہ ظفر کا نشان
٣٣٥ ہوا بعد کو ایک دربار عام / ہوے حاضر اب سب خواص و عوام
ہوا تخت پر اہرمن جلوہ گر / تھا رونق سے دربار پُر سر بسر
تھا اس وقت وہ بھی بہت پر جلال / وہ تھا نور مین مثل بدر کمال
کہ قایم تھا کچھ اس کا پہلا جلال / زیادہ وہ ہر اک سے تھا اسکا جلال

اُسے دیکھ کر سب ادب سے جھکے ۔ خدا کی طرح اسکے سجدے کیے
ہوئے کرتے کے جے جے وہ سب نعرہ زن ۔ تھے سب کے لبون پر ثنا کے سخن ۳۴۰
اسے تہنیت دیتے تھے سب رئیس ۔ امیر و وزیر و محب و انیس
اشارہ سے خاموش ان کو کیا ۔ اور اس طرح وہ اُن سے کہنے لگا
اُمیران و نواب و شاہ شہان ۔ رئیسان و ذی مرتبت راجگان
ہو تم مالک ملک روئے زمین ۔ تمہاری ہے وان سلطنت بہترین
پہنچکر وہان مین ہوا کامیاب ۔ بس اب تم کو لیجاؤنگا وان شتاب ۳۴۵
یہان سے جو ہے یعنی اک گڑھا ۔ جو ہے نفرت انگیز غم سے بھرا
یہ ہے قید خانہ ہمارے لیے ۔ بنایا خدا اے ستمگار نے
ہوا اب مالک عالم پر فضا ۔ بہشت برین سے جو ہے کم ذرا
جسے پایا ہے جان پر کھیل کر ۔ تھا ہر طرح کا مجھکو خوف و خطر
بہت طول ہے وہ بیان سفر ۔ سفر سے تھا البتہ بدتر سقر ۳۵۰
کیا طے مصیبت سے مین نے خلا ۔ جو بے شکل ہے اور بہت سے بڑا
وہان شب تھا اور گڑبڑی کا راج ۔ ہیولا ہے وان صاحب تخت و تاج
بدی میری دختر نے اور موت نے ۔ بڑی اپنی قدرت سے دانائی سے
بنایا ہے پل اس پہ اور اس پہ راہ ۔ ظفرمندی سے جاؤ مانند شاہ
مگر پہلے تکلیف از حد ہوئی ۔ مصیبت بھری رہ عجب راہ تھی ۳۵۵
تھا گہرا وہ جس پر تھا چلنا محال ۔ تھا ایسا نہیں پہنچے وان تک خیال
خلا اور شب تیرہ تک گھسا ۔ بمشکل وہان سے رہا ہو سکا
حسد مجھ سے تھا اِن کو اور دشمنی ۔ ہوئی اِن کے رازون سے بھی آگہی
ہوئے ہر طرح سے یہی بدخواہ ۔ بہت مرتبہ چاہا کرنا تباہ
مدد مین وہ قسمت کو لانے لگے ۔ بہت زور اپنا دکھانے لگے ۳۶۰
بمشکل مین وان سے روانہ ہوا ۔ وہان سے مین دنیائے نو کو گیا

تھی پہلے سے مشہور جسکی خبر ۔ اسے خالق العالمین زود تر
بنائے گا از حد عجیب و غریب ۔ بسا کے وہان تاکہ اپنا حبیب
اُسے وان کے فردوس مین پرکھا ۔ مگر ہم کو جنت سے خارج کیا
اسی سے کرایا ہے مین نے گناہ ۔ وہ مردود ہو جائے جلدی تباہ ۳۶۵
عجب یہ کہ اک پھل سے غارت کیا ۔ خدا نے انھین لعنتی کر دیا
کیا موت کا اور گنہ کا شکار ۔ کیا فی الحقیقت ہمارا شکار
تباہی کے ماتحت سب کو کیا ۔ وہ کل خاکی عالم ہمارا ہوا
کہ بے خوف و خطرہ وہان ہم رہین ۔ اور انسان پر ہم حکومت کرین
کہ جس طرح وہ سب پہ ہے حکمران ۔ ہون مالک غرض ہم یہان و وہان ۳۷۰
حقیقت مین مجھکو بھی دی ہے سزا ۔ ہے گو سانپ کی وہ سزا ظاہرا
کہ وہ دشمنی مجھ مین انسان مین ۔ رکھیگا کہ باہم ہو ایذا انہین
مین انسان کی ایڑی کو کاٹونگا ۔ ملے گی مگر مجھ کو بھی کچھ سزا
کہ اولاد انسان نہ معلوم کب ۔ مرے سر کو کچلیگی مین جس سے تب
یقین ہے کہ ہرگز مرونگا نہین ۔ نہین اس سے غم مجھکو ہے بالیقین ۳۷۵
یہ دکھ ہو ہو یا اور مصیبت کوئی ۔ کوئی رنج و غم ہو ہو آفت کوئی
ہے برداشت سب اُن جہان کیلیے ۔ اور اس کے بہشتی مکان کیلیے
ظفرمندی کا حال تم نے سنا ۔ نہ باقی تمھارے لیے کچھ رہا
فقط یہ کہ ہو جائے قابض یہان ۔ ہو اُن کی حکومت سے تمکو وہان
کیا ختم جب اُس نے اپنا کلام ۔ وہ اس وقت تھا منتظر لاکلام ۳۸۰
ہو ہر سمت سے مرحبا مرحبا ۔ ہو نازم ترا کی صدا جابجا
ہو حجے سجے کا نعرہ ہر اک یہان ۔ بڑھے اسکی اب عظمت و عز و شان
مگر طرفہ تر ماجرا یہ ہوا ۔ تھی ہر سمت پھنکارنے کی صدا
وہ اس حال سے سخت حیران ہوا ۔ نہ حیرانی مین دیر تک وہ رہا

یہ تھا ان کی بدذاتی کی یادگار
مگر ان کی بدذاتی کی حد نہیں
کہ ہیں دیوتا سانپ مانیں انہیں
رکھیں یاد اک خاص تہوار کو
وہ اس دن کی ہے غالباً یادگار
یہی موت ملعون اور وہ گناہ
تھے پنہاں جو ابلیس کی ذات میں
جب ابلیس آیا وہ آئے یہاں
وہ اب اصلی صورتیں آ گئے یہاں
یہاں پر ہمیشہ سکونت کریں
بدی موت سے اب یوں کہنے لگی
تو سب پر مظفر ہے تا در رہے تو
ہماری جو یہ سلطنت ہے یہاں
ہے بہتر نہیں کیا ہمارے لیے
کہ پہلے جہنم کے پھاٹک پہ ہم
تھے گمنام کچھ بھی حکومت نہ تھی
وہاں پر نہ تھی مجھ کو آسودگی
دیا دیو بچے نے تب یہ جواب
جہنم ہو جنت ہو یکساں مجھے
مرے پیٹ کا جو تجھے یاد گڑھا
تھا کس طرح سے بھرے گا یہاں
تب اس طرح سے ماں نے اسکو کہا
نباتات وانار کو لقمہ کر

یہ کرتا تھا ایت اور ذلیل و خوار
دلایا ہے انسان کو یہ یقین
وہ نقصان کریں پر نہ ماریں انہیں
کہ سانپوں کی پوجا اسی تئیں ہوئی
نے سانپ تھے جب یہ سب نابکار ۴۳۵
جو از حد کریہ اور ہیں روسیاہ
وہ رکھتا ہے اپنے میں ہر دم انہیں
جداگانہ تھے وہ نہیں تب عیاں
غم و رنج و اندوہ لائے یہاں
ہر اک چیز پر وہ حکومت کریں ۴۴۰
میرے پیارے اولاد شیطان کی
ہے کیا حال ہستی ترے روبرو
ہے کیا اسکے بارہ میں تیرا گماں؟
بسر یاں کریں اب تو آرام سے؟
سہا کرتے تھے حق کے ظلم و ستم ۴۴۵
نہ رکھتا تھا ڈر ہم سے ہرگز کوئی
شکایت رہا کرتی تھی بھوک کی
مرا بھوک رکھتی ہے حال خراب
یہی ہے غرض پیٹ میرا بھرے
حقیقت میں دوزخ سے جو ہے بڑا ۴۵۰
ہے خوراک اسکے لیے یاں کہاں؟
نہ کر اپنے دل کو تو غمگیں ذرا
تو پہلے نقصان سے ہی پیٹ بھر

چرند و پرند اور درندے تمام ہین حشرات جتنے یہان خاص و عام
۴۵۵ ہین دریا مین ہر قسم کی مچھلیان غرض سارے حیوان جو ہین یہان
ترے واسطے سب ہین اچھی غذا نگران پہ کرنا نہ تو اکتفا
ہین انسان اور نسل انسان کو بھی بناؤن گی عمدہ غذا اب تری
کرون گی مین جسم اور دل پر اثر چلے گا مرا جادو انسان پر
کہ ہوگا بالآخر وہ تیری خوراک وہ ہے خاک ہو جائیگا جلد خاک
۴۶۰ غرض اب وہ دونون ادھر اور ادھر لگے پھرنے مانند شیر ببر
کرین تاکہ آغاز بربادیان نے تم کہ دار الفنا یہ جہان
لگا موت اب کچھ نہ کچھ کھانے ولن تھا دونون کو منظور یکسر زیان
بدی آدم و حوا کے دل مین آ لگی شاہی کرنے یہ جور و جفا
وہ قبضہ مین لائی خیال اور کام غرض ہوگئے وہ گنہ کے غلام
۴۶۵ یہ دیکھا تو اسدم خدا ی قدیر نہین جس کی رحمت کی ہرگز نظیر
ملایک سے اس طرح کہنے لگا یہ دوزخ کے جو کتے ہین بدبلا
ذرا دیکھنا ان کا جوش و خروش رعونت سے ان کے نہ رجائین ہوش
یہان آگئے ہین کرنے بربادیان ہو برباد یہ خوبصورت جہان
مین اس اچھی حالت کا رکھتا قیام جو کرتا نہ انسان حماقت کا کام
۴۷۰ اسی گنہ سے وہ یان آئے ہین خرابی وہ اُس کے لیے لائے ہین۔
یہی کہتے ہین یہ سگ بد شعار اور ابلیس اور اسکے کل یار غار
ہے نافہمی میری شہ ردکا ہین در آنے سے اس جاے قدس مین
ہے اغماز سے ان کو فرط خوشی مگر اب تو یہ ہی ہے مرضی مری
تسلط مین انکے مین چھوڑون جہان کرین تاکہ بربادیان ہر زمان
۴۷۵ یہ دو کتے سب گندگی چٹ کرین ہے موجود اس جاے فرخندہ مین
خطا سے جو انسان کی پیدا ہوئی نجاست یہان پر ہویدا ہوئی

شکم سیر ہون اس قدر یہ لعین — لگے پیٹ پھٹنے ہون اندوہگین
مرے پیارے بیٹے خدائے قدیر! — چلائیگا جب ان پہ تو اپنا تیر
جہنم کو اک ضرب مین جائینگے — نکلنے نہ وان سے کبھی پائینگے
کرون گا مین مُہرا سپہ تب سر بسر — کھلے تا نہین اسکا خونخوار در ۴۸۰
مین اس آسمان اور زمین کو نیا — کرون گا کہ ہون پاک اور خوشنما
نہین ہوگی وان لعنتی کوئی شے — نہ آئے گی وان پر بُری کوئی شے
وہان میرا اور تیرا ہوگا جلال — ترے خون خریدے وہان ہونگے نہال
ہوا ختم جب یہ خدا کا کلام — لگے حمد کرنے ملایک تمام
تھین آواز جیسے سمندر کا شور — تھا حمد خدا مین عجب شور و زور) ۴۸۵
تری کام کل راست ہین اے خدا! — ہین احکام بھی راستی کے سدا
کوئی کم نہ کر سکتا تیرا جلال — تو کامل ہے ہر تجھ سے ہر اک کمال"
خدا بیٹے کی اس طرح حمد کی — ہو رب مسیحا بزرگی تیری
کہ انسان کو تو ہی کرے گا بحال — کریگا اُسے پاک اے ذوالجلال
سراسر نیا سب کو کر دے گا تو — اُنہین نور سے اپنے بھر دیگا تو ۴۹۰
نئے تو بنائیگا ارض و سما — تو یا آسمان سے بنا کر نیا
انہین ناجیون کے لئے بھیجے گا — وہان آپ تو ہوگا جلوہ نما
وہ جب گا چکے ان مین سے بعض کو — بلا کر کہا حق نے اب یہ کرو
بدل ڈالو دنیا کی آب و ہوا — یہ عالم بنے تاکہ دار الفنا
ہوا اجرام گردون کا ناقص اثر — کہ انسے بھی خلقت کو پہنچے ضرر ۴۹۵
ہو مہر فلک کی نگہ تیز تیز — ہو گرمی سے اُسکی ہر اک کو گریز
ہویدا کبھی مہ سے دیوانگی — ہویدا ہون اور اُس سے نقصان بھی
کواکب بھی نقصان کا باعث بنین — مصیبت وہ عالم پہ نازل کرین
تبہ حال سردی کہین پر کرے — کسی جا پہ شدت سے گرمی پڑے

۵۰۰ کہین دورہ ہو باد برفانی کا　کہین زور ہو باد طوفانی کا
کہین لو چلے اور باد سموم　کسی جا پہ ہو باد صرصر کی دھوم
کسی جا چلین زور کی آندھیان　زبان پر ہو خلق اللہ کے الامان
زمین آسمان پر ہو محشر بپا　مچے بحر و بر مین عجب تہلکہ
فنا کر دے بجلی کہین آن مین　کر ڈنک سے ہو ڈر پیدا انسان مین
۵۰۵ ہون پیدا بخارات ایذا رسان　ہو انسان و حیوان کا جن سے زیان
ہو خلقت مین بیماریون کا ظہور　ہو انسان کی عافیت جن سے دور
بنے دنیا آخر کو ماتم سرا　جہان دیکھو وان پر ہون بن اژدہا
زمین پر اُگین کانٹے قسم قسم کے　کہ انسان بمحنت زراعت کرے
نباتات بھی زہر پیدا کرین　ہلاکت کا سامان ہویدا کرین
۵۱۰ کم و بیش ہر سانپ مین زہر ہو　یہ موذی خداوند کا قہر ہو
ہون مور و ملخ اور حشرات بھی　مضر جن سے پیدا ہون آفات بھی
گنہ کا تھا فرزند قسمت بنام　لڑانے کا تھا اُس کا ہر روز کام
دلون مین وہ کینہ کو بھرنے لگا　وہی جھگڑے بھی پیدا کرنے لگا
کہ حیوان آپس مین لڑنے لگے　وہ اک دوسرے سے جھگڑنے لگے
۵۱۵ پرندے بھی خونخواری کرنے لگے　عداوت کا دم اب وہ بھرنے لگے
ہوا آپ ہی جاندارون مین کشت و خون　تھی دنیا کی حالت نہایت زبون
نہ آدم کا پورا رہا اختیار　تھے حیوان بھی آزاد و مختار کار
نہ ڈر سے کھڑے رہتے پر بھاگتے　کبھی غصہ سے گھورتے تھے اُسے
تھا انسان کے باسر اور اندوہ عذاب　کہ جس سے ہوا اُس کا حال خراب
۵۲۰ پریشان ہو کر یہ کہنے لگا　(وہ رو رو کے اظہار غم کرتا تھا)
مین خوشحالی سے کس طرح گر گیا　بُرا حال میرا سراسر ہوا
ہے دنیا کا افسوس حال زبون　ہے دار الفنا اب یا دار سکون

وہ ملعون اور مین بھی ملعون ہون
مین شرمندہ ہون اور محزون ہون

نگاہِ خدا سے چھپا اے جہان!
مین تھا پیشتر جس سے بس شادمان

سزا مجھ تلک ختم ہرگز نہین
ہے اس بات کا میرے دلکو یقین ۵۲۵

مین اور بعد کو میری اولاد بھی
رہے گی ہمیشہ تلک لعنتی

بڑھو اور پھلو کی وہ برکت جو تھی
مرے واسطے اب وہ لعنت ہوئی

اگر اس جہان مین بڑھون اور پھلون
مین لعنت کا ڈھیر اپنے سر کردون

مری جبکہ اولاد و احفاد ہو
گناہون سے میرے جو ناشاد ہو

وہ اس طرح سے دیگی لعنت مجھے
(دلی غم سے اور سخت تکلیف سے) ۵۳۰

برا تیرا ہو مورثِ اولین
گسنر کرکے ہمکو بنایا لعین

جو میراث دی اُسکے مشکور ہین
مگر ساتھ مین اسکے مقہور ہین

یہ شکر اس کا ہے مجھکو لعنت ضرور
نہین ہوگی جو تا ابد مجھسے دور

کہ مین اُن کی لعنت کی بنیاد ہون
مین تو آپ سے سخت ناشاد ہون

مین ہون خاک اب خاک ہوجاؤنگا
فنا ہوکے آرام کب پاؤن گا! ۵۳۵

خدایا! کبھی مین نے درخواست کی
کہ دے مجھ کو تو شکلِ انسان کی

مجھے خاکِ تیرہ سے انسان بنا
ہر اک شے سے میرا بڑھا مرتبہ

کرم سے یہان رکھ مجھے باغ مین
ہر اک طرح کی نعمتین دی ہمین

نہ مرضی سے میری بنایا مجھے
جو خود تو نے چاہا دکھایا مجھے

ہے بہتر یہی اب تو کر مجھکو خاک
مرا جلد کردے تو ہی قصہ پاک ۵۴۰

دیا تو نے جو کچھ مجھے دیتا ہون
بجز اِسکے تو ہی بتا کیا کرون

نہ پابندی کی تیرے احکام کی
کہ پابندی میرے لیے سخت تھی

اسی سے تھا منظور میرا بھلا
نہین جس کا ہرگز مین طالب ہوا

تری نعمتون کو دیا ہاتھ سے
یہ کافی سزا ہے میرے واسطے

سزا اے ابد کے خیالات سے
ہے کیون کرتا حیران و دلگیر مجھے! ۵۴۵

تری منصفی پر میں لاتا ہوں شک
مناسب نہیں اب یہ لائے دلیل
بتاتا ہے اب تخت اس شرط کو
تھا بہتر کہ پہلے نہ کرتا قبول
کیا شرط کو پہلے تو نے قبول ۵۵۰
اٹھائے تو نقصان ہے لازم یہ اب
اگرچہ کیا خلق حق نے تجھے
نہ لازم کہ حق پر کرے اعتراض
اگر تیرا فرزند ہو نابکار
ملامت کرے جبکہ تو وہ سکے ۵۵۵
یہ باتیں کرے گا نہیں تو لپند
کیا خلق حق نے تجھے اس لیے
تو خدمت سے فضل اسکا انعام لے
وگرنہ سزا ہے ترے واسطے
سزا کو سمجھتا ہوں میں منصفی ۵۶۰
میں ہوں خاک پھر خاک ہوجاونگا
مجھے کاشکے جلد آپ آئے موت!
میں کیوں جی رہا ہوں بامید موت؟
ملانے کو کب خاک میں آئے گی
تری گود میں دھرتی ماتا بتا ۵۶۵
نہ پھر حق کا فتویٰ سنونگا کبھی
مگر یہ بھی آتا ہے مجھ کو خیال
کہ مر سکتا ہرگز میں بالکل نہیں

ذرا سوچ آدم نہ اتنا بھٹک
خطا وار ہے تو ہی بے قال و قیل
کہ تا اس سزا سے تو آزاد ہو
یہ باتیں ہیں بے فائدہ اور فضول
ہوے فائدے تجھکو اس سے حصول
کہ ہے عہد شکنی سزا کا سبب
نہیں تیری مرضی سے پیدا ہے
پھر واقعی ہیں ترے اعتراض
وہ راہ بدی کو کرے اختیار
بھلا ایسے کو تھا جنا کس لیے؟
نہیں کوئی دانا دل و ہوشمند
عبادت کرے اسکی خدمت کرے
اگر حق پرستی سے تو کام لے
نہیں جائے شکوہ ہے ہرگز تجھے
کہ لازم ہے دینا سزائے بدی
بتا مجھکو کب یہ سزا پاؤنگا؟
خلاصی مرے واسطے لائے موت
ہے راحت مرے واسطے دید موت
مری جان آرام کب پائے گی؟
میں آرام اور چین کب پاؤنگا؟
سزا سے نہ اپنی ڈرونگا کبھی
ہے جس سے مرے دلکو اضطراب
کہ فانی نہیں روح ہے بالیقین

وہ ہے حق کے دم سے وہ کیسے مرے ‌ ‌ ‌ سے ہے نسبت بھلا اُس کو کیا خاک سے
کسی جا ہے تاریک یا گور مین ‌ ‌ ‌ خدا واقعی بھید دے گا ہمین ۵۷۰
رہین گے جہان زندہ در گور ہم ‌ ‌ ‌ رہے گی فقط روح رنج و الم
اگر سچ ہے یہ بات ہے ہولناک ‌ ‌ ‌ مگر کیا مرا جسم ہی ہوگا خاک
گنہ روح سے میری سرزد ہوا ‌ ‌ ‌ کہ بے روح کیا جسم کر سکتا تھا
غرض روح اور جسم ہونگے ہلاک ‌ ‌ ‌ مین خوش ہون کہ ہوگا مرا قصہ پاک
مت اس سے ڈرا و دلکو تسکین دین ‌ ‌ ‌ ہلاکت سے مین دلکو راضی کرون ۵۷۵
نہین جب ہے محدود ذات خدا ‌ ‌ ‌ ہے کامل خدا اور صفات خدا
ہے محدود وہ کس طرح قہر خدا؟ ‌ ‌ ‌ ابد تک مرے واسطے ہے سزا
مگر کس طرح دے گا وہ یہ سزا؟ ‌ ‌ ‌ کہ ہے موت انجام انسان کا
کرے گا وہ کیا موت کو بے اثر ‌ ‌ ‌ کہ نازل ہو قہر خدا سر بسر
یہ دو باتین ضدین ہین بالضرور ‌ ‌ ‌ ہین البتہ فہم و فراست سے دور ۵۸۰
نشان ہے یہ کمزوری حق کا بھی ‌ ‌ ‌ کرے عکس فتوے کو وہ خود کبھی
بنائے گا کیا غیر فانی ہمین؟ ‌ ‌ ‌ ابد تک سزا پر سزا ہم سہین
ملے گی نہ کیا خاک مین میری خاک؟ ‌ ‌ ‌ ہے باطل کلام خداوند پاک؟
ہر اک چیز مل جاتی ہے اصل سے ‌ ‌ ‌ اسی طرح ملنا ہے لازم اُسے
مگر موت الحق نہ یکدم کی ہے ‌ ‌ ‌ حقیقت مین ہے یہ بھی پایندہ شے ۵۸۵
ہمیشہ مصیبت اٹھاتا ہے موت ‌ ‌ ‌ ہمارے لیے اب ہمیشہ ہے موت
مصیبت ہے باطن مین ظاہر بھی ‌ ‌ ‌ یہی موت ہے جس سے ڈرتا ہے جی
ہے آغاز اس کا نمود اور اب ‌ ‌ ‌ ہے اس موت مین جینا دشوار اب
نہین تاب اس کی مین لا سکتا ہون ‌ ‌ ‌ نہین خود کو اس سے بچا سکتا ہون
مین خود غیر فانی ہون اور موت بھی ‌ ‌ ‌ ہین اور میری اولاد ہین لعنتی ۵۹۰
مین دیتا ہون اے بیٹو میراث جو ‌ ‌ ‌ ہے ایسی نہ جس سے کوئی شاد ہو

تھا بہتر کہ برباد کرتا اُسے
خطا میری۔ مجرم ہوا ولاد کیوں؟
نہیں جرم اُن کا نہ اُن کی خطا
۵۹۵ سراسر میں ناپاک جب ہو گیا
مرے مثل ہو گی مری نسل بھی
بُرے سے بھلا کیسے ہو سکتا ہے؟
وہ کس طرح ہو سکتے ہیں بیگناہ؟
دلیلوں سے اب کچھ ہے حاصل نہیں
۶۰۰ وہ عادل ہے ہر طرح ہے بے قصور
ہر اک طرح سے دل ہے قائل مرا
بدی کا ہوں چشمہ نہیں ہے نہیں شک
ہے واقع میں اس کا مرے سر پہ بار
ہے بہتر کہ سب کی اٹھاؤں سزا
۶۰۵ مگر ہو گا اتنا گناہوں کا بار
نہ میں اور نہ زوجہ مری اسکے ساتھ
بھی بوجھ اُن کا اٹھا سکتے ہیں
ہے دنیا کے بھی بوجھ سے وہ بڑا
ہے اپنی خطا یا خدا اسقدر
۶۱۰ نہیں بوجھ اسکا اٹھا سکتا ہوں
ہے میرے لیے دکھ یہ میری تمیز
میں اب غار غم میں گرا جاتا ہوں
ہے بے شیطان کے مثل اب میرا حال
کسی طرح سے اب نہیں مخلصی

نہ دیتا کوئی تا کہ لعنت مجھے
مرے ساتھ وہ بھی ہو برباد کیوں؟
مرے ساتھ وہ کیوں اٹھائیں سزا؟
نہ نکلے گا ہرگز بُرے سے بھلا
مرا دل بھی اور ہو گی مرضی مری
خطا اصل کی کون دھو سکتا ہے؟
وہ سب میرے مانند ہونگے تباہ
میں مجرم ہوں پیش خدا بالیقین
بدی سے میرا خطا سے ہے دور
نہیں عذر میرے لیے ہے ذرا
خطا جو ہوا اول سے آخر تلک
ہو مجھ پر ہی اب قہر پروردگار
میں خود واسطے سب کے پاؤں سزا
اٹھا بھی سکوں گا نہ میں زینہار
مقدم تھا پھل لینے میں جس کا ہاتھ
نہیں ہم سزا اب کی پا سکتے ہیں
اٹھانا نہ آسان اُس کا ذرا
مرے خستہ ہیں جس سے جان و جگر
نہیں جانتا ہوں کہ کیا میں کروں
نہیں دل کی راحت ہے اب کوئی چیز
ہیں خوف و خطر میں پھنسا جاتا ہوں
میں ہوں صید حرمان و رنج و ملال
ہے ہر طرح سے اب تباہی مری

اکیلے مین ماتم وہ کرتا رہا	اندھیرا تھا یہ وقت تھا رات کا	۶۱۵
نہین پہلے اتنی اندھیری تھی رات	تھی آرام دہ اور ٹھنڈی تھی رات	
تھی رات اسکے مانند اب روسیاہ	تھی تاریکی ہر جا مثال گناہ	
غم و یاس کی ہر طرف تھی گھٹا	تھا قہر خدا اس مین جون صاعقہ	
اسے ہر طرف سے تھا خوف و ہراس	تھا اندوہ و غم اور حرمان و یاس	
زمین پر پڑا نالے کرتا تھا وہ	دم سرد بھی گاہے بھرتا تھا وہ	۶۲۰
تھا اب گتسمن کی طرح عدن بھی	تھی اس رات کی طرح یہ رات بھی	
تھا ابن خدا جس مین اندوہگین	نہایت تھا بیت اور نہایت حزین	
پسینہ کے مانند بہتا تھا خون	تھا حد درجہ اسوقت حال زبون	
عوض سب کا اسوقت دیتا تھا وہ	سزا سب کی اپنے پہ لیتا تھا وہ	
تھا آدم پہ اپنے گناہون کا بار	اسی سے تھا وہ ہر طرح بے قرار	۶۲۵
وہ کہنے لگا شدت غم سے یون	نہین آتی میرے لیے موت کیون؟	
وہ آئے پسندیدہ ہے اب مجھے	یکایک مرا فیصلہ وہ کرے	
وہ فتوے خدا جلد پورا کرے	پسند آتی ہے کس لیے دیر اسے ؟	
نہین مانگے سے موت بھی آتی ہے	وہ بھی اب خلاصی نہین لاتی ہے	
اب اے وادی چشمہ و مرغزار	دکھاتے تھے اک وقت اپنی بہار	۶۳۰
مرے ساتھ حمد خدا کرتے تھے	مرا دل خوشی سے تمھین بھرتے تھے	
مرے ساتھ ماتم کرو غم کرو	مرا نالہ و زاری مین ساتھ دو	
سنا روتے آدم کو حوا نے جب	ہوا دل کو تب اوسکے رنج و تعب	
وہ رونے لگی خود بھی زار و قطار	وہ آئی تھا آدم جہان اشکبار	
وہ قدمون پہ گر کے یہ کہنے لگی	ہوئی باعث رنج ہے مین ہی	۶۳۵
خدا کا ہوا مجھ سے سرزد گناہ	خدا کا ہوا اور تیرا گناہ	
مجھی سے اسی وجہ ہون روسیاہ	خدا اگر نہین بخشے میرا گناہ	

حوا کا تسلی دینا

تو ہی بخش دے پیارے میرا گناہ
کیا گرچہ مین ہی نے تجھکو تباہ

مین کس طرح سے تجھکو تسکین دون؟
مین کس طرح سے تجھکو اب خوش کرون؟

٦٤٠ مرے پیارے مین ہی اٹھاؤن سزا
نہین پائے تو پر مین پاؤن سزا

ترے بدلے برباد ہو جاؤن مین
خوشی کاش تیرے لیے لاؤن مین

اٹھاؤن مین ہی سب گناہون کا بار
مین اے کاش تیرے لیے ہون نثار

خدا کاش وہ مجھکو اولاد دے
ظفر مند شیطان پر جو کرے

کچل ڈالے جو سانپ کے سر کو بھی
ہو حاصل ہمین تب نجات و خوشی

٦٤٥ مجھے تجھ سے الفت ہے حد سے زیاد
ہمیشہ رہون ساتھ مین نامراد

ترے ساتھ ہو سکتا ہے غم غلط
تسلی مرے دل کی ہے تو فقط

رہین ساتھ ہم دونون یان ہر زمان
جدائی سے ہرگز نہ ہو پھر زیان

دیا اس کو آدم نے پھر یہ جواب
مرا اور تیرا ہے حال خراب

کہ ہم دونون یکسان گنہگار ہین
سزا ہے ابد کے سزاوار ہین

آدم کا تسلی پذیر ہونا

٦٥٠ ہر اک پر گنہ کا اس درجہ بار
کہ اس کا اٹھانا ہے دشوار کار

نہ تو اور نہ کوئی اٹھا سکتا ہے؟
کسی کو نہ کوئی بچا سکتا ہے؟

اگر ہوتا ممکن تو اے نازنین!
خدا سے یہی کہتا مین بالیقین

کہ تیری سزا مجھ پہ وہ ڈال دے
وہ کمزوری پر رحم تیری کرے

تجھے بار عصیان سے آزادی دے
ترے بدلے مجھ سے جو چاہے کرے

٦٥٥ کسی طرح یہ تو ہے ممکن نہین
تو کر میری اس بات کو دلنشین

گناہون کا ہے بوجھ حد سے زیاد
اٹھائین اسے کیسے ہم نامراد؟

ہے تسکین مگر تیری اک بات سے
ہے کامل یقین جس کا دلکو مرے

کہ دے گا خدا تجھکو فرزند وہ
جگر گوشہ وہ اور دلبند وہ

جو کچلے گا سانپ اور شیطان کو
کرے گا ظفر مند انسان کو

٦٦٠ ہے ظاہر کہ ہوگا تو مسند رہ
کہ شیطان پہ ہوگا ظفر مند وہ

اٹھائیگا وہی گناہوں کا بار
کرے گا ہمیں پہلی حالت عطا
اس امید پر دل قوی ہم کریں
نہ اک دوسرے کو دیں الزام اب
بنے جیسے اپنی کریں بہتری
جو ہر حال میں ہم پہ ہے مہربان
دی نرمی کے ساتھ اس نے ہمکو سزا
یقین تھا کہ فوراً ہی مرجائینگے
مگر درد زہ کا دیا دکھ تجھے
کر اولاد سے شاد ہم کو کرے
اور اولاد سے زیست قائم ہے
مشقت مرے واسطے ہے سزا
وہ ہر حال میں مجھکو مرغوب ہے
کہ سستی میں بیکار ہے زندگی
ذرا دیکھنا رحم اللہ کا
کیا ہم کو شرمندگی سے رہا
ہے پوشاک سے ہمکو حفظ امان
رہیں فضل سے اس کے ہم خوشگوار
کریں ہم بسر ساتھ آرام کے
ہوئی ایسی تبدیلیِ روزگار
کبھی برف باران کبھی پالے سے
ہوا چلتی ہے یان کبھی سرد و تیز
درختوں کو یکدم ہلا دیتی ہے

ہے اغلب کہ ہوگا وہی رستگار
اسے جلد دے ہمکو اے کبریا!
اور امید کو ہم جگہ دلمیں دیں
محبت سے لپٹے ہوں کل کام اب
محمد ہو مدد اپنے اللہ کی ۶۶۵
ہیں ہم پر کرم روز و شب بے بیان
نہ غصہ کیا اور نہ طعنہ دیا
اور اپنے کیے کی سزا پائینگے
بھلائی ہے اس سے بھی مقصود ہے
بکثرت وہ آباد ہم کو کرے ۶۷۰
وجود اپنا دنیا میں دائم رہے
بالآخر ہے اس سے بھی میرا بھلا
وہ الحق ہمارے لیے خوب ہے
نہ راحت ہے اس سے نہ دلبستگی
تھے ہم ننگے ہم کو ملبس کیا ۶۷۵
سزا میں بھی ہے رحم اللہ کا
کہ سردی نہ گرمی کرے کچھ زیان
ہمیں عقل دے ایسی پروردگار
ثنا خوان ہوں اللہ کے نام کے
نہ ویسے رہے اب ہیں لیل و نہار ۶۸۰
دکھاتا فلک ہے کرشمہ نئے
وہ ہے پربلا اور طوفان خیز
زمین سے انھیں وہ ہلا دیتی ہے

نہ محفوظ ہین کنجون مین ان سے ہم — ہر اک جا ہے ان ظالمون کا ستم
ضرورت ہے ان سے ہون بہتر مکان — یہ امن و امان رہ سکین ہم جہان ۶۸۵
ہے ہوجاتا جب دن کا تارا غروب — یہ نیر ہمارا یہ پیارا غروب
نہین رہتی گرمی نہین روشنی — ہے واقع مین جنکی ضرورت بڑی
اسی وجہ ہوجاتی ہے سرد رات — ہے دشوار سردی مین اپنی حیات
کسی طرح ہم ان کو پیدا کرین — ہم اپنے ہنر سے ہویدا کرین
ہے کچھ چیزون مین ان کا بھی مادہ — رگڑ کر انھین شعلہ مین ان کو لا ۶۹۰
کرین پیدا ہم گرمی و روشنی — بسر تا بہ آرام ہو زندگی
عجب طرح دیتا ہے حق روشنی — کڑک جبکہ ہوتی ہے اور تیرگی
چمک کرتا ہے آسمان پر نمود — ہے گو اسکی کچھ دیر تک ہست و بود
یہی بجلی جب گرتی ہے پیڑون پر — اسی سے وہ جل اٹھتے ہین سر بسر
وہ دیتے ہین گرمی بھی اور روشنی — وہ بن جاین اسوقت خورشید کی ۶۹۵
اسی طرح ہم بھی انھین لائین کام — کہ نور و حرارت سے ہون شاد کام
وہی فضل سے ہم کو بتلائے گا — وہ باتین ہو جن سے ہمارا بھلا
نہ دین خوف و خطرہ کو ہم دلمین جا — مددگار ہر حال مین ہے خدا
سنبھالیگا حق زحمتون سے ہمین — بسر زیست آرام سے ہم کرین
وہ ہے ساتھ جب تک نہ ہو جائین خاک — ہے ہر دم مددگار اللہ پاک ۷۰۰
ہے بہتر کہ اب اس جگہ ہم چلین — جہان ابن حق نے سزا دی ہمین
وہان گر کے ہم اسکو سجدہ کرین — مقر ہون گناہونکے توبہ کرین

آدم و حوا کا توبہ کرنا

وہان مانگین ہم صدق دل سے دعا — کسی طرح ہو رحمت کبریا
ترا بور اشکون سے ہو یہ زمین — بھرے آہون سے آسمان برین
ہو توبہ مین غم اور عجز و کمال — کہ نازل ہو تا رحمت لازوال ۷۰۵
یقین ہے کہ وہ رحم فرمائیگا — وہ بخشش کو بھی کام مین لائیگا

سزا مین بھی تھا اسکا رحم و کرم　　تھے گو قہر کے تب سزاوار ہم
یہان سے وہ بعد اسکے سن جا گئے　　جہان پر کہ فرزند اللہ نے
سزا دی تھی ان کو خطا کار کی　　سزا وہ بھی جو رحم کے ساتھ تھی
وہ دونون لگے رونے زار و قطار　　یہ کہتے تھے بخش اب تو آمرزگار　　۱۰
وہان جبہ سائی وہ کرنے لگے　　وہ تائب تھے اور وہ پشیمان تھے
تھا اقرار اپنی خطاؤن کا اب　　تھا توبہ مین اظہار رنج و تعب
زمین پر تھے اشک آسمان پر تھی آہ　　کہ تا بخش دے حق تعالی گناہ
تھی مفضل خدا کی انھین جستجو　　فروتن تھے اور پیش حق خستگی و
نہین چاہتے تھے کہ سر پھر کرین　　مگر حق کی الفت مین قایم رہین　　۱۵
ہو حاصل انھین اب بھی پاکیزگی　　ہو پھر ان پہ رحمت بھی اللہ کی

جلدِ یازدہم

حالاتِ آیندہ تا طوفانِ نوح

مجھے ساقیا اب دے تو جامِ جم
جہان کا ہو نظارہ اُس جام مین
ہو کل حالِ آیندہ کا بھی عیان
یہی حالِ آیندہ دل خوش کرے
مجھے مے سے سرشار تو نے کیا ۵
تھی مقبول آدم کی جیسے دعا
مؤثر تھی تھا اُس پہ فضلِ خدا
ہوا موم دل دل کی سختی گئی
تاسف ہوا تو بہ پیدا ہوئی
نہ تھی عرض اسکی مثالِ غلام ۱۰
گئی آسمان تک اب اسکی دعا
ہواے مخالف نہین روکتی
شفیع اس کا تھا صرف ابنِ خدا
دعا لے کے ہمراہ وہ وہ بخور
لگا کہنے وہ یون سفارش مین اب ۱۵
ترے فضل کا بیج انسان مین
کیے اُس نے پیدا مین توبہ کے پھل
نہین عدن کے ایسے اثمار ہین

ہوا ایسا وہ آے نیک خو جامِ جم
ہو اُمید پھر مجھ سے ناکام مین
زیادہ منجم سے ہون رازدان
مرا تیرے افضال سے دل بھرے
ہے مقبول ہر وقت میری دعا
جو تھی عجز سے اور بہ صدق و صفا
اور اس کا اثر اسکے دل پہ تھا
نہ عذر اب کوئی اور نہ کچھ ضد رہی
ہوئی ولیکن پیدا کچھ اُمید بھی
نہین اس کا ایمان تھا بے قیام
رکاوٹ کا باعث نہین کچھ ہوا
وہ ابنِ خدا پاس فوری گئی
بخور اس کی خاطر تھا گذرانتا
گیا پیشِ تختِ خدا ے غفور
مرے باپ اور سب کے اللہ و رب!
ہوا بارور تھا یقین یہ ہمین
بسر زندگی تا کہ ہو بے خلل
ہین خوشبو بھی جو اور مزہ دار ہین

ابن خدا کا آدم کے لیے شفاعت کرنا

دعا اُسکی اور اسکے سرد آہون کو ۔ ہر اک عرض کو اور مناجات کو
مین خود پیش کرتا ہون تیرے حضور ۔ رہے تو نہین تاکہ اُس سے نفور ۲۰
کہ ہون کاہن اُس کا مین تیرے حضور ۔ ہے خوشنودی کو تیری وہ مجبور
مناجات سن اُسکی ربِ کریم ۔ کہ ہے ذات تیری غفور رحیم
دعا کے نہ الفاظ گو ہین درست ۔ ہین گو مغفرت کی دلایل بھی سست
مین فدیہ ہون اسکا اور اسکا وکیل ۔ مین ہی اسکی ہون مغفرت کا کفیل
مین خود عرض کرتا ہون اسکے لیے ۔ کرون تاکہ رحمت پہ مایل تجھے ۲۵
برے یا بھلے کام سب مجھ پہ ڈال ۔ عوض اس کا مجھکو سمجھ ذوالجلال
برون کے لیے موت پاؤنگا مین ۔ بھلے کام اسمین بڑھاؤنگا مین
مین آخر مین کامل کرونگا اُسے ۔ خوش آنے لگے وہ بالآخر تجھے
تو کر صلح میری وساطت سے اب ۔ تو کر دور اب اپنا قہر و غضب
مین کہتا نہین وہ نہ پائین سزا ۔ وہ فتوے رہے وہ اُٹھائین سزا ۳۰
تو اے باپ! کر ہلکی اسکی سزا ۔ اُٹھائین وہ کچھ لطف اِس زیست کا
رہے میل تجھ سے ہو قایم امید ۔ ہوا انجام تو اس کا حال سعید
یہی موت آزاد انکو کرے ۔ تری قربتِ پاک اُنکو ملے
وہ اور میرے کل خون خریدہ مدام ۔ رفاقت مین میری رہین شادکام
ہین ہم جسطرح ایک وہ ایک ہون ۔ مرے ساتھ ہون ایک و نیک ہون ۳۵
پسر سے ہوا جب مخاطب پدر ۔ گیا پردہ کا ابر جانے کدھر
کہا "تیری درخواست منظور ہے ۔ تجھی کو شفاعت کا مقدور ہے
ازل سے یہی میرا فرمان تھا ۔ وہی چاہتا ہون جو تو چاہتا
مگر رہنے دونگا نہ فردوس مین ۔ نکالونگا اس جا سے لابد انہین
کہ ہے اسکے قانونِ قدرت خلاف ۔ عناصر ہین اس جا کے کسطرح صاف ۴۰
نہین اب تلک اِن مین ناپاک چیز ۔ ہون کس طرح سے اب انہین وہ عزیز

کہ ناپاکی اب اُنھین پیدا ہوئی
ملیگی بری اُن کو آب و ہوا
کہ پیدا الگین ہونے بربادیان
اسی سے ہے بربادی پیدا ہوئی ۴۵
عطا کی تھین انکو بھی دو بخششین
خوشی وہ تھی اور غیر فانی حیات
ہے اب زندگی غم کی افزودگی
مصیبت کی آتش سے ہوگا وہ صاف
وہ ایمان سے پاک ہو جائیگا ۵۰
کرونگا زمین و زمان کو نیا
کرین جمع ہم مجلس قدسیان
عدالت نہ اُن سے چھپائینگے ہم
کرینگے جو انسان کے ساتھ ہم
یہ وہ ہین جو اسوقت قایم رہے ۵۵
انھین نے وہ دیکھا جو اُسنے کیا
پدر نے کیا ختم جب یہ کلام
سرافیل نے جو تھا انکا نقیب
وہی کرنا اب پھونکی آواز سے
ہوا تھا جہان پر خدا کا نزول ۶۰
وہی پھونکی جائیگی یک بارگی
بھرا اسکی آواز سے کل فلک
فلک جو کہ تھے زیر ظل حیات
جہان پر کہ تھے چشمہ ہاے حیات

خرابی بھی اُن مین ہویدا ہوئی
ملے گی اُسی قسم کی بھی غذا
گنہ کے نقایص ہون ایزعیان
تباہی سراسر ہویدا ہوئی
مگر کھو دیا اپنے ہاتھون انھین
کہ اعلیٰ و افضل تھی انسانکی ذات
علاج اُس کا ہے واقعی موت ہی
کہ ہون دفع سب کارہاے خلاف
حیات دگر ہم سے وہ پائیگا
رہے تاکہ وان راستبازی سدا
فراہم ہون از وسعت آسمان
انھین راز اپنے بتائینگے ہم
بتائینگے وہ انکو ہم بیش و کم
ملایک بھی جسوقت باغی ہوے
وہ دیکھین مین کرتا ہون انسے کیا
بحکم پسر صاحب احترام
ملایک سے تھے جس جا وہان کے قریب
تھا صور تب یہ اک وقت پھونکا جسے
بڑی عظمت و شان کا تھا وہ نزول
اسی طرح سے روز محشر کو بھی
ہوئے مستعد جانے پر نیک نیک
تھے فرحان و شادان وہ کل نیکذات
تھی سرسبز و ایم جہان کی نبات

گئے اب وہ سب پیش تخت خدا
کیا حق نے مرضی کا اظہار تب
ہو معلوم انسان ہوا ہے خراب
اُسے بھی۔ ہماری طرح وہ بنا
مگر کیا اُسے اس سے حاصل ہوا
بدی کو لیا نیکی کو کھو دیا
تھا بہتر بدی کو نہ وہ جانتا
ہے اب پھر تا حسرت بھری ٹھنڈی آہ
مرے فضل کی دل میں تحریک ہے
مگر دل پہ وہ اپنے حاوی نہیں
وہ بیہودہ ہے اور ہے بے قیام
وہ ہے عدن میں جو کہ نخل حیات
کہیں ہو نہ ایسا کہ پھل اس کا کھائے
ہمیشہ رہتے زندہ وہ غم کے ساتھ
نہ امید پھر مخلصی کی رہے
گنہ پر گنہ روز ہوتے رہیں
ہوبے انتہا یاں یہ ظلم و ستم
نہ فتوے ہو انسان پہ پورا کبھی
بھلائی یہ ہے اُس کی کر کے نظر
روانہ ہو میکال اب عدن کو
مبادا عزازیل ہو حملہ ور
دلاسا دے میکال انسان کو
وہ کچھ حال آئندہ اسکو دکھائے

اور سب اسے جا کے سجدہ کیا ۶۵
ملایک جو ہو میرے فرزند سب
ہوئی اب تمیز خطا و صواب
کہ ممنوعہ پھل اُس نے ہے کھا لیا
سراسر خیال اُس کا باطل ہوا
یہی پھل کو کھا کر کے حاصل کیا ۷۰
سراسر مرا حکم وہ مانتا
گنہ کے ہے باعث بحال تباہ
یہی کرتی پیدا ہے ہر اچھی شے
کہ دل حیلہ باز اسکا ہے بالیقین
ہے گم گشتگی میں کمال و تمام ۷۵
ہیں آدم کو معلوم جس کی صفات
مصیبت نئی اپنے سر پہ وہ لاے
مصیبت اور آفت رہیں دم کے ساتھ
یہ دنیا جہنم ہو اُس کے لیے
اور انسان سدا دکھ میں روتے رہیں ۸۰
یہ انسان نہ ہوں تب شیاطین سے کم
نہ ہو موت پر دکھ ہوں اسکو بھی
یہی مصلحت میری ہے سربسر
ملایک کا دستہ بھی ساتھ اسکے ہو
نہ چاہے ہو آدم وہاں سے بدر ۸۵
بتائے وہ انسان پر ہوگا جو
وہ کفارہ کے بارے میں بھی بتائے

وہان سے وہ پھلون کو خارج کرے　　مگر مہربانی سے اور لطف سے

وہ تا بعد اوسکے زراعت کرے　　وہ روزی کی خاطر مشقت کرے

۹۰ نہ ناپاک فردوس کو وہ کرے　　نہ وہ اور نسل اوسکی وان پر رہے

وہ جو ایک ہر راہ نخل حیات　　رہین وان پہ کروبی دن اور رات

خصوصاً وہ مشرق کے دروازہ پر　　(رہے آسمان جہان سے وہان کا گذر)

کرین گشت لیکر کے شمشیر تیز　　جسے دیکھ شیطان کو ہو گریز

درخشان وہ ہو مثل مہر منیر　　صفائی و سفا کی مین بے نظیر

۹۵ شیاطین کا ہرگز نہو وان گذر　　درآنے سے ہر ایک کو ہو حذر

نہ انسان نہ حیوان وہان آسکین　　نہین زندگی کا ثمر پا سکین

یہ سنکر کے فرمان یکال تب　　بجا لائے تا جلد وہ حکم رب

وہان سے بسرزودی روانہ ہوا　　ملایک کا ساتھ اپنے دستہ لیا

منور تھے اور اُن کے تھے چار چہر　　تھے وہ سب مثال درخشندہ مہر

۱۰۰ بدن سارا آنکھون سے معمور تھا　　وہ گویا فلک اک پُر از نور تھا

ہوئی اب سحر نور پیدا ہوا　　شفق مین تھا خورشید جلوہ نما

زمین پر تھے شبنم کے گوہر نثار　　ہر اک جا تھی اسوقت تازہ بہار

اسی وقت اُم البشر بو البشر　　اوٹھے مانگ کر جب دعائے سحر

ہوئی کچھ اُمید اور ہوا دل قوی　　ہوئی کچھ نہ کچھ دل مین پیدا خوشی

۱۰۵ لگا کہنے حوا سے یون بو البشر　　(نہ تھا دل مین اب آتا خوف و خطر)

مری پیاری اس بات کا ہے یقین　　خدا ہی سے ہین آسمان و زمین

ہوئی سب نعمتون کا اوسی سے نزول　　ہین سب برکتین ہکو اوس سے حصول

عوض مین ہین ہم اوسکو دیسکتے کیا　　ہو کس طرح سے ہم سے راضی خدا

یہان سے نہ جا سکتی وان کوئی چیز　　نہین واقعی ایسی یان کوئی چیز

۱۱۰ رضامندئے حق ہو جس سے حصول　　ہون ہم بارگاہ خدا مین قبول

اُم البشر اور ابو البشر کے درمیان گفتگو ہی تسلی آمیز

مگر چہ نہ وہ واقعی ہو دعا
وہ اور ساتھ ہین اوسکے آور سا
ہوئی گریہ و زاری جسوقت سے
ہین ساجد ہوا عجز سے پیش رب
خدا مجھ پہ اب تو ہوا مہربان
یقین ہو کہ حق نے سنی التجا
مرے من مین پیدا ہوئی شانتی
مجھے وعدۂ حق تسلی ہوا
تری نسل کچلیگی شیطان کو
گذر اب گئی تلخی موت بھی
مبارک ہو تو حوا[1] انسان کی مان
کہ انسان کی تجھ سے ہو زندگی
ہو زندہ جب انسان وہ بھی زندہ ہین
دیا اوس کو حوا نے اب یہ جواب
ہو مجھ پر کہ جسکے ہین قابل نہین
نہ لائق کہ کہلاؤن زندون کی مان
دگار تیری مقرر ہوئی
دیا اپنے ہاتھون ہی کھو اعتبار
ہمارا تھا از بس کہ منصف غفور
کہ دنیا مین موت آئی میرے سبب
کیا مجھکو سر چشمۂ زندگی
ہو بعد اوسکے اب تو بہت مہربان
یہ اب نام حوا بہت خوب ہو

پہونچتی ہو یکدم بہ تخت خدا
گرانی ہین مقبول خالق سدا
ہو دی حق نے از حد تسلی مجھے
گواہی مرے دل مین یہ آئی تب
ہوا دور قہر اوس کا بھی بیگمان ۱۱۵
کرم سے بڑا فضل مجھ پر کیا
ہویدا ہوئی خود بخود اک خوشی
کرم سے خدا نے جو فرمایا تھا
کریگی وہی غالب انسان کو
ہوئی پیدا امید ہو زیست کی ۱۲۰
ہو تو سارے زندون کی مان بیگمان
ہو زندہ ان کی بھی تجھ سے پایندگی
وہ سب واسطے اوسکے پایندہ ہین
کرم تیرا ہو ان مین بے حساب
ملامت کے قابل ہین ہون بالیقین ۱۲۵
خطا کار ہر طرح ہون بیگمان
مگر وائے آفت مین ہو تو بنی
نہ اب وہ رہا میرا عز و وقار
ہوا مجھ سے تھا گرچہ از حد قصور
خطا سے ہوا میری نازل غضب ۱۳۰
ہو دی اس سے مجھکو فضیلت بڑی
مجھے کہتا ہو سارے زندون کی مان
دیا تو نے ہو مجھکو مرغوب ہو

[1] حوا سے زندونکی ماں

چلین کھیت کو کام کرنے کو اب
نہ گو رات کو تن کرے سو سکے ۱۳۵
ہمارے نہین درد کا کچھ خیال
وہ میری طرح دیکھ گلفام ہو
نہین تجھسے ہرگز مین ہونگی جدا
کرینگے وہان کام ہم شام تک
اگر باغ راحت ہو محنت مین بھی ۱۴۰
قناعت رکھین اپنی حالت پہ ہم
یہی کہتی تھی چاہتی تھی یہی
مگر اوسکے مقسوم مین یہ نہ تھا
پراکرت بھی اب بدلنے لگی
یکایک وہان تیرگی چھا گئی ۱۴۵
بلندی سے اوسوقت مین اک عقاب
پہاڑی سے اک شیر شاہ و درند
اتر کر شکار اب لگا کھیلنے
او نہین پہ وہ جھپٹا وہ وان سے اڑکے
ہوا رنج آدم کو یہ دیکھکر ۱۵۰
ہر کچھ اندر تبدیلی ہونے کو اب
مصیبت کے اظہار مین یہ نشان
نہین ہم رہین موت سے بیخبر
ہر گو خلصی اوس سے کچھ روز تک
کہ ہم خاک مین خاک ہوجائینگے ۱۵۵
پرند اور چوپایون کو دوڑتے

کہ باقی پڑا ہو وہان کام سب
مگر جی چرائین نہین کام سے
سحر کو وہ ہو تازہ دم پرجمال
ہو محنت کہ نیک اوس سے انجام ہو
مین جاؤنگی وان تو جہان جائیگا
ہو محنت اگرچہ نہین اس مین شک
نہین کاش اہم یان سے جائین کبھی
جئین جب تلک خوش رہین ہم بہم
تھی اب اس مین حد درجہ کی عاجزی

خلقت مین تبدیلی

مصیبت کا اظہار ہونے لگا
ان آب و ہوا اور حیوان کی
سحر کی وہ رعنائی جاتی رہی
پرندے دو تھے اُن پہ جھپٹا شتاب
نہین عافیت مین ہین جس سے چرند
ہرن اور ہرنی جو وان چرتے تھے
وہ مشرق کے در تک گئے بھاگتے
لگا کہنے اب یون وہ خستہ جگر
کہ نہ واقعی اس کا بھی ہو سبب
ہماری ہین آگاہی کو بیگمان
یہ سمجھین کہ ہو وہ تو نزدیک تر
مگر اس مین ہرگز نہین کوئی شک
نہین پھر یہان ہم نظر آئینگے
ہو اک سمت دیکھا ہو حیرت مجھے

جب یہ کہ مشرق کے دروازہ پر
ہے تاریکی نزدیک ہے دوپہر

ہے مغرب کی جانب سحر کا ظہور
سحر سے زیادہ ہے اوس سمت نور

کسی شی کا ہے آسمان سے نزول
نہ معلوم کیا ہوگا اوس سے حصول

نہین تھا غلط اوس کا ہرگز گمان
جو دیکھا سوئے نیلگون آسمان ۱۶۰

نظر آنے آتے ملایک وہان
تجلی تھی از حد ہر اک سے عیان

کیا کوہ پر آ اونھون نے قیام
ہوا ابو البشر کو بھی ڈر لا کلام

زیادہ مگر تھا نہ اونکا جلال
نہ سطوت نہ شوکت نہ شان و کمال

ملایک سے خیمہ[1] مین آئے تھے
مدد بہر یعقوب جو لائے تھے

فلک ایسے ہی آئے دوتین[2] مین
الیشع نبی کی مدد تا کرین ۱۶۵

تھی گھیرے اوسے جبکہ افواج شام
کہ جس طرح سے غدر مین خاص و عام

رزیڈینسی کو تھے گھیرے ہوئے
یہان لکھنؤ مین رہی عزت جسے

لیے تھے جہان مرد و زن کچھ پناہ
نہین ہو سکے فضل حق سے تباہ

یہان پر ملایک بھی تھے خیمہ زن
حضوری تہین اونکی تھی مبر ہن

کہ جیسے الیشع کا خادم نہین
(نہ حفظ خدا پر تھا جس کو یقین) ۱۷۰

ہوا واقف از لشکر قدسیان
نہ جتبک ہوئے اوس پہ وہ سب عیان

ملایک کو میکال اب چھوڑ کر
کرین باغ پر قبضہ تا سر بسر

اکیلا ہی آدم کی جانب چلا
جسے دیکھا آدم نے اب یون کہا

ذرا دیکھنا سامنے مہ لقا!
جہان پر بہ جب ابر ہے نور کا

مقرر یہ قدسی ہے آتا ہے جو
ادا مین بھی اپنی نرالا ہے جو

بلا شبہ پیغام حق لایا ہے
ہماری ہدایت کو یان آیا ہے

بظاہر یہ ہے عالی رتبہ ضرور
زیادہ ہے اور سب ملایک سے نور

ہے رفتار اظہار شان شہی
ہے جنت کے شاہون مین سے یہ کوئی

مگر اوسکی ہیبت نہین خوفناک
مین کیون اوس سے رکھون بلا وجہ باک

[1] پیدایش ۳۲-۱و۲
[2] ۲ سلاطین ۶-۱۲ وغیرہ

۱۸۰ ملایم مزاج ایسا بھی وہ نہین — بڑے لطف پر اوسکے اتنا یقین
کہ جو چاہین وہ بات اوس سے کرین — ہر اک وقت آزاد ہی سے کام لین
تھے آزاد جیسے رفائیل سے — اور اک دوست اپنا تھا سمجھا جسے
ہو سنجیدہ یہ او. پر از رعب و داب — مناسب ہو اوس سے ملون مین شتاب
ادب سے کرون جاکے اوس کو سلام — کرون اوس کو خوش با نوئی لا کلام
۱۸۵ یہ کہکر وہان سے وہ آگے بڑھا — اوسے دیکھکر لایا مجرا بجا
ملک شکل مین ایک انسان تھا — مگر اوس سے تھا نور مین وہ سوا
وہ باندھے تھا عمامۂ نور باف — تھی پوشاک کل نور کے مثل صاف
قبا و جبا دونون زر دوز تھین — مرصع جواہر سے تھین بالیقین
تھے سرپیچ و جیغہ مین لعل و گہر — زر افشانی پٹکا تھا زیبِ کمر
۱۹۰ بندھی اوس مین تھی ایک شمشیر تیز — بپا کردے اک آن مین رستخیز
وہی جس سے شیطان کو خوف تھا — کہ وہ زخم بھی اوس سے تھا کھا چکا
بجائے عصا ہاتھ مین نیزہ تھا — نہ شوکت مین تھا شاہ سے کم ذرا
اب آدم سے اس طرح اوسنے کہا — سناتا ہون مین تجھ کو حکمِ خدا
ہوئی تیری مقبول حق سے دعا — ہوا تجھ پہ حد درجہ فضلِ خدا
۱۹۱ ہوئی موت فی الحال ہو تجھ سے دور — تھا فوراً ہی مرنا اگرچہ ضرور
بہت مدتِ فضل تجھکو ملی — کہ تیری سدھر جائے تا زندگی
تو توبہ کرے حق بخشے دے نجات — رہے پھر نہ کچھ تجھکو خوفِ ممات
مگر حکمِ حق ہو نہ یان تم رہو — ہو تیت نہ رتم تا کہ یان سے چلو
تمھارے لئے دیکھو ہے کل زمین — جہان چاہے دل اب رہو تم وہین
۲۰۰ وہان پر زراعت کرو خوش رہو — پھلو پھولو اور روان ہو آبا دہو
یکایک ہوا سن کے آدم کو غم — ہوا صیدِ حرمان درنج و الم
نہین بولا کچھ ہو گیا وہ خموش — کہ اوسوقت بر جا رہے تھے نہ ہوش

میکال کا پیغام حق سنانا اور آدم کو اوسکا شدتِ غم سے پریشان ہونا اور اظہارِ لطفِ دل فرمانا۔

نہاں گرچہ حوا تھی پر سنتی تھی
وہ رو رو کے فریاد کرنے لگی
وہ کہنے لگی شدتِ غم سے یوں
ترا ہجر ہو موت سے تلخ تر
میں کس دل سے اے عدن چھوڑوں تجھے
روش تیری اور سایہ پر شجر
میں ہوں ہائے کس دل سے ان سے جدا!
تھی امیدیاں پر امن و اماں
نہ جبتک کرے موت یاں سے جدا
میں گلہای خوش رنگ ایسے کہاں
میں مشغول خدمت تھی شام و سحر
شگوفے نہیں جب تلک کھلتے تھے
ہر اک پھول کا نام میں رکھتی تھی
کریگا انھیں کون آراستہ
چمن اور روش کو سنواریگا کون؟
خوش اسلوبی سے پھولوں کے کل شجر
انھیں آبِ کوثر سے سینچیگا کون؟
عروسی شبستان تھا اے کنج تو
تھی ہر طرح کے گل سے آراستہ
تجھے ہائے کس طرح سے چھوڑوں میں!
میں جسدم کہ خوابِ عدم سے اٹھی
تھا نظارۂ باغ دلکش مجھے
میں تھی دیدۂ حیرت سے باغ باغ

یکایک یہ سنتے ہی رونے لگی
وہاں کے وہ سکھ یاد کرنے لگی
نہیں دور کرتا ہے حق یاں سے کیوں ۲۰۵
مرے پیارے فردوس فرخندہ گھر
زیادہ ہے جان سے تو پیارا مجھے
پسند ملا ایک جو تجھ سے بہر
نہیں جانتی میں کروں ہائے کیا!
کرینگے بسر زیست ہم ہر زماں ۲۱۰
دگرگوں ہوا ہے رضائے خدا!
نہیں ان کا ہرگز کسی جا نشاں
زباں پا میں ہرگز نہ گلہای تر
لگی رہتی تھی فکر اونکی مجھے
وہ کھلتے تھے کھلتی تھی دل کی کلی ۲۱۵
مثال حسینانِ نوخاستہ؟
یہ پیاری سی کیاری بنائیگا کون؟
لگائیگا کون اب بہ فہم و ہنر
خوراک انکے لائق انھیں دیگا کون؟
کہیں تیرا ساتھا نہیں رنگ و بو ۲۲۰
کیا تھا مجھے میں نے پیراستہ
میں کس دل سے اور جا میں جا کر رہوں؟
میں حیرت سے اور ایک دم سے اوٹھی
یہاں لگتی ہر چیز تھی خوش مجھے
مرے دل کو حاصل تھا از حد فراغ ۲۲۵

یہین میرا محبوب آیا نظر
یہان ساتھ مین عیش کرتے تھے
یہ دنیاسے زیرین ہو وحشت کدہ
بیابانکی سی ہو وان نہ آب و ہوا
۲۳۰ کہان جائین اے خالق دادگر؟
نہ کر دوریان سے ہمین اے خدا!
بہ نرمی فرشتہ نے اوس کو کہا
جہان جاسے شوہر ترا وان تو جا
اسے اپنے اعمال سے کھو دیا
۲۳۵ ہو وہ عدن ہو تیرا شوہر جہان
خدا کی ہو فرمانبری مین خوشی
بیابان کو وہ عدن کر سکتا ہو
سمجھ جاسے تا دیب دنیا کو تو چپ
وہ اک روز فردوس دیگا تمھین
۲۴۰ تھا خاموش آدم بآشفتگی
ہوئے برجا اب ہوش تب عرض کی
یہ فلک بارگاہا! اقدس مآب
تو شاہان جنت سے ہو بالیقین
سنایا ہو نرمی سے پیغام حق
۲۴۵ ہمین ختم کر دیتا سختی کا کام
ہین زندہ ہین گو صد رنج و الم
یہ سچ ہو کہ تھی ہمکو حرمان و یاس
یہ فردوس تھا دل کو راحت ضرور
حسن وجود ن دلکش و سیم
اسی وجہ ہر جا سے پیاری مجھے
بیابان کی طرح ہو نہ وان کوئی جا
نہ اثمار پر فوائد خوشنما
ہمین تجربہ سے کر گرم کی نظر
کئی آج ہی آزماتے ہے خدا
نہ اس طرح سے کر تو بین اور رنگا
نہین تیرا یہ ہو نہ یان دل لگا
ہو تسلیم اور صبر مین فایدہ
وہی ہو وطن وان تو رہ شادمان
اوسی سے بھلائی ہے اور زندگی
خوشی سے وہی دل کو بھر سکتا ہو
تو تسکین دے سے دل کو اے ماہرو!
نہ وان دکھ اوٹھانا پڑے گا تمھین
کہ نوع دگر کیفیت دل کی تھی
ادب سے بڑے اور بصد عاجزی
ہو تعظیم لازم تری اے جناب!
تو ہو اور ملایک سے برتر کہین
کہ کر دیتی سختی یہ کلیجے کو شق
تری مہربانی سے ہم تلخ کام
گر ایک بیگ ہم پہ ہو کو وہ غم
رہی تھی نہ پہلی خوشی اپنے پاس
تو کرتا ہو ہمکو یہان سے بھی دور

مین حیران ہون اور پریشان ہون
بیابان ہر و نیا مرے سامنے
یہ ظاہر نہ وان کوئی آرام ہے
کہ ہوتا ہون مین اوسکے چہرہ سے دور
اسی وجہ ہر باغ مجھکو عزیز
کہ جتنا مقدس ہین وہ سب مقام
مین میرے لئے وہ خدا کا مکان
وہی گو ہا سے لئے ہر حیات
یہان اپنی اولاد واحفاد کو
بتاتا ہوا یان پہ حق کا نزول
یہان کوہ پروان پہ زیر شجر
یہان چشمہ کے پاس مین ہم کلام
مین چن چن کے رہتا شجر بہت
مین سبزہ پہ قسر بانگہ کو بنا
مین گذرانتا اُن پہ پھل اور پھول
غرض رہتی قسر بانگہ یادگار
وہ دیتی خدا کے کرم کا نشان
اوسے دیکھکر گرچہ پنہان ہوا
مجھے نسل کا اوسنے وعدہ دیا
کہ تا اب بھی دیکھون مین اوسکا جلال
تھا بہتر کہ مین یان پہ رہتا مدام
مری عرض اسے کاش کرتا قبول
دیا اوس کو میکال نے یہ جواب
یہان سے نکلکر کہان مین رہون؟
نہین واقفیت ہر اُس سے مجھے ۲۵۰
بس اب مجھکو اندوہ سے کام ہر
مین رہتا تھا یان گویا اوسکے حضور
مقدس ہر اس جا کی ہر ایک چیز
یہان جلوہ فرما ہوا ذوالکرام
یہان ہر حضوری خدا کی عیان ۲۵۵
ہر مخفی و ظاہر یہان حق کی ذات
نہین تاکہ وہ پاک دل نیک خو
ہوا فضل حق مجھکو وان پر حصول
ہوا مجھکو دیدار حق سربسر
خدا سے ہوا با دل شاد کام ۲۶۰
جو اہر سوا ان کے خوشتر بہت
یہان نام لیتا ہوا وہ کا
وہ خوشبو کی چیزین جو حق کو قبول
ابد تک بفضل خدا وندگار
ہوا ہر طرح سے جو مجھ پر عیان ۲۶۵
نہ غصہ سے برباد مجھکو کیا
نہین مجھکو برباد ہرگز کیا
ہر یہان وہ گو صاحب ہر کمال
کسی طرح سے خالق ذوالکرام
جلا وطنی ہوتی نہ ہمکو حصول ۲۷۰
نہین تجھکو واقع مین ہر تاب

مصالح سے حق کے تو واقف نہیں
اسی واسطے تو ہے اندوہگین

نہیں عرض میری نہ میری دعا
بدل سکتی ہو مرضی کبریا ٭

کرے سانس آندھی کا کیا سامنا
نہین روک سکتی وہ اوس کو ذرا

۲۷۵ اسی طرح سے بس ہماری دعا
ہو ناحق خلاف رضاے خدا

سزا مین ہو مقصود تیرا بھلا
کرا اوس مین بھی ہو رحمت کبریا

خدا سے ہین معمور جو وہ طبق
ہو موجود ہر جا حضوری حق

نہ یہ عدن پر اوس کا ہو کل جہان
ہر اک جا مین ہو وہ عیان و نہان

ہو خشکی مین وہ اور تری مین وہی
ہوا مین بھی ہو اوسکی جلوہ گری

۲۸۰ ہر اک کو ہو قدرت سے اوسکی قیام
وہی دیتا ہو زیست سب کو مدام

تجھے حق نے دی ہو یہ کل سرزمین
کواکب مین اس سے نہ بہتر زمین

تو کر قدر اسکی نہ یہ دل مین لا ٭
فقط عدن مین جلوہ گر ہے خدا

اگر تو نہین کرتا حق کا گناہ
یہان کرتا تو سلطنت مثل شاہ

یہ فردوس بنتا تری تخت گاہ
یہ دنیا تری رہتی زیر نگاہ ٭

۲۸۵ جہان تیری اولاد و احفاد سب
سدا رہتی اور بستے وان شاد سب

یہ فردوس ہوتا او نہین قبلہ گاہ
یہان آیا کرتے وہ سب گاہ گاہ

یہان ابن حق ہوتا جلوہ فروز
ہو جسکی حضوری سے شب مثل روز

وہ کاہن ترا ہوتا اور سب کا تو
یہان حق کو تو دیکھتا رو برو

مگر اپنا حق تو تو کھو بیٹھا ہو
وہی حال جو سب کا ہو تیرا ہو

۲۹۰ نہ اولاد سے ہوگا برتر مقام
رہیگا تو ساتھ اون کے ای تلخ کام

اگر تجھ مین باطن کی بینائی ہو
اگر حق سے فہم و ذکا پائی ہو

خدا کو ہر اک جا مین دیکھیگا تو
اوسی کا ہو جلوہ یہان چار سو

نہین چھوڑ دیگا تمہین وہ کبھی
رہیگی سدا رحمت ایزدی

خدا کی محبت خدا کا کرم
کریگا تمھاری مدد دم بدم

وہ ہوگا ترا راہ مین رہنما ۔ سفر جب تلک ختم ہو زیست کا ۲۹۵
خدا اپنے چہرہ کی جلوہ گری ۔ دکھائیگا نورانی ہو زندگی
وہ دیگا اگرچہ بدی کی سزا ۔ نہ برباد تمکو کرے گا ذرا
مہیا کرے گا بالآخر نجات ۔ تمھین دیگا پاکیزگی اور حیات
یقین مضبوط کرنے کو ایمان ترا ۔ بتاؤن گا کل حال آیندہ کا
تسلی سے تا پائے رخصت ہو تو ۔ بُرا اور بھلا سن تو اے نیک خو! ۳۰۰
جو گذرے گا تجھ پر اور اولاد پر ۔ ہو راز خدا سے بھی تو بہرہ ور
تو انسان پہ دیکھیگا فضل خدا ۔ گناہون مین بھی رحمت کبریا
کہ تا صبر سیکھے تو اے نیک خو! ۔ خوشی کے رکھے ساتھ بھی ڈر کو تو
خوشی مین مصیبت مین یکسان ہو حال ۔ نہ بیحد خوشی اور نہ بیحد ملال
بسر زندگی اس طرح اپنی کر ۔ کہ جب موت آئے نہو کوئی ڈر ۳۰۵
تو چڑھ ساتھ میرے اب اس کوہ پر ۔ تو کر حال آیندہ پر بھی نظر
تو داخل ہو رویا کے عالم مین اب ۔ دکھاؤنگا مین عالم خاک سب
مین کرتا ہون حوا کو اب غرق خواب ۔ نہین غم سے ہرگز ہے اوس کو یتاب
کہ دیکھے وہ کل حال آیندہ کا ۔ ہے اوس کیلئے سوتے رہنا بھلا
ہوئی پیدا حوا تو سوتا رہا ۔ یہ ہے وقت حوا کے آرام کا" ۳۱۰
دیا شکر کے ساتھ اوس کو جواب ۔ جہان چاہے اب وان پہ لیچل شتاب
دکھا مجھکو جو چاہے اے مہربان! ۔ تو کر حال آیندہ مجھ پر عیان
کہ دانائی جس سے مین حاصل کرون ۔ تسلی مین دون دل کو اور صبر دون
مصیبت کی خاطر مین تیار ہون ۔ جو دکھ دے خدا صبر سے مین سہون
مین آرام محنت سے حاصل کرون ۔ خدا کی جو مرضی ہو اوس پر چلون" ۳۱۵
آدم کا عالم رویا مین آنا
چڑھے عدن کے کوہ پر دونون اب ۔ کہ رویا مین دیکھین وہ منظر عجب
نہ اوس کوہ سے اونچا یہ کوہ تھا ۔ جہان آدم ثانی کو لے گیا

کسی اور مقصد سے شیطان لعین
دکھائی ادسے شانِ عالم تمام
۴۲۰ اب اسوقت آدم کو کل کائنات
دکھائی دیے اور کل ملک و شہر
ہزارون برس تک کا اوسپر سمان
گنہ سے جو چالا پڑا آنکھ پر
لگایا وہ کحل الجواہر تبھی
۴۲۵ سہ قطرات امرت کے اوسنے لیے
دماغ ان سے اتنا ہوا پر اثر
ہوئی تن سے روح اوسکی گویا جدا
ملک نے چھوا ہوش مین آگیا
تو اب دیکھ اپنے گنہ کا اثر
۴۳۰ تری نسل مین تیری اولاد مین
نہ تھی سانپ سے کوئی سازش جنہین
تو تجربے اوسکا یہی کا ر بد
اب آنکھین کھولین وہ لگا دیکھنے
نہ فصل اوسکی پوری تھی کاٹی گئی
۴۳۵ نئی بالین رکھی تھین کھلیان مین
قریب اوسکے بھیڑون کا بھی گلہ تھا
تھا اک مذبح خوب معبد وہان
جوان اک کسان آیا اوسدم وہان
تھا کل پہلے پہل اوسمین پھولے
۴۴۰ سنہری تھین اور سبز بھی بالین تھین

اگر وہ ہوا اوس پہ غالب نہین
جو فانی ہے جس کو نہین ہے قیام
یہ سب منظرِ عالمِ بے ثبات
یہ سب خوبی و عظمت و شان دہر
کہ جسکے بعد دیگر ہوا اب عیان
ہوا دور یک لخت وہ سلسلہ
کہ آنکھ اوسکی بس وہ بین ہو گئی
وہ آنکھون مین جب قطرے ڈال لیے
کہ بند آنکھین اوسکی ہوئین سربسر
وہ روحانی عالم مین اب آگیا
توجہ دلا کر یہ اوس سے کہا
بدی کا ہوا تخم ہے بار ور
تعلق نہ تھا پھل سے ہرگز جنہین
نہ شامل تھے ہرگز تیرے کام مین
ہے ظلم و ستم جسمین باشدہ عدل
وہان اک دکھائی دیا کھیت اچھے
وہ موجود بیتابات سے وان پہ بھی
نہ مارا نہ پیٹا تھا ابتک جنہین
وہین چرتا تھا اور وہین رہتا تھا
بہت اچھے پتھر کا تھا بکمان
تو مندی اعضا سے جسکے عیان
تھے اجناس ہر قسم کے
اوسی وقت مین وہ تھین توڑی گئیں

ابیل تھا

اوسی وقت مین آیا چوپان ایک — نہایت حلیم و شریف اور نیک
وہ بے عیب برّون کو لایا وہان — کرے تاکہ قربان اونھین وہ جوان
کیا برّون کو اوسنے قربان اب — جو چربی تھی اور انتڑیان اونکو تب
رکھا لکڑیون پر تھین مذبح پہ جو — چھڑک پھر دیا خوشبو کی چیزون کو
رسومات دینی ادا کین تمام — جھکا سجدہ مین جبکہ وہ نیکنام ۳۴۵
اتر آئی آگنی تب آکاش سے — دیا کے عیان جس سے آثار تھے
بھسم کر دیا اوسنے بلدان کو — ہوا مطمئن جس سے وہ نیک خو
نہین نذر کی دوسرے کی قبول — ہوا جس سے وہ خشمگین اور ملول
صداقت نہ تھی اوس مین ایمان نہ تھا — تھا فخر اپنی عظمت پہ اوس کو بڑا
وہ بولا کلامات سخت اور سست — تھی غصہ کے باعث نہ حالت درست ۳۵۰
کیا گرز سے اوسنے پھر ایسا وار — ہوا شق عمود سر نامدار
بہے خون کے فوّارے زخمی ہوا — وہ نیورا کے یکدم زمین پر گرا
تڑپتے تڑپتے بالآخر موا — بہ ارمان و حسرت یہان سے گیا
یہ دیکھا تو آدم ہوا اشکبار — ہوا رنج سے اوسکا بس حال زار
یہ پوچھا دوت سے ہے یہ کون مرد حلیم — خدا ترس و دیندار و از حد سلیم ۳۵۵
تھی قربانی کی جس نے ایمان سے — یہ حاصل ہوا جس کو دینداری سے
ہو دنیا مین نیکی کا کیا یہ صلہ — ہو کیا آفت جان بھی خوف خدا؟
بہ افسوس میکال نے یہ کہا — ہو کی بھائی نے بھائی پر ہو جفا
ہین تیرے ہی اولاد یہ نوجوان — خصایل جدا دونون کے ہین عیان
پہ مظلوم و مقتول تھا راستباز — کہ خوش اس سے تھا خالق بے نیاز ۳۶۰
ہوئی جبکہ قربانی اوسکی قبول — تو کر بیٹھا قتل اوسکو وہ بوالفضول
مگر خون کا لیگا خدا انتقام — رہیگا نہ بے اجر وہ اچھا کام
ہو آغشتہ خون اگرچہ ابھی — نہین جسم مین جان اوسکے رہی

مگر آخرش ہوگا اس کا بھلا
لگا کہنے یون بوا لبشر ہائے ہا
۳۰ ہوا بے سبب یہ جوان ہو ہلاک
اسی طرح سے ہونگے کیا ہم بھی خاک؟
الٰہی ہو یہ موت بھی ہولناک
ہو سوہان جان مجھکو اس کا خیال
۳ دیا اوس کو میکال نے یہ جواب
طریقے بہت جن سے آئے گی موت
ہو دروازۂ موت بس ہولناک
کوئی ہونگے بیشک ستم کا شکار
کوئی آتش و آب اور قحط سے
۳۷ رکھینگے نظر جب نہین اعتدال
بہت ہون گے اُس سے مرض کا شکار
مصیبت کا عالم دکھاتا ہون اب
کہ ممنوعہ پھل کا نتیجہ ہین جو
دکھائی دی اک جائے تاریک و تار
۳۸ وہ تھا گویا اک خانہ لعزرس[1]
یہ دیکھا مرض سے ہین سب تلخکام
کسی کو ہین امراض بس لادوا
تشنج سے کوئی پھلکتا ہو پیر
کہ جس سے کلیجہ پھٹا جاتا ہو
۳۸ ہو درد قولنج اور درد شکم
کوئی پھوڑون سے بے طرح سڑ رہا

اور انجام بدکار کا ہو بُرا
یہ کیسا غضب ہو۔ ستم ہو ہوا
یہی موت ہو کیا خداوند پاک!
کریگا ستم کیا یون ہی قصہ پاک؟
یہ ہو نفرت انگیز اور پر زباک
ہو حرمان و یاس اور رنج و ملال؛
نہ ہر طرح سے موت الحق خراب
ہر اک کو بالآخر یہ کھائے گی موت
مگر اوسکے اندر نہین ایسا پاک
ز شمشیر مقتول یا سنگسار
مرینگے۔ ہو اوس سے رہائی کسے
تب اچھا نہین ہوگا اُن کا مآل
اونہین موت کھائیگی انجام کار
مین امراض کو پیش لاتا ہون اب
غرض یہ ہو انسان برباد ہو
جہان پر تھا ہر اک مرض کا شکار
جہان تھے غم و رنج و اندوہ و یاس
امیر و غریب اور ہر خاص و عام
نہین دل مین اوس کے امید شفا
ہو درد ایسا جس سے کہ حالت ہو غیر
بجز ہائے لب پر نہ کچھ آتا ہو
عجب طرح پیچیدہ آنتین بہم
نہین جن کے باعث ہو راحت ذرا

موت کے اسباب

[1] لوقا ۱۶-۹ خانۂ لعزرس مراد خانۂ امرا ہے

ہے صحت نہین پاؤن سے سر تلک
ہے مانندِ ایوبؑ زیر فلک

تپ دق سے دق ہے کوئی ماہرو
نہ انفاس سے طاقتِ گفتگو ٭

ہے ورم جبتلک ہے ورم کا بھی طول
کسی پر ہے نزلہ کا از حد نزول

ہے گٹھیا سے ہر وقت اعضا مین درد
ہے فریاد گاہے گہے آہِ سرد ۳۹۰

ہین طاعون وہیضہ کی بربادیان
زبان پر ہر اک شخص کے الامان

کوئی رکھتا ہے قلب کا اختلاج
نہین کل کی اُمید زندہ ہے آج

صرع سے بدن کی ہے حالت عجب
کسی کے لیے آگ ہے گویا تپ

ہے دیوانگی سے کوئی بدحواس
نہین کوئی ہمدرد ہے اوسکے پاس

ہے بدتر وہ ہر طرح حیوان سے
ہے وہ دہر مین گوکہ انسان سے ۳۹۵

بدلتا ہے کروٹ کوئی بار بار
ہے تکلیف سے ہر طرح بیقرار

ہین وان نالہ وزاری اور آہ سرد
جنھین دیکھکر دل مین پیدا ہو درد

تھی برچھا لئے موت تیار وان
اونھی کو ہلاتی تھی وہ ہر زمان

وہ تھی شکل کالی کے اب خوفناک
نہ رحم اوسمین تھا اور کسی کا نہ باک

تھی کہتی ہے اُمید اب موت مین
ہے بہتر کہ اب جلد کھاؤن اونھین ۴۰۰

مگر جلد وہ اُن کو کھاتی نہ تھی ٭
رہائی بزودی وہ لاتی نہ تھی

ہوا دیکھ آدم اونھین صیدِ غم
ہوا صدمہ و درد و رنج والم

وہ بیتابی سے اپنی رونے لگا
وہ دکھ درد کو دیکھ سکتا نہ تھا

کوئی سنگدل بھی جو ہوتا وہان
پگھل جاتا وہ موم سان بیگمان

تھا آدم کا اوسوقت بس حالِ زار
مگر دیکے پھر دل کو اپنے قرار ۴۰۵

لگا کہنے اس طرح میکال سے
تھی حد درجہ کی اضطرابی اوسے

مصیبت ہے انسان پر ہاے ہاے
تسلی مرے دل مین کس طرح آئے

ہے یہ زندگی ہاے ذلت بھری
مصیبت بھری اور آفت بھری

ہے بہتر کہ پیدا نہو یان کوئی
ہے دی ہمکو خالق نے کیون زندگی؟

۴۱۰ اگر بس مین ہوتا تو سہ لیتے ہمین
اگر لے بھی لیتے تو ہم بالیقین

اوسے کرتے واپس بہت جلد ہم
نہ امراض سکے دیکھتے ہم ستم

تعجب کہ یہ صورت کبریا
جو انسان مین تھی خوب اور خوشنما

مصیبت اوٹھائے اب اور دکھ سہے
اور امراض مین اوسکو پھنسنا پڑے

وہ امراض جن سے خدا کی پناہ
کلیجہ مین ہو درد اور لب پہ آہ

۴۱۵ ہو انسان مین ابتک خدا کی شبیہ
سہے کس لئے دکھ یہ عالی شبیہ؟

یہ آزاد امراض سے کیون نہ ہو؟
خدا را ذلیل اب کبھی یون نہ ہو"

دیا اوس کو میکال نے یہ جواب
نہین تیری ہرگز ہوا ایسے صواب

ہو صورت تھی حق کی بگڑ اب گئی
نہین حق کی صورت وہ تجھ مین رہی

ہوئے انسان شہوات کے ہین غلام
بدی اُن مین پیدا ہوئی لاکلام

۴۲۰ بدی کی ہو اب اُن مین صورت غرور
نہ ہو اب شبیہ خدائے غفور

ہین جیسے وہ ہو ویسی اُن کی سزا
کیا اپنی صورت کو از حد برا

ہو کی اپنے مین صورت حق خراب
اسی وجہ سے ہو نہایت عذاب

نہ قدرت کے قانون پر وہ چلے
مصیبت ہو اب آگ اُن کیلئے

نہین تاکہ دکھ درد حد سے زیاد
ہمیشہ رہین دہر مین نامراد

۴۲۵ تاسف سے آدم نے پھر یہ کہا
ہو جو فرمایا تو نے وہی ہو بجا

اگر کیا اسی طرح آئے گی موت
عذاب اور تکلیف لائیگی موت

طریقہ نہین کیا کوئی دوسرا
جو آسانی سے خاک مین لے ملا!

کہا اوس سے میکال نے "یکمان
طریقہ ہو اور کرتا ہون وہ بیان

اگر رکھے کھانے مین تو اعتدال
یہی رکھے دل مین ہمیشہ خیال

۴۳۰ کہ ہو پرورش کیلئے ہر غذا
مناسب نہین اسکو کھائین سوا

بہت دن تو جیتا رہیگا ضرور
رہینگے سب امراض بھی تجھ سے دور

اگر سپکے پھل کی طرح بعد کو
بہت کم تجھے تاکہ تکلیف ہو

بڑی نرمی سے توڑا جاسے گا تو
دیا جائیگا گر تو خود ٹوٹ کر
بڑھاپے کی یہ موت ہے لاکلام
کبھی تجھ مین قایم رہیگی نہین
پڑینگی ترے چہرہ پر جھریان
سفیدی ترے بالون پر چھاپیگی
ترے ہونگے زایل یہ ہوش و حواس
جوانی کی امید اور تازگی
بجھیگا تری زیست کا پھر چراغ
دیا جد امجد نے اوس کو جواب
ہوئی مجھ کو کچھ ہے تسلی سبھی
نہ خواہش ہے میری بڑھے زندگی
خدا کی امانت یہ ہے لاکلام
اسے رکھون - آزاد تب اس سے ہون
سہون موت کو آخرش صبر سے
کرم سے یہ فرمایا میکال نے
نفضت کر اس زیست کو بھی مدام
کہ اس مین تجھے پھر وہ کامل کرے
تو دینداری سکھلائے اولاد کو
دکھاتا ہون اور جو اوسے دیکھ تو
یہ دیکھا کہ میدان ہے سبزہ زار
ہین استادہ ہر رنگ کے وان خیام
کوئی جیسے دل بادل اور جیسے کوہ

نہ دکھ درد از حد اوٹھائے گا تو
کہ جون گود مین مان کی آئے پسر
جوانی کا حسن اور خوبی تمام
رہیگا نہ شہ زور تو اور حسین
ہر اعضا سے ہوگی ضعیفی عیان
کمر ضعف سے تیری جھک جائیگی
بمشکل خوشی آئے گی تیرے پاس
اور اسی سے دل کی بدل جائیگی
تجھے موت سے ہوگا حاصل فراغ
وہ تری باتون سے اے مقدس مآب
نہین بھاگتا ہون مین اب موت سے
نہین اس سے ہرگز مجھے ہے خوشی
نہ جبتک ہون کل زیست کے دن تمام
نہ آزاد ہونے مین دکھ مین سہون
ملیگی اوسی سے رہائی مجھے
وہ اب اے دوست لازم ہے یہی تجھے
یہی چاہتا خالق ذوالکرام
وہ میراث جنت مین شامل کرے
وسیلہ تو ہی فضل حق کا بھی ہو
تو تسکین رکھ دل مین اے نیک خواہ
کہین چشمے ہین اور کہین آبشار
کوئی نیلگون سبز اور لالہ فام
عیان اوس سے ہے عز و شان و شکوہ

تھے صدہا مویشی کے گلّے وہاں　　تھے بعضوں کی دولت وہی بیگمان
کہین سے تھی گانے کی آتی صدا　　نہایت تھی جو دلکش و دلربا
بجاتا تھا بنسی کوئی خوش بیان　　تھی آواز وان بین کی بھی عیان
اوسے اہل فن اک دکھائی دیا　　وہ جو کام مین اپنے مشغول تھا
تھے پگھلے ہوئے آہن و مس وہان　　اونھین کام مین لاتا تھا وہ جوان ۴۶۵
تھے شاگرد وہم پیشہ بھی ساتھ ساتھ　　تھے مشغول اب کام مین سب کے ہاتھ
بناتے تھے اوزار ہر قسم کے　　مدد تاکہ ہر کام مین مل سکے
بناتے تھے ہل تا زراعت کرین　　اور آرام و آسودگی مین بڑھین
اسی طرح ہتھیار بھی باڑھ دار　　بنائے بہت تیز تھی جنکی دھار
نظر آئے پھر وان پہ خوش رو جوان　　تھے دیندار جو صورت راستان ۴۷۰
جو زاہد تھے اور جو تھے پرہیزگار　　تھے کہلاتے فرزند آمرزگار
نماز اور روزہ کے پابند تھے　　میسحی جو انون کے مانند تھے
بھی خواہی انسان کی مقصود تھی　　تصور مین ہر اک کے بہبود تھی
نظر آئین خوش قطع پھر عورتین　　بہت حسن مین فوقیت تھی جنھین
تھی حد درجہ کی اُن مین ناز و ادا　　نزاکت تھی اور شوخی دلربا ۴۷۵
لباس اور زیور سے آراستہ　　تھی فتنہ حسینان نوخاستہ
چلی آتی تھین ناچتی گاتی وہ　　ہر اک دل کو مٹھی مین تھین لاتی وہ
تھی آواز دل جس سے بیتاب ہو　　وہ ہو مضطرب اور سیماب ہو
لگے وہ جوان اُن کو اب دیکھنے　　نگاہان مشتاق سے شوق سے
نہین دل کو قابو مین وہ رکھ سکے　　شکار آخر کار اُن کا ہوئے ۴۸۰
بہت ماد سیا پسند آئی جو　　طبیعت کو جس شخص کے بھائی جو
ہوا اُس پہ شیدا و وا وسکی ہوئی　　ہوئی دل کو اب دل سے دل بستگی
ہر اک جا پہ تھا راز و ناز و نیاز　　در عشق با دمی تھا ہر اک پہ باز

نیک سیٹھ کا ایپیسوڈ

تھا واں عشوہ و غمزہ و بوس و کنار ۔ ہر اک دولتا حسن کی تھا بہار
وہاں عشق کے کھیل تھے اور مذاق ۔ تھیں وہ مہ جبین دلربائی میں طاق (۴۸۰)
تھیں وہ پیاری باتیں کہ پر شوق و ذوق ۔ ہو معشوق عاشق کی گردن کا طوق
نمودار تارہ ہوا شام کا ۔ جو ہو قاصد عشق ہر ایک جا
ہر اک جا پہ سامان شادی ہوا ۔ ہر اک خیمہ آراستہ ہو گیا
ہوا جا بجا بے طرح ناچ رنگ ۔ جوانی کی ظاہر تھی جس سے امنگ
ہوئی بعد کو رسم شادی ادا ۔ تھی شادمانی کی کچھ انتہا (۴۸۵)
مہیا تھیں ہر قسم کی نعمتیں ۔ ہر اک ڈوبا تھا عشرت و عیش میں
محبت کے وہ اور جوانی کے جوش ۔ وہ کل مجلس فرحت و نا و نوش
جہاں پھولوں اور ہاروں سے تھی بہار ۔ وہ کل جا تھی گلزار یا لالہ زار
جہاں پر تھے خیرین و ہن نغمہ سنج ۔ صدا تھی ہر اک جا مرنجان مرنج
ہوئے دل پہ آدم کے تاثیر کن ۔ ہوئی کلفت اب دور از بیخ و بن (۴۹۰)
ہوا شادمانی سے وہ باغ باغ ۔ ہوا بارے اب دل کو حاصل فراغ
یہ اظہار شادی یہ اوسنے کہا ۔ دکھا کر یہ منظر مجھے خوش کیا
ہو شکر خدا ہے ہر اک جا خوشی ۔ جسے دیکھکر جان میں جان آگئی
رہے کاش ہر وقت یہ ہی سماں ۔ رہے یوں ہی عشرتکدہ یہ جہاں"
دیا اوسکو میکال نے یہ جواب ۔ "نتیجہ نہیں تو نکال اب شتاب (۴۹۵)
نہیں عیش و عشرت کو اچھا سمجھ ۔ نہ ایسی خوشی اپنا حصہ سمجھ
کہ پیدا کیا تجھکو تھا پاک و صاف ۔ نہ کر کام پاکیزگی کے خلاف
شریفانہ ہوں تیری عادت و کار ۔ رہے خوش خدا جس سے لیل و نہار
جو دیکھے تھے خیمے بہت خوشنما ۔ شرارت بجز تھا وہاں اور کیا
برادر کے قاتل کی اولاد تھی ۔ جہاں میں تھی اور عیش سے شاد تھی (۵۰۰)
ہنرمند تھے اور تھے اہل فن ۔ وہ دینداری کے تھے مگر بیخ کن

خدا کے نہین تھے وہ احسان مند — نہ حق کی عبادت تھی اُن کو پسند
مگر اونکی ایجاد اونکا ہنر — تھا الحق فقط بخششِ دادگر
جو دیکھی تھین تو نے حسین حورعین — نزاکت بلا کی تھی ہر ایک مین
۵۰۵ وہی اونکی بے شبہہ اولاد تھین — [illegible]ود داری سے اپنی برباد تھین
وہ تھین شوخ و زہرہ جبین خندہ رو — مگر تھین وہ بدکار اور زشت خو
مثالِ زنِ نیک و عصمت شعار — نہ رکھتی تھین خوفِ خداوندگار
اونھین عار تھے خانہ داری کے کام — تھین شہوت پرستی سے وہ شادکام
اونھین ناچنے گانے سے کام تھا — نہین اُن مین ہرگز تھی شرم و حیا
۵۱۰ تھا منظور ہر دم بناؤ اور سنگار — وہ کرتی تھین آنکھون سے ہر دم شکار
تھی شیرینی انکی ہر اک بات مین — ہر اک وقت تھین قتل کی گھات مین
صد افسوس مردانِ راہِ خدا — جنھین دیکھا تھا کسقدر پارسا
خدا کے بھی بیٹے جو کہلاتے تھے — سدا حکمِ حق جو بجا لاتے تھے
بتون کو وہ دے دین و ایمان بھی سب — بہت جلد لاینگے حق کا غضب
۵۱۵ خوشی مین وہ ہین غرقِ اب بالیقین — نہ اُن کا ملیگا پتہ پھر کہین
وہ ہنستے ہین اک وقت مین روئینگے — خوشی جان و مال اپنا سب کھوئینگے"
خوشی چند لمحے کی کھو کر کے اب — لگا بوا البشر کہنے وو ہے یہ غضب!
وہ جو پہلے راہِ خدا پر چلے — صد افسوس اوس سے بھٹک ب گئے
وہ درماندہ ہو کر کے یا گر پڑے — دگر بار اور رہ پہ راہی ہوئے
۵۲۰ مگر اب بھی مین دیکھتا ہون یہی — کہ عورت ہے بنیادِ بربادی کی""
ملک نے کہا مرد ہے واقعی — بدی کی ہے بنیاد اور شر کی بھی
وہ قابو مین عورت کے آجاتا ہے — مصیبت وہ اپنے پہ خود لاتا ہے
ہے وہ عقل و دانش سے بھی بہرہ ور — وہ برتر ہے اوصاف مین سربسر
بہتر نہ چھوڑے وہ اپنا مقام — ہمیشہ لے دانائی سے اپنا کام

جنگ جدل

اسے جانے دے۔ اور منظر کو دیکھ ۔۔۔ اب انسان مین حالِ ابتر کو دیکھ ۵۲۵
نظر آیا پھر اوسکو میدان بڑا ۔۔۔ جہان قصبہ و شہر تھے جابجا
وہ تھے شہر جنمین تھے برج و فصیل ۔۔۔ بلندی مین دروازے تھے بے عدیل
وہان فوج تھی جسمین جبار تھے ۔۔۔ ہی خود پسندی سے سرشار تھے
لیے تھے وہ شمشیر و تیر و کمان ۔۔۔ کمند و علم اور گرزِ گران
دہان پر تھے اسپانِ میدانِ جنگ ۔۔۔ کرین رخش کا قافیہ جو کہ تنگ ۵۳۰
کہین لڑتے تھے کشتیان پہلوان ۔۔۔ لڑین جیسے آپس مین شیرِ ژیان
تہمتن کے مانند شہ زور تھے ۔۔۔ شہیدون کے خون سے شرابور تھے
پیادہ تھے باقاعدہ اور سوار ۔۔۔ کھڑے تھے وہ آمادۂ کارزار
اوسی وقت مین دیکھتے ہین وہ کیا ۔۔۔ کہ آتا ہے اک دستہ اُس فوج کا
بھگائے لیے آتا ہے گائے بیل ۔۔۔ بھیڑ و میش آتی ہین مانندِ سیل ۵۳۵
گڑریے بچارے بچا کر کے جان ۔۔۔ چلے جاتے ہین بھاگے بہرِ امان
مددگار کچھ ساتھ لے آئے وہ ۔۔۔ عجب مردمی کام مین لائے وہ
چھڑی ہر دو جانب سے اب کارزار ۔۔۔ بہت آ گئے کام مردانِ کار
مویشی کے گلے جہان چرتے تھے ۔۔۔ بہے ندی نالے وہان خون کے
بچھین گھاس کے بدلے لاشین وہان ۔۔۔ تھا زخمی کوئی اور کوئی نیم جان ۵۴۰
ہے گھیرے کہین شہر فوجِ کثیر ۔۔۔ ہے مضبوطی مین اپنی جو بے نظیر
کہین دمدمہ ہے کہین ہے سرنگ ۔۔۔ ہے محصورون کی عافیت سخت تنگ
اگن بانون اور سنگریزون سے وہ ۔۔۔ کبھی برچھی بھالون سے تیرون سے وہ
بچاتے ہین دشمن سے اپنے کو اب ۔۔۔ بہت قتل ہوتے ہین ہے ہے غضب
منادی گزر کر قریب و بعید ۔۔۔ ز فرمانِ حاکم بروزِ سعید ۵۴۵
بلاتے ہین دربار کے واسطے ۔۔۔ ہر اک کام ہو تا کہ دانائی سے
ہوے جمع اب سب امیرِ کبیر ۔۔۔ تھے ذی مرتبہ جو جوانان و پیر

سپہ دار روئین تن و پہلوان — جنھین دیکھ ترسان ہو شیر ژیان
ہو آپسین اب بحث اور قیل و قال — کوئی خوش ہوا اوس سے کسی کو ملال
۵۵۰ وہان ضد ہو آپس مین اور تفرقہ — بمشکل ہو ہوتا کوئی فیصلہ
تھا اک شخص وان عمر مین جو ادھیڑ — اوٹھا وہ چکا دہر مین تھا کھکھیڑ (حنوک)
تھا زیرک فہیم اور نیکو شعار — وہ تھا تحتِ حفظِ خداوندگار
کیا پند آمیز اوسنے کلام — کہ ہون منفعت گیر ہر خاص و عام
کیا عدل و انصاف کا بھی بیان — کیا ظلم ان سب کا اون پر عیان
۵۵۵ کیا ذکر پھر دین و ایمان کا بھی — بتایا کہ ہے کیا رہِ راستی
کہا اوسنے آتا ہو قادر خدا — ملایک کا ہو ساتھ لشکر بڑا (لے یہودا ۱۴۰۱)
عدالت کی خاطر وہ آتا ہو اب — سزا تاکہ پائین گنہ گار سب (آیت دیکھو)
ہر اک بات اور کام کا بدلہ دے — غضب باغیون پر وہ نازل کرے
اوسے مارنا چاہتے ہین شریر — مگر اب ز حکمِ خدائی قدیر
۵۶۰ اک آتا ہو اوس جا پہ ابر سیاہ — سمجھتے ہین ہون گے وہ یکدم تباہ
وہ بادل مین یکلخت اوٹھ جاتا ہو — نہین وہ نظر ان کو پھر آتا ہو
ہر اک جا پہ دنیا مین تھا کشت و خون — نہایت تھی ہر اک کی حالت زبون
نہین دہر مین اب تھا امن و امان — زبان پر تھا ہر شخص کے الامان
یہ دیکھا تو آدم ہوا اشکبار — وہ تھا حالتِ دہر سے بے قرار
۵۶۵ یہ افسوس ہادی سے کہنے لگا — ہو دنیا مین اب تو غضب ہو رہا
یہ ہین کون کرتے ہین جو قتل و خون؟ — بنی قتل گہ اب تو دنیائے دون
یہ شیطان ہین یہ تو انسان نہین — ہین کارندے یہ موت کے بالیقین
بھلا کس کی خاطر یہ کرتے ہین خون؟ — ہین کیون ان سے سرزد یہ کار زبون؟
۵۷۰ کرے ہاے انسان کو انسان ہلاک — یہ ہو دہر کا حال اندوہناک
کیا جسنے تھا اپنے بھائی کا خون — ہین ان سے بھی یہ قتل از حد زبون

بتادے مجھے اب تو یہ مہربان — وہان کون تھا وہ مقدس جوان؟
تھے آمادۂ قتل جس کے شریر — ہلاکت تھی اوس شخص کی ناگزیر
اگر آسمان سے نہ آتی مدد — چھڑایا نہ جاتا ز عون صمد
شریرون سے بیشک وہ ہوتا ہلاک — بُرا ہوتا یہ واقعۂ دردناک "
یہ پاسخ دیا اس کو میکال نے — یہ اشخاص ہین جن سے نفرت تجھے ۵۷۵
نتیجہ ہین اُن شادیون کا ضرور — جو الحق تھین فہم و فراست سے دور
ہوا جبکہ تھا نیک اور بد مین میل — تھی از حد خوشی اور آپسمین کھیل
نہین میل ہے انکی اولاد مین — ہے دیکھا ابھی قتل کرتے انھین
قوی اون کا دل ہے قوی ہے دماغ — ہے حاصل اِنھین ہر طرح کا فراغ
ہر اک سے ہے سبقت اِنھین زور مین — اسی وجہ جبار کہتے اِنھین ۵۸۰
دلیری کی ہے قدر اب دہر مین — وہی نامور ہین ہر اک شہر مین
ہوئے جو ظفریاب ہین جنگ مین — ہین ڈوبے جو خونریزی کے رنگ مین
کیا قومون کو آخر اپنا مطیع — ہوئے ذات اِنسانین از حد رفیع
غنیمت سے حاصل کیا مال و زر — ہوئے سب اجلال مین بیشتر
وہ کہلائے فاتح و حکام ملک — انھین کی بدولت بڑھا نام ملک ۵۸۵
مربی و مخدوم کہلائے وہ — مصیبت مگر خلق پر لائے وہ
وہ آفت تھے خلق خدا کیلئے — تھے کام اُن کے اُنکی سزا کے لیئے
یہ دنیا کی شہرت یہ اُسکا جلال — ہے جھوٹا ہے آخر مین اِس کو زوال
ہین پوشیدہ شہرت کے قابل جو کام — نہین دہر مین ہے بڑا اون سے نام
مگر بدلا حق دیگا اُن کا ضرور — وہ چمکین گے آخر مین مانند نور ۵۹۰
جسے دیکھا دیندار و نیکو شعار — دلیر و نکوکار اور بُردبار
تری پشت ہفتم مین ہے بالیقین — تھا اُس سے ہر اک شخص کو بغض و کین
بروج مین بھلا ایک وہ ہی تو تھا — بتاتا تھا ہر اک کو راہِ خدا

نہین راہِ حق کو تھے کرتے قبول ہوئے حملہ ور جب ظلوم وجہول
۵۹۵ چھپا اسکو بادل مین حق نے لیا تھا بادل مین پردار اک بادپا
اُڑا آسمان پر اسے لے گیا جہان ہی نجات اور خوشی بھی سدا
جہان موت ہی اور نہ آزار ہین نہین رنج وان اور نہ افکار ہین
ہمیشہ رہے ساتھ حق کے وہان رفاقت مین اُسکی رہے شادمان
غرض نیک کیوا سطے ہی جزا بدون کی بھی اب دیکھ لے تو سزا
۶۰۰ ہی آتا نظر اور ہی اک سمان نہین جنگ کا اب ہی نام ونشان
ہر اک جا مسلط ہی امن و امان محل اور مکانات عظمت نشان
بکثرت ہین موجود امصار ہین ہی رونق امیرون کے دربار مین
ہزارون ہین مفتوح انکے غلام وہ ہین ظلم سے انکے ناشادکام
نہایت ہین ہر جا پہ اوباشیان ہر اک طرح کی ہین زناکاریان
۶۰۵ ہین می نوشی کے عادی ہر خاص و عام ہین محفل مین ہر جا پہ صہبا و جام
فریب و دغا دُزدی و رہزنی بکثرت ہین حالت ہی ہر جا بری
غریبون پہ ہی ظلم اب حد تلک ہی آہ و فغان سخت زیر فلک
ہین آپسمین بغض و عناد اور فساد نہین کوئی آپس کے جھگڑون سے شاد
ہی اک شخص دیندار و عالی تبار بتاتا ہی راہِ خدا بار بار
۶۱۰ منادی وہی توبہ کی کرتا ہی نہین ظلم سے اُن کے وہ ڈرتا ہی
بتاتا ہی آئے گا قہر خدا غضب تم پہ لائے گا قہر خدا
مجالس مین جاکر کے سکھلاتا ہی وسیلہ ہر اک کام مین لاتا ہی
کسی طرح سے خلقتِ حق نہ بچے نہ دامِ ہلاکت مین کوئی پھنسے
نہین بات کو اسکی سنتا کوئی ہی غفلت ہر اک شخص پر چھا رہی
۶۱۵ وہ شخص اُن سے ہوتا ہی آخر جدا نہ وعظ و نصیحت سے تھا فایدہ
وہ لے آتا ہی کوہ سے لکڑیان جو مضبوط اور اچھی ہین بیگمان

نوح
۲ پطرس ۲-۵
۱ پطرس ۳-۱۹
و ۲۰

بناتا ہو کشتی وہ اندازہ سے — ملی تھی خدا سے ہدایت اسے
وہ سہ طبقہ تھی اور بہت تھی بڑی — تھی گنجایش انسان و حیوان کی بھی
ہر اک سمت تھی وال اُسمین لگی — تھا دروازہ اور کھڑکی بھی اُسمین تھی
تھی انسان و حیوان کی اُسمین خوراک — نہ ہو بھوک سے تاکہ کوئی ہلاک ۶۲۰
ہوا پھر عجب طرح کا ماجرا — ہر اک جانور جو تھا چھوٹا بڑا
چرند و پرند اور حیوان سب — چلے آئے کشتی مین از حکم رب
کسی کے دو جوڑے کسی کے تھے سات — تھے کشتی مین حیوان ہر جنس و ذات
در آیا تب آخر مین وہ مردِ پیر — جو ایمان مین اپنے تھا بے نظیر
سہ فرزند ہمراہی مین اسکے تھے — روش پر نہ دنیا کی وہ بھی چلے ۶۲۵
سوا انکے تھین بیبیان اُنکی چار — وہ دیندار تھین اور عصمت شعار
خدا نے کیا بند دروازہ کو — نہین کھول اُس کو سکے کوئی ہو
چلی زور سے اب جنوبی ہوا — وہ ساتھ اپنے بادل لیے آئی اوڑا
پہاڑون کی جانب سے ابرِ سیاہ — چلا آیا مانندِ زنگی سپاہ
دھوان دھار بادل امنڈ آئے اب — ہوا روز تاریک مانندِ شب ۶۳۰
جہان تھا کہ اک کلبۂ تار تھا — اندھیرے سے جی سب کا بیزار تھا
گرج سے ہوا شورِ محشر بپا — وہ طوفان نمونہ قیامت کا تھا
نہ تھی بجلی پر تھی وہ شمشیرِ قہر — تھی بحرِ فنا اوسکی ہر ایک لہر
گرا موسلا دھار مینھ زور سے — نہین تھمنا آتا تھا ہرگز جسے
حقیقت مین اب آسمان پھٹ پڑا — نہ خشکی کا نام و نشان تک رہا ۶۳۵
محل جو کہ تھے پہلے عشرت کدہ — جہان عیش کا ساز و سامان بھی تھا
مگرمچھ وہان بچے جننے لگے ❊ — عوض مین وہ انسان کے وان رہے
اب انسان و حیوان بھی سب مرمٹے — مگر اب تلک وہ ہی زندہ رہے
خدا جنکا کشتی مین تھا ناخدا — وہ طوفان ڈبو اونکو سکتا نہ تھا

۶۴۰ رہا غلبہ کشتی کا طوفان پر ہمیشہ رہی آب پر بے خطر
ہوا دیکھکر آدم اندوہگین ہوا اشک بار اور از حد حزین
ہوئی تیری اولاد برباد اب نہین ہوتا تو کیسے ناشاد اب
تجھے اشک باری کے طوفان نے ڈبویا ہے اب ساتھ فرزندون کے
لگا نے بہ نرمی اوٹھایا تجھے نہ ہرگز تسلی تھی دل مین تیرے
۶۴۵ تو اُس باپ کے مثل تھا بالضرور ہو دل شدتِ رنج سے جب کہ چور
کہ ہون قتل آنکھون ہی کے سامنے وہ بیٹے جو از حد ہون پیارے اوسے
وہ کچھ ہوش مین آ کے کہنے لگا ہلاکت ہوئی کیسی واحسرتا!
مری نسل اب میرے ہی سامنے تبہ ہو گئی غم ہے از حد مجھے
یہ کیا دیکھا اب سانحۂ جان گداز کھلا کیون تھا آئندہ کا مجھ پہ راز
۶۵۰ مجھے اپنے ہی وقت کا غم تھا بس ہر واقعہ مین بجا ہماری ہوس
ہو آئندہ کے حال سے آگہی کسی کو کبھی ہو گی اس سے خوشی
زمانون کا اب بوجھ مجھ پر پڑا نہین اب تلک دہر مین جو ہوا
ہوا میرے نزدیک وہ بالضرور اگرچہ زمانہ بہت اسکا دور
ہے آئندہ کے حال کا جاننا برا اور غم اس سے ہوتا سوا
۶۵۵ جو ہونے کو ہوگا وہ ہوگا ضرور نہین علم کر سکتا ہے ہم سے دور
فقط وہ بڑھاتا ہے افکار کو مصیبت کو اور رنج اوبار کو
ہے اس بات سے اب تو حاصل نہین نہین کوئی باقی رہیگا کہین
ہین کشتی مین باقی جو یہ آٹھ تن اوٹھائینگے یہ بھی تو رنج و محن
کہ فاقہ کشی سے یہ ہون گے ہلاک کریگا خدا خلق کا قصہ پاک
۶۶۰ سمجھتا تھا جب جنگ کا ہوا خیر تبھی اس جہان مین صغیر و کبیر
رہینگے بآرام و امن و امان رہیگا نہ خونریزی کا پھر نشان
مگر آخر کار دیکھا یہی ہے الحق بری حالتِ امن بھی

سبب اس کا کیا ہوتا مہربان؟
دیا اوس کو میکائل نے یہ جواب
جو نامی گرامی تھے شہ زور تھے
بڑھا دہر مین اُن کا عزّ و وقار
حقیقت مین نیکی سے خالی وہ تھے
بہا جابجا اُن سے دنیا مین خون
جو حاصل تھا کرنا وہ جب کر چکے
لگے پینے بھر بھر کے جام شراب
بڑھی ان مین بیہودگی اور غرور
ہوا دہر مین جس سے ظلم و ستم
جو مفتوح تھے وہ اب اُن سے ہوگئے
وہی ہون نے دیا چھوڑ خوفِ خدا
کہ نیکی ہماری نہین آئی کام
اگر اُن مین باطن کی نیکی نہ تھی
جو کچھ فتح مندون سے باقی بچا
بہ کثرت زمین دیکھی حاصل مدام
لگے کرنے اوس مین بسر زندگی
ہوا آخرکار ہر اک خراب
نہین راستی عدل و ایمان رہا
فقط اک رہا اُن مین پرہیزگار
تھا اندھیر گو خلق مین جابجا
بدی کیلئے امتحان تھے بہت
حقارت سے انکی نہین وہ ڈرا

رہیگا نہ انسان کا نام و نشان؟،،
ہوئے آخرکار وہ بھی خراب
ظفرمند اعدا پہ جب ہو چکے ٦٦٥
غنیمت سے وہ ہوگئے مالدار
اگرچہ وہ قومون پہ قابض ہوئے
ہوئی دہر کی اُن سے حالت زبون
لگے رہنے غفلت مین آرام سے
کیا جس نے اُن سب کو از حد خراب ٦٧٠
اونھون نے کیا خوفِ حق دل سے دور
ہوا جابجا قتل و خون بیش و کم
وہ تقلید ہر بات مین کرتے تھے
وہ سمجھے کہ کیا اوس سے تھا فائدہ
ہوئے ابتو جبّارون کے ہم غلام ٦٧٥
وہ تبدیل بے دینی سے ہوگئی
(اگرچہ با فراط وہ سب بھی تھا
ہوا انسان ہر حال مین شادکام)
جو تھی دنیاداری کی بے دینی کی
ہوئے اب وہ مستوجب ہر عذاب ٦٨٠
رہا اب نہین زہد و تقوی ذرا
تھا فرزندِ نور اور تھا راستکار
رواجِ بدی کا بہت زور تھا
ہراک جا پہ دشمن عیان تھے بہت
نہ ظلم و تعدی کا کچھ خوف تھا ٦٨٥

دکھاتا رہا وہ رہِ راستی ٭ کہ جسمین ہے امن و امان اور خوشی
وہ کہتا تھا تم چھوڑو راہِ بدی ٭ بچے گا نہین قہرِ حق سے کوئی
ہوئی خلق مین اوسکی تحقیر خوب ٭ وہ بھاگیا آن مین پراز عیوب
رہی اوس پہ ہردم نگاہِ خدا ٭ فقط اوسکو پیاری تھی راہِ خدا
۶۹۰ اوسی نے بنائی یہ کشتی عجب ٭ کہ بچ جائین کچھ لوگ اوسکے سبب
وہ جب ساتھ حیوان اور انسان کے ٭ ہوا داخل اوس کشتی مین امن سے
کھلے آسمان کے دریچے تمام ٭ ہوئے یکسان اُن روزون مین صبح شام
بہت روزون تک مینھ برستا رہا ٭ کھلے چشمہ ہائے زمین جابجا
نہ خشکی کا نام و نشان بھی رہا ٭ سمندر ہی تھا موجزن جابجا
۶۹۵ تھی طغیانی اب تو ہراک کوہ پر ٭ تھا امواجِ بحری کا اتنا اثر
کہ یہ کوہِ فردوس بہنے لگا ٭ سمندر مین جاکر جزیرہ بنا
نہ سبزہ ہوا اوس پر نہ اشجار ہین ٭ فقط ریگ کے اوسپہ انبار ہین
کنارے پہ ہین سیل اور مچھلیان ٭ حقیقت مین وہ تعلق ہے مکان
ہو کتنی ہی مقدوس گر کوئی جا ٭ نہین ہوگی وہ پاک نزدِ خدا
۷۰۰ نہو وان کے انسان مین پاکیزگی ٭ بری سے تباہی ہے ہر چیز کی
مگر ہوگا جواب اوسے دیکھو تو ٭ ہوا آگاہ آیندہ سے نیک خو،،
یہ دیکھا کہ طوفان مین ہوگئی ٭ نہ تاریکی ہوا ور نہ بارش رہی
ہے کشتی کا پانی پہ اب تک قیام ٭ کنول کی طرح اوسپہ ہے لاکلام
نہ باقی ہے نام و نشان ابر کا ٭ اوڑا لیگئی ہے شمالی ہوا
۷۰۵ اوسی نے کیا خشک پانی کو بھی ٭ نہین اتنی طغیانی ہرگز رہی
چمکنے لگا پانی پر آفتاب ٭ تمازت کے ساتھ اور باآب و تاب
وہ پیاسے کے مانند پینے لگا ٭ وہ پانی ہراک جا پہ جو تھا بھرا
ہوئے بند گہرا اوکے سوتے سب ٭ ہوا جاتا تھا پانی کم روز و شب

نظر آئی کشتی نہ اب تیرتی — کہین اونچے سے کوہ پر اب وہ تھی
پہاڑون کی آئین نظر چوٹیان — چٹانون کے مانند وہ تھین عیان ۷۱۰
سمندر کی جانب تھا پانی روان — بڑے زور اور شور سے تھا دوان
اوڑا کشتی کی سمت سے ایک کاغ — نظر آیا کالا وہ مانند داغ
کبوتر اوڑایا گیا بعد کو — اوڑایا دگر بار تا علم ہو
زمین خشک ہے یا ہے اب تک نہین — ہے نشو و نما کا پتہ وان کہین
وہ زیتون کی پتی لے آیا اب — ہوئے دیکھکر مطمئن جس کو سب ۷۱۵
نظر آئی خشکی ہر اک سمت اب — نکل آئے کشتی سے وہ لوگ سب
کیا دل سے ان لوگون نے شکر رب — بچے حق کے فضل و کرم کے سبب
نظر آیا قوس قزح اب اونھین — تھی امید اوسکی ہر اک رنگ مین
تھا واقع مین عہد خدا کا نشان — کہ سب کیلئے اب تھا امن و امان
اوسے دیکھکر شاد آدم ہوا — وہ اسوقت آزاد ہر غم ہوا ۷۲۰
دگر بار اب دل مین آئی امید — ہوئی رنج و غم سے رہائی امید
وہ میکال سے پوچھنے یون لگا — ترے فضل سے قدسی رہنما
ہوئی حال آیندہ سے آگہی — ہوئی دل مین بار دگر اب خوشی
ہوا منظر آخری سے یقین — ہے بربادی انسان کی اب نہین
ہر وکلی تباہی کا ہے مجھکو غم — خوشی اوسکی نسبت نہین مجھکو کم ۷۲۵
کہ اک شخص تھا کامل و راستباز — اوسی سے تھا خوش خالق بے نیاز
اور اوس کے وسیلے نئی دنیا اب — وہ پیدا کریگا اور اپنا غضب
نہ اس طرح نازل کرے گا کبھی — ہے خلقت پہ اب رحمت ایزدی
بتا پر یہ ہے کیا کمان عجیب — مرے دل مین آیا گمان عجیب
ہے امید کا حق سے یہ اک نشان — ہوا دور قہر خدا بے گمان ۷۳۰
یہ ہے آسمان کیلئے گویا بند — نہ پہونچائے یہ بار دیگر گزند

زمین پر نہ اسطرح سے پھٹ پڑے ‏ نہ ایسی وہ طغیانی پیدا کرے"
یہ پاسخ دیا اوس کو میکال نے ‏ خدا اور فہم وذکا دے تجھے
خیالات تیرے فضیلت مآب ‏ ہین دانائی کے اور ہین باصواب
۴۳۹ تھا ناخوش خدا جسطرح خلق سے ‏ تھی بے دینی سے اونکی نفرت اُسے
ہراک اپنی ہی راہ پر چلتا تھا ‏ تھا خلقت مین ظلم اور جور وجفا
ہوئے جبکہ برباد وہ مرد وزن ‏ تو وہ مہربان خالق ذوالمنن
محبت سے سمجھا کے کہنے لگا ‏ نہین ہوگا پھر ایسا طوفان بپا
رہیگی یہ قائم زمین جب تلک ‏ زمانہ کے آخر تلک حشر تک
۴۴۰ نہ پانی سے انسان ہونگے ہلاک ‏ نہین ہوگا طوفان سے قصہ پاک
یہ ہے واقعی عہد حق کی کمان ‏ ہے اسبات کا ابر مین یہ نشان
کرے گا نہ پانی پھر ایسا زیان ‏ دکھائی دے بادل مین جب یہ کمان
ہمیشہ ہو امید اُسے دیکھکر ‏ سدا ہون گے ایسے ہی شام وسحر
سدا ہوگی فصل ربیع وخریف ‏ کہ ہو کاشتکاری کا کار شریف
۴۴۵ یہی موسم سرد بھی گرم بھی ‏ نہ دنیا سے جاتے رہینگے کبھی
نہ جب تک کرے آگ سے پاک وصاف ‏ کرے دور جو کچھ ہو حق کے خلاف
نیا آسمان اور نئی ہو زمین ‏ فقط نیک ہون جسجگہ کے مکین
گنہ ہو نہین وان نہو کوئی غم ‏ نہین ہو وہان پر کسی پر ستم

جلد دوازدہم

حالاتِ آیندہ بعد از طوفانِ نوح

میرا ختم ہونے کو آیا سفر
یہ ہی بارھوین منزل اور آخری
ترے فضل سے یہ بھی منزل تمام
سفر بھر رہا میرا تو رہنما
ہدایت تو کر جیسے آدم کی کی
کہ تو ہی نے بھیجا تھا میکال کو
دکھائے تھا ہونے کو جو بعد کو
دکھا جب چکا حال طوفان تک
سفر مین کوئی جیسے وقتِ دوپاس
ذرا ٹھہرے تا دھوپ سے ہو نجات
تھا مطلب ہو تفریح باتون سے اب
شروع اوسنے کی اس طرح گفتگو
ہی باقی ابھی تو بہت دیکھنا
کہ دنیا مین کل حال کو دیکھے تو
نہین ذات انسان کی بے گناہ
گنہ کو نہین وہ تہ کر سکا

ہی اب جاے مقصود نزدیک تر
ہو توفیقِ رہبر خدایا مری
بخوبی ہوا ای رہبر ذوالکرام!
مدد میری ہر وقت کرتا رہا
تو ہی نے دکھائی رہِ بخردی ۵
کہ آدم کو وہ قدسی نیک خو
کرتا مطمئن دل مین وہ اپنے ہو
رہا باز اوس کام سے وہ ملک
اگرچہ رہا ہو مقام اوس کا پاس
ہو آرام سے اوسکی تازہ حیات ۱۰
ہی یہ وقفہ آرام کا بھی سبب
دکھایا جو اوس سے گیا تھک ہی تو
نہین تجھ مین تاب و توان اب ضرور
ہی بہتر کہ سن مجھسے ای نیک خو
گیا گرچہ طوفان سے اوسکو تباہ ۱۵
بہت جلد وہ اوس مین ظاہر ہوا

تھا اُن تینوں بیٹوں میں سے چھوٹا حام — ہوا وہ ہی اوّل گنہ کا غلام
ہوسی نے کیا مسخرہ باپ کا — وہ قاین کے مانند ملعون ہو
مگر تھوڑے انسان جب تک رہے — عموماً وہ راہِ خدا پر چلے
عدالت کا ڈر اُن میں باقی رہا — رہا کچھ نہ کچھ دل میں خوفِ خدا ۲۰
رہا اُن میں انصاف اور راستی — بہت اونکی اولاد بڑھتی گئی
زراعت بکثرت وہ کرنے لگے — اور اجناس سے گھر کو بھرنے لگے
لگے کرنے قربانیان بے شمار — رہے اُن سے خوش تا کہ پروردگار
ہوئے اُن میں فرقے بہت اور گروہ — بڑھی ان کی حد درجہ شان و شکوہ
بزرگ اُن کے حاکم تھے سردار تھے — کسی طرح اُن پر نہیں بار تھے ۲۵
بڑھی حام کی نسل کثرت سے اب — وہ تھی نسل قابیل کی مثل سب
وہ تھے پرگنہ اور تھے بے خدا — خیالِ خدا ان کے دل میں نہ تھا
اونھیں میں ہوا اولاً بادشاہ — نہ اُن کا فقط ساری خلقت کا شاہ
وہ اول فقط ایک صیاد تھا — ہر اک طرح بے رحمی سے شاد تھا
وہ مغرور اور حوصلہ مند تھا — نہ آبا کی طاعت سے خورسند تھا ۳۰
ہوئے اوسکے پیرو بہت نوجوان — یہ چاہا کہ ہو مالکِ کل جہان
ہوا قوت و زور حاصل اُسے — ملے اختیاراتِ کامل اوسے
تھا باغی ہوا اوس کا نمرود نام — سرا سر تھے بے دینی کے اوسکے کام
لگا کرنے انسان کا اب شکار — اطاعت میں لایا اونھیں نابکار
دغا بازی سے ظلم سے وہ شریر — ہوا اب یہ حاکم بجائے قدیر ۳۵
وہ صیاد جیسا کہلاتا تھا — وہی کرتا تھا دل میں جو آتا تھا
بالآخر یہ اوس نے ارادہ کیا — (کہ زعم اور غرّہ تھا اوسمیں بڑا)
بناؤں میں اک شہر اور برج بھی — رہے تا ابد جس سے شہرت مری
یہی شہر ہو مرکزِ کل جہان — ہوا اس برج سے اوسکی عظمت عیان

حام
نمرود
اسے بغاوت کرنا
بابل کا برج

یہی برج ہو آسمان تک بلند   جو طوفان بھی آئے نہ پہونچے گزند   ۴۰
ہو ہر شخص کے واسطے یہ نشان   کوئی جا ہی اس جا سے چاہے جہان
اسے دیکھکر وہ پلٹ آئے یہان   نہو کر پریشان اوٹھائے زیان
انھون کی یہان ہو پرستش مدام   عبادت یہووہ کی ہو صبح وشام
یہی برج ہو اک مقدس مکان   ہو مرغوب عالم پرستش یہان پہ
پرستش مری تا ابد یان پہ ہو   غرض معبد نیک و بد یان پہ ہو   ۴۵
وہان سمت مغرب تھا میدان وسیع   بنانے لگے وان پہ برج رفیع
تھا واقع وہان لفط کا ایک غار   اوسے کام مین لائے وہ نابکار
غرض اینٹون کو لفط سے جوڑ کر   بنانے لگے شہر وہ بے ہنر
بنانے لگے برج از حد بلند   نہ تھا کام یہ نزد خالق پسند
ارادہ نہین اوس کا پورا ہوا   وہ کل کام اوسکا ادھورا ہوا   ۵۰
خدا اپنی خلقت سے غافل نہین   پھرا کرتا ہی دو بر مین ہر کہین
رہے ٹھیک تا خلق کا انتظام   نہ بالکل بگڑ جاسے خلقت تمام
وہ اب اترا تا کام پورا نہ ہو   رکھے باز اوس سے ہر اک شخص کو
زبانون مین اونکی ہوا اختلاف   کہ تھا خالق العالم اُن کے خلاف
زبانین تھین ہر فرقہ کی اب جدا   کوئی بھی کسی کی سمجھتا نہ تھا   ۵۵
تھا معمارون مین بےطرح شور وغل   تھے واقع مین از حد پریشان کل
وہ چلاتے چلاتے حیران تھے   یہانتک کہ باز آئے چلانے سے
تھی واقع مین وان پر عجب گڑبڑی   ہر اک کی الگ اپنی بکواس تھی
غضب اور غصہ سے معمور تھے   مگر اپنی حالت سے مجبور تھے
تھا اسوقت حال انکا بس دردناک   مگر تھی رضائے خداوند پاک   ۶۰
کہ اب نسل انسان پراگندہ ہو   پراگندگی مین وہ پابند ہو
بدی کیلئے پھر نہ ہو اتفاق   حقیقت مین بہتر ہو اُس سے نفاق

پراگندہ وہ جابجا ہو گئے　　وہ اک دوسرے کے لئے کھو گئے
ہوئے مختلف اک آبادیون　　ہوئی سلطنت پہلی بربادیون
۶۵ ہوا نام بابل اسی شہر کا　　کہ گڑبڑ سے کام اونکا باطل ہوا
بہ حیرت لگا کہنے آدم یہ اب　　صد افسوس ہے واقعی کیا غضب!
اک انسان حاکم ہو مثل الٰہ　　بنائے وہ اس طرح کی سجدہ گاہ
علاوہ خدا کے جہان اور الٰہ　　ہون مسجود خلقت کے شام و پگاہ
بنائے وہ یہ برج حق کے خلاف　　بغاوت وہ ظاہر کرے صاف صاف
۷۰ جدائی ہوئی پیدا انسان مین　　کہ آیا خلل اُن کے ایمان مین
نہین اک رہی قوم اور اک زبان　　جدائی ہمیشہ کی ہے بیگمان
حقیقت مین اس مین بھی ہے فایدہ　　ہوئے جبکہ ہین سارے فرقے جدا
نہ یک لخت ہوجاینگے سب خراب　　نہین ہوگا پھر سب پہ حق کا عتاب
بتا اب مجھے قدسی مہربان　　کہ پھر کیا ہوا حال اہل جہان
۷۵ دیا اوس کو میکال نے یہ جواب　　ہوئین قومین سب رفتہ رفتہ خراب
رہی کم تمیز خطا و صواب　　رہا اُن مین کم خوف روز حساب
بنے وہ سراسر گنہ کے غلام　　رہا کم اونھین حق پرستی سے کام
بری خواہشین اُن مین پیدا ہوئین　　بری باتین اُن مین ہویدا ہوئین
تھی سب سے بری اب تو اولاد حام　　ہوئی لعنتی اور سب کی غلام
۸۰ بنے اُن مین معبود پیدا ہوئے　　وہ شیطانی کامون کے شیدا ہوئے
وہ پتھر کی لکڑی کی بھی مورتین　　وہی ہاتھون سے تھا بنایا جنھین
لگے پوجنے اب بجائے خدا　　تھا صد حیف حال اونکا از حد برا
اونھین پہلے گو حق کا عرفان تھا　　صحیح اُن کا ہر طرح ایمان تھا
وہ افسوس راہ خدا چھوڑ کر　　خدا کی شریعت کی حد توڑ کر
۸۵ ہوئے سخت بیدین وہ اور بے خدا　　بہت کم خدا سے اونھین کام تھا

خدا نے بھی ان کی ہدایت نہ کی — سبب یہ اونھون نے اطاعت نہ کی
اونھین چھوڑا جو چاہین وہ اب کرین — اگر اوسنے بالکل نہ چھوڑا اونھین
وہ دیتا رہا نعمتین بے شمار — کہ ہون واقف از فضلِ پروردگار
ہوئے بعض ان مین سے جویانِ حق — بنے پارسا اور خواہانِ حق
تھے واقع مین وہ مثل اوس شخص کے — اندھیرا ہو جنھین نہ سوجھے اوسے ۹۰
ٹٹولے کہ شاید ملے کچھ اوسے — ہو وہ مطمئن تھوڑے ہی نور سے
نظر حق نے جب ذاتِ انسان پر کی — نظر آیا ان مین نہ کچھ جز بدی
تباہی کے لائق دگر بار تھے — پرستارِ باطل تھے بدکار تھے
نظر آیا انسان اک راستکار — جو ایمان سے اپنے تھا باوقار
ابرام تھا نام اوس شخص کا — خدا ترس تھا اور بہت نیک تھا ۹۵
اوسے بچپنے سے یہی شوق تھا — کہ ہو مجھ سے پوری رضائے خدا
اوسے تھا بطالت سے بس بغض و کین — تھا اللہ کی رحمت پہ کامل یقین
تواریخِ دیرینہ کل نوح تک — سوا اس کے حالاتِ بابل تلک
تھی معلوم اچھی طرح سے اوسے — روایاتِ آبا و اجداد سے
جہان سے وہ رہتا تھا سمت جنوب — نہین اوسکا رہنا وہان پر تھا خوب ۱۰۰
کہ آغاز تھا بت پرستی کا وان — تھا ممکن کہ اوس سے وہ پائے زیان
یہ رویا مین اب حق نے ظاہر کیا — جہان مین کہون تجھ سے وان پر تو جا
دکھاؤنگا مین تجھ کو اک سرزمین — جو زرخیز و شاداب ہے بالیقین
بڑی قوم تجھکو بناؤن گا مین — اوسے اپنی قدرت دکھاؤنگا مین
تجھے دون گا وان برکتین بیشمار — مبارک ہوتا تجھسے ہر اک دیار ۱۰۵
تری نسل سے پائین سب برکتین — نہین قدرتا جو کہ ملتی اونھین"
ہو اس نسل سے منتخب خلق بھی — ہے جس سے رہائی بھی اور مخلصی
وہی سانپ کے سر کو کچلیگا جو — مبارک کرے گا ہر اک شخص کو

۱ رومیون ۱۲۶۱
اعمال ۱۷-۱۶ و ۱۷
۲ اعمال ۷- ۲۷

ابراہیم خلیل اللہ

ابرام مین بس کہ ایمان تھا — وہ حکم خدا لایا فوراً بجا

۱۱۰ نہ معلوم تھا کس جگہ جائے وہ — میراث مین حق سے کیا پائے وہ

وطن کی محبت تھی از حد اوسے — رہا کرتا تھا وان بہ آرام سے

نہایت تھا ہر ایک پیارا اوسے — نہ جانا تھا وان سے گوارا اوسے

مگر حق کی خاطر گوارا تھا سب — ہر اک سے عزیز اوسکو تھا حکم رب

مویشی و خدام ساتھ اوسکے تھے — نہین تھا وہ مفلس کسی طرح سے

۱۱۵ خدا اوسکی دولت تھا سب کچھ تھا وہ — بھروسہ بھی اوسپر سدا رکھتا وہ

نہین دیکھ سکتا ہے اب اوس کو تو — اوسے دیکھتا ہون مین اے نیکخو

سفر کرتے اک ملک مین آتا ہے — اوسے ہر طرح خوشنما پاتا ہے

سکم اور مورہ مین اپنے خیام — کھڑا کرتا چندے کرے وان قیام

اسی ملک کا نام کنعان ہے — یہی دل ہے دنیا کا یا جان ہے

۱۲۰ خدا ملک یہ دیتا ہے اب اوسے — وہ اور اوسکی اولاد وارث بنے

تو رویا مین اب دیکھ اوس ملک کو — تو منظر سے اوسکے بہت شاد ہو

کہ وہ عدن کے مثل ہے خوشنما — وہان شیر اور شہد ہین جابجا

ہین وادی وہان اور وہان پر ہین کوہ — ہے حیرت فزا جنکی شان و شکوہ

ہر اک جا پہ ہے وان پہ باغ و بہار — گلستان ہے وان کا ہر اک مرغزار[1]

۱۲۵ رہا وہ نہ کنعان مین ایک جا — مسافر تھا اوس ملک مین جابجا

کہ اور ملک کا تھا وہ امیدوار — ہمیشہ اوسی کا رہا انتظار

خدا ہی فقط جسکی بنیاد ہے — پرستارون سے اوسکے آباد ہے

وہ کرتا رہا یاد پروردگار — تھا عابد خدا کا وہ لیل و نہار

وہ قربان حیوان کو کرتا رہا — کہ سنت یہی تھی یہی فرض تھا

۱۳۰ خدا نے دیا اوسکو فرزند ایک — تھا وہ بھی سعید اور نہایت تھا نیک[2]

وہ تھا اوسکا اکلوتا بیٹا ضرور — مگر جب ہوا اوسکو حکم غفور

[1] عبرانیون ۱۱-۹ و ۱۰

[2] اسحاق

کرے اوس کو قربان خدا کیلئے
نہایت اگرچہ تھا پیارا اوسے
نہ ہرگز کیا اپنا بیٹا دریغ
خدا کیلئے اوسکو کیا تھا دریغ
چھری لی اوسے جلد قربان کرے
کلیجہ کے ٹکڑے کو بیجان کرے
خدا نے مگر روک اوس کو دیا
اور ایمان سے اوسکے وہ خوش ہوا ۱۳۵

یعقوب

ہوا پیدا یعقوب اوس کا پسر
بھرا تھا جو ایمان سے سربسر
ہوئے بارہ فرزند اوس شخص کے
نہایت ملی حق سے برکت اوسے
تھا یوسف بہت پیارا فرزندون مین
مگر پیارا ہرگز نہین تھا اونھین
اوسے بیچا تا وہ نہین وان رہے
بڑھانا تھا منظور حق کو اوسے
ہوا جبکہ وہ مصر مین حکمران
تو اوس ملک کو دیکھ لے اب یہان ۱۴۰
ہے سیراب کرتا اوسے رود نیل
ہے وہ رحمت حق کی بیشک دلیل
پڑا جبکہ کنعان مین سخت کال
ہوئے اہل کنعان بہت تنگ حال
بجز مصر کے اور تھا غلہ کہان
گئے اہل کنعان بھی اکثر وہان
وہ دیندار یعقوب وکل خاندان
گیا وان سے اب کرکے نقل مکان
تھا وہ پیر اون مین سر کاروان
زیادہ تھا سب سے وہی شادمان ۱۴۵
اوسے دیکھکر شاد یوسف ہوا
کہ کل دور رنج و تاسف ہوا
کیا اون پہ یوسف نے لطف و کرم
گئے دور یک لخت سب اونکے غم
بہم رہتا ہے شاد وہ خاندان
ہے خوشحالی ہر طرح اونکے عیان
زیادہ ہوئے اوسکے جب لوگ وان
تب اک بادشہ نے کیا خستہ جان
کسی طرح بڑھتی کو وہ روک دے
کہ اونکی ترقی سے ڈر تھا اوسے ۱۵۰
کرایا گیا اون سے اب سخت کام
کہ جسکے سبب سے ہوئے تلخکام
مصیبت سے وہ آہین بھرنے لگے
خدا سے وہ فریاد کرنے لگے
نہین ظلم کی اون پہ ہوا اکتفا
ہوا اس سے زیادہ بھی جور و جفا
کئے جاتے ہین اونکے بچے تلف
ہین معصوم تیر غضب کے ہدف

۱۵۵ وہ کرتے ہین حد درجہ آہ و فغان ۔ خدا کرتا ہی اپنی قدرت عیان
ہی وہ بھیجتا ایک مرد خدا ۔ تھا نام اوسکا موسیٰ وہ بس نیک تھا (موسیٰ و ہارون)
تھا ساتھ اوسکا بھائی تھا ہارون نام ۔ فرستادۂ حق تھے یہ لاکلام
وہ رکھتے ہین ساتھ اپنے پیغام حق ۔ مخالف سے کہتے ہین از نام حق
کہ ہی بادشہ رحم اُن پر تو کر ۔ براے خدا اُن کا ہو دادگر
۱۶۰ انھین یان سے جانے کی رخصت تو دے ۔ کہ ہر ایک حق کی عبادت کرے
دکھاتا ہی موسیٰ اوسے معجزے ۔ نہین باز آتا ہی بیرحمی سے
ستاتا ہی اب ان کو حد سے زیاد ۔ نہایت ہین حیران وہ نامراد
یہی موسیٰ کرتا ہی پانی کو خون ۔ نہایت ہی دشمن کی حالت زبون (پانی کا خون ہوجانا)
وہ پانی کو پیتے نہین زینہار ۔ وہ ہین تشنگی سے بہت بیقرار
۱۶۵ کنوین کھود کر چپ وہ بدنہاد ۔ ہین برلاتے اسوقت اپنی مراد
ہین بعد اوسکے مینڈھک وہان بیشمار ۔ پریشان ہین جس سے صغار و کبار (مینڈھک)
مخالف اوسی طرح ہین سخت دل ۔ نہین اپنے کامون سے اصلا خجل
بناتا ہی گرد زمین کی جوئین ۔ وہ مرد خدا تا کہ دکھ ہو اونھین (جوئین)
جوؤن سے وہ حیران ہین بیطرح ۔ نہ آرام ہی اور نہ چین اور فرح
۱۷۰ ہین مچھڑ وہان بعد کو اسقدر ۔ کہ ہی ملک وہ مچھڑ من ہی کا گھر (مچھڑ)
جوان پر ہی رحمت نہ ہی پیر پر ۔ کرم خوش پہ ہی اور نہ دلگیر کا
ہی قہر اُن کا ہر ایک گمراہ پر ۔ ہی اہل خدا پر کرم کی نظر
اب آتی ہی اُن سے بڑی اک بلا ۔ نہین خطرہ مین اب بھی قوم خدا
مگر ظالمون پر خدا کا ہی قہر ۔ مویشی کے حق مین جو ہی سخت زہر (مویشیون کی بیماری)
۱۷۵ مرے جاتے ہین صدہا اب جانور ۔ نہین حق کی جانب ہی اونکی نظر
ہین اب پھوڑے انسان حیوان پر ۔ عجب بیکلی مین ہین وہ بے ہنر (پھوڑے)
وہ روتے ہین دکھ کے سبب زار زار ۔ کوئی شدت درد سے بیقرار

(حاشیہ: اولے)

گرے اولے بھی ساتھ مین آگ تھی — تھے ایسے کسی نے نہ دیکھے کبھی
نباتات وحیوان و انسان بھی — جو میدان مین تھے مرٹے وہ سبھی ؛
تھا مینھ اور گرج بادلون کی عجیب — تھے آزاد اُن سب سے حق کے حبیب ۱۸۰

(حاشیہ: ٹڈیان)

چلی اب تو بعد اوسکے پروا ہوا — اندھیرا ہوا پھر وہان جابجا
بہ قدرت وہان ٹڈیان آگئین — جو سبزی ملی اوس کو وہ کھا گئین

(حاشیہ: تاریکی)

ہر اک جا پہ تاریکی پھر ہو گئی — ہوئی تھی نہ تاریکی ایسی کبھی ؛
یہ تاریکی جس کے مقابل مین شب — ہو دن اپنی کچھ روشنی کے سبب
کوئی دیکھ سکتا کسی کو نہ تھا — مگر روشنی مین تھے اہل خدا ۱۸۵

(حاشیہ: پہلوٹھی کے بچون کا مرجانا)

یہ تاریکی کافور جب ہو گئی ؛ — ہوئی نازل اُن پر بلا اک بڑی
ہر اک گھر پہ جاتا ہے وان اک وجود — لئے ساتھ ہے اپنے حکم ودود
ہے سرخ اوسکا منھ آنکھین ہین لال لال — ہے چہرہ سے ظاہر غضب اور جلال
ہے بجلی سی پاس اک چمکدار سیف — جہان جائے اوس گھر پہ ہے سخت حیف
فرشتہ وہ ہے موت کا بیگمان — ہر اک جا ہے اوس سے ہلاکت عیان ۱۹۰
جہان گذرا وان ہے صدا رونکی — کہ ہے موت پہلوٹھی کے بچے کی
مویشی کے بچے بھی پہلوٹھی کے — اب انسان کے ساتھ مین ہین مرے
ابرام کی نسل کے سب مکان — ہین محفوظ وان خون کا ہے نشان
علامت جو ہے اُن کے کفارہ کی — نہین موت سے انکو ڈر ہے کوئی
ہے شاہی محل بھی تو ماتم سرا — ولی عہد فرزند شہ مر گیا ۱۹۵
ہے غم ساتھ اوسکے ہے بیم و ہراس — کہ اُن سب کو ہے اپنے جینے سے یاس

(حاشیہ: بنی اسرائیل کا مصر سے خارج کیا جانا)

ہوا عاجز اب مصر کا بادشاہ — دیا حکم اوسنے بحال تباہ
کہ مظلوم یان سے نکل جائین جلد — شتابی کو وہ کام مین لائین جلد
مبادا کہ ہو جائین ہم سب ہلاک — نہ تاخیر سے ہاتھ آئے گا خاک،،
نکال انکو دیتے ہین اُس ملک سے — نہین چاہتے ہین کوئی وان رہے ۲۰۰

وہ جاتے ہین اب شادمانی کے ساتھ — وہ زر سے بھرے ہین نہین خالی ہاتھ
وہی بادشہ یعنی فرعون اب — سمجھتا ہی جانے مین اُن کے غضب
اونھین پھیرلانیکو جاتا ہی وہ — کنارے سمندر کے پاتا ہی وہ
سمندر وہ ہوتا ہی دو حصہ اب — گذرتے ہین اوسین سے وہ سب کے سب
مگر جب مخالف وہان آتے ہین — گذرنے نہین وان سے وہ پاتے ہین ۲۰۵
سمندر مین وہ ڈوب جاتے ہین — کہ ہی اُنپہ نازل خدا کا غضب
چلی جاتی ہی وان سے قوم خدا — ہی اُن کیلئے اب سفر دور کا
سفر اُن کے ہی واسطے امتحان — ہی بدذاتی سے ان کی اکثر زیان
رہی امتحان مین وہ چالیس سال — کہ حاصل کرین تاکہ حق سے کمال
سفر سخت تھا اور بیابان کا تھا — مگر اوس سے اُن کو ہوا فایدہ ۲۱۰
نئی پشت نیک اور رہبا در بنی — وہی ملک کنعان کو بھی لے سکی
ملے راہ مین اُن کو احکام حق — نہو اُن سے بدنام تا نام حق
ہوا کوہ سینا پہ حق کا نزول — ہون احکام حق تاکہ اُنکو حصول
تھی اوسپر گرج آگ بھی اور دھوان — لگا ہلنے وہ کوہ بھی اوس زمان
دیئے دینی اور ملکی آئین اونھین — کہ جن سے وہ اوروں سے بہتر بنین ۲۱۵
قوانین قربانی کرنے کے بھی — وے اُنپہ تھی رحمت ایزدی
نشانات سے اُن پہ ظاہر کیا — وہی جسکا تجھسے بھی تو وعدہ تھا
کہ کس طرح عورت کی اولاد سے — (خدا دیگا از حد بزرگی جسے)
وہ موعود ہوگا جو سر کچلیگا — اوسی مار موذی وغدار کا
وہی دیگا ہر اک بشر کو نجات — اوسی سے ملیگی دوبارہ حیات ۲۲۰
خدا کی تھی آواز اونھین خوفناک — کہ ہی سب سے برتر خداوند پاک
نہین تاب سننے کی وہ لاسکے — بصد عاجزی حق سے کہنے لگے
تو موسیٰ ہی سے کر خدایا کلام — بتائیگا وہ ہم کو تیرا کلام

سمندر کا دو حصے ہوجانا اور راہ مین ہوکر بنی اسرائیل کا سلامتی سے گذرنا اور مصریون کا ہلاک ہونا بعد کو بنی اسرائیل کا بیابان مین سفر کرنا اور شریعت کا ملنا

خدا نے کی منظور یہ التجا | اور آخر مین یہ اُن پہ ظاہر کیا
کہ بے درمیانی کے ممکن نہین | کہ پاس آئے حق کے کوئی اور نہین ۲۲۵
یہ تھا کام موسیٰ کے ذمہ مین اب | کہ تھا واقفی وہ کو منظور رب
حقیقی نہین درمیانی تھا وہ | تھا واقع مین اب تو نشان اونکا وہ
کہ جس کے لئے پہلے سے دی خبر | کریگا شفاعت سے جو بہرہ ور
مسیحا وہی سب کا ہوگا ضرور | وہ اولاد آدم کو دیگا سرور
اوسی کی خبر دینگے سب انبیا | وہی ہو نجات اور اوسی سے بقا ۲۳۰
خدا جب کہ احکام اونھین دے چکا | وہ اوس قوم سے اسقدر خوش ہوا
کہ وہ اُن مین رہنے کو راضی ہوا | اور اب حکم سے اوسکے خیمہ بنا — شہادت کا خیمہ
تھا اوس جائے اقدس مین صندوق بھی | اور اسپر خدا کی حضوری بھی تھی
اوسی مین تھے احکام رب العلا | جنھین کو وہ پر آپ حق نے دیا
تھی صندوق پر ایک کفارہ گاہ | اوسی سے فقط مخلصی کی تھی راہ ۲۳۵
تھی زر کی۔ کروبیم دو اوس پہ تھے | اوسے بازوؤن سے چھپائے ہوئے
تھے بیٹھے اوسکے پر نور روشن چراغ | نہ تاریکی کا ملتا تھا وان سراغ
تھا خیمہ پہ وہ ابر سایہ فگن | حضوری حق جس سے تھی مبرہن
یہی رات کو نور پہونچاتا تھا | یہی گویا تھا ہادی و رہنما
وہ جب اوٹھتا تھا کرتے تھے وہ سفر | سفر مین تھے سایہ سے وہ بہرہ ور ۲۴۰
وہ جب ٹھہرتا کرتے تھے وہ قیام | سفر مین رہا یہ طریقہ مدام
وہ آخر کو کنعان مین آگئے | تھا وعدہ مین پہلے سے پایا جسے
تھا اوس وقت سردار اُن کا یشوع | بڑا اہل دین اور جری تھا یشوع — یشوع
وہی لے گیا اُن کو کنعان مین | فتوحات حاصل ہوئین وان اونھین
خدا نے دیا اوسکو تھا اقتدار | وہ تھا تحت فرمان آمرزگار ۲۴۵
کیا اوسنے دریا مین بھی راستہ | تھا پانی جو اوس کو دو حصہ کیا

کیا حکم سورج پہ اور چاند پر — ہون اپنی جا سے ادھر یا اودھر
وہ اکدن تلک اپنی جا پر رہین — ادہر یا اودہر کو نہ ہرگز بڑھین
غرض ملک کے وہ ہی وارث ہوئے — وہ اوس ملک مین مدتون تک رہے
۲۵۰ یہ سن کرکے آدم ہوا حرف زن — کہ اے بندۂ خالقِ ذوالمنن
ہے کی تو نے ظلمت مری اب تو دور — ہوا تیری باتون سے دل کو سرور
ابیرام کا اوس کی کل نسل کا — بیان جو کیا تو نے تھا دلکشا
مرے دل کو امن اور راحت ہوئی — پریشانی سے اب فراغت ہوئی
خیال آتا تھا دل مین یہ باربار — مرا حال کیا ہوگا انجام کار
۲۵۵ مری نسل کا جانے کیا ہوگا حال — ہے بس اب تو اندوہ و رنج و ملال
مگر اوسکے دن کو مین ہون دیکھتا — جو یان مین لئے تھا سب سے بڑا
ہے وہ باعثِ برکت کل جہان — بڑا فضل یہ مجھ پہ ہے بیگمان
کہ جسکے مین لائق ذرا بھی نہ تھا — کہ طالب ہوا علم ممنوع کا
سمجھ مین مری یہ نہین آتا ہے — خدا رہنے کو بالیقین آتا ہے
۲۶۰ جب اس قوم مین کرتا ہے کیون عطا — بہت حکم - اُن سے ہے کیا فایدہ؟
ہین فرمان بہت وان جہان ہین گناہ — اوسی سے ہر اک قوم ہوگی تباہ
بھلا ایسون کے ساتھ حق کیون رہے — نہایت ہے نفرت گنہ سے اوسے"
جواب اوسکو میکال نے یون دیا — "خیال اپنے دل مین نہین تو یہ لا
کہ ہوگا گنہ سے مبرّا کوئی؟ — گنہ گار ہر شخص ہے واقعی
۲۶۵ تری نسل ہے بس گنہ گار ہے — سزائے ابد کا سزاوار ہے
دئے حق نے احکام اونھین اسلیئے — کہ اس بات کو اُن پہ ظاہر کرے
طبیعت سے وہ سب گنہ گار ہین — اور افعال بد سے نگونسار ہین
شریعت سے لڑتا ہے اُن کا گناہ — کرے آخر کار اُن کو تباہ
شریعت اونھین خوب دکھلائیگی — کہ ہے واقعی اُن مین از حد بدی

شریعت

یہ بھیڑیون کا بکرون کا بیلونکا خون — جو جائے بہایا بھی حد سے فزون ۲۷۰
نہین اُن کا کفارہ ہو سکتا ہے — نہ اُنکے گناہون کو دھو سکتا ہے
فقط ایک کمزور سا ہے نشان — اوسی خون کا جو بے بہا بیگمان
اک ناراست کے واسطے راستباز — مریگا ہو ورنہ تاکہ ہوجائت کا باز
گنہگار پیش خدا راستباز — گنے جائین - اور خالق بے نیاز
کرے صلح ان سے اونھین نے خوشی — شریعت نہ دیسکتی جس کو کبھی ۲۷۵
نہین پاک اُن کو بنا سکتی ہے — نہین زندگی اُن مین لا سکتی ہے
شریعت کو کامل نہین ہے کبھی — فقط اوس سے ہے مقصد حق یہی
کہ تیار اوسکے وسیلہ کرے — اک اور عہد و پیمان کے بھی واسطے
پہونچ جائین وہ سایہ سے اصل تک — نہین نیک آخر مثال ملک
وہ روحانی بن جائین اور نیک خو — وہ حاصل کرین حق کے ہر فضل کو ۲۸۰
نہین ڈر رہے اُن مین مثل غلام — رہین مثل فرزند وہ شادکام
ہون ایمان کے کام اُن مین نمود — اور ایمان سے اونکو حاصل ہو سود
اسی وجہ موسیٰ نہ رہبر ہوا — اگرچہ تھا از حد محب خدا
کہ کنعان مین لوگونکو لیجائے وہ — اوسے جاکے میراث مین لائے وہ
کہ اوسکے وسیلہ شریعت ملی — نہ مل سکتا فردوس جس سے کبھی ۲۸۵
مگر لیگیا اون کو وان پر یشوع — جسے غیر اقوام کہتین یسوع
ملا نام اوسکا اُسے اور نام — جو ہو واقعی مظہر ذو الکرام
جو کچلیگا شیطان کا سر با لغرور — مین انسان فردوس سے جو کہ دور
وہ فردوس مین اُن کو لیجا ئیگا — ہر اک جاکے آرام وان پائیگا
غرض قوم اللہ کنعان مین — رہی مدتون تک تھا آرام اونھین ۲۹۰
گنہ نے کیا آخر ان کو خراب — ہوا حق کی جانب سے اُن پہ عتاب
جو دشمن تھے اُن کو ستانے لگے — وہ دیگر اذیت رولانے لگے

یشوع

گنا ہون سے وہ جبکہ تائب ہوئے خدا نے بچایا اونھین فضل سے

ہوئے اُن مین تب قاضی و بادشاہ بڑھا قوم کا رتبہ و عز و جاہ

۲۹۵ ہوا اُن مین داؤد اک بادشاہ تھے کام اوسکے الحق پسند الٰہ

تھا نیکی مین اور رزم مین نامدار تھا ایمان سے اوسکو حاصل وقار

یہ ساتھ اوسکے وعدہ کیا حق نے تھا کرونگا تجھے ایسا بیٹا عطا

جو کرتا رہے تا ابد سلطنت یہ روے زمین اوسکی ہو مملکت

رہینگے خبر دیتے کل انبیا وہی جسکا حوا سے وعدہ ہوا

۳۰۰ وہی جو ابراہم کی تھا اُمید کہ ہو خلق اوسکے سبب سے سعید

وہ داؤد کی نسل مین آئیگا رہائی اوسی سے ہر اک پائیگا

بہت عرصہ تک نسل داؤد کی اوسی ملک مین شاہی کرتی رہی

تھا داؤد کا بیٹا شاہ عظیم تھا دانش مین مثل اوسکا ہر جا عدیم

نہین اوسکی دولت کی تھی انتہا کیہ اوسپر نہایت تھا فضل خدا

۳۰۵ بنایا خدا کے لیئے اک مکان تجلی مصفا و عظمت نشان

تھا اب تک وہ خیمہ خدا کا مکان کبھی تھا یہان اور کبھی تھا وہان

برے اور اچھے ہوئے بادشاہ بُرون ہی کے باعث ہوئے وہ تباہ

کہ بے دینی او بت پرستی کے کام لگے کرنے اُن مین خواص و عوام

خدا اُن سے بیزار آخر ہوا حضوری سے اپنی اونھین رد کیا

۳۱۰ کہ وہ شہر و ہیکل بھی برباد ہون جو اعدا تھے اُنکے وہ اب شاد ہون

وہی جو کہ بابل کے باشندے تھے یہ وہ شہر ہے پہلے دیکھا جسے

رہے یان اسیری مین ہفتاد سال خدا نے اونھین پھر بفضل کمال

رہا کر دیا۔ پھر وہ لایا یہان وہ ہون ملک مین تاکہ پھر حکمران

وہ تعمیر ہیکل ہوا سر نو ہوئی کہ تا ہو یہوداکی وان بندگی

۳۱۵ تھے کاہن اب اسوقت سردار قوم اوٹھاتے تھے ہر طرح کا بار قوم

داؤد

سلیمان کا ہیکل بنا
بڑے بادشاہ ہو
کے باعث قوم
گنہگار ہونا ہیکل
برباد کیا جانا۔ بنی
اسرائیل کا بابل
اسیر ہو کر جانا
اور ۷۰ برس تک
اسیری مین رہ
بعد کو آزاد ہو کر
ہیکل کو از سر
تعمیر کرانا ا
[illegible]
[illegible]
حکمران ہونا۔

رہا جب نہین اُن مین وہ اتفاق
نہ وہ راستبازی نہین وہ وفاق

ہوا غیر اقوام[1] کا بادشاہ
تھا داؤد کا خاندان اب تباہ

مگر جبکہ موعود وقت آگیا
کیا منجیِ دہر حق نے عطا

ہوا اک ستارہ نمودار اب
جسے دیکھکر جان جائین یہ سب

کہ پیدا مسیحا جہان مین ہوا
ہوا اہلِ مشرق کا وہ رہنما ۳۲۰

اوسے نذر گذرانکر سجدہ کر
ہوئے اوسکے دیدار سے بہرہ ور

چراگاہ مین وان جو چوپان تھے
فرشتون کے جلوہ سے حیران تھے

جنھون نے خبر اوسکی آمد کی دی
ہر اک طرح سے اُن کی تھی رہبری

ملایک نے کی ملکے حمدِ خدا
کہ اوسنے تھا منجی جہان کو دیا

مبارک کنواری سے پیدا ہوا
اسی وجہ سے نسلِ عورت کی تھا ۳۲۵

وہ تھا قدرتِ حق سے اللہ تھا
وہ تھا دہر مین مظہرِ کبریا

کریگا ابد تک وہی سلطنت
اوسی کی یہ ہوگی زمین مملکت

اوسی کو کریگا خدا سرفراز
ہو وہ ہمسرِ خالقِ بے نیاز

وہ آدم کو بشاش اب دیکھکر
(خوشی سے تھا حال اوسکا نوعِ دگر)

رہا باز بھی گفتگو کرنے سے
کہ آدم کو کہنے کا موقع ملے ۳۳۰

تھی غم کے عوض اوسکے دل کو خوشی
اب اس طرح سے گفتگو اوسنے کی

ترے فیض سے ای مقدس بشیر
ہوئی دل مین پیدا امیدِ کبیر

ذرا اتبلک یہ سمجھتا نہ تھا
کریگا خدا کس طرح سے عطا

اوسے نسلِ عورت جو کہلائیگا
ظفر وہ ہی شیطان پر پائیگا

مبارک کنواری تجھے اب سلام
کہین گے تجھے سب مبارک مدام ۳۳۵

تو ہی باعثِ فخر میری ہوئی
تو ہے فخر کل میری اولاد کی

تجھی سے خدا یان مجسم ہوا
وہ انسان کی خاطر ہوا انسان بنا

بس اب پائیگا سانپ ضربِ شدید
نہ بر آئیگی اوسکی کوئی امید

[1] ہیرودیس

مسیح کا پیدا ہونا اور ستارے کے ذریعہ مجوسیون کو اسکی خبر پہنچنا۔ ملایک کا چرواہون کو خبر پہونچانا

بتا مجھکو اے قدسی مہربان! — ہوئی جنگ اُن دونون مین اب کہان؟
۳۴۰ بتا جنگ کا کیا نتیجہ ہوا؟ — بتا اوس کا سر کیسے کچلا گیا؟
اور ایڑی کو کاٹا ہے کس طرح سے؟ — ہوئی واقعی کیا اذیت اوسے؟"
جواب اوس کو میکائل نے یہ دیا — خیال اپنے دل مین نہین تو یہ لا
کہ جسمانی جنگ اُن مین برپا ہوئی — سر اور ایڑی کو جس سے ایذا ہوئی
نہ پیدا ہوا ابن حق اسلئے — کہ وہ جسم مین ہوکے اوس سے لڑے
۳۴۵ کرے یا وہ شیطان کو بالکل ہلاک — مگر اس لئے وہ کرے مجھکو پاک
بدی کو کرے دور انسان مین — یہ ہو بات انسان کے امکان مین
نہ فضل خدا سے کرے وہ گناہ — ہون سب کام شیطان کے یہین تباہ
ہر اول یہ ابن خدا کو ضرور — نہ فرمانبری مین ہو اس سے قصور
شریعت کو پورا تمام و کمال — عوض مین کرے سب کے وہ ذوالجلال
۳۵۰ عدالت کو وہ حق کی پورا کرے — عوض مین ہر اک شخص کے وہ مرے
بنے تا کہ مُنجی ہر انسان کا — وہ کفارہ ہو اور اٹھائے سزا
کہ اُس سے ہر اک کو ملے زندگی — اُسی سے ملے سب کو پاکیزگی
وہی نیک تھا اور تھا بیگناہ[1] — تھا مصروف نیکی مین صبح و مسا
تھی تکلیف کی اسکی کل زندگی — تھاری سزا اُسنے ہر دم سہی
۳۵۵ نمونہ ہر اک کے لیئے وہ بنا — مگر خوش نہ تھے اوس سے اہل جفا
بتایا اُسے جس طرح دیکھ تو — ہے وہ ماجرا ہو بہو روبرو"
یہ دیکھا کہ واں باغ ہے چھوٹا سا — یہین دون عدن سے اسکو تشبیہ کیا
وہان پر ہے اک شخص مرد حزین[2] — نہین اُس سا غمگین کوئی ہے کہین
عوض مین پسینے کے بہتا ہے خون — زمین جس سے ہے جا بجا لال گون
۳۶۰ وہ ہے غمزدہ اور رنجیدہ اُداس — نہین کوئی ہمدرد ہے اس کے پاس
وہ گھبراتا ہے اور دلگیر ہے — غم و رنج کی جان پہ شمشیر ہے

مسیح کی زندگی اور کام

مسیح کا دکھ اٹھانا اور مصلوب ہونا

[1] ا پطرس ۲-۲۲

[2] یسعیاہ ۵۳ زبور ۲۲

وہ ہے مرد غمگین و رنج آشنا　ہے رنج دلی اُس کا لا انتہا
وہ کرتا ہے اظہار رنج دلی　تھی کیا اور اب کیا ہے حالت مری
جلال اور حشمت کو مین چھوڑ کر　خوشی دوامی سے منھ موڑ کر
جدا ہو کے آغوش سے باپ کے!　(جہان پر تھی حد درجہ راحت مجھے)　۳۶۵
یہان بہر انسان مین پیدا ہوا　اٹھانے کو اُسکے عذاب اور سزا
سزا اور عذاب اب اٹھانے پہ ہون　پدر ہی سے خود چلے جانے پہ ہون
مرے دل کی کلفت ہے حد سے فزون　مین تو وادی موت مین ہاے ہون
دعا مانگتا ہے وہ مرد حزین　زمین پر سرا سر ہین رو و جبین
ہے کہتا "ہے تجھ پر بھروسا مرا　تو ہی باپ ہے میرا اور ہے خدا　۳۷۰
پیالہ جو ہے غم کا اور رنج کا　پیالہ کہ جسمین بھری ہے سزا
پیالہ جو ہے شرم و ذلت سے پُر　جو ہے ہر طرح کی مصیبت سے پر
میرے باپ اِس کو گذر جانے دے　گھڑی اسکے پینے کی مجھسے ٹلے"
کئی شخص حاضر قریب اُسکے ہین　رفیق اسکے ہین اور حبیب اسکے ہین
مگر وہ بھی اسوقت نین سو گئے ہین　ذرا بھی نہ ہمدرد وہ ہوتے ہین　۳۷۵
وہ بار دگر مانگتا ہے دعا　وہی عرض ہے اور وہی مدعا
دگر بار آتا ہے وہ اُن کے پاس　اُنھین پاتا ہے نیند سے بدحواس
جگاتا ہے پر اس سے حاصل نہین　کہ ہے خواب خرگوش اُنھین بالیقین
وہ جاتا ہے پھر اب دعا مانگنے　دعا مانگتا ہے عجب سوز سے
وہ کہتا ہے یون "اے خدا میرے باپ!　جو مرضی یہی ہے خدا میرے باپ　۳۸۰
پیالہ کے ہر قطرہ کو مین پیون　اٹھاؤن سزا اور ذلت سہون
مین مرضی کو تیری بجا لاؤن گا　جو کچھ اوس مین ہے سب کو پی جاؤنگا"
وہ جاتا ہے اپنے رفیقون کے پاس　ہے وہ دیکھ اونکی غفلت اداس
ابھی تک وہ بیدار ہرگز نہین　نہین ہے مصیبت کا اونکو یقین

۳۸۵ وہ غفلت سے باتین سمجھتے نہین | یہ غفلت بھی اک موت ہو بالیقین
جواب مناسب وہ دیتے نہین | خرد سے کوئی کام لیتے نہین
ہو کہتا یہ اب مرد رنج آشنا | انھین کرکے آگاہ اوران کو جگا
کرو اب تم آرام سوتے رہو | عبث وقت غفلت مین کھوتے رہو
لو ابن آدم اب پکڑا جاتا ہو جلد | گروہ ایک پکڑنے کو آتا ہو جلد
۳۹۰ گنہگاروں کے بس مین آجائیگا | وہ اُن کے حوالے کیا جائیگا
ہو بہتر کہ اب بھی دعا مانگو تم | نہو آزمایش مین پھنس جاؤ تم
یہ دیکھو جو مجھکو پکڑوا تا ہے | وہ نزدیک ہو اور چلا آتا ہو
بڑھین آگے اور اوس سے جا کر ملین | جو اسوقت بہتر ہو وہی کرین"
جو مین بڑھتا ہو دیکھتا ہو وہ کیا | کہ غول آتا ہو اک نہایت بڑا
۳۹۵ ہین پاس اُنکے ہتھیار اور مشعلین | ہو منظور اونکا پکڑنا انھین
پکڑوانے والا بھی آتا ہو وان | جو اوس مرد غمگین کا دیگا نشان
وہ مرد حزین کہتا ہو اُن سے یون | "کسے ڈھونڈھتے ہو بتا تم کو دون؟"
نشان دیکے سب یہ ہین ہمکو بتا | اوسی مرد غمگین سے ہو مدعا
وہ کہتا ہو "مین ہون" وہ گر جاتے ہین | مکرر کے اوس پاس پھر آتے ہین
۴۰۰ "کسے ڈھونڈھتے ہو" وہ پھر کہتا ہو | بیان پہلے کیطرح سے اُن کا ہو
وہ کہتا ہو "مین ہون پکڑ لو مجھے | جو چاہو وہ تکلیف اب دو مجھے
پکڑ لو مجھے پر انھین جانے دو | نہ تکلیف دو تم کسی شخص کو"
پکڑوانے والا اوسے چوم کر | سلام اوسکو کر اوسکو مغموم کر
نشان دیتا ہو تا گرفتار ہو | ذلیل خلائق ہو اور خوار ہو
۴۰۵ وہ مرد حزین اوس سے یون کہتا ہو | "نہین واقف ہون جو قصد اب تیرا ہو
تو بوسے سے مجھکو پکڑوا تا ہو | تو مکاری کو کام مین لاتا ہے"
وہ ساتھی جو اسوقت بیدار ہین | وہی مرد غمگین کے بھی یار ہین

وہ کہتے ہین اوس سے خداوند ہم ہین احکام کے تیرے پابند ہم
سکھہ تو تو تلوار سے کام لین کہ تجھسے نہایت ہی الفت ہمین"
وہین کھینچتا ایک تلوار ہے کہ سرگرم وہ اور نکوکار ہے
لگاتا ہے اک شخص کے کان پر تھا مطلب کہ لگ جائے جائے دگر" ۴۱۰
الگ ہوتا ہے کان اوس شخص کا مگر اس سے اسوقت حاصل ہے کیا
وہ مرد حزین اوس سے کہتا ہے یون "بس اتنے پہ سُن لے جو تجھسے کہون
ہلاکت ہے انجام شمشیر زن ہے قایم نہین نام شمشیر زن
تجھے پینے کو یہ پیالہ دیا مرے باپ نے اب نہ مین پیون کیا! ۴۱۵
تو قدرت سے کیا میری واقف نہین نہین مجھکو اس بات کا ہے یقین
جو چاہون وہی باپ دیگا مجھے ہر اک پر ہے واقع ہین قدرت اوسے
ہزارون ملایک کو بھیجے ابھی نہین عرض کو رد کرے وہ کبھی
مگر یہ پیالہ ہے پینا ضرور ہے مرنا۔ نہین مجھکو جینا ضرور"
یہ کہکر کے کان اوسکا چھوتا ہے وہ اوسی لمحہ مین اچھا ہوتا ہے وہ ۴۲۰
پکڑتے ہین اور باندھتے ہین اوسے وہ لیجاتے ہین اوسکو ہشیاری سے
وہ ہمدم جو ہین مرد رنجور کے تھے ہروقت جو جان سے پیارے اوسے
اوسے چھوڑکر بھاگ جاتے ہین وہ ذرا بھی نہین کام آتے ہین وہ
وہ اعدا اوسے وانسے لیجاتے ہین حضور ایک مجلس کے وہ لاتے ہین
ہے اجلاس وان لوگون کا ہے ہجوم ہین وہ واقعی سب جہول و ظلوم ۴۲۵
وہ اوس مرد کے خون کے پیاسے ہین اوسے قتل کرنے کو وان آئے ہین
وہان آتے ہین چند جھوٹے گواہ کہ ہین مرد غمگین کو ناحق تباہ
مگر اسقدر اُن مین ہے اختلاف کہ معلوم ہوتی ہین باتین خلاف
ہر اک طرح بے جرم ثابت ہوا مگر قتل کا حکم اوسپر دیا
اوسے کوڑون سے کرتے ہین خستہ تن خون آلودہ ہے اوسکا سارا بدن ۴۳۰

وہ پھر کپڑے لیتے ہین اوسکے اتار — تمسخر بھی کرتے ہین وہ نابکار

ہین پہناتے پوشاکِ دیگر اوسے — کہ وہ مثل شاہون کے معلوم دے

ہین پہناتے وہ اسکو کانٹون کا تاج — ہو وہ بادشہ اوسکا گویا ہو راج

وہ اک سینٹا بھی ہاتھ مین دیتے ہین — وہ کل کام بیرحمی سے لیتے ہین

۴۳۵ وہ دیتے ہین سجدہ تمسخر کے ساتھ — ہین بےمثل بیرحمی مین اونکے ہاتھ

وہ اوس سینٹے سے کرتے ہین خستہ سر — طمانچے لگاتے ہین وہ بےہنر

شرارت سے وہ اوس پہ ہین تھوکتے — ہین پہناتے پھر کپڑے اوسکے اوسے

لگاتے ہین وہ دُرّے اب پیٹھ پر — ہو خون سے تر اوپر اب سر بسر

عجب قسم کی لکڑی لاتے ہین وہ — جسے ایک جا پہ لگاتے ہین وہ

۴۴۰ وہ لٹکاتے ہین اوس پہ آخر اوسے — بڑے ظلم سے اور بےرحمی سے

وہ جڑتے ہین ہاتھون مین ٹخنون مین کیل — مگر اوسکی نیکی کی ہو یہ دلیل

خدا سے وہ یون کہتا ہو صاف صاف — "مری باپ کردے تو اون کو معاف

نہین جانتے وہ کہ کیا کرتے ہین — گناہون کے پیمانہ کو بھرتے ہین"

بہت اس طرح سے اوسے کہتے ہین — "مخالف اگرچہ ابھی تیرے ہین

۴۴۵ جو اس لکڑی پر سے اتر آئے تو — اگر اپنی قدرت کو دکھلاے تو

ابھی تجھ پہ لے آئین ایمان ہم — بجا لائین سب تیرے فرمان ہم

یہ کہتا تھا تو مین ہون ابنِ خدا — اگر ہو تو اپنے کو اسدم بچا

خدا پر بھروسہ اگر تیرا تھا — بچا لیگا وہ تجھکو شک اسمین کیا"

ہو تاور اگرچہ وہ مردِ حزین — مگر آپ کو وہ بچاتا نہین

۴۵۰ ہو کرتا وہ برداشت ہر بات کو — جو کہتے ہین طعنہ سے وہ کینہ جو

زمین ساری ہوتی ہو تاریک و تار — اگرچہ ہو اوسوقت نصف النہار

وہ مردِ حزین اس طرح کہتا ہو — "او الٰہی مجھے تونے کیون چھوڑا ہو!"

اوسے شدتِ تشنگی ہو زیاد — کہ ہو خشک لب مردِ نیکو نہاد

ہین کانٹے زبان پر تری کچھ نہین | زبان خشک ہوا اوسکی شل نگین
وہ مین پیاسا ہون یہ کہکے چلاتا ہی | یہ سنکر قریب اوسکے اک آتا ہی ۴۵۵
پلاتا ہو کچھ جو کہ ہے ناگوار | وہ چکھتا ہی یہ کہتا انجام کار
ہوا مرا کام اے باپ پورا ہوا | کہا یہ بھی پھر اوسنے سر کو جھکا
ہو سپرد اب ترے ہاتھ مین روح کی | یہی زور سے کہکے اب جان دی
کل ایذا کو اب دیکھکر بو البشر | ہوا سخت حیران اور نوحہ گر
خدا سے وہ رو رو کے کہنے لگا | ہی تقصیر میری ہی میری خطا ۴۶۰
مجھی کو خدایا تو برباد کر | مجھے جس طرح چاہے ناشاد کر
جہنم ہو اب تو گوارا مجھے | غم و رنج و اندوہ پیارا مجھے
گر ابن حق کو یہ ایذا نہ ہو | گنہگاروں کے ہاتھوں رسوا نہ ہو
ہوا ہاے کیون مجھسے ایسا گناہ | کہ ہوا ابن حق جسکے بدلے تباہ
وہ مرد حزین جب ہوا جان بحق | کلیجہ ہوا اوس سے آدم کا شق ۴۶۵
ہوا غش مین آدم بحال تباہ | کہ گویا ہوا کھینچکر ایک آہ

مسیح کا جی اوٹھنا

وہ غش تھا مگر ایسی بجلی ہوئی | یکایک ہوئی دور اوسکی غشی
نظر آیا اوسکو وہان اک مقام | جہان پر نہ تھا وہ ہجوم عوام
مگر چند اشخاص بیہوش تھے | تھے مانند مردہ وہ وان پر پڑے
قریب اُنکے وان اک کھلا غار تھا | تھا گرد اوسکے اک باغ بھی خوشنما ۴۷۰
تھا اوس غار کے پاس پتھر بڑا | ڈھکے غار کا منہ تھا اتنا بڑا
تھے اوس غار مین چند کپڑے سفید | ملایک تھے کپڑے تھے جنکے سفید
نظر آئین کچھ عورتین غار پر | پڑی جب ملایک پہ اُن کی نظر
ڈرین پر ملایک نے ان سے کہا | ڈرو مت نہین خوف کھاؤ ذرا
ہوا جو تھا اور دفن یان پر ہوا | وہ اب جی اوٹھا ہی ہوا اوس سے بقا ۴۷۵
یہ سنکر وہ سب وان سے واپس گئین | خوشی اور حیرت سے وہ جاتی تھین

گئی اک نہین وا نپہ روتی رہی
لگی پوچھنے لاش یا ابن خدا
ہوا ہمکلام اوس سے وہ شخص جب
نظر سے ہوا دور اب یہ سمان ۴۸۰
یہ دیکھا ہوا ایسے ابن خدا
گنہ اور شریعت کو دیکے صلیب
ہوا زندہ غالب ہوا موت پر
وہی پورا کفارہ سب کا ہوا
ملیگی اوسے درحقیقت نجات ۴۸۵
گناہون مین تو بھی نہ ہوگا ہلاک
وہ فتویٰ بھی منسوخ ہوجائیگا
وہ کچلیگا اس طرح شیطان کا سر
وہ موت اور گنہ پر ظفر پائیگا
کریگا وہ شیطان کا اُسے زیان ۴۹۰
وہ کاٹیگا ایڑی کو اوسکی ضرور
مریگا وہ گو زندہ ہوجائیگا
مرینگے اسی طرح ایماندار
سُلائیگی یہ موت کچھ دیر کو
وہ جی اوٹھکے حاصل کرین وہ جلال ۴۹۵
رہا وہ نہ جی اوٹھکے مدت تلک
دکھائی دیا اپنے شاگردون کو
دیا حکم اُن کو کہ سب کو سکھاو
وہ ایمان لائین وہ پائین نجات

نظر اوسکی اک شخص پر جب پڑی
کہان ہو براہ کرم تو بتا؟"
وہ بھی ہو ابن خدا وہی تب
کیا راز میکائل نے تب عیان
اوٹھائے وہ سب کے لیے تا سزا
وہ اولاد آدم کا سچا حبیب
کہ ہون زندہ تا اوس سے سارے بشر
ہر اک شخص ایمان جو لائیگا
ملیگا بہشت برین اور حیات
بفضل خداوند ہوگا تو پاک
نہین موت تیرے لیے لائیگا
ظفر اوس کو ہوگی نہ بار دگر
بھروسہ ہے جنپر کہ شیطان کو
کہ ہو موت سے بڑھکے دکھ بے بیان
مسیحا بھی ابن خدای غفور
نہین موت سے صدمہ وہ پائیگا
کہ ہرگز نہ دنیا ہے دار القرار
میسر نئی زندگی تا کہ ہو
ہو حاصل انہین ہر طرح کا کمال
گیا جلد یان سے یہ سوئے فلک
یقین تا کہ جی اوٹھنے پر اونکو ہو
ہر اک قوم کے پاس ہر جا پہ جاو
ملے انکو اوس سے دوبارہ حیات

جو ایمان لائین دو بپتسمہ تم ٭ مرے حکم کی پیروی کرنا تم ۵۰۰
تھا بپتسمہ اس بات کا اک نشان کہ دھوئیگا خون سب کا دل بیگمان
آئیگا اونھین ہر طرح پاک وصاف رہے تا نہ کچھ دل مین حق کے خلاف
رہین موت تک بھی وہ ایماندار نہ ہو اون کے اقرار سے شرم وعار
سکھا ہین گے وہ جنکے ہر قوم کو ہراک شخص اوسکے سبب پاک ہو
اکیلے نہ بیٹے ابیرام کے نجات اور سب برکتین پائینگے ۵۰۵
ابیرام کے مثل ایماندار فقط فضل پر جن کا دار و مدار
ہراک قوم سے اور ہراک ملک سے مسیحا کی امت مین آجائینگے
غرض اب ابیرام کی نسل سے کہا جس طرح تھا خداوند نے
ہراک قوم پائے گی برکت ضرور بس اب تیرگی دہر کی ہوگی دور
فلک پر مسیحا بڑی شان سے چڑھیگا کہ وہ زیر سب کو کرے ۵۱۰
ترے اور کل اپنے اعدا کو بھی نہایت معذب کرے گا وہی
کریگا وہ پامال شیطان کو کہ خوار و ذلیل اور وہ پست ہو
ظفرمند ہو کر بعز و جلال یہی صاحب قدرت و ہر کمال
بسمت یمین بیٹھے گا باپ کے ملیگی بڑی جاہ و عظمت اوسے
ہراک نام سے نام اوسکا بلند رہیگا کہ ہو حق کا وہ دلپسند ۵۱۵
ہو دنیا کا ہونیکو جسدم اخیر خداوند اور منجی سب بے نظیر
دگر بار آئیگا عظمت کے ساتھ بہ جاہ و جلال اور قدرت کے ساتھ
ورد زندون کا مردون کا انصاف اب کریگا کہ ہو سب کا قاضی و رب
بدی کی سزا دیگا وہ بالضرور وہ ایمانداروں کو دیگا سرور
اونھین دیگا وہ آسمان یا زمین کہ آخر مین یہ ہی زمین بالیقین ۵۲۰
بلاشبہ فردوس ہو جائیگی نہین ویسا تھا عدن تیرا کبھی
خوشی کا کبھی دور ہوگا یہان خدا بھی رہیگا یہان بے گمان"

۲ پطرس ۳
۱۳

کیا ختم اب اوسنے اپنا کلام | ہوا حال دنیا کا تھا اب تمام
اوسے سن کے آدم بہت خوش ہوا | نہ جامہ مین اپنے سما وہ سکا
٥٢٥ خوشی اور تعجب سے کہنے لگا | رہو حمدِ خدا اور شکرِ خدا
نہین حق کی رحمت کی کچھ انتہا | وہ کرتا ہے پیدا برے سے بھلا
برے کو بھلا وہ ہی کرسکتا ہے | خوشی سے وہی دل کو بھر سکتا ہے
اندھیرے سے کرتا ہے وہ روشنی | تعجب کی ہے بات یہ اس سے بھی
بدی کا کیا نیک انجام اب | برا بھی بنا اچھا ہے سب کا سب
٥٣٠ گنہ کے سبب سے مین تھا دل فگار | مین روتا تھا نالہ کنان زار زار
مگر خوش ہون اب اے غفور و رحیم! | کیا تو نے انسان پہ فیض عمیم
بدی سے ہوا تیرا ظاہر جلال | ترا فضل اور تیری رحمت کمال
محبت کا اظہار ہم پر ہوا | یہ جانا ہے ہر طرح کامل خدا
مگر اب تو یہ بھی بتا مہربان! | ہمارا وہ منجی مسیح زمان
٥٣٥ گیا جب یہان سے بجاہ و جلال | ہوا اوسکے شاگردون کا کیا حال؟
وہ تھوڑے تھے دشمن تھے انکے بہت | قوی تھے وہ ہر طرح ان سے بہت
مددگار و ہادی ہوا ان کا کون؟ | محافظ ہر اک وقت تھا ان کا کون؟
تھا جیسا سلوک ان کے اوستاد سے | کہ اوسکو ہمیشہ ستاتے رہے
نہین ویسا یا بدتر اون سے کیا | بتا مجھکو کیا حال ان کا ہوا؟
٥٤٠ دیا یہ فرشتہ نے اوس کو جواب | وہ ستائینگے ان کو وہ الحق جناب
مگر روح اقدس وہ دیگا اونھین | کہ اوسکی ہر اک جا گواہی وہ دین
تسلی دہندہ وہ ہوگا ضرور | کریگا وہی خوف ہر دل سے دور
رہیگا وہی ساتھ ان کے مدام | ہون اوسکے وسیلے درست انکے کام
شریعت محبت کی دیگا اونھین | چلائے گا وہ صدق کی راہ مین
٥٤٥ وہ روحانی ہتھیار دیگا اونھین | کہ شیطان کے حملے سے وہ بچ سکین

مسیح کے شاگردون کو روح القدس کا ملنا اور انکا کلام القدس پھیلانا اور آخر تک وفادار رہنا

نہ ظلم و تعدی سے ہرگز ڈرین — جو ہو مرضیٔ حق وہ ہر دم کرین
رہین موت تک بھی وہ ایماندار — وفادار ہر دم دینکو شعار
ہر اک وقت دل مین تسلی رہے — خلاف اُن کے دنیا جو چاہے کرے
بچائیگا ان کو ہر اک طرح حق — کلیجہ مخالف کا ہو جس سے شق
یہی روح اقدس ہر ایماندار — مسیحا پہ جو جان و دل سے نثار ۵۵۰
خداوند سے پائیگا بالضرور — جو تاریکی ہو دل کی ہوگی وہ دور
خدا اُن کو قدرت کرے گا عطا — کہ وہ بھی دکھانے لگین معجزہ
دکھاتے تھے عیسیٰ جسطرح سے — نہ حد درجہ قدرت تھی حاصل اُنہے
لگین گی زبانین بہت بولنے — کہ تا کرسکین باتین ہر قوم سے
ملت جلد پھیلیگا دین خدا — کہ ظاہر ہو تا رحمتِ کبریا ۵۵۵
ملے عاصیون کو خدا سے نجات — نہین نیک ذات اور نیک صفات
مسیحا کے شاگردون نے اپنا کام — وفاداری سے کردیا جب تمام
دیا چھوڑ لکھکر کے تعلیم کو — کہ تا بہرہ ور اوس سے ہر شخص ہو
وہ بے مثل ایمانداری مین تھے — خدا مین وہ جب امن سے سو گئے
ہوئے بعد اُن کے جو اوستادوان — طبیعت مین تھے گرگ وہ بے گمان ۵۶۰
بھلا اپنا ہی اُن کو مقصود تھا — نہ گلہ کی پروا تھی ان کو ذرا
وہ کل رازہائے کلام خدا — کرتا اُن سے ہو اُن کا ہی فایدہ
طرف اپنے مطلب کے تھے پھیرتے — وہ لالچ سے اور تھے ہوس سے بھرے
بگاڑا روایات سے دین کو تھا — موافق طبیعت کے اوس کو کیا
کلام خدا پر رہا پاک وصاف — نہ اوس مین ملا جو تھا حق کے خلاف ۵۶۵
وہ لیتے تھے دنیا کی قوت سے کام — تھا منظور ہر طرح سے اپنا نام
تھا دعوی کہ ہین روحِ اقدس سے کام — بدی سے حقیقت مین تھے اونکے کام
اونہین کے سبب لوگ گمرہ ہوئے — صداقت کی رہ پر نہین وہ چلے

جھوٹے اوستادون کے باعث دین مین جدائی پڑی ہے ۔ تاہم کلام خدا کا پاک وصاف رہنا۔ اور آخرکار دین مین اصلاح ہونا ۔ ۲ پطرس ۲ باب ۱ ۔ اعمال ۲۰ ۔ ۳۰ ۔ ۱ تمطاؤس ۴ ۔ ۱ ۔ ۲ تمطاؤس ۳ ۔ ۱ ۔ ۵

بظاہر مسیحا کو تھے مانتے　　مگر دل سے اوسکو نہ تھے جانتے

۵۷۰ تھا بیزار حق اُنکی بے دینی سے　　نہ آیا پسند اُن کا رکھنا اوسے

پھنسا یا بطالت مین اوسنے اونھین　　کہ وہ مدتون اوسکے بس مین رہین

دھوئین کی سی تاریکی اون سب پہ چھاۓ　　خدا اونکو اک قوم سے اب ستاۓ　　۱؎ مکاشفات ۹

تھا مثلِ ملخ جسکا از حد شمار　　تھے مانند عقرب وہ سب نیش دار

تھا اونپر مسلط ہلاکت کا شاہ　　ہوۓ تیغ سے جسکی بیحد تباہ

۵۷۵ مگر سب کو غارت نہ ہونے دیا　　کہ قایم رہے تا کہ دینِ خدا

یہ بھی رفتہ رفتہ بگڑتے گئے　　پھرے واقعی سچے ایمان سے

بڑا کاہن اِن سب کا تھا پُر غرور　　تھے کام اسکے الحق صداقت سے دور　　۲؎ مکاشفات ۱۲

تھے دعوے بڑے اور تھے زعم کے　　ہمیشہ تھا خود بینی سے کام اوسے

تھا وہ کفر کے نامون سے نامزد　　گنا جاتا تھا پاک گو تھا وہ بد

۵۸۰ تھی تاریکی ہر جا پہ اوس سے ضرور　　بہت کم تھا اب نورِ حق کا ظہور

نہ تھی بندگی حق کی آزادگی　　کہ حد درجہ قوت تھی اوسکی بڑی

کہ جو چاہتا تھا کراتا تھا وہ　　ہر اک کو غلامی مین لاتا تھا وہ

نہین چاہتا تھا وہ آزادگی　　بزرگی اوسے اپنی منظور تھی

نہ تھا فضل پر اوسکا دار و مدار　　وہ رکھتا تھا ہر طرح کے سب پہ بار

۵۸۵ یہی کہتا تھا سب سے وہ برملا　　نہ امکان اُس مین خطا کا ذرا

کلیسا تھی اوس زن کے مانند اب　　جو بیچینی ہو دردِ زہ کے سبب　　۱؎ مکاشفات ۱۲

جنی بچہ جو حق کا مقبول تھا　　تھا ساتھ اوسکے ہر وقت حفظِ خدا

تھا شیطان نے چاہا ڈبوۓ اُسے　　ستایا اوسے اوسنے ہر طرح سے

مگر وہ نہین ہو سکا کامیاب　　بڑھا زور مین اب وہ بچہ شتاب

۵۹۰ ملا لوہے کا اوس کو حق سے عصا　　ہر اک جا وہ دنیا کا حاکم ہوا

کیا چور شیطان کا اقتدار　　کہ آزاد ہون تا صغار و کبار

سب بے دینی کا پھیلنا

ہوئے بعد کو لوگ دنیا پرست — ہوئے اپنی نخوت سے درجہ پست
تھے کچھ منکر ذات رب العلا — رہا کم اب ایمان دخوف خدا
روش پر وہ شیطان کے چلنے لگے — تعلق نہ تھا اون کو دینداری سے
تھی خلقت پریشان و بیزار اب — تڑپتی تھی بیحد گنہ کے سبب

ابن حق کا نزول

لیے دیکھا ہوا ابن حق کا نزول — ہوئی اہل دین کو بھی راحت حصول
کھلین قبرین دیندار زندہ ہوئے — وہ بادل مین سب ابن حق سے ملے

مکاشفات ۲۰

کیا آکے شیطان کو یان اپنے قید — نہ پھیلائے دنیا مین تا مکر و کید
رہے قید دس سو برس تک لعین — وہ لوگون کو بھکانے پائے نہین
ہون بیدینون سے اب الگ استکار — خوشی کا رہے دور لیل و نہار
مسیحا کی اون مین رہے سلطنت — وہ دس سو برس تک کرے سلطنت

قیامت

ہو دنیا کا بعد اس کے الحق اخیر — ادہی وقت ابن خدائی قدیر
عدالت کریگا ہر اک شخص کی — سزا و جزا اوس سے ہو واقعی

مکاشفات ۲۱

ہر اک شخص جی اوٹھے گا لاکلام — سراسر نئی ہوگی خلقت تمام

۲ پطرس ۳-۱۲

کہ جل جائینگے آسمان و زمین — کریگا نیا اون کو حق بالیقین
کہ ہون پاک و صاف وہ بالیقین — منور مثال بہشت برین
رہیگا سدا اون پہ ابن خدا — کریگا خوشی اپنی سب کو عطا
وہ اور اوسکے کل خون خرید تمام — کرینگے وہان شاہی با احتشام
ہوگا وہان کوئی رنج و الم — نہین یاس و حرمان و اندوہ و غم
نہین صدمہ و درد و امراض و موت — وہان ہونگے ہیں واقعی اونکی قوت
نہ ہرگز در آئیگا وان پہ گناہ — نہین ہوگا وان اوس سے کوئی تباہ
محبت وہان راستبازی وہان — خوشی اور ساتھ اوسکے امن و امان
ہر اک دل مین رکھینگے لابد قیام — یہ کل حال دنیا کا ہے والسلام

آدم و میکائیل کے درمیان آخری گفتگو

دیا آخری مرتبہ یہ جواب — اب آدم نے جو تھا فضیلت مآب

٦١٥ کرم سے تیرے مخبر رازدان ٭ / ہوا حال آیندہ مجھپر عیان
دکھایا مجھے حال آغاز سے / نہین جان سکتا تھا ہرگز جسے
مین اب آخرت تک کے کل حال سے / ہوا رازدان تیرے افضال سے
ذرا دیر مین مدتون تک کا حال ٭ / دکھایا مجھے تونے اے باکمال
ابد بعد اسکے جو ہو لا اخیر / فقط اوس سے واقف خدای خبیر
٦٢٠ جو حد علم کی تھی وہ حاصل ہوئی / زیادہ کی خواہش ہو احمق بڑی
زیادہ کی اب تو سمائی نہین / ہوا مجھ پہ ظاہر یہ ہو بالیقین
ہو فرمانبری مین میری بہتری / حقیقت مین یہ ہی ہو طاعت مری
ڈرون حق سے اور حق سے الفت رکھون / اور ایمان مین بھی کبھی کم نہ ہون
حضوری کا اوسکی رکھون مین خیال / کہ ہو سعد ہر طرح میرا مآل
٦٢٥ ہو کل اپنی خلقت پہ وہ مہربان / ہر اک پر کرم ہو عیان اور نہان
بدی پر ہو نیکی سے غالب مدام / عجب طرح دیتا ہو انجام کام
بناتا ہو ذرہ کو وہ آفتاب / ہر اک بات مین اپنی ہو کامیاب
بڑے کام چھوٹون سے لیتا ہو وہ / شرف ہر طرح ان کو دیتا ہو وہ
تنومندون کو وہ بھی کمزورون سے / حکیمون کو دنیا کے نادانون سے
٦٣٠ دکھاتا ہو نیچا کہ قادر ہو وہ / ہر اک طرح حکمت مین ماہر ہو وہ
مصیبت صداقت کی خاطر جو ہو / وہ کرتی عیان ہمت و صبر کو
ہو یہ موت دروازۂ زندگی ٭ / نہین اس سے مومن کو ڈر ہو کبھی
کہ منجی نے آزاد اوس سے کیا / وہی ہو مرا اب مبارک خدا
نمونہ یہ اوسکے چلون مین مدام / اسی مین مری خیریت ہو تمام
٦٣٥ یہان سے مین جاؤنگا اب امن سے / ہوئی ایسی تعلیم حاصل مجھے
کہ جسکے سبب دکھ مین بھی ہو خوشی / مسیحا مین اب زندگی ہو مری
بس اب آخری بار میکائل نے / جواب مناسب دیا یہ اوسے

جو حاصل ہوا علم تجھکو عزیز !　　بڑھا جس سے ہے تجھ مین فہم و تمیز
ہے دانش وہی اصل حکمت وہی　　ترے واسطے ہو فضیلت وہی
ستارون کے نامون کو گر جانے تو　　ہر اک علم مین کر سکے گفتگو　۶۴۰
سراسر ہو واقف تو افلاک سے　　ہو گہرا اوکا علم بیحد تجھے
ہو خلقت کے کل علم سے بہرہ ور　　ہو واقف تو ہر چیز سے سر بسر
ملین تجھکو دنیا کی کل نعمتین　　ہر اک وہ بھی ہین جو کہ افلاک مین
ہر اک جا پہ تیری ہی ہو سلطنت　　مگر واقعی سب یہ ہین بے جہت
نہ ہون علم کے ساتھ اعمال بھی　　نہین قدر اعمال بن علم کی　۶۴۵
تو ایمان و نیکی مین اور صبر مین　　ترقی کر اور جان پیارا انھین
ہمیشہ تو رہ عہد پر ہیز گار　　کرتا ہو تو مقبول پروردگار
پہن لے محبت کو ان سب پہ تو　　ہو ہر نیکی کی جان وہ اے نیک خو
تبھی دل ترا عدن بن جائیگا　　نہ افسوس پھر عدن کا آئے گا
بس اب اُترین اس کوہ رویا سے ہم　　مناسب نہین ٹھہرین یان ایکدم　۶۵۰
قریب آ گیا وقت جانیکا اب　　کیا پورا مجھکو جو تھا حکم رب
ملایک جو ہین سامنے کوہ پر　　مسلح کھڑے جو کہ ہین سر بسر
ہو ہلتی وہ تلوار جو سامنے　　اشارہ ہے وہ حق یہ اون کے لئے
کہ اب وان سے وہ کوچ جلدی کرین　　مناسب نہین اب کہ ہم یان رہین
بس اب تو وہان جا ہے حوا جہان　　جگا اوسکو جلدی سے اے مہربان !　۶۵۵
ہوئی مطمئن وہ بھی ہے بیگمان　　ہوا خواب مین حاصل اوس کو امان
اطاعت پہ وہ دل سے مائل ہے اب　　ہو مشکل نہ اوس کیلئے حکم رب
جو سیکھا ہے اب وہ سکھانا اوسے　　بہ آہستگی سب بتانا اوسے
تو بتلانا کفارہ کا حال سب　　کہ اوس مین ہے حق کی محبت عجب
بتانا کہ وہ نسل عورت ہے کون ؟　　بتانا مجسم محبت ہے کون ؟　۶۶۰

اس ایمان میں دونوں زندہ رہو — رہو خوش کبھی تم اور بڑھو اور پھلو
جو گذرا ہوا اس کیلئے تم کو غم — کریگا نہیں صید رنج و الم
رکھو گے جو انجام کا تم خیال — تبھی ہوگا اچھا تمھارا مآل
اُتر آئے وہ دونوں اُس کوہ سے — کہ وہ واں سے جانے پہ تیار تھے
۶۶۵ جہاں سوتی حوا تھی آدم وہاں — گیا تا کرے مرضی حق عیاں

آدم و حوا کا باغ عدن سے خارج کیا جانا

تھی بیدار اب وہ یہ کہنے لگی — (بڑی اوسکی حالت میں تبدیلی تھی)
ہے آتا جہاں سے جہاں تو گیا — نہیں مجھسے ہے حال اوسکا چھپا
خدا خواب میں بھی ہمارے ہے ساتھ — ہر اک وقت میں اوسکا ہے ہم پہ ہاتھ
میں جس وقت غم کے سبب سو گئی — کہ از حد پریشان خاطر میں تھی
۶۷۰ خدا نے تسلی کی مجھکو عطا — مرے دل کا غم دور اُسنے کیا
ہدایت وہ خوابوں سے بھی کرتا ہے — خوشی سے دگر بار دل بھرتا ہے
تو لیچل مجھے جس جگہ چاہے تو — وہاں جاؤنگی جسجگہ جائے تو
ترے ساتھ جانا مجھے عدن ہے — کہ پیارا نہیں مجھسے ہے کوئی شی
ٹھہرنا یہاں بن ترے قہر ہے — ترا ہجر میرے لئے زہر ہے
۶۷۵ ہے سب کچھ تو میرے لئے جہان میں — ہے آرام تو اور تو ہے وطن
نکالا تو جاتا ہے میرے سبب — یہی ہے تسلی مرے دل کو اب
مری نسل یا پیارا بیٹا مرا — وہی جس کا وعدہ ہے حق نے کیا
کریگا دگر بار سب کو بحال — کریگا بحال اب وہی نونہال
دیا کچھ نہ سن کر کے اسنے جواب — کہ آ پہونچا میکال تھا واں شتاب
۶۸۰ کروبیم بھی پاس کے کوہ سے — بڑے جلوہ سے اب اُترنے لگے
تھا شل کواکب پہ اُنکا نزول — زمین پہ چلے اس طرح وہ عقول
کریں جسطرح جنبش انجار نور — ہو حرکت میں جسطرح سے کوہ طور
ہوا میں تھی شمشیر قہر خدا — کہ تھی شعلہ زن جسطرح صاعقہ

وہ تھی آگے انکے فلک مین روان تھا قہر و غضب حق کا اوس سے عیان
کروبیم کے پیچھے میکال تھا نہین چاہتا دیر اب ہو ذرا ۶۸۵
اب اوسنے پکڑ کر کے دونوں کا ہاتھ کیا جلد باہر اب اپنے ساتھ
اوسی دم یکایک وہ غایب ہوا بجز دو کے اب وان نہ کوئی رہا
اونھون نے جو پیچھے کی اپنی نگاہ یہی دیکھا اب تو بحال تباہ
وہ فردوس جو تھا خوشی کا مقام وطن تھا۔ جہان پر وہ تھے شادکام
ہین مشرق کے در پر کروبیم وان محافظ وہان کے وہ ہین بیگمان ۶۹۰
ہر ہاتھوں مین ان سبکے شمشیر تیز جسے دیکھ ہر ایک کو ہو گریز
ہر اک سمت وہ پھرتی ہے برق سان نہ یارا کوئی آسکے نزدیک وان
وہ روئے مگر ضبط اونھون نے کیا قضاے الٰہی مین چارہ تھا کیا
تھی اب سامنے ان کے دنیا تمام ہدایت کو تھی رحمت ذوالکرام
جہان چاہین آرام سے وہ رہین تھی اس حال مین بھی کمی کیا انھین ۶۹۵
وہ محبوب دو ہاتھ مین ہاتھ ڈال لگے پھرنے اب عدن مین باملال
رہین اب جہان حق ہدایت کرے ہر اک طرح ان کی حمایت کرے

تمام شد

قطعۂ تاریخ از نتایج افکار اوستاد زمن جناب سید عباس حسین صاحب فصاحت لکھنوی خلف حضرت امانت مغفور اوستاد مصنف کتاب ہذا

یہ تصنیف مسٹر صدا کی تھی نہ ایسی ہوئی کوئی اب تک
حال دین نصارا کی ہے اسمین دل سے عیسائی اسکے ہین گاہک
لکھو تاریخ مین سن اے فصاحت نظم ہے خوب و نادر بلاشک
سنہ ۱۹۱۲ء